ترک رفع الیدین پر ۱۸۱۴ احادیث وآثار کا عظیم الشان علمی وتحقیقی مجموعہ

جزء
ترکِ رفع الیدین

مؤلفہ

حضرت مولانا علامہ عبدالغفار ذہبی حفظہ اللہ

سرپرست الامین اکیڈمی

0301-7718830

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

ترک رفع الیدین پر ۱۸۱۴ احادیث وآثار کا عظیم الشان علمی وتحقیقی مجموعہ

مؤلفہ

حضرت مولانا علامہ عبدالغفار ذہبی حفظہ اللہ

سرپرست الامین اکیڈمی

ناشر

0301-7718830

نام کتاب: ـــــــــــــ جزء ترک رفع الیدین

مؤلف: ـــــــــــــ حضرت مولانا علامہ عبالغفار ذہبی حفظہ اللہ

تاریخ اشاعت: ـــــــــــــ مارچ ۲۰۱۱ء

تعداد: ـــــــــــــ ۱۰۰۰

پرنٹر: ـــــــــــــ حاجی حنیف پرنٹر

الامین اکیڈمی
0301-7718830

الاعتدال اکیڈمی
0331-9144212

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست کتاب

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆مصنف کا مختصر تعارف زبیر بن ذھبی کے قلم سے☆

(اسم) عبدالغفار فاروقی ذھبی

(کنیت) ابو سہیل وابو شعیب۔

فاروقی شرفاً ۔ ذھبی لقباً۔

(نسب) عبدالغفار بن، حاجی غلام محمد، بن غلام قادر، بن محمد اصغر، بن محمد حسن۔

(قوم ذات) برتھ کھوکھر

(پیدائش) 15 ذی الحجہ 1385ھ بمطابق 1964ء

(تعلیم) فاضل الجامعۃ الخیر ن العلوم خانفور بنجاب

(۱) شھادۃ العالمیۃ فی العلوم الاسلامیۃ والعربیۃ الجامعۃ الخیر ن العلوم خانفور

(۲) شھادۃ العالمیۃ فی العلوم العربیۃ والاسلامیۃ۔ ایم۔ اے۔ عربی۔ اسلامیات اتحاد المدارس العربیۃ پاکستان۔

(تعلیمی معیار)

(۱) ممتاز عام 1421ھ بمطابق س 2000ء الجامعۃ الخیر ن العلوم خانفور۔

(۲) ممتاز عام 1426ھ اتحاد المدارس العربیۃ پاکستان

(دورہ حدیث کے بعض اساتذہ کرام)

(۱) شیخ الحدیث ثقہ ثبت حجۃ فضیلۃ الشیخ امیر محمد تونسوی مدظلہ تلمیذ حافظ القرآن والحدیث ثقہ ثبت حجۃ فضیلۃ الشیخ محمد عبداللہ درخواستی نور اللہ مرقدہ۔

(۲) نائب شیخ الحدیث ثقہ ثبت حجۃ فضیلۃ الشیخ خلیل الرحمٰن ذاہر مدظلہ۔

(۳) فضیلۃ الشیخ المحقق استاذ الحدیث ثقہ ثبت حجۃ محمد لقمان محدث جلالفوری نور اللہ مرقدہ۔

(۴) فضیلۃ الشیخ استاذ الحدیث امام الصرف والنحو ثقہ ثبت حجۃ شیخ۔ محمد عبیداللہ نور اللہ مرقدہ۔

(۵) فضیلۃ الشیخ ثقہ ثبت حجۃ مفتی محمد یونس واثقی مدظلہ۔

(التخصص فی الدعوۃ والارشاد کے بعض اساتذہ کرام)

(۱) فضیلۃ الشیخ محقق العصر و رئیس المناظرین ثقہ ثبت حجۃ شیخ ابو معاویہ محمد امین صفدر اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ۔

(۲) فضیلۃ الشیخ المحقق والمدقق ثقہ ثبت حجۃ شیخ ابو احمد نور محمد تونسوی نور اللہ مرقدہ مہتمم جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ۔

(۳) فضیلۃ الشیخ والمحقق ثقہ ثبت حجۃ شیخ منیر احمد منور مدظلہ شیخ الحدیث باب العلوم کہروڑ پکا۔

(۴) فضیلۃ الشیخ المحقق ثقہ ثبت حجۃ شیخ مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہ استاذ التخصص خیر المدارس ملتان

(تدریسی خدمات)

(۱) پانچ سال جامعہ عربیہ مخزن العلوم خانپور۔

(۲) پانچ سال مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا۔

(۳) ایک سال جامعہ رحمانیہ غریب آباد راولپنڈی۔

(۴) پانچ سال جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ راولپنڈی۔

(۵) ایک سال جامعہ امینیہ حبیبیہ خالد کالونی راولپنڈی۔

(۶) ایک سال جامعہ حقانیہ لاہور

(نرینہ اولاد)

(۱) محمد سہیل

(۲) محمد شعیب

(۳) محمد زبیر

(۴) محمد سعد

(مسلکی تعارف)

(۱) پہلے بریلوی مسلک سے تعلق تھا۔

(۲) ۱۹۷۷ء میں مسلک اہلحدیث قبول کیا یہ زمانہ سکول کا تھا۔

(۳) ۱۹۸۵ء میں حضرت شیخ محمد امین صفدر اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ سے دوران مباحثہ مغلوب ہو کر مسلک حق اہل السنۃ والجماعۃ الحنفیہ المعروف پاک و ہند دیوبند قبول کیا کیونکہ میں ضدی نہیں تھا الحمد للہ اب میں اس پر قائم ہوں اللہ تعالیٰ استقامت عطاء فرمائے۔ آمین

(انتساب کتاب)

رقم الحروف اپنی اس کاوش کو درج ذیل حضرات کے نام کے ساتھ انتساب کرتا ہے۔

(۱) سیدنا محمد عربی امام اعظم فی الانبیاء و خاتم النبیین ﷺ۔

(۲) سیدنا ابو بکر صدیق خلیفہ راشد رضی اللہ عنہ۔

(۳) سیدنا عمر فاروق خلیفہ راشد رضی اللہ عنہ۔

(۴) سیدنا عثمان ذی النورین خلیفہ راشد رضی اللہ عنہ۔

(۵) سیدنا علی المرتضی خلیفہ راشد رضی اللہ عنہ۔

(۶) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔

(۷) سیدنا شیخ محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ علیہ بانی دار العلوم دیو بند۔

(۸) سیدنا شیخ محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ امام اھل السنۃ۔

(۹) سیدنا شیخ محمد عبد اللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ حافظ القرآن والحدیث۔

(۱۰) سیدنا شیخ محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ امین المذھب محقق العصر۔

☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(تصدیقات علماء ومشائخ)

سلطان المحدثین والمحققین سابق چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت، پاکستان

حضرت شیخ علامہ ڈاکٹر خالد محمود مدظلہ - پی-ایچ-ڈی-لندن

جزء ترک رفع الیدین فی الصلاۃ بعد الافتتاح

یہ بہت عمدہ کام ہے اور علمی کام ہے بڑی محنت کی ہے اس میں 814 احادیث کو ذکر کیا ہے اور وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے کاش کہ اس موضوع پر افراط کرنے والے دوست اسے غور سے پڑھیں اور اپنے کندھے ہلکے کریں۔

خالد محمود عفی عنہ

بمقام جامعہ اشرفیہ لاہور 5 مارچ 2019

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(حضرت الشیخ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ مہتمم جامعہ خیر المدارس ملتان)

حضرت اقدس علامہ خالد محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی مذکورہ بالا رائے گرامی کا ایک ایک حرف قابل رشک ہے۔ حضرت اقدس کے فرمان کے مطابق بلاشبہ حضرت مولانا عبدالغفار ذھبی صاحب کی یہ کاوش قابل قدر ہے اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازیں۔ (آمین)

محتاج دعا

قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہٗ مہتمم، جامعہ خیر المدارس، ملتان

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ، پاکستان 8 مارچ 2019ء

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(حضرت شیخنا مولانا استاذ منیر احمد منور مدظلہ شیخ الحدیث باب العلوم کہروڑپکا)

فروعی مسائل میں اجتہادی اختلاف، اختلاف امتی رحمۃ کا مصداق ہے کتب حدیث میں صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے بے شمار فروعی مسائل میں اختلافات مذکور ہیں اور یہ اختلاف نہ معیوب ہے اور نہ اختلاف کرنے والے آئمہ مجتہدین معتوب ہیں بلکہ عند اللہ بفرمان رسول ماجور ہیں لیکن فرنگی دور حکومت میں ایک فرقہ مبتدعہ وجود میں آیا جس نے فروعی اختلافات کو اصولی اعتقادی اختلاف کا درجہ دیکر مخالف کو قرآن و حدیث کا منکر قرار دیکے ان پر کفر و شرک کے فتوے داغے۔ان فروعی مسائل کو اس انداز سے پیش کرنا شروع کر دیا ہے جیسے یہ کفر و اسلام کا مدار ہوں، انہی فروعی مسائل سے مسئلہ رفع یدین ہے۔جس کے متعلق غیر مقلدین نے چار سو احادیث تک دعوی کیا ہوا ہے حالانکہ ان کا پورا موقف نفیاً و اثباتاً کسی ایک بھی صحیح صریح مرفوع متصل غیر معارض حدیث سے ثابت نہیں ہے لیکن ظاہری تعداد کو سادہ لوح عوام کے سامنے پیش کر کے متاثر کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور سر پر قرآن رکھ کر قسمیں اٹھا کر دعوی کرتے ہیں کہ ترک رفع الیدین کی ایک بھی صحیح حدیث نہیں ہے۔غیر مقلدین کے اس دھوکے کی حقیقت واضح کرنے کیلئے محققین علمائے احناف نے بہت قابل قدر کام کیا ہے۔جس کا صحیح جواب دینے سے غیر مقلدین عاجز ہیں لیکن جواب آں غزل کے طور پر دور حاضر میں فن رجال کے ماہر علامہ عبدالغفار ذھبی صاحب کے کثرت دلائل کے لئے ترک رفع کی احادیث کو فرقہ متبدعہ کی طرز پر جمع کیا تو انہوں نے مختلف کتب حدیث سے آٹھ سو چودہ احادیث کا مجموعہ جزء ترک رفع الیدین کے نام سے پیش کیا ہے جبکہ فرقہ مبتدعہ کے علماء کی پیش کردہ احادیث رفع الیدین کے مقابلہ میں دگنی تعداد ہے۔امید ہے کہ کثرت دلائل سے متاثرین کی تسلی تشفی کیلئے یہ کتاب عظیم تحفہ ثابت ہوگی لیکن انصاف شرط ہے۔دعا ہے اللہ تعالٰی احادیث کے اس مجموعہ کو گمراہ لوگوں کے لئے ہدایت کا اور ہدایت یافتہ کے لئے مزید استقامت کا ذریعہ بنائیں۔

منیر احمد: جامعہ الاسلامیہ باب العلوم، کہروڑپکا ضلع لودھراں 6 مارچ 2019ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(شیخنا شیخ طریقت استاذ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسن مدظلہ جامعہ مدنیہ لاہور)

اللہ تعالیٰ جزائے خیر نصیب فرمائیں تحقیق اور تصنیف کے میدان میں ایک معروف ہستی حضرت علامہ مولانا عبدالغفار ذہبی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو جنہوں نے بڑی محبت اور محنت سے جزء ترک رفع الیدین کے نام سے ایک عمدہ تحقیقی کتاب مرتب فرمائی ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں التجا ہے وہ حضرت مؤلف زید مجدہم کی اس نیک کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

محتاج دعا

محمد حسن عفی عنہ

☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت شیخ مولانا مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہ، استاذِ تخصص خیر المدارس ملتان

اما بعد! قارئین کرام اسلاف بیزاری ہر فتنہ دینیہ کی جڑ ہے بعض کو عقائد میں اسلاف پر اعتماد نہیں بعض کو اعمال پر اعتماد نہیں پھر اعمال دینیہ میں سب سے اہم نماز ہے جو بطور فرض روزانہ پانچ مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ تین وتر سمیت فرائض کی بیس رکعت ہیں بارہ رکعت سنت مؤکدہ آٹھ رکعت سنتِ غیر مؤکدہ تہجد عام طور پر آٹھ رکعت بعد از مغرب بیس نوافل یہ تقریباً 68 رکعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول تھا اس کے علاوہ اشراق، چاشت کی رکعات بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعت نیز وقتاً فوقتاً صلوٰۃ کسوف صلاۃِ خسوف صلوٰۃ الحاجت وغیرہ بہت سے معمولات نماز کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہیں مگر تقریباً انیسویں صدی عیسوی میں ایک ایسا فرقہ پیدا ہوا جنہوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ اس امت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اکثری عمل ہی محفوظ نہیں کیا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں رکوع جاتے، رکوع سے سر اٹھاتے اور تیسری رکعت کے شروع میں رفع یدین کرتے

تھے اور بالخصوص پاک و ہند اور جن جن علاقوں میں احناف اور مالکی دین لائے قرآن لائے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز صحیح نہیں پہنچائی تو جب نماز سے اعتماد اٹھ جائے گا تو تمام دین کو مشکوک کرنا آسان ہوگا پھر رفع الیدین کی متروک روایات کو بہت سے نمبر لگا کر عوام کے سامنے پیش کیا کہ اس کی چار سو سے زائد احادیث ہیں بہت سے لوگ صرف گنتی دیکھ کر متاثر ہونے لگے کہ تعداد کے اعتبار سے ترک رفع الیدین کی روایت کم ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی شرعی اصول نہیں ایک عمل اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر زندگی کرتے رہے آخر میں منسوخ ہوگیا تو اب کرنے والی روایت لامحالہ زیادہ ہوں گی اور نہ کرنے والی کم تو اب آخری عمل کو کثرت روایات کی وجہ سے چھوڑا نہیں جائے گا۔ نیز سجدوں میں رفع الیدین کرنے کی روایات زیادہ اور نہ کرنے کی کم ہیں لیکن اس کے باوجود ہمارے مخالف بھی کثیر روایات پر عمل کر کے سجدوں کی رفع الیدین نہیں کرتے۔ تاہم کچھ لوگ تعداد کی کثرت پر لٹو ہو جاتے ہیں اس لئے ضرورت تھی کہ ایسے لوگوں کو ترک رفع الیدین کی روایات کی کثرت دکھا دی جائے اس کے لئے محقق اسلام حضرت مولانا عبدالغفار صاحب ذہبی مدظلہ نے جزء ترک رفع الیدین کی پہلی جلد میں چھ سو سے زیادہ مرفوع اور موقوف ومقطوع روایات جمع کی جو تقریبا 814 ہیں۔ دوسری جلد بھی تیار ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محنت کو شرف قبولیت عطا فرمائیں اور اہل حق کی استقامت اور اہل زیغ کی ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔

آمین ثم آمین

محمد انور اوکاڑوی، جامعہ خیر المدارس، ملتان 7 مارچ 2019

☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿سبب تالیف﴾

﴿سبب اول﴾ علمی وعملی اورفنی وتحقیقی لحاظ سے رفع الیدین فی الصلاۃ کا مسئلہ قرن اول سے مثبت ومنفی پہلو کے اعتبار سے بحث وتمحیص اور جمع وتطبیق وراجح ومرجوح کا محتاج رہا ہے۔ ائمہؒ، فقہاء، محدثین ومحققین علماء نے مختلف زمانوں اور زبانوں میں اور مختلف انداز سے بحث تمحیص فرمائی ہے جائز وناجائز اور مباح ومکروہ راجح ومرجوح کے ثبوت کی تلاش وجستجو کی ہے اور اس پر کتابیں ورسالے بھی لکھے ہیں مگر فریق ثانی کی حد سے زیادہ گرم گفتاری اور ان کا بلا دلیل دعویٰ کہ

(1) چار رکعات نماز میں چار مقام کی رفع الیدین یعنی شروع نماز، رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھتے اور تیسرے رکعات کیلئے کھڑے ہو کر کرنا اور باقی اٹھارہ مقامات کا منع چار سو احادیث وآثار سے ثابت ہیں۔ (جزء اثبات رفع الیدین للخالد گمرجاکھی وغیرہ)

(2) جو شخص مذکورہ رفع الیدین نہیں کرتا اس کی نماز باطل ہے نہیں ہوتی اور سنت کے خلاف ہے اور ناقص ہے۔ (جزء اثبات رفع الیدین للخالد و نور للعینین و غیرھما)

﴿سبب ثانی﴾ میں نے استاذ مکرم محقق رئیس المناظرین شیخ ابو معاویہ محمد امین صفدر اوکاڑوی نور اللہ مرقدہٗ سے عرض کیا کہ قائلین رفع الیدین نے چار سو احادیث واثار پر رسالہ لکھ دیا ہے اور ہمارے کسی فقیہ ومحدث عالم محقق نے یہ تعداد اپنی کسی کتاب ورسالہ میں نہیں لکھی تو میرے شیخ محمد امین صفدرؒ ثقہ صدوق نے فرمایا کہ بیٹا آپ یہ مبارک کام کریں تو الحمد للہ استاذ مکرمؒ کے حکم کی تکمیل میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس کتاب میں تقریباً آٹھ سو سے زیادہ احادیث مرفوع وموقوف اور مقطوع کو تخریج کیا ہے جو ائمہؒ کی کتابوں میں باسانید ہیں۔

﴿سبب ثالث﴾ فریق ثانی کا رفع الیدین فی الصلاۃ کے متعلق سخت حکم کہ

(1) رفع الیدین فی الصلاۃ چار مقام پر فرض ہے۔ دیکھئے (رسالہ رفع یدین فرض ہے از مسعود احمد

صاحب وغیرہ)

(2) رفع الیدین فی الصلاۃ چار مقام پر واجب ہے۔ دیکھئے (جزء بکی مترجم خالد گھر جاکھی ونور العینین وغیرہما)

(3) رفع الیدین فی الصلاۃ چار مقام پر کرنا اور باقی مقامات پر نہ کرنا سنت غیر منسوخہ ہے۔ (نور العینین للعلوئی وجزء اثبات رفع الیدین للخالد وغیرہ) ان کے اقوال کا نتیجہ بعض الناس کے نزدیک یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت حنفیہ و مالکیہ فرض و واجب و سنت کے تارک ہیں۔ نعوذ باللہ

(1) بتصریح امام نووی م 686ھ و امام ابن حجر م 852ھ رفع الیدین نماز میں کسی جگہ واجب نہیں ہے اس پر اجماع مت ہے۔ (شرح مسلم للنووی ج 1 ص 168 و فتح الباری ج 2 ص 278)

(2) فرض واجب کا قول جمہور امت مسلمہ اور اجماع امت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ التمہید و فتح الباری وغیرھما۔

(3) بتصریح امام ابن المنذرؒ م 318ھ امام طحاویؒ م 321ھ تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین اتفاقی و اجماعی سنت ہے اور رکوع وسجود وغیرہ کی رفع الیدین مختلف فیہ ہے۔ (الاوسط لابن المنذر ج 3 ص 73 وسنن الطحاوی ج 1 ص 136، 389)

(4) ترک رفع الیدین عند الرکوع والسجود پر جمہور امت حنفیہ و اکثر مالکیہ کا عمل ہے جو امت مسلمہ کا تقریبا 80 فیصد ہیں ان کے مقابلے میں 10 یا 20 فیصد لوگوں کا عمل مردود و مرجوح ہے۔

﴿سبب رابع﴾ ترک رفع الیدین کی بحث ابواب میں یا ان پر کتابوں میں اس سے پہلے اتنی احادیث کی تعداد کو ذکر نہیں کیا گیا اور نہ ہی تحقیق السند کا اہتمام کیا گیا ہے اور نہ ہی صریح و اصولی لحاظ سے مصححین کو ذکر کیا گیا تھا۔ الحمد للہ بتوفیق اللہ اس کتاب میں ہم نے یہ التزام کیا ہے۔

﴿سبب خامس﴾ مجھے میرے شیخ محترم استاذ ثقہ شیخ الحدیث مولانا منیر احمد منور مدظلہ اور استاذ ثقہ صدوق شیخ مفتی محمد انور اوکاڑوی مدظلہ نے اور میں ایک سال کیلئے کراچی گیا تو وہاں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرشید مدظلہ ثقہ اور شیخ مناظر حضرت مفتی عبدالواحد مدظلہ اور میرے اخی الصالح شیخ مولانا محمد جواد بٹ مدظلہ اور شیخ مولانا محمد اقبال مدظلہ وغیرھم نے مجھے حکم دیا کہ آپ نورالعینین کا جواب لکھ دیں تو میں نے ان حضرات کا حکم سمجھ کر اس کا جواب لکھنا ضروری سمجھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی رحمت وفضل سے اس کتاب کی تکمیل کرادے۔ آمین الحمداللہ اس کی پہلی جلد مکمل ہوگئی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اس کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے اور آخرت کا ذخیرہ بنائے اور بیمار قلوب والے لوگوں کیلئے شفاء کا ذریعہ بنائے۔ آمین

تنبیہ: اہل علم حضرات سے التماس ہے کہ اس کتاب میں کسی قسم کی غلطی ہو تو اس پر متنبہ فرمائیں جوان شاء اللہ جدید ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جائے گا۔

مقدمة الکتاب

الحمد لله و کفی والصلاة والسلام علی سید الرسل وخاتم الانبیاء وعلی ازواجه واله واصحابه وعلی من تبعهم الی یوم القیامة من الفقهاء والمحدثین والصالحین والعلماء من اهل الحق اجمعین امابعد:

برادران اسلام: ایمان واصلاح عقیدہ کے بعد تمام نیک اعمال میں نماز کو فوقیت حاصل ہے جن کی فرضیت کا ثبوت قرآن وسنت میں موجود ہے سیدنا امام اعظم نبی الانبیاء محمد عربی ﷺ نے ارشاد فرمایا(صلوا کما رأیتمونی اصلی) کہ نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔(صحیح بخاری ج1 ص138رقم 631)

یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں موجود ہے

(1)مسند الشافعی ج 1ص55 (2)سنن الدارمی ج2 ص796 رقم1288
(3)صحیح ابن حبان ج 4ص541 (4)شرح مشکل الآثار ج4 ص428
(5)سنن الدارقطنی ج 2ص9 رقم 1068 (6)صحیح ابی نعیم ج2 ص267 رقم1508
(7)المحلی بالآثار لابن حزم ج 2ص164 (8)السنن الکبری للبیهقی ج2 ص486
(9)صحیح ابن خزیمه ج 1ص 206رقم397 (10)الادب المفرد للبخاری ج1 ص84رقم213

تلک عشرة کاملة

اورآپ علیہ الصلاۃ والسلام نے ہی فرمایا ہے(من توضأ کما امر وصلی کما امر خرج من ذنوبه کما ولدته امه) کہ جس شخص نے وضوء کیا اس طرح جیسے ہم نے حکم دیا اور نماز پڑھی اس طرح جیسے ہم نے حکم دیا تو وہ گناہوں سے ایسا نکل گیا جیسے ماں کے پیٹ سے بچہ پاک پیدا ہوتا ہے۔(المعجم الکبیر للطبرانی ج1 ص93 رقم149 واسناده صحیح)

یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں موجود ہے

(1)صحیح النسائی ج 1ص90رقم 144 (2) صحیح ابن ماجه ج 1ص447 رقم1396
(3)الطهور لابن سلام ج 1ص97 (4)مسند احمد ج 38ص 565رقم23595
(5)المنتخب عبد بن حمید ج 1ص 104 (6)السنن الدارمی ج 1ص559
(7)السنن الکبری للنسائی ج 1ص 128 (8)صحیح ابن حبان ج 3ص317
(9)حلیة الاولیاء لابی نعیم ج 5ص8 (10)الفوائد للخلعی ج 2ص 116رقم769 وغیرها

تلک عشرة کاملة

، الحمدللہ اہل السنّت والجماعت حنفیہ کے مقتداء امام اعظم فی الفقہاء ابوحنیفہ تابعیؒ متوفی 150ھ نے تمام مسائل شرعیہ کی کتابت وتدوین کی ہے اور خصوصا ابواب فقہیہ پر مرتب کیا ہے اور ملت اسلامیہ کی تاریخ میں سب سے سبقت لی ہے۔ دیکھئے

(1) مناقب موفق مکی ج 2ص 326,132 (2)مقدمہ جامع المسانید للخوارزمی ج 1ص 34، 35

(3) تبیض الصحیفہ للسیوطی ج1 ص36 (4) الخیرات الحسان لابن حجر المکی ج1 ص38

(5) عقود الجمان للصالحی ج2 ص184 (6)مناقب کردری ج 1 ص 50

(7) مقام ابی حنیفہ لامام اہل السنۃ ص 106 (8) تاریخ الاسلام ج 9 ص13

(9) النجوم الزاہرۃ ج 1 ص135 (10) تاریخ الخلفاء ج 1 ص194

تلک عشرۃ کاملۃ

اور خصوصا امام اعظم ابوحنیفہؒ نے نماز کے مسائل پر بھی سب سے پہلے مستقل کتاب الصلاۃ المعروف بکتاب العروس تصنیف فرمائی ہے

(1)مناقب موفق مکی ج 1ص 67،68،ج2 ص152 (2)مناقب کردری ج1 ص129،130وغیرھما

اور یاد رہے یہ اجماعی حقیقت ہے کہ نماز کے تفصیلی مسائل کتب فقہ حنفیہ میں موجود ہیں۔

(1) بالمبسوط لامام محمد (2) کتاب الحجہ لامام محمدؒ

(3)القدوری فی الفقہ الحنفی (4)المبسوط للسرخسیؒ

(5)بدائع صنائع للکاسانی (6)الھدایہ فی الفقہ الحنفی

(7)الاختیار لتعلیل المختار (8)تبیین الحقائق للزیلعی

(9) کنز الدقائق فی الفقہ الحنفی (10)المحیط البرھانی فی الفقہ الحنفی

تلک عشرۃ کاملۃ

مگر بدقسمتی سے انگریز دور میں پیدا ہونے والے لوگ اس دن سے لیکر آج تک وحدت امت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے آئے دن اہل السنّت الجماعت حنفیہ کے عقائد صحیحہ پر عموما اور نماز کے مسائل پر خصوصا اعتراضات کی بھرمار کرتے رہتے ہیں اور سادہ سنی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں اور ضعیف روایات پر عمل کرنے کا طعنہ بھی دیتے ہیں اور اہل السنّت والجماعت حنفیہ کی نماز کو بلا دلیل محض تقلید ابی حنیفہ والی نماز قرار دیتے ہیں جبکہ خود مکمل نماز تو کجا ایک رکعت بھی بغیر ادلہ اربعہ کے مع احکام ثابت نہیں کرسکتے نماز کے مسائل میں سے ایک مسئلہ رفع الیدین ہے اس پر لکھی گئی رسوائے زمانہ کتاب نورالعینین وغیرہ پر ہم اللہ تعالی کی توفیق سے تحقیقی حقیقی جائزہ وتبصرہ پیش کریں گے۔ انشاءاللہ تعالی

سنت نبوی بلا اختلاف

سیدنا امام اعظم فی الانبیاء محمد عربی ﷺ کی مبارک سنت ترک رفع الیدین بعد الافتتاح کے خلاف اس پُرفتن دور میں بعض اہل حدیث اور اہل قرآن وحدیث کا نام لینے والے اس اکثری واجماعی سنت کے خلاف چند رسالے اور کتابیں لکھی ہیں اور ان میں بے شمار دسیسہ کاریاں اور شعبدہ بازیاں کی ہیں اور جھوٹ ومغالطے اور جہالتوں وخیانتوں کے ساتھ ساتھ صحیحین کی احادیث عن ابی حمید الساعدیؓ وعن جابر بن سمرہؓ وغیرہما کا انکار اور ان پر لایعنی اعتراضات کیے ہیں اور صحیح ابوداؤد والنسائی والترمذی وابن ماجہ وغیرھا کی احادیث جو صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہیں کے راویوں کی عزت وعظمت گھٹانے کی نامسعود اور قابل مذمت کوشش بھی کرتے ہیں حالانکہ ان کی یہ ساری کوشش انصاف کے خلاف اصول حدیث اصول جرح وتعدیل کے خلاف مکڑی کے جالے کی طرح کمزور وفضول ہے ہم ان شاء اللہ بتوفیق اللہ اس کو الم نشرح کریں گے۔

صحیحین بخاری ومسلم کے رواۃ پر بعض الناس کا عمل جراحی ملاحظہ ہو :

﴿1﴾ امام سفیان ثوریؒ متوفی 161ھ یہ صحیح بخاری ومسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر دیکھئے ان لوگوں نے ان پر جرح کا نشتر چلایا ہے۔

(1) نور العینین ص 48،134،138،140،216،217،227،228،229،288

(2)نور القمرین ص12 (3) علمی مقالات ج 1 ص264

(4)ابکار المنن للمبارکفوری ص213 (5)حدیث و اہل تقلید لداؤد ارشد ص 722،723،728

﴿2﴾ امام قتادہؒ متوفی 117ھ یہ صحیح بخاری ومسلم وسنن اربعہ کا اتفاقی راوی ہے مگر ان لوگوں نے اس پر جرح کا کلہاڑا چلایا ہے

(1)نور العینین ص 102،190 (2)علمی مقالات ج1 ص260

(3)تحقیق الکلام للمبارکپوری ج 2ص85 (4)خیر الکلام لمحمد گوندلوی ص305

(5)توضیح الکلام لارشاد الحق اثری ص688وغیرھا

﴿3﴾ امام سعید بن ابی عروبہؒ متوفی 156ھ یہ صحیح بخاری ومسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی

راوی ہیں مگر ان لوگوں نے ان پر جرح کا تیشہ چلایا ہے۔

(1) نور العینین ص 189،102　　(2) الفتح المبین ص 39

﴿4﴾ امام زھریؒ متوفی 124ھ یہ صحیح بخاری و مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر ان لوگوں نے ان پر بھی جرح کا خنجر چلایا ہے۔

(1) نور العینین ص 118، 329،271، 332　(2) الفتح المبین ص 62

(3) ابکار المنن للمبار کفوری ص 43، ص 60

﴿5﴾ امام یزید بن ابی زیادؒ 136ھ یہ صحیح بخاری معلقاً و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر ان لوگوں نے ان پر جرح کا نشتر چلایا ہے

(1) نور العینین ص 145، 148، 217، 229، 290، 291

(2) حدیث اور اھل تقلید للداؤد ج 1 ص 731 تا 736

﴿6﴾ امام حمید الطویلؒ متوفی 142ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر ان لوگوں نے انکو بھی معاف نہیں کیا اور جرح کا نشتر چلایا۔

(1) نور العینین ص 191،50　　(2) علمی مقالات ج 1 ص 263

﴿7﴾ امام ابوزبیر المکیؒ متوفی 126ھ یہ صحیح بخاری و مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر ان لوگوں نے ان پر بھی جرح کا خنجر چلایا ہے۔

(1) نور العینین ص 50　　(2) علمی مقالات ج ۱ ص 276

﴿8﴾ امام ابراہیم النخعیؒ متوفی 96ھ یہ صحیح بخاری و مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر ان لوگوں نے ان پر جرح کا کلھاڑا چلایا ہے۔

(1) نور العینین ص، 164، 202، 235، 305،　(2) الفتح المبین ص 33

﴿9﴾ امام ابوبکر بن عیاشؒ متوفی 193ھ یہ صحیح بخاری و مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر ان لوگوں نے ان پر بھی جرح کا نشتر چلایا ہے۔

(1) نور العینین ص 170، 172، 308)　　(2) مترجم جزء رفع الیدین للعلزئی ص 36

﴿10﴾ امام اسماعیل بن ابی خالدؒ متوفی 146ھ یہ صحیح بخاری و مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر ان لوگوں نے ان پر بھی جرح کا تیشہ چلایا ہے۔

(1) نور العینین ص 258، 314،　　(2) الفتح المبین ص 33

﴿11﴾ امام حکم بن عتیبہ متوفی 113ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر ان لوگوں نے ان پر بھی جرح کا نشتر چلایا ہے۔

(1) نور العینین ص 286، 299 (2) الفتح المبین ص 33

﴿12﴾ امام حفص بن غیاث متوفی 195ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر ان لوگوں نے ان پر بھی جرح کا خنجر چلایا ہے۔

(1) نور العینین ص 296 (2) الفتح المبین ص 22

﴿13﴾ امام حماد بن ابی سلیمان متوفی 120ھ یہ صحیح بخاری معلقاً صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر ان لوگوں نے ان پر بھی جرح کا نشتر چلایا ہے۔

(1) نور العینین ص 153 (2) الفتح المبین ص 37، ص 38

﴿14﴾ امام عطاء بن السائب متوفی 136ھ یہ صحیح بخاری و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر ان لوگوں نے ان پر بھی جرح کا کلہاڑا چلایا ہے۔

(1) نور العینین ص 287 (2) علمی مقالات ج 3 ص 105

﴿15﴾ امام اعمش م 148ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں مگر ان لوگوں نے ان پر بھی جرح کا تیشہ چلایا ہے

(1) الفتح المبین ص 42 (2) علمی مقالات ج 1 ص 267

خلاصہ: مگر یہ کسی کو معلوم نہیں تھا کہ ایک ایسا دور آئے گا کہ جب مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلنے والے بدعتی صحیحین کے راویوں پر اندھا دھند حملے کریں گے اور ان سے مروی احادیث کو ضعیف کہہ کر رد کریں گے اور یہ لوگ سادہ لوح سنی مسلمانوں کو صحیحین کی احادیث اور ان کے راویوں سے انکار کروانے اور ان احادیث و رواۃ کی عزت میں کمی کرنے اور ان میں شکوک و شبہات پیدا کر کے ان کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں گے مگر کہاوت مشہور ہے کہ

"چاند کی طرف تھوکنے والے کا تھوک اس کے منہ پر ہی پڑتا ہے"

ان شاء اللہ ان کی یہ کوششیں بالکل رائیگاں جائیں گی اور باشعور ایماندار لوگ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی دو ہاتھ سے مصافحہ والی حدیث ابن مسعودؓ و صحیح مسلم میں ترک قرأت والی حدیث یعنی ... صحیح بخاری و صحیح مسلم میں طلاق ثلاثہ اور ترک رفع الیدین والی احادیث یعنی

حدیث ابی حمید الساعدیؓ وحدیث جابر بن سمرہؓ پر عمل کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور یہ ملت اسلامیہ کی اکثریت جمہور امت اہل السنّت والجماعت حنفیہ ومالکیہ وغیرھما ان احادیث پر تقریباً ایک ہزار سال سے بھی زیادہ عرصے سے عامل ہیں۔وللہ الحمد

کیونکہ ترک رفع الیدین بعد الافتتاح یعنی ترک رفع الیدین عندالرکوع والسجود وغیرہ الا فی التکبیرۃ الاولی پر یہ میری مستقل تصنیف ہے جس میں ادلہ اربعہ یعنی کتاب وسنت، اجماع وقیاس مجتہد سے اور اصول فقہ واصول حدیث واصول جرح وتعدیل اور فقہاء ومحدثین کی صحیح تحقیقات کے مطابق اس مسئلے پر تحقیقی وحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا اور جمہور امت کے دامن کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے اور ان کے راستے سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہیں گے۔ان شاء اللہ

اس کتاب کے مقدمہ میں اس گروہ کے خودساختہ محقق زماں کے چند مغالطے اور چند کذب بیانیاں وغیرہ ذکر کریں گے تاکہ جو زندہ رہے وہ دلیل دیکھ کر جیئے اور جسے مرنا ہو وہ دلیل دیکھ کر مرے اور اس میں اہل السنّت والجماعت کا مسئلہ مذکورہ میں دعوی وعمل اور چند اصول وضوابط کو بھی ذکر کریں گے جن کی بنیادوں پر اہل حق کا مسئلہ ترک رفع الیدین بعد الافتتاح کو قارئین پڑھ و سمجھ کر فیصلہ کرسکیں گے۔

﴿مغالطوں کا ذکر﴾

مغالطہ نمبر ﴿1﴾ خودساختہ محقق نے لکھا کہ مؤمل بن اسماعیل ثقہ یا حسن الحدیث ہے۔(عن وائل بن حجر مرفوعا علی صدرہ) (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص 16، 17)

تحقیقی جائزہ نمبر (1) مؤمل بن اسماعیل کو امام ابن سعدؒ، امام احمد بن حنبلؒ، امام بخاریؒ، امام نسائیؒ، امام محمد المروزیؒ، امام محمد الجارودیؒ، امام ابوعمر سمرقندیؒ، امام دارقطنیؒ، امام ساجیؒ، امام ابوزرعہؒ، امام ابن ابی حاتمؒ، امام ابن الھمامؒ وغیرھم نے کثیر الغلط سیئی الحفظ و منکر الحدیث، کثیر الخطاء، فیخطیئی الکثیر، وله اوهام فی حدیثه، خطاء کثیر، فکثر خطوۂ قرار دیا ہے کمافی کتب اسماء الرجال

تحقیقی جائزہ نمبر (2) قال الامام ابوبکر البیھقی رواہ الجماعۃ عن الثوری لم یذکر واحدمنھم علی صدرہ غیر مؤمل بن اسماعیل (خلافیات للبیھقی ج2 ص252، مختصر خلافیات للبیھقی ج2 ص33)

اور یہی بات (1) امام ابن قیمؒ (2) علامہ عبدالعزیزؒ پنجابی (3) علامہ عبدالرحمٰنؒ مبارکپوری (4) علامہ حامدؒ الفرغانی (5) محدث محمد البنوریؒ (6) محدث ظفر احمد عثمانیؒ (7) شیخ محمد امین محقق اوکاڑویؒ (8) علامہ محمد قاسمؒ (9) دکتور مقبل الوادعیؒ وغیرھم نے کہی ہے کہ مؤمل منفرد ہے جبکہ خودساختہ محقق نے یہ تصریح کی ہے کہ جو کثیر الغلط، کثیر الاوھام، کثیر الخطاء، اور سیئی الحفظ وغیرہ راوی ہو اس کی منفرد حدیث ضعیف ہوتی ہے۔ دیکھئے (نورالعینین ص63،43 طبع اول تا طبع آخر)

یہ خودساختہ محقق کا پہلا مغالطہ ہے جو زندہ رہے وہ دلیل دیکھ کر جیئے اور جسے مرنا ہو وہ دلیل دیکھ کر مرے۔

مغالطہ نمبر (2) نام نہاد محقق نے لکھا کہ عدم ذکر والی روایت سے دلیل پکڑنا باطل ہے۔ (نورالعینین ص 55)

تحقیقی جائزہ: جعلی محقق نے خود من طریق نافع حدیث ابن عمر (صحیح بخاری ج1 ص102) جو عدم ذکر والی روایت ہے سے دلیل پکڑی ہے۔ دیکھئے (نورالعینین ص64) جبکہ (جزء رفع الیدین للبخاری ص48 رقم83 وشرح مشکل الاثار للطحاوی ج2 ص20 وغیرھما) میں سجدوں کی رفع یدین کا ذکر ہے نام نہاد محقق کا بخاری وغیرہ کی عدم ذکر والی روایت سے دلیل پکڑنا ان کے مطابق باطل ہے یہ دوسرا مغالطہ ہے جو جئے یا مرے یہ حقیقت دیکھ کر۔

مغالطہ نمبر (3) نام نہاد محقق نے حدیث ابن عمر من طریق نافع بخاری ج1 ص102 کا شاہد نمبر1 .التغلیق التعلیق لابن حجر ج2 ص305 والسنن الکبری للبیھقی ج3 ص70 اور شاہد نمبر2 التغلیق التعلیق ج2 ص306 والسنن الکبری للبیھقی ج2 ص70 پیش کیا ہے دیکھئے۔ (نورالعینین ص86،85،65)

تحقیقی جائزہ: بخاری کی روایت میں چار مقام کی رفع الیدین کا ذکر ہے اس کی

شاهد میں بھی چار مقام کی رفع یدین کا ذکر ہونا چاہیے تھا مگر تغلیق التعلیق لابن حجر ج 2 ص 305، 306، من طریق حماد بن سلمۃ عن ایوب عن نافع ،و من طریق عن ایوب بن ابی تمیمۃ عن نافع الخ میں اذاقام من الرکعتین کی رفع یدین کے الفاظ ہی نہیں ہیں اسی طرح السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 37 رقم 2302 ،ص 103 رقم 2510 و 2510 پر بھی نہیں ہیں حتی کہ امام بخاریؒ نے اپنی جزء میں ص 74 رقم 52 پر نقل کیا ہے مگر اس میں بھی اذاقام من الرکعتین نہیں ہے امام ابن حجر نے صاف فیصلہ فرمایا ہے مثلاً ولیس فی طریق احد منهم ذکر رفع الیدین عندالقیام من الرکعتین(تغلیق التعلیق ج 2 ص 306)

لہٰذا یہ تیسرا مغالطہ ہے جسے جینا ہے یا مرنا ہے وہ یہ حقیقت و دلیل دیکھ کر جیئے یا مرے۔ فتدبر

مغالطہ نمبر (4) جعلی محقق نے لکھا کہ امام الشافعی متوفی 204ھ نے ترک رفع الیدین کی احادیث کو رد کر دیا کہ یہ ثابت نہیں ہیں دیکھئے۔(نور العینین ص 97)

تحقیقی جائزہ: امام شافعیؒ کی یہ جرح حدیث علیؓ و ابن مسعودؓ موقوفا پر تھی مگر نام نہاد ذھبی نے یہ جرح حدیث ابن مسعودؓ مرفوعا پر فٹ کر دی ہے مثلاً الفاظ حدیث ملاحظہ ہوں عن علی و ابن مسعود کان لا یرفعان ایدیھما فی شئی من الصلاۃ الا فی التکبیرۃ الافتتاح اس پر لا یثبت عن علی و ابن مسعود کا حکم لگایا تھا۔ دیکھئے

(1) السنن الکبری للبیہقی ج 2ص 114رقم 2535 (2) معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ج 2ص 424رقم 3291
(3)المجموع للنووی ج 3 ص 403 (4) الجوھر النقی لابن الترکمانی ج 2 ص 79
(5) شرح ابن ماجہ للمغلطائی ج 1 ص 147 (6) البدر المنیر لابن الملقن ج 3 ص 500
(7)طرح التثریب للعراقی ج 2 ص 255 (8) شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص 301

لہٰذا یہ چوتھا مغالطہ ہے اب چاہے کوئی جئے یا مرے اس حقیقت و دلیل کو دیکھ کر۔ فتدبر

مغالطہ نمبر (5) نام نہاد محقق نے لکھا کہ امام دارقطنی نے (حدیث ابن مسعودؓ) کو غیر محفوظ قرار دیا ہے دیکھئے۔(کتاب العلل للدارقطنی ج 5 ص 173 مسئلہ نمبر 804 نور العینین ص 97 قدیم ص 131 جدید)

تحقیقی جائزہ: امام دارقطنی نے اس کتاب میں فرمایا واسنادہ صحیح مگر نقلی محقق نے اس کو ذکر نہیں کیا۔ دیکھئے۔(علل الحدیث لدارقطنی ج 5 ص 172 مسئلہ نمبر 804 طبع دار طیبہ

بریاض 1428ھ) یہ پانچواں مغالطہ ہے اب چاہے کوئی جئے یا مرے اس دلیل کو دیکھ کر

مغالطہ نمبر (6) نام نہاد محقق نے لکھا (حدیث ابن مسعودؓ من طریق محمد بن جابر) زیلعی حنفیؒ فرماتے ہیں کہ محمد بن جابر ضعیف ہے دیکھئے۔(نور العینین ص 152،231، طبع قدیمی و آخری)

تحقیقی جائزہ: جبکہ امام حافظ زیلعیؒ کا فیصلہ اس کے خلاف ہے مثلاً قال الامام الحافظ الزیلعیؒ کان اسحاق بن ابی اسرائیل یفضل محمد بن جابر علی جماعۃ شیوخ ھم افضل منہ واوثق وغیرہ (نصب الرایہ للزیلعی ج1 ص475 طبع دارالکتب العلمیہ بیروت) یہ فیصلہ نقل نہ کرنا چھٹا مغالطہ ہے اب چاہے کوئی جئے یا مرے اس حقیقت و دلیل کو دیکھ کر۔

مغالطہ نمبر (7) نام نہاد محقق نے لکھا کہ سیدنا علیؓ کی طرف منسوب اثر باتفاق محدثین ضعیف وغیر ثابت ہے کسی محدث نے اسے صحیح نہیں کہا۔ دیکھئے۔(نور العینین ص 408)

تحقیقی جائزہ (1) امام محدث ابو جعفر الطحاویؒ نے اس اثر کو صحیح (2) امام محدث ابن ترکمانیؒ نے رجالہ ثقات (3) امام محدث زیلعیؒ نے ھو اثر صحیح (4) امام محدث ابن حجر شافعیؒ نے رجالہ ثقات (5) امام محدث العینیؒ نے ھو اثر صحیح (6) امام محدث علی القاریؒ نے ھو اثر صحیح (7) امام محدث محمد ھاشمؒ نے اسنادہ صحیح، (8) امام محدث کشمیریؒ نے اسنادہ صحیح (9) امام محدث محمد نیمویؒ نے اسنادہ صحیح (10) محدث ظفر احمد عثمانیؒ نے ھو اثر صحیح علی شرط مسلم (11) امام محدث البنوریؒ نے اسنادہ صحیح کہا ہے۔

(1) اعلاء السنن ج3 ص50 (2) الجوھر النقی ج2 ص79
(3) نصب الرایہ ج1 ص406 (4) الدرایہ ج1 ص152
(5) شرح ابی داؤد ج3 ص301 (6) فتح الباب العنایہ ج1 ص557
(7) کشف الرین ص36 (8) نیل الفرقدین ص109
(9) آثار السنن ص106 (10) (معارف السنن ج2 ص494)
(11) الرد علی الکرابسی للطحاوی بحوالہ جوھر النقی ج2 ص79

یہ ساتواں مغالطہ ہے جو سادہ مسلمانوں کو دیا ہے اب چاہے کوئی مرے یا جئے اس دلیل کو دیکھ کر

مغالطہ نمبر (8) جعلی محقق نے لکھا کہ متقدمین میں سے امام ترمذی کے علاوہ کسی ایک محدث سے روایت مذکورہ (عن ابن مسعودؓ) کی تصحیح صراحتاً ثابت نہیں ہے۔(نور العینین ص 421)

تحقیقی جائزہ: حدیث ابن مسعودؓ کو امام محدث ابو علی الطوسیؒ متوفی 312ھ امام محدث ابو جعفر الطحاوی متوفی 321ھ، امام محدث ابن حزم متوفی 456ھ نے حسن صحیح کہا ہے دیکھئے (مختصر الاحکام للطوسی ج 2ص 102رقم 237وسنن الطحاوی ج 1 ص12، ص 224 محلی ابن حزم ج 2 ص265، ج3 ص4) لہٰذا یہ آٹھواں مغالطہ ہے اب جو چاہے جئے یا مرے اس دلیل کو دیکھ کر

مغالطہ نمبر (9) نام نہاد محقق نے لکھا کہ یاد رہے کہ عبدالرحمٰن مذکور کی تحت السرۃ والی روایت کو کسی محدث وامام نے صحیح یا حسن نہیں کہا (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص12)

تحقیقی جائزہ: (1) امام محدث وفقیہ اسحاق بن راہویہؒ (2) امام محدث فقیہ احمد بن حنبلؒ نے انکی حدیث کو اقوی فی الحدیث ولا بأس بہ کہا (3) امام محدث فقیہ ابو جعفر الطحاویؒ (4) امام محدث ضیاء الدین المقدسیؒ (5) امام محدث ابن قیمؒ نے صحیح کہا ہے۔

(1) مسائل احمد و اسحاق ج2 ص551 (2) مسائل احمد بروایۃ عبداللہ ج1 ص72 رقم 260
(3) مسائل احمد بروایۃ ابی داؤد ج1 ص48 (4) احکام القرآن للطحاوی ج1 ص185۔187
(5) بدائع الفوائد لابن قیم ج3 ص91 (6) الاحادیث المختارہ للمقدسی ج 2 ص386 رقم 771

لہٰذا یہ سادہ سنی مسلمانوں کو ناواں مغالطہ دیا ہے اب جو چاہے جئے یا مرے یہ دلیل دیکھ کر

مغالطہ نمبر (10) جعلی محقق نے لکھا کہ (حدیث علی فی قولہ تعالیٰ فصل لربک وانحر تحت السرۃ التمہید) (1) عاصم الجحدری اور عقبہ بن صہبان کے درمیان العجاج الجحدری کا واسطہ ہے اور العجاج مجہول الحال ہے (2) اسی روایت کی دوسری اسانید میں علی صدرہ سینے پر ہاتھ باندھنے کے الفاظ ہیں۔ (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام ص57)

تحقیقی جائزہ (1) امام بخاریؒ کی روایت میں عقبہ بن ظبیان اور العجاج مجہول ہیں انہوں نے علی صدرہ کے لفظوں کا اضافہ کیا ہے دیکھئے۔ (التاریخ الکبیر للبخاری ج 6ص 437رقم 2911 ترجمہ عقبہ بن ظبیان)

تحقیقی جائزہ (2) امام بیہقی کی سند میں ایک تو یہی عقبہ بن ظبیان ہے دوسرا راوی ابو الحریش الکلابی ہے یہ دونو مجہول ہیں یہ انتہائی ضعیف روایات ثقات رواۃ سے مروی صحیح احادیث کا کیسے مقابلہ کرسکتی ہیں لہٰذا یہ سادہ مسلمانوں کو دسواں دھوکہ ہے اب جو چاہے

جیئے یا مرے اس حقیقت و دلیل کو دیکھ کر

تلک عشرۃ کاملۃ

﴿سیدنا محمد عربی ﷺ کا مغالطے کے متعلق فیصلہ﴾

عن معاویہؓ ان النبی ﷺ نھی عن الغلوطات (صحیح ابی داؤد ج 3 ص 321 رقم 3656)

سیدنا امیر معاویہؓ سے روایت ہے کہ بیشک نبی اقدس ﷺ نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا ہے۔

یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں موجود ہے

(1) مسند احمد ج 39 ص 92 رقم 23687 (2) مسند الحارث بغیۃ الباحث ج 1 ص 203 رقم 62

(3) المعجم الاوسط ج 8 ص 137 رقم 8204 (4) المعجم الکبیر للطبرانی ج 19 ص 380 رقم 892

(5) فوائد تمام الرازی ج 2 ص 199 رقم 1522 (6) التاریخ الکبیر للبخاری ج 5 ص 106 رقم 308

(7) فوائد الحنائی ج 1 ص 216 رقم 22 (8) الخلعیات للعلی الخلعی ج 1 ص 304 رقم 380

(9) العلم لابی طاہر ج 1 ص 77 رقم 73 (10) الاجزاء الحدیثیہ لابی منصور ج 1 ص 92 رقم 12

تلک عشرۃ کاملۃ

مگر آپ کو ان نام نہاد محققین کا بھی علم ہونا چاہیے جو انگریز دور کی پیداوار ہیں اور دعوٰی اطیعوا الرسول کا کرتے ہیں کہ انہوں نے اس حدیث مبارکہ پر عمل نہ کر کے کیسے اپنے اس دعوے کی دھجیاں اڑائی ہیں اور یہ صرف اسی جگہ نہیں ہوا بلکہ صحیح بخاری و مسلم وغیرھما کی اکثر احادیث میں ان کا حال بد سے بدتر ہے" کما لا یخفی علی اھل العلم" تو کیا صرف چند احادیث منسوخہ متروکہ پر عمل کرنے سے اطیعوا الرسول کا حق ادا ہو جاتا ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر ان کی حقیقت کو لوگوں کے سامنے اجاگر کرنا چاہیے۔

﴿کذب بیانیوں کا ذکر﴾

جھوٹ نمبر (1) نام نہاد محقق نے لکھا کہ ہماری تحقیق کے مطابق امام بخاریؒ نے عبداللہ بن ادریسؒ کی روایت کو سفیان ثوریؒ کی روایت پر کئی وجہ سے ترجیح دی ہے۔

(1) سفیان ثوریؒ مدلس ہے اور ابن ادریسؒ مدلس نہیں ہیں۔ (نور العینین ص 48 طبع 2012ء)

تحقیقی جائزہ: یہ وجہ امام بخاریؒ نے کسی کتاب میں بیان نہیں فرمائی اور نہ دنیا کی کسی کتاب

میں یہ باسند امام بخاریؒ سے ثابت ہے لہٰذا یہ جناب کا امام بخاری پر سیاہ جھوٹ ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ سچ دیکھ کر۔ فتدبر

جھوٹ نمبر (2) نعلی محقق نے لکھا کہ (2) ابن ادریسؒ بالا جماع ثقہ ہے (یعنی سفیان ثوری بالا جماع ثقہ نہیں ہیں) (نور العینین ص 48)

تحقیقی جائزہ: یہ وجہ ترجیح امام بخاریؒ نے کسی کتاب میں بھی بیان نہیں فرمائی اور نہ دنیا کی کسی کتاب میں امام بخاریؒ سے باسند ثابت ہے یہ جناب صاحب کا امام بخاری پر سفید جھوٹ ہے۔

تنبیہ: آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ امام سفیان ثوریؒ بالا جماع ثقہ ہیں۔ دیکھئے

(1) تہذیب الاسماء واللغات للنووی ج 1 ص 223 رقم 214 (2) تہذیب الکمال للمزی ج 11 ص 169
(3) تہذیب لابن حجر ج 4 ص 114 رقم 200) وغیرھا

اب جو جئے یا مرے وہ یہ سچ دیکھ کر۔

جھوٹ نمبر (3) نام نہاد محقق نے لکھا کہ (3) ایک جماعت انکی (یعنی ابن ادریسؒ کی) متابع ہے۔ دیکھئے۔ (نور العینین ص 48)

تحقیقی جائزہ: یہ وجہ ترجیح امام بخاری نے کسی کتاب میں بیان نہیں فرمائی اور نہ ہی دنیا کی کسی کتاب میں امام بخاریؒ سے سنداً ثابت ہے یہ جناب کا امام بخاریؒ پر کالا جھوٹ ہے اب جو جئے یا مرے یہ سچ دیکھ کر۔ فتدبر

﴿آپ لوگوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے﴾

(1) امام سفیان ثوریؒ کی متابعت امام ابوبکر النھشلیؒ اور خود امام ابن ادریسؒ نے کر رکھی ہے دیکھئے (علل الحدیث للدارقطنی ج 5 ص 172 رقم 804)

(2) خود جناب نعلی محقق نے امام سفیان ثوریؒ کی معنوی متابعت میں امام حفصؒ، امام مغیرہؒ، امام حصینؒ کا ذکر کیا ہے دیکھئے (نور العینین ص 48)

(3) امام دارقطنیؒ نے واضح تحقیقی فیصلہ دیا ہے مثلاً تفرد بہ عبداللہ ابن ادریسؒ عن عاصم بن کلیبؒ الخ دیکھئے (اطراف الغرائب والافراد للدارقطنی ج 1 ص 339 رقم 515 و ج 4 ص 118 رقم 3765)

مذکورہ تصریحات سے واضح ہوا کہ ایک جماعت نے امام سفیان ثوریؒ کی متابعت کی ہے اور ابن ادریسؒ متفرد ہیں قارئین سے التماس ہے کہ نام نہاد محقق تحقیق کی آڑ میں خوبصورتی سے نمبر لگا کر جھوٹ بولتے ہیں یہ قابل غور ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ سچ دیکھ کر

جھوٹ نمبر (4) نام نہاد محقق نے لکھا کہ خود سیدنا ابن عمرؓ سے صحیح متواتر احادیث کے ساتھ رفع الیدین کرنا ثابت ہے (یعنی چار جگہ کی رفع الیدین ثابت ہے) (نور العینین ص 91)

تحقیقی جائزہ: خود جناب نقلی محقق نے ائمہ وعلماء سے تواتر کی تعریف یوں نقل کی ہے کہ ہر وہ حدیث متواتر ہے جسے کم از کم دس راوی بیان کریں (نور العینین ص 123) اور سیدنا ابن عمرؓ سے امام نافعؒ و سالمؒ و محاربؒ بن دثار و ابو الزبیرؒ اور طاؤسؒ یہ کل پانچ راوی روایت کرتے ہیں اور جناب نے پانچ کا عدد خود ذکر کیا ہے ان سے رکوع و سجدہ کی رفع الیدین بھی ثابت ہے سجود کی رفع یدین نقلی محقق کے خصوصا خلاف ہے اور ان کی جماعت کے تمام لوگوں کے عموما خلاف ہے اور یہ دس کا عدد پورا نہیں جسے متواتر کہا جا سکے لہٰذا یہ جناب کا سرخ جھوٹ ہے جو جئے یا مرے یہ سچ دیکھ کر

جھوٹ نمبر (5) نام نہاد محقق نے لکھا کہ (حدیث مالک بن حویرثؓ من طریق عبد الصمد و یزید بن زریعؒ و معاویہ بن ہشامؒ ہے) صرف معاویہ بن ہشامؒ کی روایت میں سجدوں والے رفع الیدین کا ذکر ہے۔ (نور العینین ص 97)

تحقیقی جائزہ: دنیا کی کسی کتاب میں حدیث مالک بن حویرثؓ من طریق معاویہ بن ہشامؒ موجود ثابت نہیں ہے لہٰذا یہ جناب کا سیاہ ترین جھوٹ ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ سچ دیکھ کر

جھوٹ نمبر (6) نام نہاد محقق نے لکھا کہ (حدیث جابر بن سمرہؓ) پر تمام محدثین کا اجماع ہے کہ اس حدیث کا تعلق تشہد کے ساتھ ہے رفع الیدین عند الرکوع والرفع منہ کے ساتھ نہیں ہے۔ (نور العینین ص 126)

﴿تحقیقی جائزہ﴾

(1) امام ابو حنیفہؒ م 150ھ (2) امام ابن ابی لیلیٰؒ م 148ھ

(3) امام سفیان ثوریؒ م 161ھ (4) امام مالکؒ م 179ھ

(5)امام فقیہ محدث قاضی عیاض المالکیؒ متوفی 544ھ (6)امام فقیہ محدث ابو بکر الکاسانیؒ متوفی 587ھ

(7)امام فقیہ محدث محمود البخاریؒ متوفی 616ھ (8)امام فقیہ محدث محمد الخوارزمیؒ متوفی 655ھ

(9)امام فقیہ محدث احمد القرافی المالکیؒ متوفی 684ھ (10)امام فقیہ محدث محمد المنبجیؒ متوفی 686ھ

(11) امام فقیہ محدث عثمان الزیلعیؒ متوفی 743ھ (12)امام فقیہ محدث ابو محمد زیلعیؒ متوفی 762ھ

(12) امام فقیہ محدث مغلطائیؒ متوفی 762ھ (14)امام فقیہ محدث محمود العینیؒ متوفی 855ھ

(15)امام فقیہ محدث ابن نجیم المصریؒ متوفی 970ھ (16)امام فقیہ محدث علی القاریؒ متوفی 1014ھ

(17)امام فقیہ محدث ابن القصار المالکیؒ متوفی 397ھ (18)امام فقیہ محدث ابوالحسن القدوریؒ متوفی 428ھ

(19)امام فقیہ محدث محمد السرخسیؒ متوفی 483ھ (20) امام فقیہ محدث زمخشریؒ متوفی 538ھ

وغیرھم نے اس حدیث کو رکوع وسجود کی رفع یدین کے منع وترک ومکروہ ومنسوخ ہونے پر پیش فرمایا ہے اس کا تعلق رکوع وغیرہ کی رفع یدین کے ساتھ ہے لہٰذا تمام محدثین کا اجماع کہنا یہ جناب کا سیاہ ترین جھوٹ ہے۔اب جو جئے یا مرے وہ یہ سچ دیکھ کر

جھوٹ نمبر (7) نام نہاد محقق نے لکھا کہ (حدیث البراء بن عازب) جس روایت میں رفع الیدین کے نہ کرنے کا ذکر نہیں ہے علامت (گول دائرہ) O

جس روایت میں رفع الیدین نہ کرنے کا ذکر ہے علامت (نشان ضرب) X

پھر 3 نمبر لگا کر موسی بن محمد الانصاری التمھید لا بن عبدالبر پر علامت (گول دائرہ) O لگائی ہے۔(نور العینین ص 144)

تحقیقی جائزہ: امام موسی بن محمد الانصاریؒ کے طریق سے مروی حدیث البراء بن عازبؓ میں صاف لفظ فکبر فرفع یدیه حتی حاذی اذنیه فی اول مرة لم یزد علیها ہے۔ (التمھید لا بن عبدالبر ج9 ص،214) لم یزد علیھا کے لفظ ہیں لم نافیہ رفع یدین نہ کرنے کا ثبوت ہے لہٰذا جناب کا یہ سفید جھوٹ ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ سچ دیکھ کر

جھوٹ نمبر (8) نام نہاد محقق نے لکھا کہ نمبر 6 عبداللہ بن ادریسؒ اور ابو یعلی علامت (گول دائرہ) O لگائی ہے۔دیکھئے (نور العینین ص 144)

تحقیقی جائزہ: امام عبداللہ بن ادریسؒ کے طریق سے حدیث البراء بن عازب میں صاف لفظ حتی رأیت ابھامیه قریبامن اذنیه ثم لم یرفعھما کے لفظ ہیں ثم نافیہ رفع الیدین کے نہ کرنے کو ثابت کرتا ہے لہٰذا گول دائرہ O لگا کر جناب نے سرخ جھوٹ بولا ہے۔

جھوٹ نمبر (9) نام نہاد محقق نے لکھا کہ (تنبیہ) جدول ملاحظہ کرتے وقت مندرجہ ذیل علامات کو مدنظر رکھا جائے۔

تکبیر تحریمہ والا رفع الیدین	1	رکوع والا رفع الیدین	2
بعد از رکوع والا رفع الیدین	3	بعد از رکعتین والا رفع الیدین	4
سجدوں میں نہ کرتے تھے	5	(نور العینین ص 106،65)	

تحقیقی جائزہ: نقلی محقق نے حدیث ابی حمید الساعدیؓ کے جدول میں صحیح ابن حبان کے ساتھ علامت 1235 کی لگائی ہے جبکہ صحیح ابن حبان میں لایفعل ذلك فی السجود وغیرہ کے الفاظ نہیں ہیں یہ جناب کا کالا جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر (10) نقلی محقق نے حدیث ابی حمید الساعدیؓ کے جدول میں سنن ابی داؤد کے 1235 کی علامت لگائی ہے۔

تحقیقی جائزہ: سنن ابو داؤد میں لا یفعل ذلك فی السجود وغیرہ کے الفاظ نہیں ہیں یہ نقلی محقق دوراں کا بدترین جھوٹ ہے۔

تلك عشرة كاملة

تنبیہ: اس رسوائے زمانہ کتاب میں اسی صفحہ 106 پر حدیث ابی حمید الساعدیؓ کے جدول میں ایک سانس میں بعض لوگوں کے خودساختہ محقق زمان نے (19) جھوٹ لکھے ہیں اور اس کتاب میں اور بھی بہت سے جھوٹ موجود ہیں یہ کتاب مغالطوں کذب بیانی اور جہالتوں سے بھری پڑی ہے یہ کائنات کے جھوٹوں میں سے ایک بڑا جھوٹا ہے جبکہ امام اعظم فی الانبیاء محمد عربی ﷺ کا فیصلہ یہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان الصدق يهدى الى البر وان البر يهدى الى الجنة وان الرجل يصدق حتى يكون صديقا وان الكذب يهدى الى الفجور وان الفجور يهدى الى النار وانّ الرجل ليكذب حتى يكتب عندالله كذابا

(صحیح بخاری ج 8 ص 25 رقم 7094 عن ابن مسعودؓ)

"بیشک سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور بیشک نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی

سچ بولتے بولتے حتیٰ کہ صدیق بن جاتا ہے اور بیشک جھوٹ فسق وفجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق وفجور جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بیشک آدمی جھوٹ بولتے بولتے اللہ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے"

﴿یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں موجود ہے﴾

(1)صحیح مسلم ج 1ص2013 رقم2607 (2)صحیح ابو داؤد ج4 ص297 رقم4989
(3)صحیح ترمذی ج4 ص 348رقم 1971 (4)صحیح ابن ماجه ج 1ص 18رقم46
(5)صحیح ابن حبان ج 1ص507 رقم273 (6)مسند ابو داؤد الطیالسی ج1 ص200
(7) مسنداحمد ج 7ص 10رقم 3896 (8)مسند ابی یعلی ج9 ص71 رقم5138
(9)المستدرک حاکم ج1 ص217 رقم440 (10)مصنف ابن ابی شیبه ج5 ص 235رقم35599

تلک عشرۃ کاملۃ

﴿جہالتوں کا ذکر﴾

جہالت نمبر (1) نام نہاد محقق نے لکھا کہ المدونۃ الکبریٰ یہ ساری کتاب بے سند ہوئی یعنی بے سند کتاب ہے دیکھئے(نورالعینین ص82)

جواب: المدونۃ الکبری کی سند موجود ہے درج ذیل کتب میں ان کی سند ملاحظہ ہو

(1)تهذیب للبرادعی متوفی375 ج 1ص 168 (2)الصله لابن بشکوال ج1 ص309
(3)فهرست لابن عطیه ج 1ص72،93،113 (4)فهرست ابن خیر ج 1ص 207
(5)صلة الخلف والسلف للسوی ج1 ص416 (6)قطف الثمر للفلانی ج1 ص151
(7) التکلمة الکتاب الصلة ج 1 ص238 ، 293 (8)تاریخ علماء الاندلس ج 1 ص371
(9) مقدمات ابن رشد ج 2 ص355 (10) المعجم المفهرس لابن حجر ج1 ص407 رقم1846

لہٰذا جناب کا اس کتاب کو بے سند کہنا جہالت ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر

جہالت نمبر (2) نام نہاد محقق نے لکھا کہ حدیث ابن عمرؓ ترک رفع الیدین موقوفا میں ایک راوی ابوبکر عیاشؒ ہے اس کا آخری عمر میں حافظہ خراب ہوگیا تھا مذکورہ روایت بعد الاختلاط وتغیر کے وقت کی ہے لہٰذا یہ مردود وضعیف ہے ترمیمی(نورالعینین ص 167،168،169،170،171،308)

تحقیقی جائزہ: مختلط راویوں کا قاعدہ اصول حدیث میں ہے کہ صحیح بخاری ومسلم میں ان شاگردوں کی احادیث تخریج کی گئی ہیں جنہوں نے قبل الاختلاط والتغیر سماع حدیث کی ہے

اور یہ اصول خود جناب کو تسلیم ہے۔(مقدمہ ابن صلاح ص 368 ،تھذیب الاسماء واللغات للنووی ج1 ص 214 ،نورالعینین ص 95)مذکورہ اصول کے تحت حدیث ابن عمرؓ صحیح وثابت ہے کیونکہ

نمبر (1) حدثنا احمد بن یونس اخبرنا ابوبکر بن عیاش الخ (صحیح بخاری ج1 ص232)

نمبر (2) حدثنا عبداللہ بن ابی شیبہ حدثنا ابوبکر (بن عیاش) الخ (صحیح بخاری ج1 ص274)

نام نہاد محقق کو مسلمہ اصول اور پھر صحیح بخاری میں یہ طریق نظر نہیں آئے لہذا یہ جناب کی دیدہ دانستہ علم حدیث وتحقیق سے جہالت ہے۔اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر

جہالت نمبر (3) نام نہاد محقق نے لکھا کہ امام طحاوی کے حوالے سے حدیث ابن عمر رفع الیدین عندالسجود کو شاذ قرار دیا ہے اور شاذ کو مردود ضعیف قرار دیا ہے۔(نورالعینین ص 538تا541)

تحقیقی جائزہ: محدثین نے شاذ کی دو تعریفیں کیں ہیں (1) شاذ لغوی (2) شاذ اصطلاحی

نمبر (1) کے قائلین ،امام طحاوی متوفی 321،امام محمد بن حارث متوفی 361 امام حاکم متوفی 404 امام ابویعلی الخلیلی متوفی 446 وغیرھم ہیں۔

نمبر (2) کے قائلین ،امام شافعی وجمہور محدثین ہیں اور نمبر (1) شاذ بمعنی تفرد من الثقہ ہے اور نمبر (2) شاذ بمعنی ثقہ ثقات کی مخالفت کرے تفصیل دیکھئے (معرفت علوم الحدیث ص 119 تدریب الراوی ص 301 ،اختصار علوم الحدیث مترجم علیزئی ص 45)

اور اصطلاحی شاذ کا اطلاق تو حدیث ابن عمرؓ رفع فی السجود پر نہیں آتا کیونکہ سجدوں کی رفع یدین ابن عمرؓ سے سالمؒ کے علاوہ محارب بن دثارؒ ونافعؒ وغیرھما نے روایت کررکھی ہے۔دیکھئے۔

(1) ابن ابی شیبہ ج1 ص 266
(2) جزء رفع الیدین للبخاری ص 48
(3) مسند احمد ج2 ص 180
(4) فتح المغیث للسخاوی ج2 ص 323

ان کے شواہد بھی ہیں تو جناب کا امام طحاویؒ کے شاذ کہنے کو مخالفت ثقات قرار دینا جہالت ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر

جہالت نمبر (4) نام نہاد محقق نے لکھا کہ سفیان بن مسلم اگر تصحیف نہیں ہے تو اس کے حالات مجھے نہیں ملے پھر لکھا کہ سفیان بن مسلم مجہول ہے۔(نورالعینین ص 314، 555)

تحقیقی جائزہ: اولاً یہ کاتب کی غلطی ہے اصل میں سفیان عن مسلم الجھنی تھا مثلاً سفیان

عن مسلم الجھنیؒ قال رأیت ابن ابی لیلی الخ تصریحاً موجود ہے (الطبقات لابن سعد ج 6 ص 167، 169، المعرفۃ والتاریخ للفسوی ج 3 ص 134)

ثانیاً سفیان عن مسلم الجھنیؒ قال کان ابن ابی لیلی یرفع یدیہ اول شئی اذا کبر کے صاف الفاظوں سے یہ روایت موجود ہے دیکھئے (شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص 302 والبنایہ شرح ھدایہ للعینی ج 2 ص 261)

ثالثاً امام مسلم بن سالم ابوفروہ الجھنیؒ معروف راوی ہیں مجہول نہیں بلکہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرھما کا ثقہ صدوق راوی ہے۔ دیکھئے

(1) تھذیب لابن حجر ج 10 ص 130 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 529 رقم 6627)

یہ جناب کی صاف جہالت ہے اب جو جئے یا مرے یہ حقیقت دیکھ کر۔

جہالت نمبر (5) نام نہاد محقق نے لکھا کہ عثمان بن سوادہ بن عباد کے حالات اخبار الفقہاء والمحدثین کے علاوہ کسی کتاب میں نہیں ملے۔ (نور العینین ص 207)

تحقیقی جائزہ: عثمان بن سوادہ بن عبادؒ کے حالات اخبار الفقہاء والمحدثین کے علاوہ تاریخ علماء الاندلس لابن الفرضی ص 242 رقم 890 پر مع توثیق موجود ہیں یہ جناب کی جہالت کا ثبوت ہے اب جو جئے یا مرے وہ حقیقت دیکھ کر

جہالت نمبر (6) نام نہاد محقق نے لکھا کہ اخبار الفقہاء والمحدثین نامی کتاب کے شروع (ص 7) میں اس کتاب کی کوئی سند مذکور نہیں لہٰذا اس کتاب کا محمد بن حارث القیروانی کی کتاب ہونا ثابت نہیں ہے۔ (نور العینین ص 206)

تحقیقی جائزہ: (1) اگر کتاب کے شروع میں سند نہ ہو تو مصنف سے کتاب کا ثبوت نہیں ہوتا تو مستدرک حاکم کی بھی شروع میں کتاب کی سند مذکور نہیں تو کیا اس کا انکار کریں گے بلکہ اس کتاب کی سند (فھرست ابن خیر ج 1 ص 390 رقم 1281) پر موجود ہے اور مستدرک امام حاکم کی کتاب بلا اختلاف ثابت ہے

(2) اسی طرح اخبار الفقہاء والمحدثین امام محمد بن حارث قیروانی کی کتاب کی سند ثابت

ہے(فہرست ابن خیر ج 1ص 393رقم 1301) پر موجود ہے یہ نام کے محقق کی واضح ترین جہالت ہے اب جو جئے یا مرے یہ حقیقت وتحقیق دیکھ کر۔

جہالت نمبر (7) نام نہاد محقق نے لکھا کہ محمد بن حارث کی کتابوں میں اخبار القضاۃ والمحدثین کا نام تو ملتا ہے مگر اخبار الفقہاء والمحدثین کا نام نہیں ملتا۔(نور العینین ص 208)

تحقیقی جائزہ: ائمہ محدثین نے اخبار الفقہاء والمحدثین نامی کتاب کو امام محمد بن حارث قیروانی کی کتاب اور انکی تصانیف میں ذکر کیا ہے دیکھئے

(1)تاریخ ابن یونس ج 2ص 265،267 (2)فضائل اندلس لابن حزم ج 1ص 17

(3)جذوۃ المقتبس للحمیدی ص 47 (4)بغیۃ الملتمس للضبی ص 61

(5)رسائل ابن حزم ج2 ص184 (6)معجم الادباء للحموی ج 6ص2479 وغیرھا

لہذا جناب کی یہ روز روشن کی طرح جہالت ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر

جہالت نمبر (8) نام نہاد محقق نے لکھا کہ (حدیث ابن عمر بروایۃ الخلافیات للبیہقی کی سند میں) محمد بن غالب اگر تمتام ہے تو 283ھ کو فوت ہوئے ہیں۔ (نور العینین ص87)

تحقیقی جائزہ: یہ محمد بن غالب ابوعبداللہ الفقیہ المحدث الحافظ القرطبی المالکی متوفی 295 یا296ھ ہیں۔

(1)جذوۃ المقتبس للحمیدی ص 81 (2)بغیۃ الملتمس للضبی ص119 رقم249

(3)الدیباج لابن فرحون ج 1ص9 وغیرھا (4) خلافیات للبیہقی ج 2ص386

(5)تاریخ الاسلام للذھبی ج 22ص288 رقم468 (6) سیر اعلام النبلاء للذھبی ج11 ص169رقم2569

(7) تاریخ علماء الاندلس لابن الفرضی ص 22، رقم1148

لہذا یہ جناب کی جہالت علمی ہے

جہالت نمبر (9) نام نہاد محقق کے خود ساختہ شیخ العرب والعجم بدیع الدین راشدی پیر جھنڈا صاحب نے لکھا کہ عباد بن منصور مع غنجار صاحب تاریخ البخاری (جزء منظوم فی اسماء المدلسین للبدیع الدین ص91المرتبہ الرابعہ) یعنی امام غنجار چوتھے مرتبہ کا مدلس ہے اور وہ صاحب تاریخ بخاری ہے۔

تحقیقی جائزہ: ائمہ نے امام عیسی بن موسی ابواحمد البخاری الازرق غنجار 186ھ کو اس مرتبہ رابعہ کے مدلسین میں شمار کیا ہے۔

(1)طبقات المدلسین لابن حجر ص73 (2) التبیین لاسماء المدلسین لابن العجمی ص45

اور یہ صحیح بخاری معلقاو صحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں اور جبکہ صاحب تاریخ بخاری امام ابوعبداللہ محمد بن احمد البخاری غنجار متوفی 412ھ ہے.

(1)مناقب موفق مکی ج1 ص77 (2)تذکرۃ الحفاظ ج3 ص170 رقم966
(3)العبر للذھبی ج 1 ص 422وغیرھا

لہٰذا یہ نام نہاد شیخ العرب والعجم کی صاف جہالت ہے۔اب جو جئے یا مرے یہ حقیقی تحقیق دیکھ کر۔فتدبر

جہالت نمبر (10) نام نہاد محقق نے جزء منظوم فی اسماء المدلسین للبدیع الدین راشدی پیر جھنڈا کو اپنی تحقیق و تعلیق سے الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین کے ساتھ مکتبہ اسلامیہ 1426ھ میں طبع کرایا مگر عباد بن منصور مع غنجار صاحب تاریخ البخاری کی عبارت پر اعتراض نہیں کیا موافقت کی ہے دیکھئے۔(الفتح المبین فی طبقات المدلسین ص 91 المرتبہ الرابعہ)

تحقیقی جائزہ: یہ امام عیسی بن موسی غنجار ہیں نہ کہ محمد بن احمد غنجار یہ جناب کی واضح جہالت ہے اور جناب جاہل استاد کے جاہل شاگرد ہوئے اب جو جئے یا مرے وہ حقیقی تحقیق دیکھ کر۔فتدبر

﴿دوغلی پالیسیاں﴾

دوغلی پالیسی نمبر (1) نام نہاد محقق نے ایک مقام پر امام ابو یوسفؒ القاضی کو محدثین کے حوالہ سے ضعیف و مجروح لکھا ہے۔(الحدیث ش 19 ص 53 تعداد رکعات فی قیام رمضان ص 90)

دوسرے مقام پر اپنے نظریے کی تکمیل کے لئے ان سے منسوب روایت کو وسندہ صحیح کہا ہے (نصرالباری ص 199 والحدیث ش 19 ص 54) یہ جناب کی دوغلی پالیسی ہے اب جو جئے یا مرے یہ حقیقت دیکھ کر

دوغلی پالیسی نمبر (2) نام نہاد محقق نے ایک مقام پر امام شہر بن حوشب کے متعلق لکھا کہ اس پر کافی کلام ہے۔(نور العینین ص 211)

پھر دوسرے مقام پر اپنے مطلب کی روایت میں ان کے متعلق لکھا کہ میری تحقیق میں یہ

راوی حسن الحدیث ہے اور جمہور محدثین نے اسے ثقہ وصدوق قرار دیا ہے لہٰذا وہ حسن الحدیث ہے (الحدیث ش 17 ص 25 و ش 22 ص 5) یہ جناب کی دوغلی پالیسی ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر

دوغلی پالیسی نمبر (3) نقلی محقق نے لکھا کہ علی بن الجعد اہل سنت والجماعت سے خارج شیعہ ومجروح غیر مقبول ہے۔ (تعداد رکعات قیام رمضان ص 31، 77، وامین اوکاڑوی کا تعاقب ص 65)

دوسرے مقام پر اپنے مطلب کی روایت کو وسندہ صحیح کہا ہے (الحدیث ش 17 ص 21) حالانکہ اس میں وہی علی بن الجعد موجود ہے یہ نقلی محقق دوراں کی دوغلی پالیسی ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر۔

دوغلی پالیسی (4) جعلی محقق نے ایک مقام پر مذھب کے خلاف حدیث کو موضوع اور اس میں محمد بن جابر یمامی کو سخت ضعیف ومجروح قرار دیا۔ (الحدیث ش 23 ص و نور العینین ص 138)

پھر دوسرے مقام پر اپنے نظریہ کے ثبوت پر ان کی روایت کو وسندہ صحیح کہا ہے (نصر الباری ص 241) یہ جناب کی دوغلی پالیسی نہیں تو کیا ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر

دوغلی پالیسی نمبر (5) نام نہاد محقق نے ایک مقام پر امام ابومقاتل حفص بن سلم کو کذاب وضاع ضعیف قرار دیا (نور العینین ص 35 الحدیث ش 27 ص 21) پھر دوسرے مقام پر اپنے مطلب کی تکمیل کے لئے ان کی روایت کو قبول کیا ہے (ھدایۃ المسلمین ص 20) یہ جناب کی دوغلی پالیسی ہے۔

دوغلی پالیسی نمبر (6) نام نہاد محقق نے ایک مقام پر امام مسلمہ بن قاسم کے متعلق لکھا کہ یہ بذات خود ضعیف ہے۔ (الحدیث ش 16 ص 35) دوسرے مقام پر اپنے مذھب کے اثبات کے راوی کی ثقاہت کو امام مسلمہ بن قاسم سے قبول کیا ہے (القول المتین ص 22) یہ جناب کی دوغلی پالیسی ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر

دوغلی پالیسی نمبر (7) نام نہاد محقق نے ایک مقام پر امام ابواسحاق الدبری کے متعلق لکھا کہ مصنف عبدالرزاق کا راوی الدبری ضعیف ومصحف ہے۔ (تعداد رکعات قیام

رمضان ص 47) دوسرے مقام پر اپنے مذہب کے اثبات کی روایت کو موضوع قرار دیا ہے (الحدیث ش 17 ص 43) کیا یہ جناب کی دوغلی پالیسی نہیں ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر

دوغلی پالیسی نمبر (8) نقلی محقق نے ایک مقام پر امام قاضی احمد بن کامل کے متعلق لکھا کہ احمد بن کامل بذات خود ضعیف ہے کسی قابل اعتماد محدث سے اس کی معتبر توثیق ثابت نہیں ہے۔ (الحدیث ش 19 ص 46) دوسرے مقام پر اپنے باطل نظریئے کی تکمیل میں لکھا کہ احمد بن کامل موثق عندالجمہور ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث ہیں۔ (تحقیقی مقالات ج 1 ص 535 والحدیث ش 55 ص 30،31) یہ جناب کی دوغلی پالیسی بالکل واضح ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر

دوغلی پالیسی نمبر (9) نام نہاد محقق نے ایک مقام پر اپنے مذھب کی پاسداری میں محدثین کی جرح لفظ غیر محفوظ کو غیر مفسر جرح قرار دیا ہے۔ (فاتحہ خلف الامام ص 22)

دوسرے مقام پر اپنے مذھب کے خلاف حدیث میں امام بخاری امام دار قطنی کی جرح لفظ غیر محفوظ کو مفسر جرح قرار دیا اور قبول کیا ہے (نور العینین ص 131، 170) کیا یہ جناب کی دوغلی پالیسی نہیں ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر

دوغلی پالیسی نمبر (10) نام نہاد محقق نے لکھ رکھا ہے کہ یہ عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے کہ غیر صحیحین میں مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ (الحدیث ش 32 ص 15، ش 53 ص 15) دوسرے مقام پر اپنے مذھب کے ثبوت کے لئے مکحول جیسے مدلس کی عن والی حدیث کو حسن وصحیح کہا ہے (تسہیل الوصول ص 168) حالانکہ امام مکحول کو (1) امام ابن حبان (2) امام ذھبی (3) امام علائی (4) امام محمود مقدسی (5) امام ابن العراقی (6) امام احمد البوصیری (7) امام ابن حجر (8) امام سیوطی وغیرہم نے صاف مدلس قرار دیا ہے کما لا یخفی علی اہل العلم کیا یہ جناب کی دوغلی پالیسی نہیں ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر

تلک عشرۃ کاملۃ

﴿خیانتوں کا ذکر﴾

(1) پہلی خیانت : جعلی محقق نے لکھا کہ امام ابن معینؒ نے سفیان ثوریؒ کو مدلس کہا ہے اور یہ بھی ان سے نقل کیا کہ مدلس اپنی تدلیس معنعن روایت میں حجت نہیں ہوتا (نور العین ص 134، ص 138)

جبکہ امام ابن معینؒ نے امام سفیان ثوریؒ کو اس درجہ کا مدلس کہا ہے جس کی تدلیس صحت حدیث کے منافی نہیں ہوتی اور امام ابن معینؒ نے امام سفیان عن سعد بن ابراھیم کے طریق سے مروی معنعن حدیث کو علی الاعلان ھو صحیح قرار دیا ہے۔(تاریخ ابن معین بروایۃ الدوری ج 1 ص 197 رقم 1371 و سندہ صحیح)

امام ابن معینؒ کا یہ فیصلہ نقل نہ کر کے جعلی محقق نے واضح خیانت کی ہے اب جو جئے یا مرے یہ حقیقت دیکھ کر

(2) دوسری خیانت: نقلی محقق نے لکھا کہ امام ابوداوٗد نے امام یزید بن ابی زیاد پر جرح کی ہے۔(نور العین ص 145)

جبکہ امام ابو داوٗد نے ان کو ثبت لا اعلم احدا ترک حدیثہ کے واضح توثیقی کلمات ارشاد فرمائے ہیں لفظ ثبت اعلی توثیقی کلمہ ہے۔دیکھئے (سوالات الآجری عن ابی ابو داؤد ج 1 ص 158 رقم 139 و شرح ابن ماجہ للمغلطائی ج 1 ص 1470 ج 3 ص 351)

نقلی محقق نے امام ابوداوٗدؒ سے مکمل الفاظ نقل نہ کر کے یقیناً خیانت کی ہے اب جو جئے یا مرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر

(3) تیسری خیانت : جعلی محقق نے لکھا کہ امام دارقطنیؒ نے حدیث ابن مسعودؓ کو غیر محفوظ وضعیف کہا ہے۔(نور العین ص 131)

جبکہ امام دارقطنیؒ نے حدیث ابن مسعودؓ من طریق سفیانؒ کو اسنادہ صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے (علل الحدیث للدارقطنی ج 5 ص 172)

جعلی محقق نے امام دارقطنیؒ سے اسنادہ صحیح نقل نہ کرے کے واضح خیانت کی ہے اب جو

جئے یا میرے وہ یہ حقیقت دیکھ کر۔

(4) چوتھی خیانت: خودساختہ محقق نے لکھا کہ امام حاکمؒ نے امام سفیان ثوریؒ کو طبقہ ثالثہ کا مدلس کہا ہے۔(نور العینین ص 138)

جبکہ امام حاکمؒ نے ان کو جنس ثالث کا مدلس کہا ہے۔(معرفت علوم الحدیث ص 106) اور یاد رہے یہ ان کی اوائل عمر کی تصنیف ہے اور امام حاکمؒ کے نزدیک جنس ثالث کی تدلیس طبقہ اولی و ثانیہ کی ہوتی ہے اسی لئے اپنی اواخر عمر کی تصنیف میں سفیان عن الاعمش کے طریق سے مروی معنعن حدیث کو ڈنکے کی چوٹ پر صحیح علی شرط الشیخین قرار دیا ہے دیکھئے (المستدرك للحاکم ج 1 ص 127 رقم 196) وغیرہ

امام حاکمؒ کا آخری فیصلہ جناب نے نقل نہ کر کے بڑی خیانت کی ہے اب جو جئے یا مرے یہ حقیقت دیکھ کر

(5) پانچویں خیانت: نام نہاد محقق نے لکھا کہ امام ابن الترکمانی حنفیؒ نے سفیان (ثوریؒ) کو مدلس کہا ہے۔(نور العینین ص 134)

جبکہ امام حافظ ابن الترکمانی حنفیؒ نے مخالف کو متنبہ کرنے کیلئے مدلس کہا اور من طریق سفیان الثوری عن عاصم بن کلیب حدیث ابن مسعودؓ کو فان ابن حزم صححہ وحسنہ الترمذی نقل کیا اور خود یہ فیصلہ فرمایا کہ والحاصل انہ رجال ھذا الحدیث علی شرط مسلم (الجوھر النقی ج 2 ص 77، ص 78)

نام نہاد محقق نے یہ فیصلہ نقل نہ کر کے قطعاً خیانت کی ہے اب جو جئے یا مرے اس حقیقت کو دیکھ کر

(6) چھٹی خیانت: جعلی محقق نے لکھا کہ امام علائیؒ نے سفیان ثوریؒ کو مدلس کہا ہے (نور العینین ص 135)

جبکہ امام علائی شافعیؒ نے امام سفیان ثوریؒ کو طبقہ ثانیہ کا مدلس کہا ہے دیکھئے (جامع التحصیل ص 113) اور امام علائیؒ نے واضح فیصلہ فرمایا کہ لان جماعۃ من الائمۃ الکبار دلسوا وقد اتفق الناس علی الاحتجاج بھم ولم یقدح التدلیس فیھم کقتادۃؒ

و الاعمشؒ والسفیانین الثوریؒ و ابن عیینۃؒ و ھشیم بشیرؒ و خلق کثیر ۔ (جامع التحصیل للعلائی ص 98، ص99)

جناب نے یہ فیصلہ نقل نہ کر کے واضح خیانت کی ہے اب جو جئے یا مرے اس حقیقت کو دیکھ کر

(7) ساتویں خیانت: جعلی محقق نے لکھا کہ امام ذھبیؒ نے امام سفیان ثوریؒ کو مدلس کہا ہے۔ (نور العینین ص 134)

جبکہ امام ذھبیؒ نے اس درجے کا مدلس کہا جس کی تدلیس صحت حدیث کے منافی نہیں ہوتی اور خود من طریق سفیان الثوری عن زبید کی معنعن حدیث کو صحیح الاسناد قرار دیا ہے۔ دیکھئے (التلخیص المستدرک ج 1 ص88 رقم 194)

جعلی محقق نے امام ذھبیؒ اصلی کا یہ فیصلہ نقل نہ کر کے بہت بڑی خیانت کی ہے اب جو جئے یا مرے اس حقیقت کو دیکھ کر۔

(8) آٹھویں خیانت: نقلی محقق نے لکھا کہ امام ھیثمیؒ نے امام یزید بن ابی زیاد کو ضعیف کہا ہے۔ (نور العینین ص145)

جبکہ امام ھیثمی شافعیؒ نے امام یزید بن ابی زیادؒ کو حسن الحدیث کہا ہے۔ (مجمع الزوائد ج 8 ص258 رقم 12946 و ج 10 ص 175 رقم 17376) اور فرمایا و ھشیم و یزید کلاھما من اھل الصحیح (مجمع الزوائد ج 2 ص198 رقم 3207)

نقلی محقق نے امام ھیثمیؒ کا یہ فیصلہ نقل نہ کر کے خیانت عظیمہ کی ہے اب جو جئے یا مرے اس حقیقت کو دیکھ کر

(9) نویں خیانت: جعلی محقق نے لکھا کہ امام عراقیؒ نے امام سفیان ثوریؒ کو مدلس کہا ہے (نور العینین ص 135)

جبکہ امام عراقی شافعیؒ نے امام سفیان ثوریؒ کو اس درجے کا مدلس کہا ہے جن کی تدلیس صحت کے منافی نہیں ہوتی پھر خود من طریق الثوری عن ایوب کی معنعن حدیث کو ڈنکے کی چوٹ ھو صحیح محفوظ قرار دیا ہے۔ دیکھئے (طرح التثریب ج 5 ص 44)

جعلی محقق نے امام عراقیؒ کا یہ فیصلہ نقل نہ کر کے واضح خیانت کی ہے اب جو جئے یا مرے
اس حقیقت کو دیکھ کر

(10) دسویں خیانت : جعلی محقق نے لکھا کہ امام عینی حنفیؒ نے بھی سفیان ثوری کو
مدلس کہا ہے۔ (نور العینین ص 136)

جبکہ امام محمود بن احمد العینی الحنفیؒ نے مخالفین کو بطور الزام مدلس بتایا مگر خود حدیث ابن مسعودؓ
من طریق سفیان الثوری عن عاصم بن کلیبؒ کو اسنادہ صحیح قرار دیا ہے اور ائمہ سے صحت نقل
کی ہے۔ دیکھئے (نخب الافکار ج 2 ص 601 و شرح ابی داؤد ج 3 ص 298 و ص 341
والبنایہ شرح الهدایۃ للعینی ج 2 ص 256 وغیرها)

جناب جعلی محقق نے امام حافظ عینیؒ کا اپنا فیصلہ نقل نہ کر کے واضح ترین خیانت کی ہے اب
جو جئے یا مرے اس حقیقت کو دیکھ کر

﴿اہل سنت والجماعت حنفیہ کا دعوی و عمل اور تحقیق﴾

امام اعظم فی الانبیاء محمد عربی ﷺ نے چار رکعات نماز میں کل (28) اٹھائیس مرتبہ رفع
الیدین کی ہے یہ آپ ﷺ سے کتب صحاح ستہ وغیرها کی احادیث سے ثابت ہے لیکن
آپ ﷺ نے اس پر مواظبت دوام ہمیشگی نہیں فرمائی کیونکہ نماز کے احکام تبدیل ہوئے تو
بتدریج تکبیر تحریمہ کی رفع یدین کے علاوہ یعنی رکوع و سجود اور اذا قام بین الرکعتین
و اذا قام من الرکعتین والی رفع الیدین منع منسوخ و متروک ہوگئی صرف تکبیر تحریمہ والی
رفع الیدین سالم عن النسخ والترک ہے اور یہ فیصلہ آپ ﷺ کی قولی فعلی سنت اور ادلہ اربعہ
سے ثابت ہے اور اس پر تقریبا ایک ہزار سے زائد احادیث مرفوعہ موقوفہ مقطوعہ باسانید
و بلا اسانید موجود ہیں اور یہی قول و عمل اور مذھب بلاد اسلامیہ میں سے اہل کوفہ کا ہے
جن میں 1500 پندرہ سو صحابہؓ اور 4000 تابعی محدث اور 400 سو فقہاء تابعی
اصحاب علیؓ و ابن مسعودؓ ہیں اور ائمہ اربعہ میں سے امام اعظم فی الفقہاء ابوحنیفہ تابعیؒ و امام
مالک بن انسؒ المدنی کے علاوہ ان کے بے شمار مقلدین کروڑوں و لاکھوں فقہاء

ومحدثین وصلحاء وعلماء عوام جو جمہور امت ہیں قدیما وحدیثا عامل رہے ہیں اور عامل ہیں۔

﴿تکبیر تحریمہ والی رفع الیدین شعار اصحاب الحدیث ہے﴾

(1) امام ابواحمد محمد الحاکم الکبیرؒ م 338 ھ نے سیدنا ابوحمید الساعدیؓ کی حدیث صحیح جس میں صرف تکبیر تحریمہ والی رفع یدین کا ثبوت وذکر ہے اور جس پر اہل السنت والجماعت حنفیہ ومالکیہ فقہاء محدثین صلحاء علماء اور عوام کا عمل اور ان کا شعار ہے تخریج فرمائی ہے دیکھئے (شعار اصحاب الحدیث للحاکم الکبیر ج 1 ص 55 رقم 69 باب کیفیة الصلاة)

﴿امام ابواحمد الحاکم الکبیرؒ کا مختصر تعارف﴾

یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے انکو محدث خراسان الامام الحافظ الجھبذ امام عصرہ وکان مقدما فی العدالة الامام الحافظ العلامة الثبت قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ للذہبی ج 3 ص 123 (2) سیر اعلام النبلاء للذہبی ج 12 ص 363

(2) قال الامام الحافظ المحدث عبدالملک الجوینی ھو الامام الحرمین الشافعی متوفی 478 ھ

فصل رفع الیدین مع التکبیر سنة وھو شعار من الصلاة متفق علیه فی ھذا المحل۔

(نہایہ المطلب فی درایة المذھب ج 2 ص 133 رقم 803)

"امام الحرمینؒ فرماتے ہیں کہ رفع الیدین تکبیر (تحریمہ) کے ساتھ کرنا سنت ہے اور یہ شعار نماز میں سے ہے اس مقام پر اتفاقی ہے"

﴿امام الحرمین کا مختصر تعارف﴾

یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو الامام الکبیر شیخ الشافعیة صاحب التصانیف امام الائمہ علی الاطلاق مجمعا علی امامته شرقا وغربا لم تری العیون مثله قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء للذہبی ج 14 ص 17 (2) طبقات الشافعین لابن کثیر ج 1 ص 466

﴿رکوع وسجود وغیرہ کی رفع الیدین کے منع نہی پر ائمہ سلف نے حدیث ابی حمیدؓ سے دلیل پکڑی ہے﴾

(1) امام ابن حبان متوفی 354 ھ کے زمانے میں فقہاء ومحدثین اہل السنت والجماعت

حنفیہ ومالکیہ نے حدیث ابی حمید الساعدیؓ سے منع ونفی رفع یدین عندالرکوع والسجود وغیرہ پراحتجاج کیا ہے مثلا(1) قال الامام الحافظ المحدث ابو حاتم ابن حبانؒ ذکر خبر احتج به ...ونفی رفع یدین فی الصلاۃ فی المواضع التی وصفناها اور پھر حدیث ابی حمید الساعدیؓ بخاری کے متن وسند والی پیش فرمائی ہے دیکھئے۔(صحیح ابن حبان ج 5ص 185، 186، رقم الحدیث 1869واسناده صحیح علی شرط البخاری)

﴿امام محمد ابن حبان کا مختصر تعارف﴾

یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کوالحافظ الامام العلامة كان ثقة نبيلافهما الشافعی قرار دیا ہے۔

(1)تذکرۃ الحفاظ ج 3ص 89 (2) طبقات الحفاظ ص 374)

(2)امام حافظ علی ابن بلبان الفارسیؒ متوفی 739ھ نے بھی امام ابن حبان کی عبارت کو بلا نکیر نقل کیا ہے۔ دیکھئے الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان ص 581رقم الحدیث 1869 ذکر خبر احتج به الی ان قال ونفی رفع الیدین فی الصلاۃ و فی المواضع التی وصفناها

﴿امام ابن بلبانؒ کا مختصر تعارف﴾

یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے انکوالامیر الفقیہ وکان امامافقیها بارعا محدثا وکان جیدالفهم وافرالحلالة قرار دیا ہے۔

(1)النجوم الظاهرة ج 9ص 321 (2)الدرر الكامنة ج4 ص 37

فائدہ: بتصریح امام ابواحمد الحاکمؒ وامام الحرمینؒ تکبیر تحریمہ والی رفع یدین شعار اصحاب الحدیث وشعار نماز ہے اور بتصریح امام ابوحاتم ابن حبانؒ وابن بلبانؒ رکوع وسجود کی رفع یدین کی نفی پر اس حدیث سے (فقہاء ومحدثین حنفیہ ومالکیہ نے) احتجاج واستدلال کیا ہے اور یہ حدیث صحیح بخاری میں موجود ہے۔(صحیح بخاری ج1 ص 114) وللہ الحمد

﴿ترک رفع الیدین پر ابحاث ابواب وکتابیں اور اثبات رفع یدین کی کتب پر تحقیقی تبصرہ و جائزہ﴾

(1) مثلاً امام بخاریؒ نے اثبات رفع یدین عندالرکوع والسجود وغیرہ پر جزء رفع الیدین نامی کتاب لکھی ہے(نور العینین ص 54) یہ کتاب مطبوعہ بھی ہے۔

(2) امام ابوبکر البزارؒ نے بھی اثبات رفع یدین پر کتاب لکھی ہے(نور العینین ص 57) یہ کتاب مطبوعہ نہیں ہے۔

(3) امام محمد بن نصر المروزیؒ نے بھی چار جلدوں میں اثبات رفع یدین پر کتاب لکھی ہے (نور العینین ص 57) یہ بھی مطبوعہ نہیں ہے۔

(4) امام ابونعیم اصبہانیؒ نے بھی اثبات رفع یدین پر کتاب لکھی ہے(نور العینین ص 57) یہ بھی مطبوعہ نہیں ہے۔

(5) امام ابن القیم نے بھی اثبات رفع یدین پر کتاب لکھی ہے(نور العینین ص 57) یہ مطبوعہ ہے۔

(6) امام تقی الدین سبکی نے بھی جزء رفع یدین پر کتاب لکھی ہے۔(نور العینین ص 57) یہ بھی مطبوعہ ہے۔

تنبیہ: یاد رہے ائمہ مذکورین شافعی المذہب سوائے ابن القیم کے یہ حنبلی المذہب ہیں ان حضرات کی اثبات رفع یدین والی کتب درحقیقت باب رفع یدین کی قبیل سے ہیں یعنی ثبوت رفع یدین کا باب اور پھر ان کے اندر احادیث اثبات رفع یدین کا ذکر کرنا ہے۔

﴿تحقیقی تبصرہ و جائزہ ملاحظہ ہو﴾

(1) امام ابراھیم نخعی تابعی الکوفیؒ و33ھ یا 37ھ م96ھ نے ترک رفع الیدین بعد الافتتاح پر امام عمرو بن مرہؒ وغیرہ کے سامنے رکوع وسجود کی حدیث وائل بن حجرؓ کے مقابلے میں ترک رفع الیدین کی حدیث ابن مسعودؓ کو پیش کیا ہے۔

فائدہ: امام ابراھیم نخعیؒ نے امام بخاریؒ کی پیدائش کے 98 سال پہلے ہی ترک رفع الیدین بعد الافتتاح کو ثابت کر دیا ہے۔ دیکھئے۔

(1) کتاب الآثار لابی حنیفہ بروایۃ ابویوسف القاضی ص21 رقم105 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

(2)موطا امام محمد ج1 ص 58رقم108 باب افتتاح الصلاۃ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

(3)کتاب الحجۃ لامام محمد ج1 ص 96باب افتتاح الصلاۃ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1403ء

(4)مسند ابن الجعد ج2 ص778، 779،رقم 2065مطبوعہ مکتبہ الفلاح الکویت

(5)جامع المسانید الامام الاعظم بروایۃ الخوارزمی ج1ص358،412، مطبوعہ حیدرآباد دکن ومکۃ المکرمۃ1322ھ

(6)السنن الدارقطنی ج1 ص293 رقم 1108مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1424ھ

(7)مسند ابی حنیفہ بروایۃ الحسن بن زیاد ص12 ،13،مطبوعہ شرکۃ العلمیہ

(8)السنن الطحاوی ج1 ص154

(9)مسندابی حنیفہ بروایۃ حصکفی ص 16تا 419

(10)جزء رفع الیدین للبخاری ص45 رقم71

(11)المعجم الکبیر للطبرانی ج22 ص12 رقم78

(12)مسند ابی حنیفہ بروایت الحارثی البخاری ص177

(13)السنن الکبری للبیھقی ج 2ص151 رقم2536

(14)شرح مسندابی حنیفہ للعلی القاری ج 1ص 38

(15)الجوھرالنقی لابن ترکمانی ج2 ص79

(16)اتحاف المھرۃ لابن حجر ج 13ص658

(17)شرح ابی داؤد للعینی ج3 ص345

(18)تنقیح التحقیق لابن عبدالھادی ج2 ص140

(19)نصب الرایہ للزیلعی ج 1ص 397

(20)سبل الھدی والرشاد للصالحی ج 8ص 155

(21)اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب للمنبجی ج1 ص232

(22)المعتصر للملطی ج1 ص36 (23)المغنی ج 1ص 358وغیرھا (و للہ الحمد)

﴿امام ابراھیم نخعیؒ کا مختصر تعارف﴾

یہ مشہور امام صحیحین وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے ان کو فقیہ العراق و کان صیرفیاً فی الحدیث اجمعوا علی توثیقہ وجلالتہ و براعتہ فی الفقہ قرار دیا ہے۔

(1)تذکرۃ الحفاظ ج1 ص59 (2)تھذیب الاسماء ج 1ص104)

(3)صحیح البخاری ج 1 ص 15 رقم 32 (4)صحیح مسلم ج 1 ص 93 رقم 148

یاد رہے: امام ابراہیم النخعی نے امام بخاریؒ کی پیدائش سے 98 سال پہلے ترک رفع الیدین کو سندا متواتر قرار دیا ہے۔ دیکھئے (مسند ابی حنیفہ وغیرہ) وللہ الحمد

(2) امام اعظم ابوحنیفہؒ تابعی الکوفیؒ و 61ھ او 70ھ او 80ھ متوفی 150ھ نے ترک رفع الیدین بعد الافتتاح پر امام اوزاعیؒ سے بحث کرتے ہوئے ثبوت رفع الیدین رکوع وغیرہ والی حدیث ابن عمرؓ کے مقابلے میں ترک الرفع الیدین والی حدیث ابن مسعودؓ کو پیش کیا ہے۔

فائدہ: امام ابوحنیفہؒ نے امام بخاریؒ کی پیدائش کے 54 سال پہلے ہی ترک رفع الیدین بعد الافتتاح کو ثابت کر دیا ہے۔

(1)مسند ابی حنیفہ بروایۃ الحارثی البخاریؒ ص 144 (2)مناقب موفق مکی ج 1 ص 130، 67،68
(3)مسند ابی حنیفہ بروایۃ الحصکفی ص رقم 18 (4)جامع المسانید الامام الاعظم للخوارزمی ج 1 ص 441
(5)مناقب کردری ج 1 ص 174، 191 (6)فتح القدیر لابن الھمام ج 1 ص 311 باب صفۃ الصلاۃ
(7)شرح سنن ابن ماجہ للسیوطی ج 1 ص 62 (8)مرقاۃ علی المشکوۃ للعلی القاری ج 2 ص 656
(9)شرح نخبۃ الفکر للعلی القاری ج 1 ص 263 (10)البحر الرائق لابن نجیم ج 1 ص 341 آداب الصلاۃ
(11) شرح مسند ابی حنیفہ للعلی القاری ج 1 ص 37 (12)قواعد التحدیث للقاسمی ج 1 ص 330، 343
(13)الانصاف للشاہ ولی اللہ ج 1 ص 32، 58 (14)حجۃ اللہ البالغہ للشاہ ولی اللہ ج 1 ص 248، 259
(15)مقدمہ الاصابۃ لابن حجر ج 1 ص 59 (16)البنایۃ شرح الھدایۃ للعینیؒ ج 2 ص 262
(17)التقریر والتحبیر لابن امیر الحاج ج 3 ص 27 (18)حاشیۃ العطار علی شرح الجلالین ج 2 ص 406
(19)المبسوط للسرخسی ج 1 ص 14 (20)تبیین الحقائق للزیلعی ج 1 ص 120
(21)العنایۃ شرح الھدایۃ للبابرتی ج 1 ص 310 (22)حاشیۃ علی شرح العنایۃ للسعدی ج 1 ص 269

﴿امام ابوحنیفہ نعمان تابعی کوفیؒ کا مختصر تعارف﴾

یہ مشہور امام اور ائمہ اربعہ میں امام اعظم صحیح نسائی و صحیح ترمذی کے راوی ہیں۔ ائمہ نے انکو الامام الاعظم فقیہ العراق رای انس بن مالك غیر مرۃ و کان اماما ورعا عالما عاملا متعبدا کبیر الشان و لا بأس بہ و کان ابو حنیفہ ثقۃ فی الحدیث

قرار دیا ہے۔

(1)تذکرہ الحفاظ ج 1 ص 126 (2) تھذیب لابن حجر ج10 ص449)

(3)امام سفیان ثوریؒ و95یا96یا97یا98ھ م161ھ نے ترک رفع الیدین بعد الافتتاح پر امام اوزاعیؒ سے بحث کرتے ہوئے ثبوت رفع الیدین عند الرکوع والی حدیث ابن عمرؓ کے مقابلے میں ترک الرفع الیدین بعد الافتتاح والی حدیث براء بن عازبؓ کو پیش کیا ہے۔

فائدہ: امام سفیان ثوریؒ نے امام بخاری کی پیدائش کے 33 سال پہلے ہی ترک الرفع الیدین بعد الافتتاح کو ثابت کردیا ہے۔ دیکھئے

(1)سنن الکبری للبیھقی ج 2ص 117 (2)فتح الباری لابن رجب ج6 ص329
(3)طرح التثریب للعراقی ج2 ص255 (4)البدر المنیر لابن ملقن ج3 ص502
(5)الجوھر النقی لابن الترکمانی ج2 ص82 (6)المجموع للنووی ج 3ص405
(7)خلافیات للبیھقی ج2 ص 367 (8)مختصر خلافیات بیھقی لاحمد بن فرح ج 2ص80
(9)تاریخ دمشق لابن عساکر ج 35ص 169 (10)مختصر تاریخ دمشق لابن منظور ج 14ص 319
(11)فھرست لابن ندیم ص 373

امام سفیان ثوریؒ کا مختصر تعارف

یہ مشہور امام ہیں اور صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے ان کو الامام شیخ الاسلام سید الحفاظ الکوفی الفقیہ ثقۃ حافظ فقیہ عابد امام حجۃ و کان ثقۃ ماموناعابدا قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1ص 151 (2)تقریب لابن حجر ج1 ص244

(4)امام محمد بن حسن شیبانیؒ و132ھ م189ھ نے ترک رفع الیدین بعد الافتتاح کو ثبوت رفع الیدین والی حدیث ابن عمرؓ کے مقابلے باب افتتاح الصلاۃ میں ناسخ و منسوخ کے اصول کے تحت احادیث ترک رفع الیدین پیش فرما کر بحث کی ہے۔

(1)موطا محمد ج 1ص 57 باب افتتاح الصلاۃ (2)کتاب الحجۃ لامام محمد ج 1 ص94 باب افتتاح الصلاۃ

(3)الاصل المعروف بالمبسوط ج1 ص 13باب افتتاح الصلاۃ وغیرھا

فائدہ: امام محمد بن حسنؒ نے امام بخاریؒ کی پیدائش کے 5 سال پہلے ہی ترک رفع الیدین بعد

الافتتاح کو ثابت کر دیا ہے اور اگر ان احادیث کو الگ کر کے طبع کیا جائے تو یہ مستقل ترک رفع الیدین کی جزء ہے۔ وللہ الحمد

﴿امام محمد بن حسن الشیبانیؒ کا مختصر تعارف﴾

یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے انکو: الشیبانی الکوفی الفقیه العلامة مفتی العراق احد الاعلام و کان اماما مجتهدا من الاذکیاء الفصحاء الفقیه العلامة شیخ الاسلام واحد العلماء الاعلام و کان اماما فقیها محدثا مجتهدا وثقة صدوق قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج12 ص358 (2) النجوم الزاهرة ج 2 ص130
(3) تاریخ بغداد ج 2 ص561

(5) امام ابن القاسم المصریؒ ولد 119ھ متوفی 191ھ نے ترك رفع الیدین بعد الافتتاح کو باب رفع الیدین فی الرکوع والاحرام میں احادیث ابن عمرؓ وابن مسعودؓ وبراء بن عازبؓ مرفوعا وحدیث علیؓ موقوفا وغیرھم کو تخریج کر کے رکوع کی رفع الیدین کو منسوخ ومتروک قرار دیا ہے۔

فائدہ: امام ابن القاسمؒ نے امام بخاریؒ کی پیدائش کے 3 سال پہلے ہی ترک رفع الیدین بعد الافتتاح کو ثابت کر دیا ہے اگر ان احادیث کو الگ کر کے طبع کرا دیا جائے تو یہ ترک رفع الیدین کی جزء ہے۔ دیکھئے

(1) المدونة الکبری بروایة ابن القاسم ج1 ص165 (2) التهذیب فی اختصار المدونة ج1 ص236،
(3) مختصر اختلاف العلماء ج1 ص199 (4) جامع الامهات لابن الحاجب ج1 ص97
(5) شرح بخاری لابن بطال ج 2 ص 354 (6) الاستذکار لابن عبدالبر ج1 ص408
(7) التمهید لابن البر ج 9 ص 212 (8) المنتقی شرح الموطا للباجی ج1 ص142
(9) فتح الباری لابن رجب ج6 ص330 (10) شرح التثریب لابن العراقی ج2 ص254
(11) شرح ابی داؤد للعینی ج3 ص297 (12) عمدة القاری للعینی ج5 ص273
(13) شرح الموطا للزرقانی ج1 ص294 (14) نیل الاوطار للشوکانی ج2 ص207
(15) العرف الشذی لکشمیری ج1 ص 263 (16) التاج والاکلیل للمواق ج2 ص239 ج3 ص35
(17) بدایة المبتدی المجتهد لابن رشد ج1 ص142 (18) الذخیرة للقرافی ج2 ص219
(19) البیان والتحصیل لابن رشد ج1 ص376 ج2 ص189، 249 وغیرھا

﴿امام عبدالرحمٰن ابن القاسم المصری کا مختصر تعارف﴾

یہ صحیح بخاری و صحیح نسائی وغیرھما کے راوی ہیں ائمہ نے ان کو الامام فقیہ الدیار المصریة ثقة مامون احد العلماء والفقیه صاحب مالك ثقة من کبار العاشرة قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج1 ص260 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص 348)

(6) امام عبدالرزاق بن الھمام الصنعانیؒ و126ھ م211ھ نے باب تکبیرة الافتتاح ورفع الیدین قائم فرما کر ناسخ ومنسوخ معمول ومتروک کے اصول وقاعدہ سے پہلے اثبات رفع الیدین عندالرکوع وسجود وغیرہ کو احادیث مرفوعہ موقوفہ مقطوعہ سے ثابت کیا اس کے بعد احادیث مرفوعہ موقوفہ ومقطوعہ سے ترک رفع الیدین بعد الافتتاح کو بطور ناسخ ثابت فرمایا ہے۔(مصنف عبدالرزاق ج 2ص 67تا 71 رقم 2515تا 2536 باب تکبیرة الافتتاح ورفع الیدین)

فائدہ: امام عبدالرزاق امام بخاریؒ کی 17 سال کی عمر میں یہ فیصلہ کر کے چلے گئے ہیں کہ رفع یدین عندالرکوع وغیرہ متروک ومنسوخ ہے اور یاد رہے ان احادیث کو اگر الگ کر کے طبع کرا دیا جائے تو یہ مستقل ترک رفع الیدین کی جزء ہے۔ وللہ الحمد

﴿امام عبدالرزاقؒ کا مختصر تعارف﴾

یہ مشہور امام ہے صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے انکو الحافظ الکبیر و ثقة غیر واحد وحدیثه مخرج فی الصحاح من الحفاظ و ثقة حافظ مصنف شھیر قرار دیا ہے۔

(1)تذکرہ الحفاظ ج1 ص 266 (2)تقریب لابن حجر ج1 ص354

(7) امام ابوبکر ابن ابی شیبہ الکوفیؒ و159ھ م235 ھ نے ترک رفع الیدین بعد الافتتاح کو ناسخ ومنسوخ کے اصول وقاعدہ کے تحت پہلے اثبات رفع الیدین عندالرکوع وغیرہ کو احادیث مرفوعہ وموقوفہ مقطوعہ سے ثابت فرمایا پھر مستقل باب من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود قائم فرما کر احادیث مرفوعہ موقوفہ مقطوعہ سے نسخ وترک ثابت فرمایا ہے۔

(مصنف لابن ابی شیبہ ج1 ص212 و ص213 باب من کان یرفع یدیه فی اول التکبیرة ثم لایعود)

فائدہ: امام ابن ابی شیبہؒ جو امام بخاریؒ کے استاد اور صحیح بخاری کے راوی بھی ہیں نے

امام بخاری کی 41 سالہ عمر میں ہی رفع الیدین عندالرکوع وغیرہ کو منسوخ ومتروک باب قائم کر کے ثابت کر چکے ہیں۔ یادرہے ان احادیث کو اگر الگ کر کے طبع کرادیا جائے تو یہ مستقل ترک رفع الیدین کی جزء ہے۔ وللہ الحمد

﴿امام ابن ابی شیبہؒ کا مختصر تعارف﴾

یہ مشہور امام ہے صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرھما کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے ان کو کان متقنا حافظا وصدوق ثقه وکان حافظا للحدیث وثقة حافظ صاحب التصانیف قراردیا ہے۔

(1)تذکرہ الحفاظ ج 2ص 16 (2)تقریب لابن حجر ج 1ص320)

(8)امام ابوسعید سحنون بن سعید المالکیؒ و160ھ م240ھ نے ترک رفع الیدین فی الصلاة بعد الافتتاح المدونہ کے اندر ذکر کیا ہے اور مستقل کتاب الصلاۃ لکھی ہے اس میں احادیث صحیحہ مرفوعہ موقوفہ مقطوعہ سے نسخ وترک رفع الیدین فی الصلاة بعد الافتتاح کو ثابت فرمایا ہے۔(کتاب الصلاة المدونة مخطوط خزانة التراث فهرس مخطوطات و المدونة الكبرى ج 1 ص165)

فائدہ: امام سحنونؒ نے امام بخاریؒ کی 46 سالہ زندگی اور امام مروزیؒ وامام بزارؒ کی حیات میں ترک رفع یدین عندالرکوع والسجود کو ثابت کردیا ہے اور اگر ان احادیث کو الگ کر کے طبع کرایا جائے تو ترک رفع الیدین کی جزء ہے۔

﴿امام سحنونؒ کا مختصر تعارف﴾

یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو کان ثقة صالحا وکان سحنون ثقه حافظا للعلم واجمعوا علی فضله وتقدیمه ومناقبه کثیرة قراردیا ہے

(1)طبقات علماء افریقه ج1 ص101 (2)ترتیب المدارک ج4 ص45)

(9)امام ابوعیسی الترمذیؒ و209ھ م279ھ نے باب ماجاء ان النبی ﷺ لم یرفع الافی اول مرة قائم فرما کر حدیث ابن مسعودؓ وبراء بن عازبؓ اور بیشمار صحابہؓ وتابعینؒ کے قول وعمل سے ترک رفع الیدین بعد الافتتاح کو ثابت کیا ہے۔(الجامع الصحیح والسنن للترمذی ج1 ص343 رقم257)

فائدہ: امام ترمذیؒ امام بخاریؒ کے مایہ ناز شاگرد بھی ہیں نے امام بخاریؒ کی حیات میں اوران کی وفات کے 31 سال بعد اور بزارؒ ومروزیؒ کی حیات میں رفع یدین عندالرکوع وغیرہ کومنسوخ ومتروک اصول وقاعدہ اوراحادیث مرفوعہ موقوفہ کے حوالے سے ثابت کر چکے ہیں۔ولله الحمد

﴿امام ترمذیؒ کامختصر تعارف﴾

یہ مشہورامام اورائمہ صحاح ستہ میں سے ہیں ائمہ نے ان کو الترمذی الامام الحافظ ابوعیسی السلمی الضریر مصنف الجامع و کتاب العلل وصاحب الجامع احدالائمة ثقة حافظ قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2ص154 (2)تقریب لابن حجر ج1 ص500)

(10)امام احمد بن شعیب النسائیؒ و215ھم303ھ نے باب ترک ذلك اورباب الرخصة في ترک ذلك قائم فرما کر حدیث ابن مسعودؓ سے ترک ونسخ رفع الیدین بعد الافتتاح کو ثابت کیا ہے۔(صحیح النسائی ج 1 ص158 ، ص161 و سنن الکبری ج1 ص332 ، ج 2 ص 31)

فائدہ :امام نسائیؒ جوامام بخاریؒ وامام مسلمؒ کے شاگرد بھی ہیں نے امام بخاریؒ کی حیات اوران کی وفات کے 47 سال اورامام مسلمؒ کی وفات کے 52 سال بعد اورابوبکر بزارؒ و ابوعبداللہ المروزی کی حیات میں ترک و نسخ رفع الیدین بعد الافتتاح کوناسخ ومنسوخ کے اصول وقاعدہ سے ثابت کر دیا ہے۔ولله الحمد

﴿امام نسائیؒ کامختصر تعارف﴾

یہ مشہورامام ہیں اورائمہ صحاح میں سے ہیں ائمہ نے ان کو کان اماما حافظا ثبتا و کان ثقة ثبتا حافظا و امام من ائمة المسلمین قرار دیا ہے۔

(1)تذکرہ الحفاظ ج2 ص194 (2) تہذیب ج1 ص36)

(11)امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاویؒ و239ھم321ھ نے ناسخ ومنسوخ کے اصول وقاعدہ کے لحاظ سے پہلے اثبات رفع الیدین عندالرکوع وغیرہ کوثابت کیا پھر ترک ونسخ

رفع الیدین بعد الافتتاح کو احادیث مرفوعہ موقوفہ مقطوعہ سے ثابت کیا ہے۔

(1) السنن الطحاوی ج 1 ص 222 رقم 1336 تا 1346 و ص 224 رقم 1347 تا 1357 طبع عالم الکتب بیروت 1414ھ

(2) شرح مشکل الآثار للطحاوی ج 15 ص 30 رقم 5821 تا 5824 و ص 33 رقم 5825 و 5826 ص 41 رقم 5827 تا 5832 وغیرہ

فائدہ: امام ابوجعفر الطحاویؒ نے امام بخاریؒ وامام مسلمؒ کی حیات میں اوران کی وفات کے 55 و 60 سال بعد اورامام بزارؒ ومروزیؒ کی حیات وبعد وفات ترک رفع الیدین بعد الافتتاح کو منسوخ ومتروک ثابت کیا ہے۔ اگران احادیث کو الگ کرکے طبع کرایا جائے تو ترک رفع الیدین کی مستقل جزء ہے۔

امام ابوجعفر احمد بن محمد الطحاویؒ کا مختصر تعارف

یہ مشہور امام ہے ائمہ نے ان کو الامام العلامة الحافظ صاحب التصانیف البدیعة المصری الحنفی وکان ثقة ثبتا فقیها عاقلالم یخلف مثله المحدث الحافظ احدالاعلام وشیخ الاسلام وکان امام عصره بلامدافعة فی الفقه والحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج 3 ص 21 (3) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 361)

(12) امام ابوالحسن القدوریؒ 428ھ نے امام بخاریؒ امام بزارؒ امام مروزیؒ کی وفات کے بعد باب لاترفع الیدین فی تکبیر الرکوع قائم فرما کر احادیث مرفوعہ موقوفہ مقطوعہ صحیحہ پیش کرکے ترک و نسخ رفع الیدین بعد الافتتاح کو ثابت کیا ہے اگران احادیث کو الگ طبع کرادیا جائے تو یہ ایک مستقل جزء ہے۔ (التجرید ج 2 ص 519)

(13) امام زمخشریؒ 538ھ نے امام بخاریؒ امام بزارؒ، امام مروزیؒ وامام ابونعیمؒ کی وفات کے بعد باب لاترفع الایدی فی الصلاة الاعند الافتتاح الصلاة قائم فرما کر احادیث مرفوعہ موقوفہ مقطوعہ صحیحہ پیش کرکے ترک ونسخ ثابت کیا ہے اگران احادیث کو الگ طبع کرادیا جائے تو یہ مستقل جزء ہے۔ (رؤس المسائل الخلافیہ بین الحنفیہ والشافعیہ ج 1 ص 156)

(14) امام ابومحمد علی المنبجیؒ 686ھ نے امام بخاریؒ، امام بزارؒ، امام مروزیؒ، امام ابونعیمؒ

کی وفات کے بعد باب لاترفع الایدی عند الرکوع ولا بعد الرفع منه قائم فرما کر احادیث مرفوعہ موقوفہ مقطوعہ صحیحہ سے نسخ وترک ثابت کیا ہے اگر ان احادیث کو الگ طبع کرادیا جائے تو یہ مستقل جزء ہے۔ (اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب ج 1 ص 256)

(15) امام حافظ ومحدث فقیہ ابوحنیفہ الاتقانی الحنفیؒ 758ھ نے امام بخاری امام بزارؒ امام مروزیؒ امام ابونعیمؒ کی وفات کے بعد امام ابن القیمؒ امام سبکیؒ کی زندگی میں ایک مستقل کتاب منع رفع الیدین فی الصلاۃ فاضلا عن تکبیرۃ الافتتاح نامی لکھی ہے ان میں احادیث مرفوعہ موقوفہ مقطوعہ کی پیش کر کے نسخ وترک ثابت کیا ہے۔ دیکھئے

(1) النجوم الزاهرة لابن تغری بردی ج 10 ص 315 (2) اعیان العصر للصفدی ج 1 ص 624
(3) الدرر الکامنة لابن حجر ج 1 ص 493، 494 (4) المنهل الصافی لابن تغری بردی ج 3 ص 102
(5) تاج التراجم لابن قطلوبغا ج 1 ص 139 (6) بغیة الوعاة للسیوطی ج 1 ص 460
(7) البدر الطالع للشوکانی ج 1 ص 158 (8) اسماء الکتب المعتمد الکشف الظنون ج 1 ص 81
(9) صلة الخلف للسوسی المالکی ج 1 ص 189 (10) خزانة التراث فهری مخطوطات ج 110 ص 376

(16) امام حافظ محدث فقیہ قاضی القضاۃ محمود بن احمد القونوی الاشقی ؒ 771ھ نے امام بخاریؒ، امام بزارؒ، امام مروزیؒ، امام ابونعیمؒ کی وفات کے بعد اور امام ابن القیمؒ وامام سبکی ؒ کی زندگی میں مستقل مقدمہ فی رفع الیدین فی الصلاۃ نامی کتاب لکھی ہے ان میں احادیث صحیحہ کو پیش فرما کر نسخ وترک رفع الیدین بعد الافتتاح کو ثابت کیا ہے۔

(1) الجوهر المضیه للقرشی ج 2 ص 156 (2) تاج التراجم لابن قطلوبغا ج 1 ص 99)

(17) امام حافظ محدث فقیہ ناقد قاسم بن قطلوبغا الحنفیؒ 879ھ نے امام بخاریؒ، امام بزارؒ، امام مروزیؒ، امام ابونعیمؒ، امام ابن القیمؒ، امام سبکیؒ کی وفات کے بعد مستقل رفع الیدین نامی کتاب لکھی ہے ان میں احادیث صحیحہ کو پیش فرما کر نسخ وترک رفع الیدین بعد الافتتاح کو ثابت کیا ہے۔ (الضوء اللامع لاهل القرن التاسع للسخاوی ج 6 ص 187)

(18) امام فقیہ محدث قاضی القضاۃ ابوالمحاسن یوسف الحنفیؒ 929ھ نے امام بخاریؒ، امام بزارؒ، امام مروزیؒ، امام ابن القیمؒ، امام سبکیؒ، امام ابونعیمؒ وغیرھم کی وفات کے بعد مستقل رسالہ فی عدم رفع الیدین قبل الرکوع وبعدہ نامی لکھا ہے ان میں احادیث صحیحہ حسنہ کو

پیش کر کے نسخ وترک ثابت کیا ہے۔

(1)شذرات الذھب ج 10ص233 (2)الکوکب السائرہ للغزی ج1 ص316

(19)امام حافظ محدث عبدالرحمٰن بن عبدالکریم الغیشیؒ م 975ھ نے امام بخاریؒ، امام بزارؒ، امام مروزیؒ، امام ابونعیمؒ، امام ابن القیمؒ، امام سبکیؒ کی وفات کے بعد اثبات سنیہ رفع الیدین عندالاحرام نامی کتاب لکھی ہے اس میں احادیث صحیحہ کو پیش کر کے نسخ وترک رفع الیدین بعد الافتتاح کو ثابت کیا ہے۔(عزانة التراث فهرس مخطوطات ج 37 ص 990 الرقم تسلسل 37746)

(20)امام حافظ محدث ناقد الشیخ محمد حاشم السندھیؒ م 1174ھ نے امام بخاریؒ، امام بزارؒ، امام مروزیؒ، امام ابونعیمؒ، امام ابن القیمؒ، امام سبکیؒ وغیرھم کی وفات کے بعد کشف الرین فی مسالة رفع الیدین نامی کتاب لکھی ہے اس میں احادیث صحیحہ مرفوعہ موقوفہ مقطوعہ پیش فرما کر ترک ونسخ رفع الیدین بعد الافتتاح کو ثابت کیا ہے۔(نزھة الخواطر ج 6ص 842،843،و کشف الرین مطبوعه هے)

(21)امام حافظ محدث عبدالعزیز الدھلویؒ و1159ھ م1239ھ نے امام بخاریؒ، امام بزارؒ، امام مروزیؒ، امام ابونعیمؒ، امام ابن القیمؒ، امام سبکیؒ کی وفات کے بعد تنویر العینین فی رفع الیدین نامی کتاب لکھی ہے ان میں احادیث صحیحہ کو پیش کر کے ائمہ مذکورین کی پیش کردہ روایات کو منسوخ ومتروک ثابت کیا ہے۔(معجم المؤلفین لکحالہ ج5 ص243)

(22)امام حافظ محدث ناقد السید محمد انور شاہ الکشمیریؒ متوفی 1352ھ نے امام بخاریؒ، امام بزارؒ، امام مروزیؒ، امام ابونعیمؒ، امام ابن القیمؒ، امام سبکیؒ کی وفات کے بعد مستقل نیل الفرقدین فی مسالة رفع الیدین اوربسط الیدین نامی کتابیں لکھی ہیں ان میں احادیث صحیحہ مرفوعہ موقوفہ مقطوعہ کو پیش فرما کر ترک ونسخ رفع الیدین بعد الافتتاح کو ثابت کیا ہے۔

(نزھة الخواطر ج8 ص1199، نیل الفرقدین فی مسالة رفع الیدین اوربسط الیدین)

نوٹ: یہ عربی مطبوعہ ہیں

تنبیہ : قال ابوشعیب فقہاء محدثین وعلماء السلف اہل السنت والجماعت حنفیہ ومالکیہ اور

بعض شوافع وحنابلہ نے ترک و نسخ رفع الیدین بعد الافتتاح پر مستقل کتابیں رسالے لکھے ہیں اور ابواب قائم کر کے ان میں احادیث صحیحہ کو بیان فرمایا ہے اور اسی طرح عصر حاضر کے بعض علماء محققین اہل حق نے بھی عوام کو گمراہی سے بچانے کے لئے کچھ کتابیں ورسائل ترک ونسخ رفع الیدین پر لکھے ہیں مثلاً

(1) تحقیق رفع الیدین شیخ محقق ثقہ محمد امین صفدر او کاڑویؒ
(2) نور الصباح فی ترک رفع الیدین بعد الافتتاح شیخ حافظ حبیب اللہ ڈیرویؒ
(3) تسکین العینین فی مسئلۃ رفع الیدین شیخ نیاز احمد او کاڑوی مدظلہ
(4) تحقیق مسئلہ رفع یدین شیخ حبیب الرحمان اعظمی مدظلہ
(5) رفع یدین افادات شیخ فخر الدین ترتیب ریاست علی صاحب
(6) راحۃ العینین فی ترک رفع الیدین شیخ اعجاز احمد اشرفی مدظلہ
(7) سنت رسول الثقلین شیخ آصف احمد مدظلہٗ

تنبیہ: قال ابوشعیب ہم اللہ تعالی کی توفیق سے اس کتاب میں سند ذکر کئے بغیر صحیح احادیث مرفوعہ وموقوفہ ومقطوعہ کو بیان کریں گے اور ادلہ اربعہ کی ترتیب سے اور اصول حدیث واصول فقہ اور اصول جرح وتعدیل وغیرہ کی روشنی میں اس معرکۃ الاراء مسئلہ کا تحقیقی تبصرہ وجائزہ پیش کریں گے۔ان شاء اللہ

﴿چند بیادی اصولوں کا بیان﴾

اصول نمبر (1) تخریج بخاری ومسلم راوی کی تعدیل وتوثیق کے لئے کافی ہے۔

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابوالحسن المقدسیؒ و544ھ م611ھ الرجل الذی یخرج عنہ فی الصحیح ھذا جاز القنطرۃ یعنی بذلک انہ لایلتفت الی ماقیل فیہ (مل العیبۃ لابن رشید الفہری ج 1 ص327)

"امام ابوالحسن المقدسیؒ نے فرمایا اس آدمی کے بارے میں جس سے صحیح میں تخریج کی گئی یہ پل کے پار ہوگیا یعنی اسی کے متعلق قیل قال کی طرف توجہ نہیں کی جائے گی"

(2) قال الامام الحافظ المحدث ابراہیم الحلبیؒ م841ھ داؤد بن حصین ابوسلیمانؒ محدث مشہور تفرد باشیاء ذکرہ الذہبی فی میزانہ کلام من تکلم فیہ وقد صح

علیہ فالعمل علی توثیقہ اذاکماشرطہ وھو فی حاشیہ المیزان و کیف لایکون ثقۃ وقد روی لہ الائمہ الستۃ فضلاعن الشیخین ومن روی لہ الشیخان فقد جاز القنطرۃ کما قالہ علی بن المفضل المقدسی (کشف الحثیث للحلی ج 1 ص112)

"امام ابراہیم حلبیؒ نے فرمایا کہ داؤد بن حصین ع جو کہ مشہور محدث ہے چند اشیاء میں متفرد ہے۔امام ذھبیؒ نے میزان الاعتدال میں ان لوگوں کے کلام کو ذکر کیا جنہوں نے ان پر کلام وجرح کی ہے لیکن تحقیق صحیح بات ہے کہ عمل اس کی توثیق پر ہے جیسا کہ شیخین کی شرط ہے اور یہی بات میزان کے حاشیہ پر ہے اور یہ کیسے ثقہ نہ ہو تحقیق ائمہؒ ستہ سمیت شیخین نے اس سے روایت کی ہے اور جس شخص سے شیخین روایت کریں پس وہ پل کے پار ہو گیا جیسا کہ امام علی بن المفضل المقدسیؒ نے فرمایا"

﴿یہ اصول درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1)مل العیبہ لابن رشید الفھری ج 1ص 327 (2)الافتراح فی بیان الاصطلاح ج 1ص 55
(3)البدر لمنیرلابن الملقن ج 1ص278 (4)فتح الباری لابن حجر ج 1ص384
(5)مرقاۃعلی مشکوۃ ج 1ص 18 (6)ثمرات النظر فی علم الاثرج 1ص117
(7)توجیہ النظر للجزائری ج 1ص 246 (8)الضعفاء لابی زرعۃ الرازی ج 9ص 975
(9)سیراعلام النبلاء ج5 ص295 (10) ظفرالامانی المکوی ص186
(11)ھدالساری لابن حجر ج 1ص 384 (12)النکت علی مقدمہ ابن الصلاح للزرکشی ج 3 ص88

اصول نمبر (2) جس حدیث سے مجتھد ومحدث احتجاج واستدلال کرے تو ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے بشرطیکہ اس میں کذاب یا وضاع راوی نہ ہو۔

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابن الحصار المالکیؒ م611ھ وقد یعلم الفقیہ صحۃ الحدیث بموافقۃ الاصول اوایۃ من کتاب اللہ تعالی فیحملہ ذلک علی قبول الحدیث والعمل بہ و اعتقاد صحتہ واذالم یکن فی سندہ کذاب فلاباس باطلاق القول بصحتہ اذاوافق کتاب اللہ تعالی و سائراصول الشرعیہ

(تقریب الدارك علی موطا مالك بحوالہ النکت علی ابن الصلاح للزرکشی ج 1 ص107)

"سیدنا امام ابن الحصار المالکیؒ نے فرمایا کہ یقیناً فقیہ حدیث کی صحت کو اصول یا کتاب اللہ کی آیت کے موافقت کی وجہ سے جانتا ہے اس لئے اس کے استدلال کی وجہ سے حدیث

کو قبول کر کے اس کی صحت پر اعتقاد رکھا جائے گا بلکہ اس پر عمل بھی کیا جائے گا جب کہ اس کی سند میں کوئی جھوٹا راوی نہ ہو لہٰذا اس حدیث کو صحیح کہنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ کتاب اللہ اور تمام شرعی اصول کے موافق ہو"

(2) قال الامام الحافظ المحدث ابن حجر عسقلانیؒ م 852ھ وقد احتج بھذا الحدیث احمد و ابن المنذر وفی جزمھما بذلک دلیل علی صحته عندھما (التلخیص الحبیر ج 2 ص 327)

"علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں احمدؒ اور ابن منذرؒ نے اس حدیث سے احتجاج کیا ہے ان کا اس حدیث سے جزماً (پختہ یقین کے ساتھ) احتجاج کرنا ان کے نزدیک اس حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے"

(3) قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ ابن الھمامؒ م 861ھ المجتھد اذا استدل بحدیث کان تصحیحا له (التحریر الاصول لابن الھمام بحواله قواعد فی علوم الحدیث ص 57)

"امام ابن ہمام فرماتے ہیں کہ مجتھد کا کسی حدیث سے استدلال کرنا اس کے صحیح ہونے کی دلیل ہے"

﴿یہ اصول درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) تدریب الراوی للسیوطی ج 1 ص 66
(2) قواعد التحدیث للقاسمی ج 1 ص 80
(3) توجیه النظر للجزائری ج 1 ص 213
(4) تحقیق المسح علی الجوربین للقاسمی ج 1 ص 42
(5) المقترب فی بیان المضطرب ج 1 ص 76
(6) من اصول الفقه علی منھج اهل الحدیث ج 1 ص 222
(7) الدر المختار مع الحاشیه ج 4 ص 553
(8) التحریر فی الاصول لابن همام بحواله الاقواعد ص 57
(9) البحر الرائق لابن نجیم ج 5 ص 323
(10) ارشیف ملتقی اهل الحدیث ج 52 ص 422 وغیرها

اصول نمبر (3) حدیث کی تصحیح و تحسین اس کے ہر ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے۔

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابو الحسن علی ابن القطان الفاسیؒ م 628ھ وفی تصحیح الترمذی ایاہ توثیقھا و توثیق سعد بن اسحاق ولا یضر الثقة ان لا یروی عنه الا واحد والله اعلم

"امام ابن القطان فاسیؒ نے فرمایا کہ اور امام ترمذی کی تصحیح میں (زینب) کی توثیق ہے اور اسی طرح سعد بن اسحاق کی بھی توثیق ہے اور ثقہ کے لئے یہ مضر نہیں کہ اس سے روایت کرنے والا صرف ایک ہو

(2) قال الامام الحافظ المحدث ابن دقیق محمد بن علی العیدؒ م 702ھ مایقتضی تعدیله وهو تصحیح الترمذی (الامام لابن دقیق بحواله نصب الرایه ج 1 ص149)

"امام ابن دقیق العیدؒ نے فرمایا کہ جو (عمرو بن بجدان) کی تعدیل کا تقاضا کرتی ہے وہ امام ترمذی کی تصحیح ہے"

فائدہ: جناب زبیر علی زئی مرحوم بھی اس قاعدہ ضابطہ کو مانتے تھے اور صاف لکھا کہ روایت کی تصحیح وتحسین اس کے ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے۔(مقدمہ مترجم جزء رفع الیدین للبخاری ص14طبع مکتبہ اسلامیہ)

اصول نمبر (4) امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب ناسخ منسوخ کے اصول پر عمل کرتے ہیں وہ جن احادیث کو اخذ عمل کے لئے لیتے ہیں وہ آخری وناسخ ہوتی ہیں۔

(1) قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ سفیان الثوریؒ الکوفی م161ھ کان (ابو حنیفة) والله شدید الاخذ للعلم لایستحل ان یاخذ الابمایصح عنده من الآثار (یعنی الاحادیث) عن النبی ﷺ شدیدالمعرفة بناسخ الحدیث ومنسوخه وکان یطلب احادیث الثقات والآخر من فعل النبی ﷺ فی اتباع الحق اخذبه وجعله دینه تفطیما (اخبارابی حنیفه للصیمری ص75)

"امام سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم امام ابوحنیفہؒ علم لینے میں مضبوط تھے حلال نہیں سمجھتے تھے (حدیث) لینا مگر جو ان کے نزدیک صحیح احادیث وآثار ہوتے نبی اقدس ﷺ سے ناسخ منسوخ حدیث کے زیادہ ماہر تھے اور (امام ابوحنیفہؒ) ثقہ راویوں سے احادیث لیتے تھے اور جو نبی اقدس ﷺ کا آخری فعل ہوتا اتباع حق میں اس کو (اخذ) عمل کے لئے لیتے تھے اور اپنا دین بنا لیتے تھے"

(2) قال الامام الحافظ المحدث الحسن بن صالح الکوفیؒ م کان ابو حنیفه شدید الفحص عن الناسخ من الحدیث والمنسوخ فیعمل بالحدیث اذاثبت عنده عن النبی ﷺ وعن اصحابه وکان عارفابحدیث اهل الکوفة وفقه اهل الکوفة شدید الاتباع لماکان علیه الناس ببلده وقال کان یقول ان لکتاب الله ناسخاومنسوخا وان للحدیث ناسخا ومنسوخا وکان حافظا لفعل رسول الله ﷺ الاخیرالذی قبض علیه مماوصل الی اهل

بلده (اخبار ابی حنیفة للعیمری ص 11 ص25)

"امام حسن بن صالحؒ نے فرمایا کہ سیدنا امام ابوحنیفہؒ ناسخ ومنسوخ حدیث میں بہت زیادہ جستجو کرنے والے تھے اور حدیث پر عمل کرتے تھے جب ان کے نزدیک نبی اقدس ﷺ اور صحابہؓ سے ثابت ہو جاتی اور (امام ابوحنیفہؒ) اہل کوفہ کی حدیث کے عارف تھے اور فقہ (حدیث) میں اہل کوفہ کی مضبوطی سے اتباع کرتے تھے اس لئے کہ ان کے شہر کے لوگ (فقہاء محدثین) اس پر عامل تھے اور (امام ابوحنیفہؒ) فرمایا کرتے تھے کہ بیشک کتاب اللہ کیلئے بھی ناسخ اور منسوخ ہے اور بیشک حدیث کے لئے بھی ناسخ اور منسوخ ہے اور (امام ابوحنیفہ) رسول اقدس ﷺ کے اس اخری فعل کے حافظ تھے جس پر آپ ﷺ نے وفات پائی اس میں سے جو (احادیث) ان کے شہر والوں کو پہنچی"

﴿یہ اصول درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1)الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ للغزی ج 1 ص 47 (2)مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبیہ للذھبی ص 33،34

(3)مناقب الائمہ الاربعة لابن عبدالھادی ص62 (4)الخیرات الحسان لابن حجر ص45

(5)عقود الجمان ص142 (6)مناقب موفق مکی ج1 ص88

(7)تاریخ بغداد ج 15ص 502 (8)تہذیب الکمال ج 19ص 443

(9)تہذیب لابن حجر ج 10ص 401 (10)مناقب کردری ج 2ص 9

(11)الانتقاء لابن عبدالبر ص262 (12)تاریخ یحی بن معین ج4 ص63 رقم3163

اصول نمبر (5) جس حدیث کو تلقی الامۃ بالقبول حاصل ہو وہ صحیح ہوتی ہے سندی بحث سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابوبکر السیوطی الشافعیؒ م 911ھ یحکم للحدیث بالصحة اذا تلقاه الناس بالقبول وان لم یکن له اسناد صحیح الی ان قال و احماع الناس علی معنا ہ غنی عن الاسناد (تدریب الراوی ص62)

"امام ابوبکر السیوطیؒ نے فرمایا کہ جس حدیث کو لوگوں (فقہاء ومحدثین) کا تلقی بالقبول حاصل ہو تو اس کے صحیح ہونے کا حکم لگائیں گے اگرچہ اسکی سند صحیح نہ ہو اور لوگوں (فقہاء و

محدثین) کا اس کے معنی پر اجماع کرنا سند کے دیکھنے سے بے نیاز کر دیتا ہے"

(2) قال الامام الحافظ المحدث احمد المعروف بشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی الحنفی م 1176ھ

کل حدیث اجمع السلف علی قبوله او تواترت اهلية رواية فلاحاجة الى البحث عن عدالة رواته وماعداذلك يبحث عن عدالة رواته (عقد الجيد مترجم ص 154)

"امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے فرمایا ہر وہ حدیث جس کے قبول پر سلف نے اجماع کیا ہو یا اس کے راویوں کی اہلیت درجہ تواتر کو پہنچی ہوئی ہو تو اس کے راویوں کے متعلق بحث کی کوئی ضرورت نہیں اس کے علاوہ دیگر احادیث میں بحث وعدالت کی ضرورت ہے"

﴿یہ اصول درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) الكفاية في علم الرواية للخطيب ج1 ص17 (2) روضة الناظر وجنة المناظر للمقدسي ج1 ص 91، 92
(3) مقدمه ابن الصلاح ج1 ص44 (4) الباعث الحثيث للحافظ ابن كثيرؒ ج1 ص33
(5) شرح نخبة الفكر لابن حجر ج1 ص 21، 22 (6) فتح المغيث للسخاوى ج1 ص64
(7) ظفر الامانى للحافظ عبدالحى ج1 ص (8) مقالات للحافظ الكوثرى ج1 ص
(9) نور الانوار للحافظ احمد ج2 ص13 (10) قواعد فى علوم الحديث للمحدث لعثمانى ج1 ص60

اصول نمبر (6) حدیث کے معانی ومطالب کو محدثین کی نسبت فقہا زیادہ جانتے ہیں۔

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابو عیسی الترمذیؒ م 279ھ وكذلك قال الفقهاء وهم اعلم بمعانى الحديث (صحيح الترمذى ج1 ص240)

"امام ابو عیسی ترمذیؒ نے فرمایا کہ اسی طرح فقہاء نے کہا ہے اور وہ حدیث کے معانی کو زیادہ جانتے ہیں"

(2) قال الامام الحافظ المحدث ابو عبداللہ الحاکم النیسابوریؒ م 405ھ معرفة فقه الحديث اذ هو ثمرة هذه العلوم وبه قوام الشريعة فامافقهاء الاسلام اصحاب القياس والرأى والاستنباط والجدل والنظر فمعروفون فى كل عصرواهل كل بلد (معرفت علوم الحديث ص 63)

"امام ابو عبداللہ الحاکمؒ نے فرمایا فقہ حدیث کا پہچاننا کیونکہ وہ ان علوم کا ثمرہ ہے اور اسی کے ساتھ شریعت کا قوام ہے بہر حال فقہاء اسلام جو قیاس ورائے استنباط وجدل اور نظر

وفراست سے کام لیتے رہے وہ ہر زمانہ اور ہر شہر میں مشہور ومعروف رہے ہیں"

(3) قال الامام الحافظ المحدث ابوالفرج ابن الجوزیؒ متوفی 597ھ اعلم ان فی الحدیث دقائق وافات لایعرفها الاالعلماء الفقهاء تارة فی نقلها وتارة فی کشف معناها (دفع شبہ التشبیہ لابن الجوزی ص26)

"امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ تو جان لے کہ حدیث میں بڑی باریکیاں اور پیچیدگیاں ہوتی ہیں جن کو صرف وہ علماء ہی جان سکتے ہیں جو فقہاء ہوں کبھی ان کی روایت ونقل میں اور کبھی ان کے معانی کے کشف میں یہ دقائق وآفات ہوتی ہیں"

﴿یہ اصول درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) منهج النقد فی علوم الحدیث ج 1 ص246 (2) تدریب الراوی ج 1 ص69
(3) توجیه النظر ج 1 ص423 (4) و شرح علل الترمذی ج 2 ص680
(5) بحوث فی المصطلح ج 1 ص65 وغیرها

اصول نمبر (7) مبہم حدیث مفسر کے مقابلے میں غیر مقبول ہے۔

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاریؒ م256ھ والمفسر یقضی علی المبهم (صحیح البخاری ج 1 ص201)

"امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے فرمایا کہ مفسر مبہم پر قاضی ہے"

(2) قال الامام الحافظ المحدث ابن حجر عسقلانیؒ متوفی 856ھ ولایقبل حدیث المبهم (شرح نخبة الفکر ص 97)

"امام ابن حجرؒ نے فرمایا کہ حدیث مبہم مقبول نہیں ہے"

﴿یہ اصول درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) شرح علل الترمذی ج 2 ص580 (2) شرح نخبة الفکر للعلی القاری ج 1 ص511
(3) والیواقیت والدرر للمناوی ج 2 ص137 (4) تسهیل شرح نخبه الفکر للبلغشانی 62

اصول نمبر (8) صحیح احادیث صرف صحیحین میں ہی منحصر نہیں ہیں بلکہ خارج میں بھی ہیں۔

(1) قال الامام الحافظ المحدث محمد بن اسماعیل البخاریؒ متوفی 256ھ احفظ مائة الف

حدیث صحیح و احفظ مائتی الف حدیث غیر صحیح و قال ایضا لم اخرج فی هذا الکتاب الا صحیحا و ماترکت من الصحیح اکثر و فی روایة مخافة الطول

(ظفر الامانی ص79 و ھدی الساری ص513)

"امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ نے فرمایا کہ میں ایک لاکھ صحیح حدیث کا حافظ ہوں اور دو لاکھ غیر صحیح کا بھی حافظ ہوں اور اسی طرح فرمایا کہ میں نے نہیں تخریج کی اپنی کتاب میں مگر صحیح حدیث کو اور میں نے بہت سی صحیح احادیث خوف طوالت کی وجہ سے چھوڑ دیں"

(2) قال الامام الحافظ المحدث ابوبکر الخطیب متوفی 463ھ (محمد بن اسماعیل) البخاریؒ لم یلتزم اخراج کل ماصح عندہ و لا عن کل ثقة (مسالة الاحتجاج ص46)

"امام ابوبکر الخطیب نے فرمایا کہ امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ نے ہر صحیح حدیث کی تخریج کا التزام نہیں کیا ہے اور نہ ہی ہر ثقہ کی تخریج کا"

﴿یہ اصول درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) شرح ابن ماجہ للمغلطائی ج 1 ص212
(2) الجوھر النقی ج 1 ص73، ص 192
(3) الباعث الحثیث ج 1 ص25
(4) النکت للزرکشی ج 1 ص173
(5) الشذا ایضاح ج 1 ص88
(6) تدریب الراوی ج1 ص104
(7) شرح التبصرة للعراقی ج 1 ص115
(8) فتح المغیث ج 1 ص 408
(9) توضیح الافکار ج 1 ص53
(10) توجیه النظر ج 1 ص226 وغیرھا

اصول نمبر (9) جو حدیث موافق عمل خلفائے راشدینؓ والاجماع الصحابۃ وغیرہ ہو وہ صحیح و حجت و راجح ہے۔

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابوبکر الحازمی الشافعیؒ ان یکون احد الحدیثین قد عمل به الخلفاء الراشدین دون الثانی الی ان قال لان الاول قد عمل به ابوبکرؓ و عمرؓ فیکون الی الصحة اقرب و الاخذ به اصوب (کتاب الاعتبار للحازمی ج1 ص17، ص18)

" سیدنا امام حازمیؒ حدیث کی ترجیح کی وجوہات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ دو حدیثوں میں سے ایک پر خلفائے راشدین نے عمل کیا ہو، دوسری پر نہیں تو خلفائے راشدین والی حدیث کو ترجیح دی جائے گی کیونکہ پہلی حدیث پر ابوبکرؓ و عمرؓ نے عمل کیا ہے۔

اس لئے یہ صحت کے زیادہ قریب ہے اور اسی کو اختیار کرنا زیادہ درست ہے"

(2) قال العلامة عبدالرحمٰن الجزائری و الثالث ان یخالف الاجماع فیستدل به علی انه منسوخ او لا اصل له لانه لایجوز ان یکون صحیحا غیرمنسوخ وتجمع الامة علی خلافه قال ابوشعیب قد صدق الجزائری کما قال النبی ﷺ لاالله یجمع الله هذه الامة علی الضلالة ابدا۔ (مستدرک حاکم ج 1 ص199)

(1)توجیه النظر للجزائری ص82 (2)مستدرک للحاکم ج1 ص199 وغیرهما

"علامہ جزائریؒ روایت کے رد کرنے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث اجماع کے مخالف ہو۔ اسی سے دلیل لی جائے گی کہ وہ حدیث منسوخ ہے یا اس کی کوئی اصل نہیں۔ اس لئے کہ ایسے نہیں ہوسکتا کہ حدیث صحیح غیر منسوخ ہو اور امت اس کی مخالفت پر جمع ہو جائے"

اصول نمبر (10) قولی و فعلی حدیث میں تعارض ہو تو قولی حدیث کو ترجیح ہے الا یہ کہ آخری فعل ہو۔

(1) قال الامام الحافظ المحدث الاصولی ابوبکر الحازمی الشافعیؒ ان یکون احدالحدیثین قولا والاخر فعلا فالقول ابلغ فی البیان ولان الناس لم یختلفوا فی کون قوله حجة واختلفوا فی اتباع فعله ولان الفعل مایدل لنفسه علی شئی بخلاف القول فیکون اقوی (کتاب الاعتبار للحازمی ج 1 ص19)

"سیدنا امام حازمیؒ حدیث کی وجوہ ترجیح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ دو حدیثوں میں سے ایک قولی ہو اور دوسری فعلی تو ترجیح قولی کو ہوگی کیونکہ قول سے بات زیادہ واضح ہوتی ہے اور ترجیح کی وجہ سے یہ بھی ہے کہ قولی حدیث کے حجت ہونے میں اختلاف نہیں جبکہ فعلی کے قابل اتباع ہونے میں اختلاف ہے نیز فعل بذات خود کسی چیز کو واضح نہیں کرتا جب کہ قول واضح کرتا ہے لہٰذا قولی حدیث زیادہ قوی ہے"

(2) قال الامام الحافظ المحدث ابوزکریا النووی الشافعیؒ والثالث انه تعارض القول والفعل والصحیح حینئذ عندالاصولین ترجیح القول لانه یتعدی لی الغیر والفعل قدیکون مقصودا علیه

(شرہ مسلم للنووی ج 1 ص 453)

"امام ابوزکریا نوویؒ نے فرمایا کہ تیسری بات یہ ہے جب قول وفعل کا تعارض ہو جائے تو صحیح بات یہ ہے کہ اصولیین کے نزدیک ترجیح اس وقت قولی حدیث کو ہوگی اس لئے کہ قول متعدی ہوتا ہے اور فعل کبھی کسی کی ذات پر بند ہو جاتا ہے"

﴿یہ اصول درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) المعتمد ج 1 ص 292 — (2) البحر المحیط ج 4 ص 524

(3) فتح القدیر لابن الهمام ج 1 ص 498 — (4) ارشاد النحوی ج 1 ص 116

(5) سبل الاسلام ج 1 ص 167 — (6) التبصرة فی اصول الفقه ج 1 ص 249

(6) المسودة ج 1 ص 126 — (8) الاشباه النظائر للسبکی ج 2 ص 151

(9) قواعد فی علوم الحدیث للعثمانی ج 1 ص 292

اصول نمبر (11) جب راوی اپنی مروی حدیث کے خلاف عمل کرے یا فتوی دے وہ منسوخ ہوتی ہے۔

(1) قدقال الامام الحافظ المحدث الفقیه الناقد الاصولی ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفیؒ فلما کان ابو هریرة قد رأی ان الثلاثة یطهر الاناء من ولوغ الکلب فیه و قد روی (ابو هریرةؓ) عن النبی ﷺ ماذکرنا ثبت بذلك نسخ السبع لانا نحسن الظن به فلانتوهم علیه انه یترك ماسمعه من النبی ﷺ الاالی مثله والاسقطت عدالته فلم یقبل قوله ولا روایته (سنن الطحاوی ج 1 ص 24)

"سیدنا امام طحاویؒ نے فرمایا کہ جب ابوھریرۃؓ کا فتوی ہے کہ کتے کے جھوٹے برتن کو تین بار دھونا پاک کر دیتا ہے حالانکہ خود انہوں نے نبی ﷺ سے (سات دفعہ دھونے والی) وہ حدیث روایت کی ہے جسے ہم نے ذکر کیا ہے ان کے اس فتوی سے سات بار دھونے والی حدیث کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے اس لئے کہ ہم ان کے بارے میں حسن ظن رکھتے ہیں ان پر وہم نہیں کیا جا سکتا کہ نبی ﷺ سے سنی ہوئی حدیث چھوڑ دیں مگر یہ تب ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس جیسی حدیث سنی ہو ورنہ ان کی عدالت ساقط ہو جائے گی تب تو ان کی نہ بات قبول کی جائے گی اور نہ ہی ان کی روایت"

(2) قال الامام الحافظ المحدث المفسر ابوبکر احمد بن علی الجصاص الرازی الحنفیؒ م 370ھ

ماروی عبیدالله بن ابی رافع عن علیؓ عن النبی ﷺ رفع الیدین عندالرکوع وروی عن علیؓ انه لم یرفعهما و کذلك روی عن ابن عمرؓ عن النبی ﷺ رفع الیدین عندالرکوع ثم روی مجاهد انه صلی خلف ابن عمرؓ فلم یرفع یدیه الا عندالافتتاح فدل ترکهما الرفع بعدالنبی ﷺ علی انهما قدعرفا نسخ الاول لولاه لما ترکاه اذغیر جائز ان یظن بهما مخالفة سنة رویاها عن النبی ﷺ (الفصول ج 2 ص68)

"سیدنا امام جصاصؒ نے باب قائم کیا کہ جب روای اپنے مروی حدیث کے خلاف عمل کرے تو وہ منسوخ ہوتی ہے پھر اس کو مثال سے یوں واضح کیا۔ سیدنا عبداللہ بن ابی رافعؒ نے سیدنا علیؓ کے واسطہ سے نبی ﷺ سے رکوع کی رفع الیدین روایت کی جب کہ خود سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ وہ رکوع کی رفع الیدین نہیں کرتے تھے اسی طرح سیدنا ابن عمرؓ نبی ﷺ سے رکوع کی رفع یدین روایت کرتے ہیں حالانکہ سیدنا مجاہد بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رکوع کی رفع الیدین نہیں کرتے تھے ان دونوں صحابہؓ کا نبی ﷺ کی وفات کے بعد رفع الیدین کا ترک کرنا دلیل ہے کہ رکوع والی رفع الیدین منسوخ ہے اگر وہ منسوخ نہ ہوتی تو وہ دونوں صحابہؓ اسے ترک نہ کرتے کیونکہ ان کے بارے میں یہ گمان کرنا جائز نہیں کہ انہوں نے اس سنت کی مخالفت کی ہے جسے خود ہی نبی ﷺ سے روایت کیا ہے"

﴿یہ اصول درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) شرح التلویح علی التوضیح ج 2 ص25 (2) اصول السرخسی ج 2ص 6،7

(3) التقریر و التحبیر ج 2 ص266 (4) التیسیر التحریر ج 3 ص73

(5) المبسوط ج 5 ص12 (6) بدائع الصنائع ج 1 ص208

(7) کشف الاسرار شرح اصول بزدوی ج3 ص63 وغیرها

اصول نمبر (12) قرآن وحدیث میں ناسخ ومنسوخ ہے اور ایک آیت دوسری آیت کو اور ایک حدیث دوسری حدیث اور متقدم کو متاخر منسوخ کرتی ہے۔

(1) عن عبدالله بن عمرؓ عنهما قال قال رسول الله ﷺ ان احادیثنا ینسخ بعضها بعضا کنسخ القرآن ، قال ابوشعیب اسناده حسن (السنن الدار قطنی ج 5 ص255 رقم 4287 کتاب النوادر)

"سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہماری احادیث منسوخ ہوتی ہیں بعض بعض سے جس طرح قرآن کا نسخ ہوتا ہے (بعض آیت بعض سے)"

(2) وحدثنا ابوالعلاء (یزید بن عبدالله) بن الشخیر قال کان رسول الله ﷺ ینسخ حدیثه بعضه بعضا کما ینسخ القرآن بعضه بعضا (صحیح مسلم ج 1 ص269 رقم 344)

"سیدنا ابوالعلاء شخیر بیان کیا فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ ایک حدیث سے دوسری حدیث کو منسوخ کرتے تھے جیسا کہ قرآن کی ایک آیت دوسری آیت کو منسوخ کرتی ہے"

(3) قال الامام الحافظ ناصر السنة محمد بن مسلم الزهری المدنیؒ م124ھ کان القوم یرون ان الأخر من فعل رسول الله ﷺ هو الناسخ الاول (ناسخ الحدیث ومنسوخه ابن شاهین ص36)

"امام زہریؒ نے فرمایا کہ قوم (صحابہؓ و تابعینؒ) آپ ﷺ کے آخری فعل کو دیکھا کرتی تھی (اس لئے کہ) وہ پہلے کو نسخ کرنے والا ہے"

﴿یہ حدیث واصول درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) تحریم نکاح المتعة لابن ابی حافظ ج1 ص44 رقم 31 باب صحه نسخ السنة کمایصح نسخ القرآن

(2) الناسخ والمنسوخ لابن شاهین ج1 ص35 و 36

(3) کتاب الاعتبار من الناسخ والمنسوخ من الآثار للحازمی ج 1ص 23

(4) الفقیه والمتفقه للخطیب ج 1ص 331 باب من الناسخ والمنسوخ

(5) الکامل لابن عدی ج 7ص 386 رقم661

(6) رسوم الحدیث فی علوم الحدیث للجعبری ج1 ص87 طریق معرفة النسخ

(7) مفتاح الجنة فی الاحتجاج بالسنة للسیوطی ج1 ص43 وغیرها

(8) تفسیر القرطبی ج5 ص205 سورة النساء رقم43

(9) غرر الفوائد المجموعة للرشید العطار ج 1ص 289

(10) تحفة الاشراف للمزی ج 13ص 420 رقم 19549

(11) شرح مسلم للنووی ج4 ص37 باب بیان ان الجماع کان فی اول الاسلام

(12) شرح موطأ لامام محمد للزرقانی ج 1ص 197 باب واجب الغسل اذاالتقی

(13) نصب الرأیہ تخریج احادیث الھدایہ للحافظ الزیلعی ج1 ص82 فصل فی الغسل

(14) صحیح لابی نعیم ج1 ص390 رقم 777 باب ذکر نسخ لاغتسال من الاکسای

(15)المسودہ فی اصول الفقہ لابن تیمیہ ج1 ص338

(16)مناقب ابی حنیفہ للموفق مکی ج1 ص93

(17)مناقب ابی حنیفہ للکردری ج1 ص143،144

(18)الرسالۃ للشافعی ج 1ص 113،210،

(19)کتاب الام للشافعی ج1 ص148 ج7 ص201

(20)تاریخ ابی زرعہ ج 1ص 620

(21) الباعث الحثیث لابن کثیر ص 92

(22)اخبار ابی حنفیہ للحافظ الصیمری ج 1ص 25

(23)الفصول لابی بکر الجصاص الرازی ج 1ص 127 تلک عشرۃ کاملۃ

اصول نمبر (13) فقہاء ومحدثین ابواب میں پہلے عموماً منسوخ بعد میں ناسخ حدیث لاتے ہیں۔

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابن شہاب الزہری المدنیؒ م124ھ کان القوم (ای الصحابہ والتابعین) یرون ان الآخر من فعل رسول اللہ ﷺ ھو الناسخ الاول (تاریخ ابی زرعۃ ص 317)

"امام ابن شہاب زہریؒ نے فرمایا کہ (صحابہؓ وتابعینؒ کی) قوم آپ ﷺ کے آخری فعل کو پہلے (فعل کا) ناسخ سمجھتی تھی"

(2) قال الامام الحافظ المحدث الحسن بن صالح کان ابو حنیفۃ شدید الفحص عن الناسخ من الحدیث والمنسوخ فیعمل بالحدیث اذاثبت عندہ عن النبی ﷺ وعن الصحابۃ وکان عارفا بحدیث اھل الکوفۃ وفقہ اھل الکوفۃ شدید الاتباع لما کان علیہ الناس ببلدہ وکان حافظا لفعل رسول اللہ ﷺ الاخیر الذی قبض علیہ مما وصل الی اھل بلدہ وقال سفیان الثوریؒ وکان ابو حنیفہ یطلب احادیث الثقات والاخر من فعل النبی ﷺ

وما ادرك عليه عامة العلماء من اهل الكوفة في اتباع الحق اخذبه وجعله دينه (اخبار ابی حنیفہ نیمہ ص 11، ص 67)

"امام حسن بن صالح نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ ناسخ و منسوخ حدیث کی مضبوط چھان بین کرنے والے تھے اور عمل کرتے تھے اس حدیث پر جو نبی ﷺ اور صحابہؓ سے ثابت ہوتی تھی اور اہل کوفہ کی احادیث کو پہچاننے والے تھے اور فقہ (حدیث) میں اہل کوفہ کی مضبوطی سے اتباع کرتے تھے اس لئے کہ ان کے شہر کے لوگ (فقہاء محدثین) اس پر تھے اور (امام ابو حنیفہ) رسول اقدس ﷺ کے اس آخری فعل کے حافظ تھے جس پر آپ ﷺ نے وفات پائی اس میں سے جو (احادیث) ان کے شہر والوں کو پہنچی"

(3) قال الامام الحافظ المحدث ابو زکریا النووی متوفی 676ھ باب الوضوء مماست النار ذکر مسلمؒ في هذا الباب الاحاديث الواردة بالوضوء مماست النار ثم عقبها بالاحاديث الواردة بترك الوضوء مماست النار فكانه يشير الى ان الوضوء منسوخ هذه عادة مسلم وغيره من ائمه الحديث يذكرون الاحاديث التي يرونها منسوخه ثم يعقبونها بالناسخ (شرح مسلم للنوی ج 1 ص 156)

"امام ابو زکریا نوویؒ نے فرمایا باب الوضوء مماست النار میں امام مسلمؒ نے ذکر کیا اس باب میں ایسی احادیث کو جو وارد ہوئی ہیں کہ آگ سے پکی ہوئی چیز پر وضوء (واجب ہے) پھر اس کے بعد ان احادیث کو ذکر کیا جن میں آگ سے پکی چیز پر ترک وضوء وارد ہوا ہے گویا کہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ وضوء (واجب) والی روایات منسوخ ہیں یہی امام مسلمؒ اور دیگر محدثین کی عموماً عادت ہے کہ وہ ان احادیث کو پہلے ذکر کرتے ہیں جو منسوخ ہوں پھر اس کے بعد ناسخ احادیث کو ذکر کرتے ہیں"

﴿یہ اصول درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) ناسخ الحدیث و منسوخہ لابن شاہین ص 36 (2) اعلام العالم لابن الجوزی ج 1 ص 354
(3) والمعتمد ج 2 ص 37 (4) الاعتبار للحازمی ج 1 ص 48

(5) التقریب للنطوی ج 1 ص77 (6) المنهل الروی ج 1 ص61
(7) مشیخة القزوینی ج 1 ص103 (8) الشذا الضیاح ج 2 ص460
(9) المقنع ج 2 ص452 وغیرھا

اصول نمبر (14) جس حدیث کو اہل مدینہ و اہل کوفہ کا تعامل حاصل ہو وہ ناسخ و معمول بہا ہے۔

(1) قد قال الامام الحافظ المحدث ابن القاسم المصریؒ وقال مالك (بن انس المدنی) لا اعرف رفع الیدین فی شئی من تکبیر الصلاة لافی خفض ولافی رفع الافی افتتاح الصلاة الی ان قال وکان رفع الیدین عندمالك ضعیفا الا فی تکبیرة الاحرام (المدونة الکبری ج 1 ص165)

"امام ابن القاسم مصریؒ نے فرمایا کہ سیدنا مالکؒ نے فرمایا میں نہیں پہچانتا نماز کی تکبیروں میں کسی جگہ رفع الیدین کرنے کو نہ نیچ میں نہ اونچ میں مگر شروع نماز میں (امام ابن القاسمؒ نے فرمایا) کہ امام مالکؒ کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کرنا ضعیف ہے"

(2) قال الامام الحافظ المحدث ابن القیم متوفی 781ھ فائدة من اصول مالك اتباع عمل اهل المدینة وان خالف الحدیث (بدائع الفوائد ج 4 ص32)

"امام ابن القیمؒ نے فرمایا کہ فائدہ امام مالکؒ کے اصول میں سے یہ ہے اہل مدینہ کے عمل کی اتباع کرنا اگرچہ وہ حدیث کے مخالف ہو"

(3) قال الامام الحافظ المحدث الحسن بن صالح کان ابوحنیفة شدید الفحص عن الناسخ من الحدیث والمنسوخ فیعمل بالحدیث اذاثبت عنده عن النبی ﷺ وعن اصحابة وکان عارفا بحدیث اهل الکوفة وفقه اهل الکوفة شدید الاتباع لما کان علیه الناس ببلده الی ان قال وکان حافظا لفعل رسول الله ﷺ الاخیر الذی قبض علیه مما وصل الی اهل بلده (اخبار ابی حنیفة ص 11)

"امام حسن بن صالحؒ نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ ناسخ و منسوخ حدیث کی مضبوط چھان بین کرنے والے تھے اور عمل کرتے تھے اس حدیث پر جو نبی ﷺ اور صحابہؓ سے ثابت ہوتی

تھی اور اہل کوفہ کی احادیث کو پہچاننے والے تھے اور فقہ (حدیث) میں اہل کوفہ کی مضبوطی سے اتباع کرتے تھے اس لئے کہ ان کے شہر کے لوگ (فقہاء محدثین) اس پر تھے اور (امام ابوحنیفہ) رسول اقدس ﷺ کے اس اخری فعل کے حافظ تھے جس پر آپ ﷺ نے وفات پائی اس میں سے جو (احادیث) ان کے شہر والوں کو پہنچی"

(4) قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ سفیان الثوریؒ الکوفی متوفی 161ھ کان (ابو حنیفة) واللہ شدید الاخذ للعلم الی ان قال لا یستحل ان یاخذ الا بما یصح عندہ من الآثار (یعنی الاحادیث) عن النبی ﷺ شدید المعرفة بناسخ الحدیث ومنسوخه وکان یطلب احادیث الثقات والآخر من فعل النبی ﷺ وما ادرک علیه عامة العلماء من اهل الکوفة فی اتباع الحق اخذ به وجعله دینه (اخبار ابی حنیفة ص 75)

"امام سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم امام ابوحنیفہ علم لینے میں مضبوط تھے حلال نہیں سمجھتے تھے (حدیث) لینا مگر جو ان کے نزدیک صحیح احادیث وا ثار ہوتے نبی اقدس ﷺ سے ناسخ منسوخ حدیث لینے کے زیادہ ماہر تھے اور (امام ابوحنیفہؒ) ثقہ راویوں سے احادیث لیتے تھے اور جو نبی اقدس ﷺ کا آخری فعل کو لینے والے تھے اور ان احادیث کو لیتے تھے جس پر اپنے شہر کے عام فقہاء وعلماء کو پاتے اتباع حق کی نیت سے (ان احادیث) کو لیتے اور اپنا دین بنا لیتے تھے۔

(5) قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ محمد بن حسن الشیبانیؒ متوفی 189ھ وهو قول ابی حنیفةؒ والعامة من فقهائنا وقال فی مقام آخر وعلیه العامة (من فقهائنا) عندنا وقال فی مقام آخر وبهذا ناخذ . وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا (موطا محمد ص 45، ص 68، ص 135)

"امام محمد بن حسن الشیبانیؒ نے فرمایا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا اور ہمارے عام فقہاء کا اور فرمایا کہ اسی پر ہمارے عام فقہاء ہیں اور فرمایا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور ہمارے عام فقہاء کا"

(6) قال الامام مالک بن انسؒ م 179ھ وهذا الامر الذی ادرکت علیه الناس واهل

العلم ببلدنا (موطامالك ج 2 ص 17 رقم 31، ج 3 ص 443 رقم 1096)

"سیدنا امام مالکؒ نے فرمایا اور یہ امر ایسا ہے کہ اس میں میں نے (مدینہ کے) لوگوں کو پایا اور جو مدینہ کے اہل علم ہیں"

﴿یہ اصول درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) شرح ابن ماجه ج 1 ص 208
(2) مرقاة ج 5 ص 2022
(3) الدر المختار ج 6 ص 660
(4) المنتقى للباجى ج 1 ص 206
(5) التمهيد ج 7 ص 222
(6) وكشف المشكل من حديث الصحيحين ج 2 ص 537
(7) احكام الاحكام ج 1 ص 227
(8) فتح البارى لابن رجب ج 5 ص 59
(9) طرح التثريب ج 2 ص 265
(10) فتح البارى لابن حجر ج 2 ص 411

اصول نمبر (15): تعدد طرق کی وجہ سے ضعیف حسن وصحیح درجے تک پہنچ جاتی ہے۔

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابن الصلاحؒ م 643ھ اذا راوی الحدیث متاخرا عن درجة اهل الحفظ والاتقان غير ان من المشهورين بالصدق والستر وروى مع ذلك حديثه من غير وجه فقد اجتمعت له القوة من الجهتين و زلك يرقى حديثه من درجة الحسن الى درجة الصحيح۔ (مقدمه ابن الصلاح ص 34، ص 35 النوع الثانی)

"سیدنا امام ابن الصلاحؒ نے فرمایا کہ جب حدیث کا راوی پختہ حفظ والے لوگوں سے کم درجہ کا ہو البتہ صدق میں مشہور ہو جب کہ یہ حدیث اور سندوں کے ساتھ بھی مروی ہو تو اسے قوت حاصل ہو جاتی ہے اور اس کی حدیث درجہ حسن سے ترقی کر کے درجہ صحیح تک پہنچ جاتی ہے"

(2) قال الامام الحافظ المحدث ابن الهمامؒ م 861ھ و قد روى هذا المعنى من عدة طرف كلها مصنعفة من قبل بعض الرواة و بذلك تقى الى درجة الحسن عند المحققين وهو الصواب وقال فى مقام آخر فقد ظهر أن هذا الحديثيجب ان يرتقى الى درجة الهسن لتعدد طرقه و ضعف رواة انما هو قبل الحفظ الاالعدالة۔

(فتح البارى لابن الهمام ج 1 ص 351، ج 2 ص 329)

"سیدنا امام ابن الھمامؒ نے فرمایا کہ کبھی حدیث کا مضمون متعدد سندوں سے روایت کیا

جا تا ہے اور وہ سب سندیں کسی راوی کی وجہ سے ضعیف ہوتی ہیں متعدد سندوں کی وجہ سے وہ حدیث محققین کے نزدیک درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہے اور یہی صحیح بات ہے اور دوسری جگہ فرمایا ظاہر ہوگئی یہ بات کہ یقیناً یہ حدیث متعدد سندوں کی وجہ سے ترقی کر کے درج حسن تک پہنچ گئی ہے باوجود اس بات کہ اس کے راوی ضعیف ہیں مگر اس کا ضعف حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے ہے نہ کہ غیر عادل ہونے کی وجہ سے"

(3)قال الامام الحافظ المحدث ابو الخير السخاوی م 902 ء أن الضعيف الذی ضعفه من جهة قلة حفظ روايه و كثرة غلطه لامن جهة اتهامه بالكذب اذا روى مثله بسند آخر نظيره فی الرواية ارتقى الى درجة الحسن۔ (فتح المغيث للسخاوی ج 1 ص189)

" سیدنا امام سخاویؒ نے فرمایا کہ ایسا ضعیف راوی جس کا ضعف اس کے حافظہ کے کم اور کثرتِ اغلاط کی وجہ سے ہو، نہ کہ جھوٹ کی تہمت کی وجہ سے اس راوی کے مضمون جیسا کسی اور نے دوسری سند میں مضمون بیان کیا ہو تو یہ روایت ترقی کر کے درجہ حسن تک پہنچ جاتی ہے"

﴿یہ اصول درج ذیل کتب میں ہیں﴾

(1) الاقتراح فی بیان الاصطلاح ج 1 ص11 (2) الموقظة فی علم مصطلح الحديث ج 1 ص33
(3) النكت على مقدمة ابن الصلاح للزركشی ج 1 ص100 (3) الشذ الفياح من علوم ابن الصلاح ج 1 ص114
(5) المقنع فی علوم الحديث ج 1 ص100 (6) التقييد والايضاح ج 1 ص51
(7) النكت على كتاب ابن الصلاح ج 1 ص416 (8) تدريب الراوی ج 1 ص191
(9) شرح نخبة الفكر للعلی القاری ج 1 ص297 (10) تيسير التحرير لامير بادشاه ج 3 ص134

تلك عشرة كاملة

﴿حدیث کی اصطلاحی تعریف واطلاق﴾

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابن حجر العسقلانی ولد 773ھ مات 852ھ:السنة والحديث والخبر والاثر الفاظ مترادفة بمعنى واحد على خلاف بين العلماء فی ذلك وهوما اضيف الى النبی ﷺ من قول او فعل او تقرير اوصفة او الى الصحابی اوالى التابعی (شرح نخبة الفكر

ص ن طبع دمشق)

" حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ سنت حدیث خبر اور اثر یہ الفاظ مترادفہ ایک ہی معنی میں ہیں (لغۃ) علماء کے درمیان اس میں اختلاف ہے اور (سنت حدیث خبر اور اثر) یہ وہ (اصطلاحات) ہیں جن کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کی گئی ہو قولا یا فعلا یا تقریرا یا صفۃ یا صحابی کی طرف یا تابعی کی طرف"

(2) قال العلامۃ المحدث ظفر احمد العثمانی ولد 1310 مات 1394: الحدیث فی عرف الشرع مایضاف الی النبی ﷺ وکانہ ارید بہ مقابلۃ القرآن لانہ قدیم وقال الطیبی الحدیث اعم من ان یکون قول النبی ﷺ او الصحابی او التابعی وفعلھم وتقریرھم

(قواعد فی علوم الحدیث ص 24)

"علامہ ظفر احمد عثمانیؒ نے فرمایا کہ شریعت کی اصطلاح میں حدیث وہ ہے جس کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کی گئی ہو اور گویا کہ اس میں قرآن کے مقابلے کا ارادہ کیا گیا ہے اس لئے کہ وہ (قرآن) قدیم ہے طیبیؒ نے فرمایا کہ حدیث نبی ﷺ یا صحابیؓ یا تابعیؒ کے قول اور ان کے فعل اور ان کی تقریر کو شامل ہے"

﴿ صحیح لذاتہ حدیث کی تعریف و شرائط ﴾

(1) قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ الکبیر ابوحنیفہ التابعی الکوفی و 61ھ، 70ھ، 80ھ وم 150ھ اخذت بسنۃ رسول اللہ ﷺ والاثار الصحاح (ای الاحادیث)عنہ التی فشت فی ایدی الثقات وفی روایۃ قال ابو حنیفہ اذجاء الحدیث عن النبی ﷺ عن الثقات اخذ نا بہ وفی روایۃ قال ابن المبارک سأل ابو عصمۃ اباحنیفہ ممن تامرنی ان اسمع الاثار (ای الاحادیث)قال من کل عدل فی ھواہ الا الشیعہ فان اصل عقدھم تضلیل اصحاب محمد ﷺ

" سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ میں نے سنت رسول اللہ ﷺ اور ان آثار صحیحہ کو لیا ہے جو ثقات کے ہاں روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئے تھے ایک اور روایت میں ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ جب ثقات کے ذریعے ہم تک نبی کریم ﷺ کی حدیث آجائے تو ہم

اس کو لیں گے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ابن المبارکؒ نے فرمایا کہ ابو عصمہؒ نے امام ابو حنیفہؒ سے پوچھا کہ آپ مجھے کس آدمی سے احادیث کے سننے کا حکم کرتے ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ برائے نام مومن کے علاوہ ہر عادل آدمی سے لینا کیونکہ انہوں نے اصحاب محمد ﷺ کو گمراہ کہنا اپنے پلے باندھ رکھا ہے"

(1)اخبار ابی حنیفه للصمیری ص10،66 (2)الانتقاء لابن عبدالبر ص 142
(3)مناقب ابی حنیفه وصاحبیه للذهبی ص34 (4)تاریخ بغداد ج13 ص340
(5)مناقب موفق مکی ج1 ص89، (6)الکفایه للخطیب ص 126وغیرها)

(2) قال الامام الحافظ المحدث الکبیر شعبة بن الحجاج المصری م160ھ خذوا العلم (یعنی الاحادیث)من المشهورین (الجرح والتعدیل ج2 ص29)

"امام شعبہ بن حجاجؒ فرماتے ہیں علم (احادیث) مشہور لوگوں سے حاصل کرو"

(3) قال الامام الحافظ المحدث الکبیر الفقیه سفیان الثوری الکوفی م161ھ:اذا حدثك ثقة عن ثقة فخذه (الجرح والتعدیل ج 2ص 29)

"امام سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ جب تجھے ثقہ راوی ثقہ سے حدیث بیان کرے پس تم اس کو لے لو"

(4) قال الامام الحافظ المحدث سعد بن ابراہیم: خذوا الحدیث من الثقات وفی روایة لا یحمل الحدیث الاعن ثقة (الجرح والتعدیل ج2 ص29)

"امام سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ثقات سے حدیث حاصل کرو ایک روایت میں ہے کہ حدیث نہ لو مگر ثقہ سے"

(5) قال الامام الحافظ المحدث الفقیه محمد بن ادریس الشافعی م204ھ اذا حدث الثقة عن الثقة حتی ینتهی الی رسول الله ﷺ فهو ثابت عن رسول الله ﷺ (المدخل للبیهقی ص104 رقم 24)

"امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ جب ثقہ ثقہ سے حدیث بیان کرے یہاں تک کہ آپ ﷺ تک پہنچا دے پس وہ آپ ﷺ سے ثابت حدیث ہے"

(6) قال الامام الحافظ المحدث الکبیر محمد بن یحی الذھلی النیسابوری م258ھ ولایجوز الاحتجاج الابالحدیث الموصل غیرالمنقطع الذی لیس فیه رجل مجھول ولا رجل مجروح (الکفایه ص20)

"امام محمد بن یحی الذھلی فرماتے ہیں کہ ایسی حدیث سے دلیل پکڑنا جائز ہے جو ملی ہوئی ہو منقطع نہ ہو (حدیث متصل) وہ کہ جس میں نہ مجہول آدمی ہو نہ مجروح ہو"

(7) قال الامام الحافظ المحدث الکبیر محمد بن اسماعیل البخاری و 194ھ م 256ھ

ماادخلت فی کتابی الجامع الاماصح وترکت من الصحاح لحال الطوال وفی روایة ماترکت من الصحیح اکثر

(1)مسألة الاحتجاج بالشافعی للخطیب ص50 (2)شروط الائمه الخمسه ص49

(3)للحازمی شروط الائمه لابن طاھر ص11 (4)ظفرالامانی للعبدالحی ص80، 81

"سیدنا امام بخاریؒ فرماتے ہیں میں نے اپنی کتاب جامع بخاری میں صرف صحیح حدیثیں جمع کی ہیں اور طوالت کی وجہ سے بہت سی صحیح حدیثیں چھوڑ دی۔ ایک روایت میں ہے جو حدیثیں چھوڑی ہیں وہ زیادہ ہیں"

(8) قال الامام الحافظ المحدث مسلم بن حجاج النیسابوریؒ متوفی 261:صنفت ھذاالمسند الصحیح من ثلثمأئةالف حدیث مسموعة وقال فی مقام آخرلیس کل شئی عندی صحیح وضعت ھا ھنا انماوضعت ھا ھنا مااجمعوا علیه وقال ابن طاھر شرط البخاری ومسلم ان یخرجاالحدیث المجمع علی ثقة رجاله الی الصحابی المشھور

(1)صحیح مسلم ج1 ص174 (2)مقدمه مسلم للنووی ج1ص13

(3)تدریب الراوی ج1ص30

"سیدنا امام مسلم بن حجاج نیسابوری فرماتے ہیں میں نے اپنی مسند الصحیح کو تین لاکھ حدیثوں سے تصنیف کیا ہے اور دوسرے مقام پر فرمایا: ہر وہ حدیث جو میرے نزدیک صحیح ہے اسے یہاں درج نہیں کیا۔ میں نے تو ان حدیثوں کو یہاں جمع کیا جن پر ائمہ محدثین کا اتفاق ہے۔ ابن طاہر نے کہا بخاری و مسلم کی شرط یہ ہے کہ وہ ایسی حدیث کی تخریج کرتے ہیں

جس کی سند کے صحابی تک تمام راویوں کے ثقہ ہونے پر اجماع ہو"

(9) قال الامام الحافظ المحدث یحییٰ بن محمد الذھلی النیسابوریؒ متوفی 261: لایکتب الخبر عن النبی ﷺ حتی یرویه ثقة عن ثقة حتی یتناهی الخبر الی النبی ﷺ بهذه الصفة ولایکون فیهم رجل مجهول ولارجل مجروح فاذاثبت الخبرعن النبی ﷺ بهذه الصفة وجب قبوله والعمل به(الکفایه فی علم الروایه ص20)

" نبی ﷺ سے مروی حدیث کو تب ہی لکھا جائے گا جب اسے ثقہ ثقہ سے روایت کرے یہاں تک کہ اسی طرح یہ سلسلہ نبی ﷺ تک پہنچے اوران راویوں میں نہ تو کوئی مجہول ہواور نہ ہی مجروح۔ جب حدیث نبی ﷺ سے اس طرح ثابت ہوجائے تو اسے قبول کرنا اوراس پر عمل کرنا واجب ہے"

(10) قال الامام الحافظ المحدث الکبیر ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیسابوری م 311ھ: المسند الصحیح عن النبی ﷺ بنقل العدل عن العدل موصولاً الیه ﷺ من غیر قطع فی اثناء الاسناد ولاجرح فی ناقلی الاخبار

(1)الصحیح ابن خزیمه ج1ص ن، (2)النکت علی ابن الصلاح لابن حجرص66)

" نبی ﷺ سے مروی صحیح حدیث وہ ہوتی ہے جسے عادل راوی عادل سے نقل کرے نبی ﷺ تک سند متصل ہو اسناد کے درمیان کوئی انقطاع نہ ہواور حدیثوں کے ناقلین پر کسی قسم کی کوئی جرح نہ ہو"

(11) قال الامام الحافظ المحدث الخطابی متوفی م 388ھ الصحیح عندهم مااتصل سنده وعدلت نقلته

(1)معالم السنن للخطابی ج1 ص11 (2)مقدمه مسلم ج1 ص16)

"علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ (حدیث) صحیح محدثین کے نزدیک وہ ہے جس کی سند متصل ہواوراس کا نقل ہونا عدالۃً ہو"

(12) قال الامام الحافظ المحدث ابوبکر السیوطیؒ متوفی 911ھ:التنبیه الخامس فی

تحقیق شرط البخاری ومسلم قال ابن طاہر شرط البخاری ومسلم ان یخرجا الحدیث المجمع علی ثقة رجاله الی الصحابی المشهور (تدریب الراوی ج1 ص97)

"سیدنا امام سیوطیؒ نے بخاری ومسلم کے شرط کے متعلق اس ابن طاہر سے نقل کیا ہے کہ بخاری ومسلم کی شرط یہ ہے کہ وہ ایسی حدیث کولاتے ہیں جس کی سند کے صحابیؓ تک تمام راویوں کے ثقہ ہونے پر اتفاق ہو"

﴿حسن لذاتہ کی تعریف وشرائط﴾

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابوعیسی الترمذی متوفیٰ 279ھ: وما ذکرنا فی هذا الکتاب حدیث حسن فانما اردنا حسن اسناده عندنا کل حدیث یروی لایکون فی اسناده من یتهم بالکذب ولایکون شاذا ویروی من غیروجه نحو ذلك فهوعندنا حدیث حسن

(العلل مع الجامع للترمذی ج 2ص 238 ومقدمہ مسلم للنوی ج1 ص16 وتدریب الراوی ص135)

"سیدنا امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے جو اس کتاب میں "حسن" کہا ہے اس سے مراد سند کا حسن ہونا ہے ہمارے نزدیک ہر وہ حدیث حسن ہے جس کی سند میں کوئی راوی متہم نہ ہو اور وہ روایت شاذ بھی نہ ہو اور وہ اسی طرح کی اور سند سے مروی ہو پس وہ حدیث ہمارے نزدیک حسن ہے"

(2) قال الامام الحافظ المحدث الخطابیؒ: والحسن ماعرف مخرجه واشتهر رجاله وعلیه مدار اکثر الحدیث وهوالذی یقبله اکثر العلماء وتستعمله عامة الفقهاء

(1)معالم السنن ج 1ص 11 (2)مقدمہ مسلم للنووی ج1 ص16)

"امام خطابی فرماتے ہیں حسن وہ ہے جس کا مخرج معروف ہو اور اس کے رجال مشہور ہوں اور اسی پر اکثر حدیث کا مدار ہو اور اکثر علماء نے اس کو قبول کیا ہو اور اس کو عام فقہاء نے استعمال کیا ہو"

(3) قال الامام الحافظ المحدث ابن حجر عسقلانیؒ: فان خف الضبط الی ان قال والمراد مع بقیة الشروط المقدمة فی حدالصحیح فهوالحسن لذاته (شرح نخبة الفکر ص30 تاص40)

"سیدنا امام حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ اگر راوی میں ضبط تام نہ ہو تو حدیث حسن لذاتہ ہوتی ہے بقیہ شروط صحیح لذاتہ والی ہیں"

﴿حسن حدیث صحیح کی قسم اور احتجاج میں صحیح کے برابر ہے﴾

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابن الصلاحؒ :من اهل الحديث من لا يفرد نوع الحسن و يجعله مندرجا في انواع الصحيح (مقدمه ابن الصلاح ص 19)

"سیدنا امام ابن الصلاحؒ نے فرمایا کہ اہل حدیث میں سے بعض وہ ہیں کہ جو حسن کو الگ قسم شمار نہیں کرتے بلکہ وہ اس کو صحیح کی اقسام میں داخل کرتے ہیں"

(2) قال امام الحافظ المحدث ابوزکریا النوویؒ متوفی 676ھ :ثم الحسن وان کان دون الصحيح فهو کالصحيح في جواز الاحتجاج به ـ والله اعلم

(1) مقدمه مسلم ج 1ص 17 (2)تقریب مع التقریب ج 1ص 128)

"امام ابوزکریا نوویؒ فرماتے ہیں کہ پھر حسن اگر چہ صحیح سے کم ہے پس وہ جواز احتجاج میں صحیح کی طرح ہے"

(3) قال الامام الحافظ المحدث ابن حجر عسقلانیؒ :الحسن لذاته وهذا القسم من الحسن مشارك للصحيح في الاحتجاج به (شرح نخبه الفكر ص 43،42،ونزهة النظر ص 41)

"امام ابن حجرؒ نے فرمایا حسن لذاتہ، حسن کی یہ قسم استدلال کرنے میں صحیح کے ساتھ شریک ہے"

﴿صحیح احادیث کی دس قسمیں ہیں﴾

(1) قال الامام الحافظ المحدث الکبیر ابوعبداللہ محمد الحاکم النیسابوری متوفی 405:ذکر معرفة انواع الصحيح من الحديث منقسم على عشرة اقسام خمسة متفق عليها وخمسة مختلف فيها (المدخل فی الکتاب الاکلیل ج1 ص33)

"امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ انواع صحیح کی معرفت کا ذکر اور حدیث صحیح دس قسموں پر تقسیم ہوتی ہے پانچ اتفاقی ہیں، پانچ اختلافی ہیں"

(2) قال الامام الحافظ المحدث ابن الاثیر الجزری متوفی 606ھ القسم الاول فی

الصحیح وینقسم الی عشرة انواع خمسة متفق علی صحتها وخمسة مختلف فی صحتها (الجامع الاصول ج 1ص91)

"سیدنا امام ابن الاثیر الجزریؒ نے فرمایا، صحیح حدیث کی اقسام پہلی قسم صحیح کے بیان میں ہے اس کی دس قسمیں ہیں۔ پانچ کی صحت میں اتفاق ہے اور پانچ کی صحت میں اختلاف ہے"

(3) قال الامام الحافظ المحدث ابن حجر عسقلانیؒ واما ما ذکره الحاکم فی کتاب المدخل له ان الصحیح من الحدیث ینقسم عشرة اقسام خمسة متفق علیها وخمسة مختلف فیها (النکت علی مقدمه ابن الصلاح ج1 ص366)

"سیدنا امام ابن حجرؒ نے فرمایا کہ امام حاکم نے اپنی کتاب مدخل میں کہا ہے کہ صحیح حدیث کی دس اقسام ہیں پانچ اتفاقی اور پانچ اختلافی ہیں"

﴿شاذ حدیث کی تعریف (یعنی شاذ لغوی واصطلاحی)﴾

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابو عبداللہ الحاکم النیسابوریؒ: ذکر النوع الثانی والعشرین من علوم الحدیث هذا النوع من معرفة الشاذ من الروایات الی ان قال فاما الشاذ فانه حدیث یتفرد به ثقة من الثقات ولیس للحدیث اصل متابع لذلك الثقه (معرفة علوم الحدیث للحاکم ج1 ص119)

"امام حاکمؒ فرماتے ہیں کہ علوم حدیث میں سے 22ویں قسم کا ذکر ہے یہ روایات میں سے شاذ کی معرفت ہے شاذ وہ حدیث ہے کہ ثقہ ثقات سے روایت کرنے میں اکیلا ہو اور اس ثقہ کی حدیث کا کوئی متابع بھی نہ ہو"

تنبیہ: امام طحاویؒ م 321ھ امام بن حارث قیروانیؒ م 361ھ، امام ابو یعلیٰ م 446ھ م446ھ کے نزدیک بھی یہی تعریف ہے جو لغوی ہے۔

(2) قال الامام الحافظ المحدث یونس بن عبدالاعلی قال لی الشافعیؒ: لیس الشاذ من الحدیث ان یروی الثقة مالا یرویه غیره هذا لیس بشاذ انما الشاذ ان یروی الثقة حدیثا یخالف فیه الناس هذا الشاذ من الحدیث (معرفة علوم الحدیث ص119 باب ایضا)

"امام ابو یونس بن عبد الاعلیٰؒ نے فرمایا کہ مجھے امام شافعیؒ نے فرمایا کہ شاذ یہ نہیں کہ اس کو ثقہ نقل کرے اس کے علاوہ کوئی نقل نہ کرے یہ شاذ نہیں ہے شاذ تو یہ ہے کہ ثقہ ثقات کی مخالفت کرے یہ حدیث شاذ ہے"

﴿بعض لوگ تحقیق نہیں کرتے بلکہ بغیر تحقیق کے متقدمین کی اندھی تقلید کرتے ہیں﴾

(1) قال الامام الحافظ المحدث ابن حجر عسقلانی الشافعیؒ متوفی 852ھ ان کثیر امن المحدثین وغیرھم (یعنی العلماء) یستروحون بنقل کلام من یتقدمھم مقلدین له ویکون الاول مااتقن ولا حرربل یتبعونه تحسینا للظن به والاتقان بخلاف (ذلک)

(ھدی الساری لابن حجر ص 466 منیریہ مصر و فی نسخۃ 648 بیروت وفی نسخۃ ج 1 ص 465 بیروت)

"سیدنا ابن حجرؒ نے فرمایا کہ بہت سے محدثین وعلماء پہلے والوں کی تقلید کرتے ہوئے ان کے کلام کو نقل کرکے راحت محسوس کرتے ہیں اور پہلے والے نے تحقیق کرکے لکھا نہیں ہوتا اور محدثین وعلماء حسن ظن کرکے اس کی اتباع کرتے ہیں حالانکہ حقیقت اس کے خلاف ہے"

﴿ان الفاظ کا بیان جن سے نسخ منع وترک ثابت ہوتا ہے﴾

چند مثالیں اور نمونے درج ذیل ہیں:

(1) سیدنا عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا اول مانسخ من القرآن تحویل قبلہ پہلے بیت المقدس پھر بیت اللہ قبلہ ٹھہرا ہے۔(الناسخ والمنسوخ للقاسم ج 1 ص 18، الناسخ والمنسوخ للنحاس ج 1 ص 17)

فائدہ: اس میں پہلے اور بعد کے لفظ ترک سے نسخ منع ثابت ہے

(2) سیدنا زید بن ارقمؓ سے مرفوعا ہے کہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے نماز میں باتیں کرتے تھے حتی کہ اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی (وقوموا للہ قانتین، البقرہ رقم 238) پھر نماز میں سکوت کا حکم ہوا باتیں کرنے سے منع کر دیا گیا۔ نھینا عن الکلام ناسخ للکلام فی الصلاۃ (الناسخ والمنسوخ للقاسم ج 1 ص 24، الناسخ والمنسوخ للنحاس ج 1 ص 80)

فائدہ: اس میں نھینا عن الکلام وامرنا بالسکوت کے لفظوں پہلے اور بعد سے نسخ

وترک ومنع ثابت ہے۔

(3) سیدنا زید بن حارثؓ وابوھریرہؓ وسیدہ عائشہؓ وسیدنا سلمۃ بن سلامۃؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیز سے وضوء واجب ہے لیکن سیدنا ابن عباسؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ ﷺ نے بکری کا بھنا ہوا شانہ کھایا (اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضا) پھر نماز پڑھی اور نیا وضوء نہیں کیا اور سیدنا جابر بن عبداللہؓ نے فرمایا کان آخرالامرین من رسول اللہ ﷺ ترک الوضوء مما مست النار) آخر حکم وامر رسول اقدس ﷺ سے ترک وضوء کا ہے۔

(1) صحیح مسلم ج1 ص156،157 باب نسخ الوضوء ممامست النار

(2) صحیح ابوداود ج1 ص48 باب فی ترک الوضوء ممامست النار

(3) صحیح الترمذی ج1 ص116 باب فی ترک الوضوء ممامست النار

(4) صحیح النسائی ج1 ص108 باب ترک الوضوء مماغیرت النار

(5) صحیح ابن ماجہ ج1 ص164 باب الرخصۃ فی ذلک

(6) ناسخ الحدیث ومنسوخہ لابن شاہین ج1 ص73 باب الخلاف فی ذلک ونسخ الوضوء ممامست النار

(7) الاعتبار فی الناسخ للحازمی ج1 ص46 وباب الوضوء مما مست النار

(8) الاعلام العالم بعدرسوخہ بناسخ الحدیث ومنسوخہ لابن الجوزی ج۱ ص104، 107، باب الوضوء ممامست النار وذکرمایخالف ھذاوغیرھا۔

فائدۃ: ان مذکورہ احادیث میں لفظ ولم یتوضأ وآخرالامرین اورترک کے الفاظ سے نسخ وترک ومنع ثابت ہے۔ وللہ الحمد

(4) قیام للجنازۃ عن عثمانؓ، سعید بن زیدؓ ابن عمرؓ، عبداللہ بن عمروؓ، سھل بن حنیفؓ، قیس بن سعدؓ، جابر بن عبداللہؓ، زید بن ثابتؓ، یزید بن ثابتؓ، ابوسعید الخدریؓ، عامر بن ربیعہؓ، حسین بن علیؓ، ابن عباسؓ، ابوھریرہؓ وغیرھم سے مرفوعا ثابت ہے لیکن سیدنا علیؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ مافعل ذلک رسول اللہ ﷺ الامرۃ واحدۃ فلمانھی انتھی وفی روایۃ انما قام رسول اللہ ﷺ مرۃ واحدۃ ثم لم یعد قال ابن شاہین فھذا یدل علی ان الحدیث فی القیام للجنازۃ منسوخ بقول علیؓ الامرۃ واحدۃ

(1) اعلام العالم بعد رسوخہ بناسخ الحدیث ج1 ص297 و منسوخہ لابن الجوزی ج1 ص297

(2)السنن الکبری للنسائی ج 2ص 421رقم باب الرخصة فی ترک القیام

(3)امالی المحاملی ج1 ص184 رقم159 حدیث بشر بن مطر ج1 ص4 رقم3 وغیرھا)

(4) ناسخ الحدیث ومنسوخه لابن شاھین ج1 ص 300،295،حدیث آخر وھو فی القیام للجنازة

(5)مسندالحمیدی ج1 ص178، 179رقم 50، 51،

(6)مصنف ابن ابی شیبه ج 3 ص40 رقم11919

فائدہ: ان مذکورہ احادیث میں الامرة واحدة اور نھی اور ثم لم یعد کے لفظوں سے نسخ وترک ومنع ثابت ہے۔

(5) بتصریح سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ، سعد بن ابی وقاصؓ، وائل بن حجرؓ پہلے رکوع میں تطبیق تھی پھر بعد میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم ہوا تطبیق والا عمل منسوخ، متروک منع ہو گیا انـــــا

نھینا وامرنا قد کنا نفعل ھذاثم امرنا بھذا وقد ترک کنا نفعل ذلك حتی نھینا عنه وامرنا وکان یفعل ثم ترك عن عبداللہ بن مسعودؓ، وائل بن حجرؓ، سعد بن ابی وقاصؓ وغیرھم

(1)صحیح مسلم ج1 ص378 باب الندب الی وضع الایدی علی الرکب فی الرکوع ونسخ التطبیق

(2) الصحیح السنن لابی داؤد ج1 ص199باب من لم یذکر و ص229 باب وضع الیدین علی الرکبتین

(3)الصحیح والسنن للترمذی ج2 ص 43باب ماجاء فی وضع الیدین علی الرکبتین فی الرکوع

(4)الصحیح والسنن المجتبی للنسائی ج 2 ص 184 ، 185 باب التطبیق

(5)الصحیح والسنن ابن ماجه ص 283 باب وضع الیدین علی الرکبتین

(6) کتاب الاثار لابی حنیفه بروایت القاضی ج1 ص49 رقم252 باب السھو

(7)مسند ابو داؤد الطیالسی ج 1ص 168رقم204

(8)مصنف عبدالرزاق ج2 ص151 باب کیف الرکوع والسجود ص 179 باب موضع الیدین

(9)مسندالحمیدی ج1 ص193 رقم79 احادیث سعد بن ابی وقاص

(10)مسندابن ابی شیبه ج 1ص 140رقم188ص 158رقم 222

(11)مصنف ابن ابی شیبه ج 1ص221 رقم2540 تا 2544 باب من کان یطبق یدیه بین فخذیه

(12)مسنداحمد ج 6ص68 رقم3588

(13)جزء رفع الیدین للبخاری ص28رقم 32

(14)مسندالبزار ج 4ص301 رقم1479 ص355 رقم1558 ج 5ص 46رقم1608

(15)السنن الکبری للنسائی ج 1ص 321رقم623، 625 باب التطبیق وباب نسخ ذلك

(16)مسندابی یعلی ج2 ص134 رقم812 ج9 ص114 رقم5184 ص 139رقم5203

(17)المنتقی لابن الجارود1ص 59رقم196 صفة صلاة رسول اللہ ﷺ

(18)صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 301 رقم 595، باب ذکر نسخ التطبیق فی الرکوع

(19)مختصر الاحکام للطوسی ج 2ص 104 رقم 238،239، باب ماجاء فی وضع الید علی الرکبة

(20)حدیث السراج ج 2ص 70 رقم 265، 266، 267، ص 106 رقم 445 وغیرھا

(21)صحیح ابن عوانہ ج 1 ص 485 رقم 1804 تا 1808، 1809 والبیان المعارض انہ منسوخ

(22)سنن شرح معانی الاثار للطحاوی ج 1 ص 229 باب التطبیق فی الرکوع

(23)المسند للشاشی ج 1ص 274 رقم 367

(24)صحیح ابن حبان ج 5ص 200، 201 رقم 1882 باب ذکرالاسربوضع الیدین الخ

(25)سنن الدارقطنی ج 2ص 137 باب ذکر نسخ التطبیق الخ

(26)المستدرک للحاکم ج 1ص 346 رقم 815

(27)صحیح ابی نعیم ج 2 ص 134 رقم 1176 باب التطبیق فی الرکوع

(28)السنن الکبری للبیھقی ج 2ص 112 رقم 2532 ص 171 رقم 2542 ص 119 رقم 2543

(29)معرفة والسنن والآثار للبیھقی ج 2 ص 436 باب وضع الیدین علی الرکبتین فی الرکوع ونسخ التطبیق

(30)شرح السنة للبغوی ج 3ص 93 باب ھیئة الرکوع

(31)معجم ابن عساکر ج 2ص 1055 رقم 1364

(32)الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الاثار للحازمی ج 1 ص 6، 83، باب ماجاء فی التطبیق

(33)الاعلام العالم بعدرسوخه بناسخ الحدیث ومنسوخه لابن الجوزی ج 1 ص 221، 222،

فائدہ : ابوشعیب احادیث صحیحہ کے الفاظ ثم امرنا بھذا وقد ترک وثم ترک و نھینا وبتصریح ائمہ تطبیق فی الرکوع منسوخ، متروک ومنع ہے۔ وللہ الحمد

﴾درج ذیل ائمہ نے ناسخ منسوخ پر کتب لکھی ہیں﴿

(1)امام قتادہ متوفی 117

(2)امام زھری متوفی 124

(3)امام قاسم بن سلام متوفی 224

(4)امام ابوبکر الاثرم متوفی 273

(5)امام ابوجعفر النحاسی متوفی 338

(6)امام ابن شاھین متوفی 385

(7)امام ھبةاللہ المقری متوفی 410

(8)امام ابن حزم متوفی 456

(9)امام ابوبکر محمد الحازمی متوفی 584

(10)امام عبدالرحمن بن الجوزی متوفی 597

(11)امام ھبةاللہ ابن البارزی متوفی 738

(12)امام مرعی بن یوسف متوفی 1033

(13)امام ابوجعفر الطحاوی متوفی 321

خلاصہ: قال ابوشعیب نھینا، ترک، امرنا بلم، الامرة واحدة، ثم لم یعد، وقد ترک، ثم ترک، **وغیرھا کے الفاظ ناسخ ومنع وترک ثابت کرتے ہیں۔ وللہ الحمد**

﴿رفع اليدين فی الصلاۃ کی تفصیل﴾

مسئلہ رفع الیدین فی افتتاح الصلاۃ عندالرکوع وعندالسجود واذاقام بین الرکعتین واذاقام من الرکعتین نبی ﷺ کے دور نبوت میں تین حالتوں پر مبنی ہے کمارو ی عن معاذبن جبلؓ قال احیلت الصلاۃ ثلاثۃ احوال الحدیث

(1)الصحیح والسنن لابی داؤد ج1 ص138 رقم506 ص140 رقم507)

"سیدنا معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے فرمایا کہ نماز کے احکام تین دفعہ تبدیل ہوئے ہیں۔

﴿یہ حدیث درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1)مسنداحمد ج36 ص436 رقم22124 (2)صحیح ابن خزیمہ ج1 ص199 رقم383،384

(3)شرح مشکل الاثار ج 1ص417 رقم478 (4)المسندللشاشی ج 3ص209 رقم1362-1363

(5)معجم ابن الاعرابی ج 2ص 421رقم806 (6)المعجم الکبیر للطبرانی ج 20ص 132رقم 270

(7)السنن الکبری للبیھقی ج 1ص576 رقم1838 (8)معرفۃ السنن والآثار للبیھقی ج6 ص224رقم 8528

(9)التمھید لابن عبدالبر ج 24ص26 (10)جامع الاصول لابن الاثیر ج 5ص 271رقم3355

﴿اثبات حالت اول یعنی سجدوں کی رفع الیدین کا ثبوت﴾

(1)عن ابن عمرؓ مرفوعا یرفع یدیہ فی الرکوع والسجود وفی روایۃ کان یرفع یدیہ اذا رکع واذاسجد وفی روایۃ کان یرفع یدیہ فی کل خفض ورفع وبین السجدتین اسانیدھم صحاح

(1)مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص3366 رقم15 (2)جزء رفع الیدین للبخاری ص48 رقم 83
(3) تحفۃ الاخیار بترتیب شرح مشکل الآثار للطحاوی ج2 ص20 رقم24 وغیرھا

" سیدنا ابن عمرؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ ﷺ رکوع وسجود میں رفع الیدین کرتے تھے اوردوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جب رکوع وسجدہ کرتے تو رفع یدین کرتے تھے تیسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ہر اونچ نیچ اور دو سجدوں کے درمیان میں رفع الیدین کرتے تھے"

(2)وعن مالک بن الحویرثؓ مرفوعا رفع یدیہ فی صلاتہ (اذاکبر) واذارکع واذ ارفع رأسہ من الرکوع واذاسجد واذارفع رأسہ من السجود حتی یحاذی بھما

فروع اذنیه وفی روایة وکان یرفع یدیه حیال فروع اذنیه فی الرکوع والسجود قال ابو شعیب اسانید هم صحاح

(1)الصحیح السنن المجتبی للنسائی ج2ص205 رقم 1085
(2)صحیح ابوعوانہ ج1 ص427 رقم1590
(3)مسنداحمد ج24 ص 366 رقم 15600 ج 34ص 162رقم20537

"سیدنا مالک بن حویرثؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ ﷺ نماز کے شروع میں جب تکبیر کہتے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور جب سجدہ کرتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے حتی کہ دونوں کانوں کی لو کے برابر کرتے دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ رکوع وسجود میں کانوں کی لو کے برابر تک رفع الیدین کرتے تھے"

قال ابوشعیب وفی الباب عن علی بن ابی طالبؓ وجابر بن عبداللہؓ وعبدالله بن عباسؓ وعبدالله بن الزبیرؓ وانس بن مالکؓ وابی ہریرةؓ وابوحمید الساعدیؓ وسهل بن سعد الساعدیؓ وعمیر بن حبیبؓ ووائل بن حجرؓ وغیرهم کما لایخفی علی اهل العلم

﴿ترک ونسخ حالت اول یعنی سجدوں کی رفع یدین کا ترک ونسخ﴾

(1)عن عبدالله بن عمرؓ مرفوعا کان یرفع یدیه حذو منکبیه اذاافتتح الصلاة واذا کبر للرکوع واذارفع رأسه من الرکوع رفعهما کذلك ایضاوقال سمع الله لمن حمده ربنالك الحمد وکان لایفعل ذلك فی السجود وفی روایة ولایفعل ذلك حین یسجد ولاحین یرفع رأسه من السجود وفی روایة لایرفعهما بین السجدتین

(1)صحیح بخاری ج1 ص148 رقم735، 738 (2)صحیح مسلم ج 1ص 292رقم 390
(3)الصحیح والسنن لابی داؤد ج1 ص192 رقم722 وغیرها

"سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ ﷺ رفع یدین کندھوں کے برابر کرتے جب نماز شروع کرتے اور جب تکبیر کہتے رکوع کے لئے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی رفع الیدین کرتے اسی طرح اور سمع الله لمن حمده اور ربنالك الحمد کہتے تھے اور یہ فعل سجدوں میں نہ کرتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ یہ فعل نہ سجدہ کرتے وقت اور نہ

سجدوں سے سر اٹھاتے وقت کرتے، تیسری روایت میں کہ آپ ﷺ دو سجدوں کے درمیان میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے وفی الباب عن ابی موسی الاشعری وعلی رضی اللہ عنہما"

قال ابوشعیب ان احادیث میں حالت اول کی رفع الیدین لفظ لا کے ساتھ منسوخ ومنع ومتروک ثابت ہے۔

﴿اثبات حالت الثانی یعنی دو رکعتوں کے درمیان اوران کے بعد کھڑے ہوکر رفع الیدین کرنے کا ثبوت﴾

(1) عن عبداللہ بن عمرؓ مرفوعا کان اذادخل فی الصلاۃ کبرورفع یدیہ واذارکع رفع یدیہ واذاقال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ واذاقام من الرکعتین رفع یدیہ ورفع ذلک ابن عمر الی النبی ﷺ وفی روایۃ کان اذادخل فی الصلاۃ رفع یدیہ واذارکع واذارفع رأسہ من الرکوع وبین الرکعتین کل ذلک یرفع یدیہ حذوالمنکبین وفی روایۃ اذاقام فی الرکعتین کبر ورفع یدیہ

(1) صحیح البخاری ج1 ص148 رقم739 (2) السنن الصغیر للبیھقی ج1 ص141 رقم363
(3) الصحیح والسنن لابی داؤد ج1 ص115 (4) خلافیات بیھقی ج2 ص335
(5) المحلی بالآثار لابن حزم ج3 ص6 وغیرھا

"سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو بھی رفع الیدین کرتے تھے اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو بھی رفع الیدین کرتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو بھی رفع الیدین کرتے تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے اور جب رکوع کرتے اور کب رکوع سے سر اٹھاتے اور دو رکعتوں کے درمیان ان سب مقام پر رفع الیدین کرتے تھے تیسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ جب دو رکعاتوں کے درمیان میں کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے تھے"

(2) وعن انس بن مالکؓ مرفوعا فکان اذاکبر رفع یدیہ فی کل خفض ورفع وبین الرکعتین

(المعجم لابن الاعرابی ج3 ص841 رقم1945) قال ابو شعیب اسنادہ صحیح

"سیدنا انس بن مالکؓ سے مرفوعا روایت ہے کہ آپ ﷺ جب نماز میں تکبیر کہتے تو ہر اونچ نیچ یعنی رکوع وسجود میں رفع الیدین کرتے تھے اور دو رکعتوں کے درمیان میں بھی کرتے تھے"

﴿ترک ونسخ منع حالت ثانی یعنی دو رکعتوں کے درمیان اور اس کے بعد کھڑے ہوکر ترک ونسخ رفع یدین کا ثبوت﴾

(1)عن عبدالله بن عمرؓ مرفوعا اذادخل فی الصلاة رفع یدیه نحو صدره و اذا رکع واذارفع رأسه من الرکوع ولایرفع بعد ذلك ۔قال ابن حجر اخرجه الدارقطنی فی لغرائب باسنادحسن وظاهره یشمل النفی عماعدالمواطن الثلاثة۔ قال ابو شعیب اسانیدهم صحاح علی شرط البخاری ومسلم

(1)الناسخ الحدیث ومنسوخه لابن شاهین ج 1ص153 رقم244

(2)تاریخ دمشق ج51 ص48 رقم10739

(3)الغرائب مالك للدار قطنی بحواله فتح الباری ج 2ص 281)

"سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوعا روایت ہے کہ آپ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو سینے کے قریب تک رفع الیدین کرتے تھے اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تب بھی کرتے تھے اور اس کے بعد (پوری نماز میں) رفع الیدین نہ کرتے تھے"

(2)عن ابن عمرؓ مرفوعااذادخل فی الصلاة رفع یدیه نحوصدره واذارکع واذارفع رأسه من الرکوع ولایرفع بعد ذلك۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم (الفوائد المنتقاة لابن ابی الفوارس ج1 ص171 رقم 170)

"سیدنا ابن عمرؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو رفع یدین سینے کے قریب تک کرتے تھے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی کرتے اس کے بعد (پوری نماز میں) رفع یدین نہیں کرتے تھے"

قال ابوشعیب مذکورہ احادیث میں بین الرکعتین واذاقام من الرکعتین وسجود کی رفع الیدین لفظ لا کے ساتھ منع منسوخ ومتروک ثابت ہے یہ دوسری حالت کا نسخ ومنع ترک ثابت ہے۔ وللہ الحمد

﴿اثبات حالت ثالث یعنی رکوع میں جاتے اوراٹھتے وقت رفع الیدین کرنے کا ثبوت﴾

(1) عن عبدالله بن عمرؓ مرفوعااذاقام فی الصلاة رفع یدیه حتی تکونا حذومنکبیه وکان یفعل ذلك حین یکبر للرکوع ویفعل ذلك اذارفع رأسه من الرکوع و یقول سمع الله لمن حمده الحدیث

(1)صحیح بخاری ج 1ص 148رقم 736 (2)صحیح مسلم ج1 ص292 رقم390
(3)الصحیح والسنن والمجتبی للنسائی ج 2 ص 121 رقم 877 وغیرها

"سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کرتے تھے اور یہی فعل آپ ﷺ رکوع کی تکبیر کے وقت کرتے اور یہی فعل آپ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی کرتے تھے اور سمع الله لمن حمده کہتے تھے"

(2)عن مالك بن الحویرثؓ مرفوعا کان اذاکبر رفع یدیه حتی یحاذی بهما اذنیه واذارکع رفع یدیه حتی یحاذی بهمااذنیه واذارفع رأسه من الرکوع فقال سمع الله لمن حمده فعل مثل ذلك

(1)صحیح مسلم ج 1ص 293رقم391 (2)صحیح بخاری ج1 ص148 رقم737
(3) الصحیح والسنن المجتبی للنسائی ج2 ص121 رقم877 وغیرها

"سیدنا مالک بن الحویرثؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے حتی کہ دونوں کانوں کے برابر تک کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو بھی رفع الیدین کرتے حتی کہ دونوں کانوں کے برابر تک کر لیتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سمع الله لمن حمده کہتے رفع الیدین والا فعل اسی کی مثل کرتے تھے"

﴿ترک ونسخ ومنع حالت ثالث یعنی رکوع کرتے واٹھتے وقت کی رفع الیدین کے ترک ونسخ کا ثبوت﴾

(1)عن عبداللہ بن عمرؓ مرفوعااذاافتتح الصلاۃ رفع یدیه حذومنکیه واذااراد ان یرکع وبعدمایرفع رأسه من الرکوع فلایرفع ولابین السجدتین وفی روایة واذااراد ان یرکع وبعد مایرفع رأسه من الرکوع لایرفعهما وقال بعضهم ولایرفع بین السجدتین۔ قال ابو شعیب اسانیدهم علی شرط البخاری و مسلم

(1)مسند الحمیدی ج 2ص 277رقم 614فی نسخة ج1 ص515 رقم626

(2) صحیح ابی عوانه ج1 ص334 رقم1251 وفی نسخه ج 1ص 423رقم1573، 1574)

"سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کیااور جب رکوع کیااور رکوع کے بعد سر اٹھایا تو رفع الیدین نہیں کیا اور نہ دوسجدوں کے درمیان رفع الیدین کیا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے جب رکوع کیااور رکوع کے بعد سر اٹھایا تو رفع الیدین نہیں کیااور بعض راویوں نے بیان کیا کہ سجدوں کے درمیان میں بھی رفع الیدین نہیں کیا"

(2) وعن ابن عمرؓ مرفوعا کان یرفع یدیه اذاافتتح الصلاۃ ثم لایعود وفی روایة کنا مع رسول اللہ ﷺ بمکة نرفع ایدینا فی بدء الصلاۃ وفی داخل الصلاۃ عندالرکوع فلماهاجر النبی ﷺ الی المدینه ترك رفع الیدین فی داخل الصلاۃ عندالرکوع وثبت علی رفع الیدین فی بدء الصلاۃ ۔ قال الحافظ المغلطائیؒ و بحدیث لاباس بسنده ذکره البیهقی فی الخلافیات۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیباً (خلافیات للبیهقی ج 2 ص386 رقم 1758 واخبارالفقهاء والمحدثین للقیروانی ص214 و شرح ماجه للمغلطائی ج1 ص1472 وغیرها

"سیدنا ابن عمرؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے دوسری روایت میں ہے کہ ہم رسول اقدس ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں ابتداء الصلاۃ و رکوع (وغیرہ) کی رفع الیدین کرتے تھے جب آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی (ایام اخیرہ) میں رکوع کی رفع الیدین ترک کردی چھوڑ دی اور ابتداء الصلاۃ والی رفع الیدین کو نہیں چھوڑا اس عمل پر ثابت قدم رہے (یعنی ہمیشہ کیا)"

(3)عن عبداللہ (ابن مسعودؓ)مرفوعاقام فرفع یدیه اول مرۃ ثم لم یعد وفی روایة ثم لم

یرفع وفی روایة فصلی فلم یرفع یدیه الامرة واحدة وفی روایة فلم یرفع یدیه الافی اول مرة وفی روایة کان لایرفع یدیه الاعندافتتاح الصلاة ولایعود شئی من ذلک قال ابو شعیب اسانید هم صحاح

(1) الصحیح والسنن لابی داؤد ج1 ص126 (2) الصحیح والسنن للترمذی ج2 ص40 رقم257

(3) مسند ابی حنیفه بروایة الحصفکی ص423، 424 رقم97

(4) الصحیح والسنن المجتبی للنسائی ج2 ص182 رقم1026 ص195 رقم1058

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے مرفوعا مروی ہے کہ آپ ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو رفع الیدین اول ایک مرتبہ کیا پھر دوباری پوری نماز میں نہیں کیا دوسری روایت میں ہے کہ پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا تیسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز پڑھی (آمیں) رفع یدین نہیں کیا مگر (شروع میں) ایک مرتبہ چھوتھی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے (نماز میں) رفع الیدین نہیں کیا مگر اول میں ایک مرتبہ پانچویں روایت میں ہے کہ آپ ﷺ رفع یدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت اور پوری نماز میں پھر کسی جگہ نہ کرتے تھے"

قال ابوشعیب مذکورہ احادیث میں قبل الرکوع وبعدالرکوع کی رفع الیدین لفظ فلا یرفع ،ولایرفعهما ،ترک رفع الیدین عندالرکوع ،ثم لم یعد ثم لم یر فع فلم یرفع یدیه الا مرة واحدة فلم یرفع یدیه الافی اول مرة اورلایرفع یدیه الاعندالافتتاح الصلاة ولایعود کے الفاظ سے **منسوخ ومتروک ومنع ثابت ہے یہ تیسری حالت کی تبدیلی ترک ونسخ ثابت ہے۔وللہ الحمد**

☆☆☆☆☆

﴿باب اول﴾

﴿ترك رفع اليدين فى الصلاة بعد الافتتاح﴾

نماز فریضہ مکتوبہ تبعاً سنت ونفل سوی الوتر والعیدین کی ابتداء میں رفع الیدین کا کرنا اوراس کے علاوہ ترک کا اثبات ادلہ اربعہ کی ترتیب سے ملاحظہ فرمائیں۔

﴿قرآن مع التفسير ترك رفع اليدين فى الصلاة بعد الافتتاح﴾

آیت مبارکہ نمبر (1) قال عزوجل قد افلح المومنون الذين هم فى صلاتهم خاشعون(القرآن سورة مؤمنون آیت نمبر1، 2)

"اللہ عزوجل نے فرمایا کہ تحقیق کامیاب ہوگئے وہ مؤمن جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع کرتے ہیں"

تفسیری حدیث نمبر (1) تفسیری حدیث: قدقال عبدالله بن عباسؓ فى تفسيرهذه الآية مخبتون متواضعون لايلتفتون يمينا ولاشمالا ولايرفعون ايديهم فى الصلاة ـقال ابوشعيب اسناده مقبول فى التفسير (تفسير ابن عباس ص 284 طبع بيروت وفى نسخة ص 213طبع باكستان)

"سیدنا ابن عباسؓ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خاشعون وہ لوگ ہیں جو تواضع اور انکساری اختیار کرتے ہیں اوردائیں بائیں توجہ نہیں کرتے اورنماز کے اندر (یعنی رکوع و سجود میں) رفع الیدین نہیں کرتے"

تفسیری حدیث نمبر (2) قدقال الحسن البصریؒ فى تفسير هذه الآية خاشعون الذين لايرفعون ايديهم فى الصلاة الافى التكبيرة الاولىٰ (تفسير سمرقندى ج2 ص408 طبع بيروت)

"سیدنا حسن بصریؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ خاشعون وہ لوگ ہیں جو تکبیر اولی کے علاوہ نماز کے اندر (یعنی رکوع وسجود وغیرہ میں) رفع الیدین نہیں کرتے"

تنبیہ: درج ذیل ائمہ کے نزدیک صحابی کی تفسیر مسند مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔

(1)امام محمدبن اسماعیل البخاریؒ متوفی256ھ مستدرك حاكم ج1 ص79، 211،ج2 ص283

(2)امام مسلم بن حجاج النیسابوری متوفی 261ھ مستدرک حاکم ج 1 ص 79، 211، ج 2 ص 283
(3)امام محمد ماتریدی متوفی 333ھ تفسیر ماتریدی ج 1 ص 260
(4)امام محمد الحاکم متوفی 405ھ مستدرک حاکم ج 1 ص 726 و ج 4 ص 619 معرفة علوم الحدیث ص 19
(5)امام علی بن العطارؒ متوفی 724ھ العدة فی شرح العمدة ج 3 ص 1521
(6)امام ابن الصلاح متوفی 643ھ مقدمہ ابن الصلاح ص 50 ص 124
(7)امام ضیاء المقدسی متوفی 643ھ الاحادیث المختارہ للمقدسی ج 2 ص 163
(8)امام یحیٰ النووی متوفی 676ھ تقریب ص 34
(9)امام ابو اسحاق الجعبری متوفی 732ھ رسوم الحدیث ص 65
(10)امام محمد بن جماعة متوفی 733ھ المنهل الروی ص 41
(11)امام حسین الطیبی متوفی 743ھ شرح مشکاة للطیبی ج 8 ص 2411 و الخلاصة ص 71
(12)امام محمد ابن القیم متوفی 751ھ اعلام الموقعین ج 1 ص 129 ج 6 ص 31 و الکلام علی مسألة السماع ج 1 ص 282
(13)امام خلیل علائی متوفی 761ھ احمال الاصابة للعلائی ص 74
(14)امام ابن کثیر الدمشقی متوفی 774ھ الباعث الحثیث ص 47
(15)امام محمد الکرمانی متوفی 786ھ الکوکب الدراری فی شرح البخاری ج 24 ص 163

اس کے علاوہ تقریب 18 مزید ائمہؒ نے یہی اصول بیان کیا ہے۔

فائدہ: اس آیت کی تفسیر سیدنا ابن عباسؓ و سیدنا حسن بصریؒ سے ہے جنہوں نے تفسیر نبی اقدس ﷺ اور صحابہ کرامؓ سے پڑھی تھی جس میں بالکل واضح ہے کہ تکبیر اولیٰ کے علاوہ نماز میں کسی جگہ رفع الیدین کرنا خشوع و خضوع کے خلاف ہے اور لفظ لا سے نفی و منع و منسوخ اور متروک ثابت ہے اللہ تعالیٰ ماننے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

آیت مبارکہ نمبر (2) قال عزو جل فصل لربك و انحر (القرآن سورۃ الکوثر آیت نمبر 2)

تفسیری حدیث نمبر (1) عن علیؓ فی تفسیر هذه الآية ای برفع يديه فی التكبير الی نحره (تفسیر قرطبی ج 20 ص 219)

"سیدنا علیؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ بیشک رفع الیدین تکبیر تحریمہ میں سینے کی طرف کرنا ہے"

تفسیری حدیث نمبر (2) عن ابن عباسؓ فی قوله (فصل لربك و انحر) قال ان الله اوحى الى الرسوله ان يرفع يديك حذاء نحرك اذا كبر للصلاة الخ (اخرجه ابن مردويه بحواله الدر المنثور ج 8 ص 650)

"سیدنا ابن عباسؓ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اقدس ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ تو رفع الیدین اپنے سینے کے اوپر کے برابر کر جب نماز کے لئے تکبیر کہے"

تفسیری حدیث نمبر (3) عن ابی جعفرؒ (فی قوله فصل لربك وانحر) الصلاة وانحر برفع یدیه اول مایکبر فی الافتتاح فی روایة اذاکبر للاحرام

(1)تفسیر ابن جریر الطبری ج24 ص652 (2)اعراب القرآن للنحاسی ج 5ص 188

"سیدنا ابو جعفر الباقرؒ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ نماز پڑھ اور رفع الیدین کر اول تکبیر نماز کے شروع میں دوسری روایت میں ہے کہ جب تحریمہ کیلئے تکبیر کہہ تو رفع الیدین کر"

تفسیر ی حدیث نمبر (4) عن جعفر بن علیؒ فی تفسیر هذه الا یة قال یرفع یدیه اول ما یکبر للاحرام الی النحر(تفسیر القرطبی ج 20ص 219)

"سیدنا جعفر صادقؒ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ (نماز) کے اول میں تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے سینے کی طرف رفع الیدین کریں"

﴿یہ تفسیری حدیث درج ذیل کتابوں میں ہے﴾

(1) النکت الدالة للکرجی ج4 ص554 (2)تفسیر الثعلبی ج10 ص312
(3) تفسیر ماوردی ج 6ص 355 (4)تفسیر ابن کثیر ج 8ص503
(5) الراج المنیر ج 4 ص 597 (6)معرفة السنن والآثار ج14 ص19
(7) تفسیر الدر المنثور ج 8ص 650 (8)الهدایه الی بلوغ النهایه ج12 ص8471
(9) تفسیر القرطبی ج 20ص 219 (10)تفسیر ابن جزئی ج 2ص 517
(11) تفسیر الخازن ج 4ص 483 (12)البحر المحیط لابی حیان ج 10ص 557
(13) فتح القدیر للشوکانی ج 5ص616 (14)تفسیر ابی سعود ج 9ص 205
(15) البدر التمام ج 9ص 392 (16)تحفة الاحوذی ج 9ص206
(17) التفسیر البسیط ج 24ص381 (18)اللباب فی علوم الکتاب ج20 ص523

فائدہ: ان آیات اور ان کی تفسیری روایات میں تکبیر تحریمہ والی رفع الیدین کا ثبوت ہے اور بعض میں لفظ لا صاف نافیہ ہے جس سے مکمل نماز کے اندر رکوع وسجود وبین الرکعتین وقام من الرکعتین

کی رفع الیدین کی نفی منع وترک ثابت ہے اور الحمد للہ اہل السنّت والجماعت حنفیہ ومالکیہ جمہور صحابہؓ وتابعینؒ اور فقہاءؒ ومحدثینؒ وصلحاءؒ وعلماءؒ اور جمہور امت کا عمل ہے۔ وللہ الحمد

تنبیہ: جدول ملاحظہ کرتے وقت مندرجہ ذیل علامات کو مدنظر رکھیں

تکبیر تحریمہ والی رفع الیدین کا ثبوت	1	
باقی پوری نماز میں رفع الیدین کی نفی	2	تنبیہ: نفی بالقرائن بھی
قبل الرکوع والے رفع الیدین کی نفی	3	
بعد الرکوع والے رفع الیدین کی نفی	4	
دو رکعتوں کے درمیان والے رفع الیدین کی نفی	5	
بعد از رکعتین والے رفع الیدین کی نفی	6	
قبل السجدہ والے رفع الیدین کی نفی	7	
بعد السجدہ والے رفع الیدین کی نفی	8	

﴿تفسیری احادیث کا نتیجہ﴾

﴿عن علیؓ وابن عباسؓ ومحمد باقرؒ وحسن بصریؒ وجعفر صادقؒ﴾

ان احادیث سے متعدد باتیں ثابت ہوئی ہیں:

(1) سیدنا علیؓ سے تکبیر تحریمہ والا رفع الیدین تفسیری لحاظ سے ثابت ہوا ہے۔

(2) سیدنا ابن عباسؓ سے تکبیر تحریمہ والے رفع الیدین کا اثبات باقی پوری نماز میں منع ونسخ وترک ثابت ہوا ہے۔

(3) سیدنا حسن بصریؒ سے تکبیر تحریمہ والا رفع الیدین کا اثبات اور پوری نماز میں نسخ وترک تفسیری طور پر ثابت ہوا ہے۔

(4) سیدنا محمد الباقرؒ سے بھی تکبیر تحریمہ والا رفع الیدین تفسیری لحاظ سے ثابت ہوا ہے۔

(5) سیدنا جعفر الصادقؒ سے بھی تکبیر تحریمہ والا رفع الیدین تفسیری لحاظ سے ثابت ہوا ہے۔

اور الحمد للہ اس قرآن مع التفسیر پر اہل السنّت وجماعت حنفیہ ومالکیہ اور جمہور صحابہؓ وتابعینؒ وفقہاءؒ ومحدثینؒ وصلحاءؒ وعلماءؒ اور عوام کا عمل ہے۔ وللہ الحمد

﴿باب ثانی﴾

﴿احادیث مرفوعہ اور ترک رفع الیدین فی الصلاۃ بعد الافتتاح﴾

﴿حدیث نمبر 1 تا 6﴾ عن محمد بن عمر و بن عطاء انه كان جالساً مع نفر من اصحاب النبی ﷺ فذکرنا صلاة النبی ﷺ فقال ابو حمید الساعدیؓ انا کنت احفظکم لصلاة رسول الله ﷺ رأيته اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه و اذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش الحديث۔ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح كما قال الامام البخاریؒ وغيرهم (صحيح بخاری ج 1 ص 114 باب سنة الجلوس فی التشهد و باب الی ان يرفع يديه ص 102)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ النبی ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"۔ قال الامام ناصر المطرزی الخوارزمی متوفی 610ھ ومنه الحديث ثم امكن يديه من ركبتيه ای مكنهما من اخذهما واقبض عليهما (المغرب ج 1 ص 445)۔ **حدیث کا مفاد:** اس صحیح حدیث میں صلاۃ رسول کی صراحت ہے اور اس میں تکبیر تحریمہ والی رفع الیدین ثابت ہے اور رکوع و سجود کا ذکر موجود ہے مگر رفع الیدین ثابت نہیں یہ ترک و نسخ رفع الیدین فی الصلاۃ بعد الافتتاح پر صریح بالقرائن ہے اور اسی صلاۃ رسول ﷺ پر جمہور صحابہ کرامؓ جن میں 1500 پندرہ سو صحابہ اور 4000 چار ہزار تابعین محدثین اور 400 چار سو فقہاء تو صرف ایک شہر کوفہ کے ہیں دیگر بیشمار صحابہ و تابعین اس کے علاوہ ہیں اور اہل السنت والجماعت حنفیہ و مالکیہ کے فقہاءؒ و محدثینؒ و اولیاءؒ علماءؒ اور عوام جن کا شمار مشکل ہے عامل ہیں۔ وللہ الحمد

﴿حدیث کے مفاد کے ماخوذی حوالہ جات درج ذیل ہیں﴾

(1)عن ابی میسرہ متوفی 63ھ ...قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط بخاری و مسلم (مصنف ابن بی شیبہ ج1 ص 211رقم 2418 باب الی ابن یبلغ بیدیہ)

(2)عن ابراھیم النخعیؒ متوفی96 ھ...قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط بخاری و مسلم (موطاالامام محمد ج 1ص 58رقم 107باب افتتاح الصلاۃ)

(3)عن ابی اسحاق السبیعیؒ متوفی 129 ھ ...قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط بخاری و مسلم (مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص214 رقم2446 باب من کان یرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لا یعود)

(5)قال الامام الحافظ المحدث ابوعیسی الترمذیؒ متوفی 279ھ وبہ یقول غیرواحدمن اھل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین ...واھل الکوفہ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح (الصحیح والسنن للترمذی ج2 ص باب ماجاء ان النبی ﷺ لم یرفع الا فی اول مرۃ)

(6)قال الامام الحافظ المحدث محمد المروزیؒ متوفی 294ھ لانعلم مصر امن الامصار ینسب الی اھلہ العلم قدیما(ای الصحابہؓ والتابعینؒ) ترکوا باجماعھم الی ان قال الا اھل الکوفۃ (کتاب رفع الیدین للمروزی بحوالہ التمھید لابن عبدالبر ج 9ص 213والاستذکار ج 4ص99)

(7)قال الامام الحافظ المحدث ابوعلی الطوسیؒ متوفی312ھ وبہ یقول غیر واحدمن اھل العلم من اصحاب النبی ﷺ و التابعین ...واھل الکوفۃ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح (مختصرالکلام للطوسی ج 2ص 104)

(8)قال الامام الحافظ المحدث ابوعمر ابن عبدالبر متوفی 463ھ وھوقول الکوفیین سفیان الثوری وابی حنیفہ والحسن بن حی وسائر الفقھاء الکوفۃ قدیما (ای الصحابۃ والتابعین وغیرھم) وحدیثا (ای اتباع التابعین وغیرھم) قال ابو شعیب اسنادہ جیداً

(1)التمھید لابن عبدالبر ج9 ص 213 (2)الاستذکارلابن عبدالبر ج4 ص98

(9)قال الامام الحافظ المحدث احمدالعجلیؒ متوفی 261ھ باب فیمن نزل

الکوفة وغیرھا من الصحابة نزل الکوفة الف وخمسمائة من اصحاب النبی ﷺ
(الثقات للعجلی ج2 ص448 وفی نسخة ج1 ص517)
(10)وعن انس بن سیرینؒ متوفی 118 ھ قال اتیت الکوفه فرأیت فیھا اربعة الف یطلبون الحدیث واربعمائة قدفقھوا ۔قال ابوشعیب اسنادہ حسن (المحدث الفاصل بین الراوی والواعی للرامھرمزی ص560 باب من کرہ کثرة الروایة)
(11) عن ابی بکربن عیاشؒ متوفی 193ھ قال مارأیت فقیھا قط یفعله یرفع یدیه فی غیرالتکبیرةالاولی ۔قال ابوشعیب اسنادہ صحیح علی شرط بخاری ومسلم (السنن الطحاوی ج 1ص227 رقم 13باب التکبیر للرکوع)
(12)قال الامام الحافظ المحدث الفقیه ابوجعفر احمد بن محمد الطحاویؒ متوفی 321ھ وخالفھم فی ذلك آخرون فقالوا لانری الرفع الا فی التکبیرةالاولی الی ان قال وھوقول ابی حنیفه وابی یوسف ومحمد رحمھم الله تعالی (السنن الطحاوی ج 1ص 224،227، باب التکبیرللرکوع)
(13)قال الامام الحافظ المحدث محمود بن احمد العینیؒ متوفی 855ھ وقال ابوحنیفه وابویوسفؒ ومحمدؒ وزفرؒ ومالكؒ فی روایة ابن القاسمؒ وھی المعمول بھافی المذھب لایرفع یدیه الافی تکبیرة الاحرام خاصة وھوقول الثوریؒ وابن ابی لیلیؒ والنخعیؒ والشعبیؒ وغیرھم (شرح ابوداؤد ج 3ص 297باب فی رفع الیدین)
(14)قال الإمام الحافظ المحدث الفقیه ابن القاسم المصریؒ متوفی 191ھ وکان رفع الیدین عند مالك ضعیفا الافی التکبیرة الاحرام (المدونةالکبری ج 1 ص165 باب رفع الیدین فی الرکوع والاحرام)
(15)قال الامام الحافظ المحدث ابن عبدالبرؒ الاندلسی متوفی 463ھ واختلف العلماء فی رفع الیدین فی الصلاة فروی ابن القاسمؒ وغیرہ عن مالكؒ انه کان یری رفع الیدین فی الصلاة ضعیفاالافی التکبیرة الاحرام وحدھا وتعلق بھذہ الروایة عن مالكؒ اکثرالمالکیین وھوقول الکوفیین سفیان الثوریؒ وابی حنیفةؒ واصحابه والحسن بن حیؒ وسائر فقھاء الکوفة قدیما وحدیثا
(1)التمھید لابن عبدالبرج9 ص213 (2)طرح التثریب للعراقی ج2 ص254

خلاصة: سیدنا ابوحمید الساعدیؓ کی صحیح ترین حدیث میں جس صلاۃ رسول ﷺ کا ذکر ہے وہ صرف پہلی تکبیر کے رفع الیدین کے ساتھ ہے اور اس پر اہل السنت والجماعت حنفیہ ومالکیہ کا عمل ہے ہو المطلوب والمقصود۔ وللہ الحمد

﴿حدیث ابی حمید الساعدیؓ نفی رفع الیدین فی الصلاۃ کا جدول﴾

﴿سیدنا محمد عربی خاتم النبیین امام اعظم فی الانبیاء ﷺ﴾

سیدنا ابوحمید الساعدیؓ سیدنا ابواسید الساعدیؓ سیدنا سہل بن سعد الساعدیؓ

سیدنا محمد بن عمرو بن عطاء القرشی المدنی

سعید بن ابی ہلال اللیثی یزید بن ابی حبیب المصری یزید بن محمد المصری

خالد بن یزید المصری لیث بن سعد المصری یحیی بن ایوب المصری عبداللہ بن لہیعہ

لیث بن سعد ابن مبارک عبداللہ بن صالح ابن وھب شعیب بن یحیی یحیی بن بکیر قتیبہ

﴿جدول حدیث ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ﴾

کتاب			کتاب		
(1)صحیح البخاری	1	2	(2)صحیح ابن خزیمہ	1	2
(3)صحیح ابن حبان	1	2	(4)شعار اصحاب الحدیث	1	2
(5)الاربعون للاجری	1	2	(6)المحلی لابن حزم	1	2
(7)السنن الکبری للبیہقی	1	2	(8)السنن الصغیر للبیہقی	1	2
(9)شعب الایمان للبیہقی	1	2	(10)خلافیات للبیہقی	1	2
(11)معرفۃ السنن للبیہقی	1	2	(12)شرح السنۃ للبغوی	1	2
(13)التحقیق لابن الجوزی	1	2	(14)التمہید لابن عبدالبر	1	2
(15)تاریخ ابن عساکر	1	2	(16)تغلیق التعلیق	1	2
(17)الجمع بین الصحیحین	1	2	(18)مشیخہ دانیال	1	2
(19)الانوار للبغوی	1	2	(20)المختصر للمہلب	1	2
(21)الاوسط لابن المنذر	1	2	(22)خلافیات للبیہقی	1	2

تنبیہ : قال ابوشعیب مذکورہ بالا کتب میں سیدنا ابوحمید الساعدیؓ کی حدیث کے ساتھ بطورعلامت 1-2 ہے تکبیر تحریمہ والی رفع الیدین کے اثبات کے لئے 1 اور باقی پوری نماز میں نفی رفع الیدین کی علامت ہے 2 خواہ وہ صریح ہو یا بالقرائن ہو لہٰذا اس صحیح حدیث میں بعد تکبیرۃ الافتتاح کے نفی رفع الیدین ثابت ہے۔ وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 7 تا 8﴾ وعن محمدبن عمرو بن عطاء انه كام جالسا مع نفر من اصحاب النبی ﷺ فذكروا صلاة رسول الله ﷺ فقال ابو حميد الساعدیؓ انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله ﷺ رأيته اذاكبر جعل يديه حذاء منكبيه فاذاركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذارفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذاسجد وضع يديه غير مفترش (الحدیث، قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری ومسلم) (صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 324 رقم 743 باب استقبال اطراف اصابع الیدین)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس آپ ﷺ کی نماز کا ذکر ہوگیا تو سیدنا ابوحمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں صلاۃ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے پس جب رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ کر پکڑ لیتے پھر پیٹھ سیدھی کرتے پس جب (رکوع) سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے حتیٰ کہ آپ کے جوڑ اپنی اپنی جگہ آجاتے اور پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو بچھانے کے بغیر رکھتے"

﴿تحقیق سند﴾ (1) امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیسابوریؒ و 223ھ م 311ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو الحافظ الکبیر الحافظ الحجۃ الفقیہ و کان اماما ثبتا اور ائمہ نے ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 207 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 225

(3) صحیح ابن حبان ج 1 ص 191 رقم 14 (4) مستدرک حاکم ج 1 ص 91 رقم 100

(5)صحیح ابی نعیم ج 1 ص 51رقم40 (6)شرح السنه للبغوی ج 1ص 31رقم16
(7)الاحادیث المختاره ج 1ص 278رقم168

(2)امام عیسی بن ابراہیم الغافقی المصریؒ و170ھ م261ھ یہ صحیح ابوداؤد صحیح نسائی و صحیح ابن خزیمہ کے راوی ہیں ائمہ نے انکوالامام المحدث الفقیہ المصری من ثقات المسندین لاباس به اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج10 ص62 (2) مشیخة النسائی ج1 ص94
(3)صحیح ابوداؤد ج1 ص 178رقم666 (4)صحیح النسائی ج 2ص 93رقم819
(5)سنن الطحاوی ج1 ص283 رقم 1716 (6)صحیح ابن حبان ج10 ص 183رقم4340
(7)صحیح ابو نعیم ج3 ص138 رقم2397 (8)الاحادیث المختاره ج3 ص193 رقم988

(3)امام عبداللہ بن وھب المصریؒ و 125ھ م 197ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے ان کوالامام الحافظ المحدث الفقیه احد الائمة الاعلام و کان ثقة حجة حافظا مجتهدااور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1)تذکرۃالحفاظ ج1 ص222 (2) سیراعلام النبلاء ج8 ص 13
(3)صحیح البخاری ج1 ص25 رقم71 (4)صحیح مسلم ج1 ص52 رقم33

(4)امام لیث بن سعد المصریؒ و94ھ م175ھ یہ صحیح البخاری و صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے ان کوالحافظ شیخ دیار المصریه و ثقه ثبت فقیہ امام مشہوراور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)تذکرہ الحفاظ ج 1ص164 (2)سیر اعلام النبلاء ج7 ص204
(3) صحیح البخاری ج1 ص38 رقم133 (4)صحیح مسلم ج1 ص 76رقم101

(5)امام یزید بن محمد المصریؒ یہ صحیح بخاری صحیح ابوداؤد و صحیح نسائی وغیرھا کے راوی ہیں ائمہ نے انکو ثقة المدنی نزیل مصر ثقه اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج7 ص630 (2) تقریب لابن حجر ج 1ص 604
(3)صحیح البخاری ج 1ص 165رقم828 (4)صحیح ابوداؤد ج1 ص195 رقم732
(5)صحیح النسائی ج 6ص 199رقم3529 (6)صحیح ابن خزیمه ج 1ص334 رقم643
(7)سنن الطحاوی ج 1ص 258رقم1539 (8)صحیح ابن حبان ج 5ص 185رقم1869
(9)مستدرک حاکم ج1 ص 239رقم496 وغیرها

(6) امام یزید بن ابی حبیب المصریؒ و53ھ م128ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ الامام الکبیر و کان حجة حافظا للحدیث و المصری ثقة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج1 ص 17 (2) تقریب لا بن حجر ج1 ص600
(3) صحیح البخاری ج1 ص15 رقم28 (4) صحیح مسلم ج1 ص 65 رقم 63

(7) امام محمد بن عمرو بن حلحلةؒ مات فی آخر خلافة ھشام بن عبدالملکؒ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم صحیح ابوداؤد صحیح نسائی کے راوی ہیں ائمہ نے ان کو الاہلی المدنی ثقه و من متقن اهل المدینه و المدنی ثقه اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تہذیب الکمال للمزی ج 26 ص 204 (2) الثقات لابن حبان ج7 ص 377
(3) صحیح البخاری ج4 ص82 رقم3110 (4) صحیح مسلم ج1 ص275 رقم359

(8) امام محمد بن عمرو بن عطاءؒ م 124ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے ان کو احد من الثقات و کان ثقة له احادیث و المدنی ثقة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج5 ص234 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 499
(3) صحیح البخاری ج1 ص165 رقم828 (4) صحیح مسلم ج1 ص273 رقم354

﴿حدیث نمبر 9﴾ وعن محمد بن عمر و بن عطاء انه کان جالسا مع نفر من اصحاب النبی ﷺ فذکروا صلاة رسول الله ﷺ فقال ابو حمید الساعدیؓ انا کنت احفظکم لصلاة رسول الله ﷺ رأیته اذا کبر جعل یدیه حذاء منکبیه فاذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقار منه مکانه و اذا سجد وضع یدیه غیر مفترش الحدیث قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط بخاری و مسلم (صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 327 رقم652 باب فتح اصابع الرجلین فی السجود)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول ﷺ کا ذکر ہو گیا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں صلاۃ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب تکبیر

(تحریمہ) کہی تو اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا پس جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر جما لیا پھر پیٹھ سیدھی کر لی پس جب (رکوع) سے سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ اپنی اپنی جگہ آ گئے اور پھر جب سجدہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو بچھانے کے بغیر رکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابوزهیر عبدالمجید المصری، امام شعیب التجیبی، امام یحیٰ بن ایوب کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوزهیر عبدالمجید المصریؒ یہ صحیح ابن خزیمہ ومسند الرویانی وغیرہما کے راوی ہیں ائمہ نے ان کو صححہ ابن خزیمہ حدیثہ فھو ثقۃ عندہ وھو شیخ ابن جوصا اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

(1) المقتنی فی سرد الکنی ج 1 ص 251 (2) تهذیب الکمال ج 12 ص 538
(3) صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 101 رقم 201 و ج 3 ص 93 رقم 168

(2) امام شعیب التجیبیؒ یہ صحیح النسائی وصحیح ابن خزیمہ والطحاوی وغیرھا کے راوی ہیں ائمہ نے انکو ثقہ صدوق عابد اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 ص 309 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 267
(3) صحیح النسائی ج 1 ص 101 رقم 166 (4) صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 344 رقم 694
(5) سنن الطحاوی ج 4 ص 68 رقم 2367 (6) مستدرک حاکم ج 1 ص 563 رقم 1471

(3) امام یحیٰ بن ایوبؒ م 163 ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے ان کو الامام الحافظ فقیہ اھل مصر ثقہ صالح وھو حسن الحدیث وکان ثقۃ صالح الحدیث ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج 1 ص 167 (2) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص 120
(3) صحیح البخاری ج 1 ص 57 رقم 241 (4) صحیح مسلم ج 1 ص 278 رقم 366

﴿حدیث نمبر 10 تا 12﴾ وحدثنی العباس بن السهل الساعدی قال اجتمع الناس من الانصار فیهم سهل بن سعد الساعدی وابو حمید الساعدی

وابواسیدالساعدیؓ فذکروا صلاۃ رسول اللہ ﷺ فقال دعونی احدثکم واناا علمکم بھذاقالوا فحدث قال رأیت رسول اللہ ﷺ احسن الوضوء ثم دخل الصلاۃو کبرفرفع یدیہ حذو منکبیہ ثم رکع فوضع یدیہ علی رکبتیہ کالقابض علیھافلم یصب رأسہ ولم یقنعہ ونحی یدیہ عن جنبیہ ثم رفع رأسہ فاستوی قائما حتی عاد کل عظم منہ الی موضعہ ثم ذکر بندار بقیۃالحدیث وقال فی آخرہ فقال القوم کلھم ھکذا کانت صلاۃ رسول اللہ ﷺ (قال ابوشعیب اسنادہ صحیح علی شرط بخاری ومسلم

(صحیح ابن خزیمہ ج1 ص296 رقم 589باب الاعتدال فی الرکوع والتجافی)

"سیدنا عباس بن سہلؒ نے بیان فرمایا کہ انصاری لوگوں کا اجتماع ہوگیا ان میں سیدنا سہل بن سعد الساعدی وسیدنا ابوحمید الساعدی وسیدنا ابو اسید الساعدیؓ بھی تھے تو صلاۃ رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہوگیا پس سیدنا ابوحمید الساعدیؓ نے فرمایا اور پکارا کہ میں بیان کرتا ہوں اور میں اس صلاۃ رسول اللہ ﷺ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں تو سب صحابہؓ نے فرمایا کہ بیان کر تو سیدنا ابوحمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ نے اچھی طرح وضوء کیا پھر نماز میں داخل ہوئے اور تکبیر کہی پس رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا پھر رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا جیسا کہ انکو قابو کئے ہوئے تھے پس نہیں سر کو پست کیا اور نہ بلند کیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے پھر اپنے سر کو اٹھاتے سیدھے کھڑے ہوجاتے حتی کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آجاتی پھر راوی نے باقی حدیث بیان کہ ساری قوم نے (تصدیقا) فرمایا اسی طرح رسول اقدس ﷺ کی نماز تھی (جس طرح آپ نے بیان کی ہے)"

﴿تحقیق سند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق وتعدیل درج ذیل ہے سوائے ابن خزیمہؒ کے۔

(1) امام محمد بن بشار بندار البصری م 252ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے ان کو الحافظ الکبیر کان عاملا بحدیث البصرہ بندار ثقۃ من العاشرہ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

(1) تذکرہ الحفاظ ج2 ص 72 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص369
(3) صحیح البخاری ج 1 ص25 رقم69 (4) صحیح مسلم ج1 ص60 رقم 85

(2) امام ابوداؤد الطیالسیؒ و133ھ م204ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہ نے ان کو الحافظ الکبیر احداعلام الحفاظ و مارأیت احفظ منہ ثقہ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج1 ص 157 (2) سیر اعلام النبلاء ج8 ص110
(3) صحیح البخاری ج 4ص 199 رقم3604 (4) صحیح مسلم ج 1ص 338 رقم460

(3) امام فلیح بن سلیمان المدنیؒ متوفی 168ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے انکو الامام المحدث و کان صادقا عالما صاحب حدیث لاباس بہ احتج بہ الشیخان اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج 1ص 164 (2) سیر اعلام النبلاء ج 7ص 46
(3) صحیح البخاری ج 1ص43 رقم158 (4) صحیح مسلم ج4 ص1855 رقم251

(4) امام عباس بن سہل الساعدی المدنیؒ و20ھ م75ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وابی داؤد ترمذی ابن ماجہ وغیرھا کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے ان کو المدنی الفقیہ احد ثقات التابعین و ثقہ من الرابعہ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

(1) سیر اعلام النبلاء ج5 ص261 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص293
(3) صحیح البخاری ج3 ص2 رقم1873 (4) صحیح مسلم ج 2ص 1011 رقم1392

(5) سیدنا امامنا ابوحمید الساعدی المدنی الانصاری رضی اللہ عنہ یہ جلیل القدر مشہور صحابی ہیں اور الصحابۃ کلھم عدول (تقریب ج 1 ص635 الاصابہ ج 7 ص80)

(6) سیدنا امامنا ابواسید الساعدی المدنی الانصاری رضی اللہ عنہ یہ جلیل القدر مشہور بدری صحابی ہیں اور الصحابۃ کلھم عدول (تقریب ج 1ص 517 الاصابہ ج 5 ص535)

(7) سیدنا امامنا ابوالعباس سہل بن سعد الساعدی المدنی الانصاری رضی اللہ عنہ یہ جلیل القدر مشہور صحابی ہیں اور الصحابۃ کلھم عدول (تقریب ج 1 ص257 والاصابہ ج 3 ص167)

﴿حدیث نمبر 13 تا 15﴾ وحدثنی العباس بن سہل الساعدی قال اجتمع ناس

من الانصار فیهم سهل بن سعد الساعدی وابو حمید الساعدی وابو اسید الساعدیؓ فذکروا صلاة رسول الله ﷺ قال (ابو)حمیدالساعدیؓ دعونی احدثکم فانااعلمکم بهذاقالوافحدث قال رأیت رسول الله ﷺ احسن الوضوء ثم دخل الصلاة و کبر فرفع یدیه حذومنکبیه ثم رکع فوضع یدیه علی رکبتیه کالقابض علیها فلم یصب رأسه ولم یقنعه ونحی یدیه عن جنبیه ثم رفع رأسه فاستوی قائما حتی عاد کل عظم منه الی مو ضعه ثم ذکر بقیة الحدیث فقال القوم کلهم هکذا کانت صلاة رسول الله ﷺ ـقا ل ابوشعیب اسناده صحیح علی شرط بخاری ومسلم۔ (صحیح ابن خزیمه ج1 ص309 رقم 608باب الاعتدال وطول القیام الخ)

"سیدنا عباس بن سہلؓ نے بیان فرمایا کہ انصاری لوگوں کا اجتماع ہوگیا ان میں سیدنا سہل بن سعدالساعدی وسیدنا ابوحمیدالساعدی وسیدنا ابو اسید الساعدیؓ بھی تھے تو صلاۃ رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہوگیا پس سیدنا ابوحمیدالساعدیؓ نے فرمایا اور پکارا کہ میں بیان کرتا ہوں اور میں اس صلاۃ رسول اللہ ﷺ کو تم سے زیادہ جانتا ہوں تو سب صحابہؓ نے فرمایا کہ بیان کر تو سیدنا ابوحمیدالساعدیؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ نے اچھی طرح وضوء کیا پھر نماز میں داخل ہوئے اور تکبیر کہی پس رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا پھر رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا جیسا کہ انکو قابو کئے ہوئے تھے پس نہیں سر کو جھکایا اور نہ بلند کیا اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھتے پھر اپنے سر کو اٹھاتے سیدھے کھڑے ہوجاتے حتی کہ ہر ہڈی اپنے مقام پر آجاتی پھر راوی نے باقی حدیث بیان کہ ساری قوم نے (تصدیقاً) فرمایا اسی طرح رسول اقدس ﷺ کی نماز تھی (جس طرح آپ نے بیان کی ہے)"

﴿حدیث نمبر 16 تا 17﴾وعن محمدبن عمروبن عطاء انه کان جالسا مع نفرمن اصحاب النبی ﷺ فقال ابو حمیدالساعدی انا احفظکم لصلاة رسول الله ﷺ رأیته اذاکبر جعل یدیه حذومنکبیه واذارکع امکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره فاذارفع رأسه استوی فاذاسجدوضع یدیه غیرمفترش ـقال ابوشعیب اسنادهما صحیح علی شرط بخاری ومسلم (صحیح ابن حبان ج 5ص185 ،186رقم1869 باب ذکرخبر احتج به)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؓ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ النبی ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابوحمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہوگئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آگئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق سند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام حسین بن محمد، امام عبداللہ بن محمد الغزی، امام یحی بن بکیر کے انکی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حسین بن محمدؒ متوفی 315ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو الحافظ الکبیر البارع کثیر الحدیث اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج3 ص17 (2) سیر اعلام النبلاء ج11 ص204
(3) صحیح ابن حبان ج1 ص40 رقم181 ج4 ص12 رقم1211 وغیرہ

(2) امام عبداللہ بن محمد بن عمرو الغزی متوفی 271ھ یہ صحیح ابوداؤد و صحیح ابن حبان وغیرہ کے راوی ہیں ائمہ نے ان کو ابو العباس الغزی و کان ثقۃ و الغزی ثقۃ و من المحدثین اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ اسلام ج19 ص187 (2) الثقات لابن حبان ج8 ص364)
(3) صحیح ابوداؤد ج3 ص38 رقم2617 (4) صحیح ابوعوانہ ج1 ص42 رقم97
(5) المنتقی لابن جارود ج1 ص32 رقم84 (6) صحیح ابن حبان ج12 ص371 رقم5561

(3) امام یحی بن بکیرؒ و 155ھ م 231ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ھو محدث مصر الامام الحافظ الثقۃ و المصری ثقۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج2 ص7 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص592
(3) صحیح البخاری ج1 ص7 رقم3 (4) صحیح مسلم ج3 ص1478 رقم1851

﴿حدیث نمبر 18 تا 19﴾ وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه کان جالسا مع نفر

من اصحاب رسول الله ﷺ قال فذکرنا صلاۃ رسول الله ﷺ فقال ابو حمید الساعدیؓ انا کنت احفظکم لصلاۃ رسول الله ﷺ رأیته اذا کبر جعل یدیه حذو منکبیه واذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره و ذکر الحدیث رواه البخاری فی الصحیح عن ابن بکیر قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم

(السنن الکبری للبیهقی ج2 ص120 رقم2549، 2550 باب صفة الرکوع)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابوحمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق سند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام احمد بن ابراہیم بن ملحان کے انکی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن ابراہیم بن ملحانؒ متوفی 290ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ المحدث المتقن ثقه اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج10 ص519 (2) تاریخ الاسلام ج21 ص50

(3) صحیح ابی عوانه ج1 ص217 رقم709 (4) مستدرک حاکم ج1 ص141 رقم233

﴿حدیث نمبر 20 تا 24﴾ وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه کان جالسا مع نفر من اصحاب النبی ﷺ قال فذکرنا صلاۃ رسول الله ﷺ فقال ابو حمید الساعدیؓ انا کنت احفظکم لصلاۃ رسول الله ﷺ رأیته اذا کبر جعل یدیه حذو منکبیه واذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقار مکانه واذا سجد وضع یدیه غیر مفترش الحدیث قال ابو شعیب اسانیدهم صحاح علی شرط البخاری و مسلم (السنن الکبری للبیهقی ج2ص 183 رقم 2770 باب کیفیة الجلوس فی التشهد)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؓ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابوحمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آگئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق سند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے علی بن احمد بن عبدان واحمد بن عبید الصفار وعبید بن شریک کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالحسن علی بن احمد بن عبدانؒ متوفی 415ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو الشیخ المحدث الصدوق ثقة مشهور امام عالی الاسناد و کان ثقة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 125 (2) تاریخ الاسلام ج 28 ص 381
(3) شرح السنة للبغوی ج 12 ص 287 رقم 3324 (4) الاحادیث المختارة ج 2 ص 388 رقم 787

(2) امام احمد بن عبید ابوالحسن الصفارؒ متوفی 352ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے انکو الحافظ الثقة مصنف السنن و کان ثقة ثبت ثقه قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 3 ص 62 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 47 وغیرھما

(3) امام عبید بن شریک البزارؒ متوفی 285ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو ابو محمد المحدث المفید صدوق و کان ثقة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 21 ص 219 (2) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 385
(3) المستدرك حاكم ج 1 ص 70 رقم 52، 53، ص 72 رقم 56

﴿حدیث نمبر 25 تا 33﴾ وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه کان جالسا مع نفر من اصحاب النبی ﷺ قال فذکروا صلاة رسول الله ﷺ فقال ابو حمید الساعدیؓ انا کنت احفظکم لصلاة رسول الله ﷺ رأیته اذا کبر جعل یدیه حذو منکبیه واذا رکع امکن

يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقارمكانه فاذاسجد وضع يديه غيرمفترش الحديث قال ابوشعيب اسانيدهم صحاح علی شرط بخاری ومسلم(معرفة السنن والآثار للبيهقی ج3 ص46 رقم 3623 تا 3626 باب كيفية الجلوس)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابوحمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق سند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق ہو چکی ہے سوائے ابوبکر احمد بن اسحاق الفقیہ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوبکر احمد بن اسحاق الفقیہؒ متوفی 342ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو الامام العلامة المفتی المحدث شيخ الاسلام شيخ الشافعية وصنف الكتب الكبار فی الفقه والحديث اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج 12 ص72 (2)العبر فی خبر من عبر ج 2ص 63
(3)مستدرك حاكم ج 1ص 46رقم7 (4)شرح السنة للبغوی ج 1ص 108رقم58

﴿حدیث نمبر 33 تا 36﴾ وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان جالسامع نفر من اصحاب النبی ﷺ قال فذكرنا صلاة رسول الله ﷺ فقال ابو حميدالساعدیؓ انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله ﷺ رأيته اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقارالی مكانه فاذاسجد وضع يديه غيرمفترش الحديث قال ابوشعيب اسانيدهم صحاح على شرط بخاری ومسلم (شرح السنه للبغوی ج3 ص14 رقم557)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے

پس صلاۃ رسول ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابوحمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق سند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام بغویؒ، امام عبدالواحد الملیحیؒ، امام احمد النعیمیؒ امام محمد بن یوسف الفربریؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام بغوی الحسین بن مسعود الشافعی متوفی 516ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے انکو الامام الحافظ الفقیہ المجتہدمحی السنۃ الشیخ العلامۃ القدوۃ شیخ الاسلام اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج 4ص 37 (2) سیر اعلام النبلاء ج14 ص328
(3) معجم ابن عساکر ج2 ص1131 رقم1473

(2) امام عبدالواحد الملیحیؒ متوفی 463ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے انکو الشیخ الصدوق مسند ھراۃ الھروی و کان ثقۃ صالحا والھروی المحدث اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج13 ص411 (2) العبر فی خبر من عبر ج 20 ص 315
(3) شرح السنۃ للبغوی ج1 ص12 رقم3 (4) معجم ابن عساکر ج1 ص583 رقم719

(3) امام احمد بن عبداللہ النعیمیؒ متوفی 386ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے انکو الامام المسند السرخسی نزیل ھراۃ راوی الصحیح اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)سیر اعلام النبلاء ج12 ص 438 (2)العبر فی خبر من عبر ج 2ص169

(3)شرح السنة للبغوی ج 1ص 17رقم6 و ص 26 رقم 12 و ص19 رقم 20

(4)امام محمد بن یوسف الفربریؒ متوفی 320ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو المحدث الثقة العالم راوی الجامع الصحیح عن ابی عبداللہ البخاری و کان ثقة ورعا اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)سیر اعلام النبلاء ج11 ص351 (2)العبر فی خبر من عبر ج2 ص 9

(3) شرح السنة للبغوی ج1 ص12 رقم3 ج2 ص188 رقم350

(5) امام محمد بن اسماعیل البخاریؒ و194ھ م256ھ یہ صحیح ترمذی، صحیح نسائی وغیرھما کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو البخاری الشیخ الاسلام وامام الحفاظ صاحب الصحیح والتصانیف وجبل الحفظ وامام الدنیا فی فقہ الحدیث اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص104 (2) تقریب ج 1 ص468

(صحیح ترمذی ج3 ص 154 رقم 800 و صحیح النسائی ج 1 ص243 رقم 489 و صحیح ابن حبان ج 1 ص199 رقم 19و صحیح ابی نعیم ج 1 ص130 رقم 157 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 37 تا 38﴾ وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه کان جالسامع نفر من اصحاب النبی ﷺ فذکروا صلاة رسول الله ﷺ فقال ابو حمیدالساعدیؓ انا کنت احفظکم لصلاة رسول الله ﷺ رأیته اذاکبر جعل یدیه حذو منکبیه واذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقارالی مکانه فاذاسجد وضع یدیه غیرمفترش (الحدیث) قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط بخاری ومسلم (شعار اصحاب الحدیث للحاکم الکبیر ج1 ص55 رقم69 باب کیفیة الصلاة)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاة النبی ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابوحمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاة رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا

تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 39 تا 41﴾ وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه کان جالسامع نفر من اصحاب النبی ﷺ فذکرنا صلاۃ رسول الله ﷺ فقال ابو حمید الساعدی انا کنت احفظکم لصلاۃ رسول الله ﷺ رأیته اذا کبر جعل یدیه حذو منکبیه واذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقار مکانه فاذا سجد وضع یدیه غیر مفترش (الحدیث) قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط بخاری ومسلم (التمهید لابن عبدالبر ج 19 ص 253 حدیث اول لعبدالرحمن)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام المطلب بن شعیب امام عبداللہ بن صالح کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام مطلب بن شعیبؒ متوفی 282ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے انکو کان ثقة وشیخ ولم اری حدیث منکرا وسائر احادیثه عن ابی صالح مستقیم اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) المنتظم لابن الجوزی ج 12 ص 358 (2) الکامل لابن عدی ج 8 ص 225
(3) صحیح ابی نعیم ج 1 ص 97 رقم 71 (4) الاحادیث المختارہ ج 9 ص 218 رقم 208

(2) امام عبداللہ بن صالح المصریؒ و 137ھ م 213ھ یہ صحیح بخاری وصحیح ابو داؤد وترمذی

ابن ماجہ کے راوی ہیں ائمہ نے انکو الامام المحدث شیخ المصر یین فکان صدوقافی نفسه من اوعية العلم اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 274	(2) سیر اعلام النبلاء ج 1 ص 284
(3) صحیح البخاری ج 1 ص 157 رقم 789	(4) صحیح ترمذی ج 2 ص 386 رقم 495
(5) صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 472 رقم 1748	(6) صحیح ابن خزیمہ ج 2 ص 176 رقم 1135
(7) معجم ابن عساکر ج 2 ص 766 رقم 957	(8) سنن الطحاوی ج 1 ص 36 رقم 179 ص 57 رقم 329
(9) مستدرک حاکم ج 1 ص 54 رقم 24	(10) صحیح ابی نعیم ج 1 ص 97 رقم 71
(11) شرح السنة للبغوی ج 4 ص 34 رقم 922	(12) الاحادیث المختارة ج 11 ص 301 رقم 300

﴿حدیث نمبر 42﴾ وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كا ن جالساًمع نفر من اصحاب رسول الله ﷺ فذكرنا صلاة النبی ﷺ فقال ابو حميد الساعدیؓ انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله ﷺ رأيته اذا كبر جعل يديه حذو منكبيه و اذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط بخاری و مسلم (التحقيق فی احاديث الخلاف لابن الجوزی ج 1 ص 403 رقم 546)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عبدالاول امام داؤدی امام ابن اعین کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدالاول بن عیسی السجزیؒ و 458ھ م 553ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو

ابو الوقت الشیخ الامام الزاهد شیخ الاسلام مسند الآفاق اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 20 ص 303 (2) تذکرہ الحفاظ ج 4 ص 75

(3) الاحادیث المختارۃ ج 3 ص 108 رقم 909 و ص 183 رقم 982 و ص 22 رقم 1031 وغیرھا

(2) امام عبدالرحمٰن بن محمد ابوالحسن داؤدیؒ و 374ھ م 467ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے انکو الامام العلامة جمال الاسلام مسند الوقت و کان من ائمه الکبار فی المذهب ثقه اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 393 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 322

(3) معجم ابن عساکر ج 1 ص 106 رقم 112 (4) الاحادیث المختارۃ ج 1 ص 175 رقم 83

(3) امام عبداللہ بن احمد ابو محمد ابن امین السرخسیؒ و 293ھ م 381ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے انکو الامام المحدث الصدوق المسند ہو ثقتہ المحدث الثقہ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 441 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 158

(3) شرح السنة ج 4 ص 214 رقم 1054 (4) معجم ابن عساکر ج 1 ص 106 رقم 112

﴿حدیث نمبر 43 تا 44﴾ وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه کان جالساً مع نفر من اصحاب النبی ﷺ قال فذکرنا صلاة رسول الله ﷺ فقال ابو حمید الساعدیؓ انا کنت احفظکم لصلاة رسول الله ﷺ رأیته اذا کبر جعل یدیه حذو منکبیه واذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقار فی مکانه فاذا سجد وضع یدیه غیر مفترش الحدیث قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط بخاری ومسلم (السنن الصغیر للبیهقی ج 1 ص 157 رقم 406 باب کیفیة الرکوع)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے

ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے یہ صحیح علی شرط بخاری و مسلم ہے۔ وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 45 تا 47﴾ حدثنا العباس بن سهل بن سعد الساعدی قال اجتمع سهل بن سعد و ابو حميد (هو عبدالرحمن بن مسعود) و ابو اسيدؓ كلهم من بني ساعدة فتذاكروا صلاة رسول الله ﷺ فقال ابو حميدؓ دعوني احدثكم عنها فانا اعلمكم بها رأيت رسول الله ﷺ قام الى الصلاة فكبر ورفع يديه قال ثم سجدفامكن جبهته رافعة من الارض ونحى مرفقه عن جنبيه وجعل يديه حذو منكبيه ـ قال ابو شعيب اسانيدهم صحيح على شرط البخاری و مسلم (الاوسط لابن منذر ج3 ص168 رقم 1437 ذکر مكان الجبهة)

"سیدنا عباس بن سہل الساعدیؓ سے مروی ہے کہ سیدنا سہل بن سعد اور سیدنا ابو حمید الساعدیؓ اور ابو اسیدؓ کا اجتماع ہو گیا یہ سب بنی ساعدہ میں سے تھے پس صلاۃ رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمیدؓ نے فرمایا میں بیان کرتا ہوں اور میں آپ لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں صلاۃ رسول اللہ ﷺ کو میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا پھر سجدہ کیا پس ٹکایا اپنے چہرے کو قریب کرتے ہوئے زمین سے اور اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا اور اپنے کندھوں کے برابر کئے رکھا"

﴿تحقیق سند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے عبداللہ بن احمد و احمد بن یزید کے ان کی توثیق و تعدیل درج ذیل ہے۔

(1) امام عبداللہ بن احمد ابی میسرہؒ م 279ھ یہ سنن الطحاوی و مستدرک حاکم کے راوی ہیں ائمہ نے انکو ثقة روى عنه الناس ومحل الصدق اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)الثقات لابن حبان ج8 ص369 (2) مغانی الاخیار للعینی ج2 ص54
(3)سنن الطحاوی ج4 ص397 رقم7433 (4)مستدرک حاکم ج1ص43رقم1

(2)امام احمد بن یزید الحرانی" یہ صحیح بخاری وغیرہ کے راوی ہیں ائمہ نے انکوابو الحسن الحرانی ثقة وثقه غیر واحد اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)الثقات لابن حبان ج8ص7 (2)تهذیب لابن حجر ج1ص90
(3)صحیح البخاری ج4ص281رقم3615 (4)شرح السنة ج13ص368رقم3766

﴿حدیث نمبر 48 تا 50﴾ وحدثنا العباس بن سهل بن سعد الساعدی قال اجتمع سهل بن سعد وابو حمید وابواسید کلهم من بنی ساعدة فتذاکروا صلاة رسول الله ﷺ فقال ابو حمید دعونی احدثکم عنها فانا اعلمکم بها رأیت النبی ﷺ قام الی الصلاة وکبر فرفع یدیه ثم رکع فامکن کفیه من رکبتیه کالقابض علیها ولم یقنع رأسه ولم یصوبه ویجافی مرفقیه عن جنبیه قال ابو شعیب اسانیدهم صحاح علی شرط البخاری ومسلم (الاوسط لابن منذر ج3 ص154 رقم1402)

"سیدنا عباس بن سہل الساعدیؒ سے مروی ہے کہ سیدنا سہل بن سعد اور سیدنا ابو حمید الساعدیؓ اور ابواسیدؓ کا اجتماع ہوگیا یہ سب بنی ساعدہ میں سے تھے پس صلاۃ نبی اقدس ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمیدؓ نے فرمایا میں بیان کرتا ہوں اور میں آپ لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں صلاۃ رسول اللہ ﷺ کو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا پس ٹکایا اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر جیسا کہ ان کو پکڑا ہوا ہوا اور اپنے سر کو اور اپنی کہنیوں کی پہلو سے جدا رکھا"

﴿تحقیق سند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے یہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔ولله الحمد

﴿حدیث نمبر 51﴾ وعن محمد بن عمرو بن عطاء القرشی عن ابی حمید الساعدیؓ ان اصحاب النبی ﷺ ذکروا صلاة رسول الله ﷺ فقال ابو حمیدؓ انا احفظکم لها فوصف انه کان اذا کبر رفع یدیه حذو منکبیه ثم قرأ ثم رکع فامکن یدیه من رکبتیه وهصر ظهره ووصف من سجوده نحوا مما یصف الناس الحدیث

قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (شعب الایمان للبیھقی ج4 ص499 رقم 2869 باب تحسین الصلاۃ)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہ کرامؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس آپ ﷺ کی نماز کا ذکر ہو گیا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں صلاۃ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں پس انہوں نے بیان کیا کہ آپ ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے پھر قرأت کرتے پھر رکوع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیتے پھر پیٹھ سیدھی کرتے اور انہوں نے بیان کیا سجدوں کا اسی طرح جیسے لوگ بیان کرتے ہیں"

﴿تحقیق سند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق ہو چکی ہے سوائے امام ابو القاسم الفامی امام احمد بن سلمان امام عاصم بن علی کے ان کی توثیق و تعدیل درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو القاسم الفامیؒ متوفی 415ھ یہ مشہور امام ہیں ان کو ابو القاسم المقری الفقیہ الشافعی و کان ثقۃ قرار دیا ہے

(1) تاریخ بغداد ج 12 ص 116 (2) المنتظم لابن الجوزی ج15 ص165

(2) امام احمد بن سلمان البغدادیؒ متوفی 348ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ الفقیہ شیخ العلماء کان صدوقا اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج 3 ص 57 (2) سیر اعلام النبلاء ج12 ص82

(3) مستدرک حاکم ج 2 ص 237 رقم 2864 (4) معجم ابن عساکر ج 1 ص 198 رقم 227

(5) الاحادیث المختارۃ ج 11 ص 283 رقم 279

(3) امام عاصم بن علی الواسطیؒ متوفی 221ھ یہ صحیح بخاری و صحیح ترمذی و ابن ماجہ کے راوی ہیں ائمہ نے انکو الامام الحافظ الثقہ کان حافظا صدوقا اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے

(1) تذکرہ الحفاظ ج1 ص 290 (2) سیر اعلام النبلاء ج8 ص 37

(3) صحیح البخاری ج 1 ص 82 رقم 366 (4) صحیح الترمذی ج 4 ص 681 رقم 2543

(5) صحیح ابن ماجہ ج 1 ص 157 رقم 464 (6) المنتقی لابن جارود ج1 ص49 رقم 157

(7) صحیح ابن خزیمہ ج 3 ص 268 رقم 2044 (8) صحیح ابو عوانہ ج 1 ص 98 رقم 314

(9) سنن الطحاوی ج1 ص309 رقم 1847 (10) مستدرک حاکم ج 1 ص 44 رقم 3

(11)صحیح ابی نعیم ج1 ص42 رقم16 (12)شرح السنۃ للبغوی ج14 ص364 رقم 4168
(13)معجم ابن عساکر ج 2ص 821 رقم1031 (14)الاحادیث المختارہ ج1 ص282 رقم 171

﴿حدیث نمبر 52 تا 55﴾ وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه کان جالساً مع نفر من اصحاب النبی ﷺ قال فذکرنا صلاۃ النبی ﷺ فقال ابو حمید الساعدیؓ انا کنت احفظکم لصلاۃ رسول اللہ ﷺ رأیته اذا کبر جعل یدیه حذو منکبیه واذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقار فی مکانه فاذا سجد وضع یدیه غیر مفترش قال ابو شعیب اسانیدهم صحاح علی شرط بخاری ومسلم (تغلیق التعلیق ج2 ص330 باب سنۃ الجلوس فی التشهد)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؓ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ النبی ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابوحمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق سند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن حجرؒ، امام ابوالحجاج المزیؒ، امام ابراہیم بن اسماعیل الدرجیؒ، امام ابوجعفر محمد بن احمد الاصبھانیؒ، سیدہ فاطمہؒ بنت عبداللہ، محمد بن عبداللہ التاجرؒ، امام عبدالعزیز بن عبدالمنعمؒ، امام ابوحامد النحاسؒ، امام ابوبکر بن عبدالباقیؒ، امام حسن بن علی الجوھریؒ، امام ابوحفص عمر بن محمد الزیاتؒ، امام جعفر بن محمد الفریابیؒ، امام مزاحم بن سعیدؒ، امام ابراہیم الحربیؒ، امام محمد بن مقاتلؒ کے ان کی توثیق وتعدیل درج ذیل ہے۔

(1) امام ابن حجر عسقلانیؒ و773ھ متوفی 852ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو شیخ الاسلام وامام الحفاظ فی زمانه والحافظ الکبیر والامام المنفرد وبرع فی الحدیث

قرار دیا ہے۔

(1)طبقات الحفاظ للسیوطی ج 1ص 552 (2)شذرات الذھب ج 1 ص74

(2)امام ابوالحجاج یوسف المزی الشافعیؒ و654ھ م742ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کوالامام الحافظ الحبر محدث الشام و کان ثقة حجة کثیر العلم حسن الاخلاق استاذالجماعة قرار دیا ہے۔

(1)تذکرہ الحفاظ ج4 ص193 (2)سیر اعلام النبلاء ج 1ص 49

(3)امام ابواسحاق ابراہیم بن اسماعیل الدرجیؒ و599ھ م681ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کوالمسندامام مدرسة العزیة و کان ثقة فاضلاخیرا سهل القیاد ثقة مقری قرار دیا ہے۔

(1)تاریخ الاسلام للذھبی ج51 ص68 (2) معجم الشیوخ للذھبی ج1 ص130

(4)امام ابوجعفر محمد الاصبھانی ؒ و 509 ھ م 603ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کوالشیخ الصدوق المعمر مسندالوقت و کان یعرف بسلفة قرار دیا ہے۔

(1)سیر اعلام النبلاء ج16 ص14 (2)تاریخ الاسلام ج43 ص125

(5)سیدہ فاطمہ بنت عبداللہ بن احمد ام الخیرؒ و425ھ م534ھ یہ مشہور محدثہ ہیں ائمہؒ نے ان کوالمعمرة الصالحة مسندةالوقت ام الخیروھی اسنداھل العصر مطلقة قرار دیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج 14ص 360 (2)تاریخ الاسلام ج 36ص 102

(6)امام محمد بن عبداللہ التاجر اصبھانیؒ و346ھ م440ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الشیخ العالم الادیب مسندالعصر المشھورابن ربذة ثقه اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج 12ص 235 (2)العبر فی خبرمن عبر ج2 ص 277
(3)معجم ابن عساکر ج 1ص 174رقم197 (4)الاحادیث المختارة ج2 ص 27 رقم406

(7)امام عبدالعزیز الصیقل الحرانیؒ و 594 ھ م 687ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو مسندالدیار المصریة بعداخیه وتفرد فی وقته و کان مطبوعاحسن المحاضرة قرار دیا ہے۔

(1)تاریخ الاسلام ج 51ص 270 (2)العبرفی خبرمن عبر ج 3ص 362

(8)امام ابوحامد عبداللہ النحاسؒ البغدادی و527ھ م600ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو امام ابو حامد بن النحاس البغدادی الوکیل وحدث بالکثیر ومن اولاد المحدثین قرار دیا ہے۔

(1)تاریخ الاسلام ج42 ص439 (2)ذیل تاریخ بغداد ج15 ص226

(9)امام ابوبکر محمد بن عبدالباقی الانصاریؒ م442ھ م535ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الشیخ الاسلام المتقن وکان اماما فی الفنون ثقة حجة ثبت ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج 14ص 437 (2)تذکرہ الحفاظ ج4 ص53

(3)معجم ابن عساکر ج 1ص 333رقم 400 (4)الاحادیث المختارہ ج1 ص420 رقم299

(10)امام الحسن بن علی الجوھریؒ و363 ھ م 404ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الشیخ الامام المحدث الصدوق مسندالآفاق وکان ثقةامینا اورامام مقدسی نے ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج 13ص313 (2)تاریخ الاسلام ج 30 ص356

(3)الاحادیث المختارۃ ج 2ص120

(11)امام ابوحفص عمر بن الزیات البغدادیؒ و286ھ م375ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثقة المسند البغدادی الناقد وکان واللہ ثقة قدیم السماع مصنفا وکان ثقة متقنا امینا اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)تذکرہ الحفاظ ج3 ص127 (2) سیراعلام النبلاء ج16 ص323

(3)معجم ابن عساکر ج1 ص 219 رقم351 (4)الاحادیث المختارۃ ج5 ص27 رقم 1630

(12)امام جعفر بن محمد الفریابیؒ م 207 ھ م 301ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو العلامة الحافظ شیخ الوقت الترکی وکان ثقة ماموناوکان ثقة حجةاوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)تذکرہ الحفاظ ج2 ص190 (2)سیر اعلام النبلاء ج 1 ص61

(3)صحیح ابوعوانہ ج 1ص 135رقم408 (4)معجم ابن عساکر ج 1ص 57رقم53

(5)الاحادیث المختارۃ ج1 ص343 رقم235 (6)المستدرک حاکم ج1 ص427رقم 1071

(13)امام مزاحم بن سعید ابوالحسن المروزیؒ۔ ائمہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ روی عن ابن المبارك وغيره وعنه جعفر الفريابي واحمد بن الضوء بن المنذر وغيرهما صححه ابو نعيم حديثه فهو ثقة عنده اور امام ابونعیمؒ ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)تهذيب لابن حجر ج1 ص384 (2)سير اعلام النبلاء ج 11ص 66

(3)صحيح ابو نعيم ج 2ص 13

(14)امام ابراہیم بن اسحاق الحربیؒ و198ھ م285ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو الامام الحافظ شيخ الاسلام وهو امام بارع فی كل علم صدوق اور ان سے مروی حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(1)تذكره الحفاظ ج2 ص123 (2) سير اعلام النبلاء ج 13ص 356

(3)صحيح ابی عوانه ج5 ص217 رقم8466 (4)مستدرك حاكم ج 1ص 375رقم912

(5)صحيح ابی نعيم ج1 ص47 رقم31 (6)معجم ابن عساكر ج2 ص619 رقم762

(7)الاحاديث المختاره ج5 ص107 رقم1730

(15)امام محمد بن مقاتل المروزیؒ (متوفی 226ھ) یہ صحیح بخاری وغیرہ کے راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو ثقة متفق عليه و ثقة من العاشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)الارشاد للخيلی ج 3 ص905 (2) تقريب ج 1 ص508

(3) صحيح البخاری ج1 ص24 رقم65 (4)مستدرك حاكم ج1 ص385 رقم937

(5)شرح السنة ج 1ص 84رقم44 (6)الاحاديث المختارة ج4 ص353 رقم1515

﴿حدیث نمبر 56 تا 58﴾وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه كان حالسامع نفر من اصحاب النبی ﷺ قال فذكرنا صلاة النبی ﷺ فقال ابو حميد الساعدیؓ انا كنت احفظكم لصلاة رسول الله ﷺ رأيته اذا كبر جعل يديه حذأ منكبيه واذا ركع امكن يديه من ركبتيه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوى حتى يعود كل فقار مكانه فاذا سجد وضع يديه غير مفترش قال ابوشعيب اسانيدهم صحاح على شرط البخاری ومسلم (الانوار فی شمائل النبی المختار للبغوی ج 1ص 381،382رقم 516باب صفة الصلاة رسول الله ﷺ)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؓ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس

صلاۃ نبی ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے یہ حدیث صحیح ہے۔ وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 59 تا 61﴾ وعن محمد بن عمرو بن عطاء انه کان جالسامع نفر من اصحاب النبی ﷺ قال فذکرنا صلاۃ النبی ﷺ فقال ابو حمید الساعدیؓ انا کنت احفظکم لصلاۃ رسول اللہ ﷺ رأیته اذا کبر جعل یدیه حذو منکبیه واذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقار مکانه فاذاسجد وضع یدیه غیر مفترش قال ابو شعیب اسانیدهم صحاح علی شرط بخاری ومسلم (المحلی لابن حزم ج 3 ص 41، 42 مسألة فی الصلاۃ اربع جلسات)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ النبی ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابو حمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آ گئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق سند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عبدالرحمٰن بن عبداللہؒ، امام ابراہیم بن احمد البلخیؒ کے ان کی توثیق تعدیل درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن خالدؒ و 338ھ م 411ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان

کوالوھرانی الشیخ الثقة الجلیل و عنی بالروایةو کان خیرا صالحاقراردیاہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج 17ص332 (2)تاریخ اسلام ج 28ص 277

(2)امام ابراہیم بن احمدالبلخیؒ (متوفی376ھ) یہ مشہورامام ہیں ائمہ نے ان کوالامام المحدث الرحال الصدوق راوی الصحیح عن الفربری و کان سماعه للصحیح و کان من الثقات المتقنین قراردیاہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج12 ص441 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2ص147

﴿حدیث نمبر 62 تا 73﴾وعن محمد بن عمروبن عطاء انه کا ن جالسامع نفر من اصحاب النبی ﷺ قال فذکرواصلاة رسول الله ﷺفقال ابوحمیدالساعدیؓ انا کنت احفظکم لصلاة رسول الله ﷺ رأیته اذاکبرجعل یدیه حذومنکبیه واذا رکع امکن یدیه من رکبتیه ثم ھصر ظھره فاذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقار مکانه فاذاسجد وضع یدیه غیرمفترش قال ابوشعیب اسانیدھم صحاح علی شرط بخاری ومسلم (تاریخ دمشق لابن عساکر ج26 ص258 ترجمه عباس بن سھل رقم 3098)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابوحمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر(تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑلیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہوگئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آگئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿تحقیق سند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہوچکی ہے سوائے امام ابن عساکرؒ، امام ابوعبداللہ الفراویؒ، امام ابومحمد السیدیؒ، امام ابوسعد الادیبؒ، امام ابوسعد احمد بن ابراہیمؒ، امام ابوطاھر محمد بن الفضلؒ بن خزیمہ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1)امام ابوالقاسم علی بن عساکرؒ الدمشقی و499ھ م 571ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے

ان کوالامام الحافظ الکبیر محدث الشام فخرالائمۃ ثقۃ الدین ثقۃ متقن امام المحدثین فی وقتہ۔ قرار دیا ہے

(1) تذکرہ الحفاظ ج 4ص82 (2)سیر اعلام النبلاء ج 15 ص 247

(2)امام ابوعبداللہ محمد بن الفضل الفراویؒ و441ھ م530ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کوالشیخ الامام الفقیہ المفتی مسندخراسان وھوامام واعظ حسن الاخلاق والمعاشرہ کہا ہے

(1)سیراعلام النبلاء ج14 ص 417 (2)العبر فی خبرمن عبرج 2ص438

(3)امام ابومحمد ھبۃ اللہ السیدی النیسابوریؒ و443ھ م533ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کوالشیخ الامام الصالح العابدمسندوقتہ کثیرالعبادۃو التھجدو کان احدالفقہاء قرار دیا ہے۔

(1) سیراعلام النبلاء ج 14 ص433 (2)تاریخ الاسلام ج 36 ص339

(4)امام ابوسعدالکنجروذیؒ و361ھ م453ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الشیخ الفقیہ الامام الادیب ادرک الاسانیدالعالیہ فی الحدیث والادب و کان ثقہ صدوقا قرار دیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج13 ص 331 (2)تاریخ الاسلام ج 30 ص350

(5)امام احمد بن ابراہیم المقری ابن ابی الشمسؒ و374ھ م454ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام الشیخ الفقیہ الرئیس شیخ القراء وشیخ فاضل ثقۃ عالم بالقرأت قرار دیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج13 ص 341 (2)العبر فی خبرمن عبر ج2 ص301

(6)امام ابوطاہر محمد بن الفضل بن خزیمہؒ م 387ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کوابو طاہر الشیخ الجلیل المحدث روی الکثیر عن جدہ قرار دیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج 12ص 439 (2)العبرفی خبرمن عبر ج2 ص173

﴿حدیث نمبر 74﴾عن محمدبن عمرو بن عطاء انہ کا ن جالسامع نفر من اصحاب النبی ﷺ قال فذکروا صلاۃ رسول اللہ ﷺ فقال ابو حمیدالساعدیؓ انا کنت احفظکم لصلاۃ رسو ل اللہ ﷺ رأیتہ اذاکبر جعل یدیہ حذومنکبیہ واذارکع

امکن یدیه من رکبتیه ثم هصر ظهره واذا رفع رأسه استوی حتی یعود کل فقار مکانه فاذاسجد وضع یدیه غیر مفترش قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم(الخلافیات للبیہقی ج2 ص404 رقم1787)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ سے مروی ہے کہ وہ صحابہؓ کی ایک نفری کے ساتھ بیٹھے تھے پس صلاۃ رسول ﷺ کا ذکر ہوا تو سیدنا ابوحمید الساعدیؓ نے فرمایا کہ میں تم میں سے صلاۃ رسول ﷺ کو زیادہ یاد رکھنے والا ہوں میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کیا اور جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لیا پھر اپنی پیٹھ سیدھی کی پس جب (رکوع سے) سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہوگئے حتی کہ آپ کے جوڑ وغیرہ اپنی جگہ پر آگئے پس جب سجدہ کیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھا بچھایا نہیں"

﴿حدیث نمبر 75﴾ اخبرنی محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت اباحمید الساعدی ؓ فی عشرۃ من اصحاب النبی ﷺ فیھم ابو قتادۃ ؓ فقال ابو حمید ؓ انا اعلمکم بصلاۃ رسول اللہ ﷺ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا کبر رفع یدیہ حذو منکبیہ۔ قال ابو شعیب ھذا حدیث صحیح لغیرہٖ۔ (تاریخ بغداد ج 7 ص524 رقم 2239)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ نے خبر دی فرمایا کہ میں نے سیدنا ابوحمید الساعدیؓ کو دس اصحاب نبی ﷺ کے درمیان سنا جن میں سیدنا ابوقتادۃؓ موجود تھے آپؓ نے فرمایا میں تم سے زیادہ جانتا ہوں صلاۃ رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہوچکی ہے سوائے علی بن الحسنؒ وابوغانم الخرقیؒ وعبدالحمید بن جعفرؒ کے ان کے حالات درج ذیل ہیں۔

(1) امام علی بن الحسن بن العباس العالی ابوالحسنؒ م 420ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو کان ثقۃ قرار دیا ہے۔

(1)تاریخ بغداد ج 13 ص 342 (2) تاریخ الاسلام ج 28 ص 486

(2)امام ابوغانم ازھر بن احمد الخرقیؒ م 349ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو کان ثقة ینزل بالجانب الشرقی فی سوق العطش قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 7 ص 524 (2) والمنتظم لابن الجوزی ج 14 ص 127

(3)امام عبدالحمید بن جعفر المدنیؒ م 153ھ یہ صحیح بخاری متابعۃ و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے مختلف فیہ راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ثقة کان یرمی بالقدر و کان الثوری ینقم علیه ویحمل علی عبدالحمید فکلمة قال یحییٰ القطان ماادری ماکان شانه و مکانه وقال ابن معین کان یحییٰ القطان یضعف عبدالحمید ولیس به باس و کان قدریا ولیس بالقوی و کان سفیان الثوری یضعفه و ربما اخطا قال ابو حاتم لایحتج و ضعفه القطان وفیه قدریة وعبدالحمید بن جعفر سیئی الحفظ وذکر عن الثوری انه رأه یفتی فی مسائل ویخطئی فیها فتکلم فیه من اجل هذا۔ وصدوق رمی بالقدر وربما وهم من السادسة قرار دیا ہے۔

(تاریخ الاسلام ج 9 ص 476 (2) تاریخ ابن معین ج 3 ص 165 والضعفا دو المتروکین للنسائی ج 1 ص 72 الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی ج 2 ص 84 والمغنی فی الضعفاء ج 1 ص 368 ومیزان الاعتدال ج 2 ص 539 و تهذیب لا بن حجر ج 6 ص 111 و الانساب للسمعانی ج 4 ص 207 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 76﴾ و ثنا محمد بن عمرو بن عطاء قال سمعت ابا حمید الساعدی ﷺ فی عشرة من اصحاب النبی ﷺ احدهم ابو قتادة ﷺ قال قال ابو حمید ﷺ انا اعلمکم بصلاة رسول الله ﷺ قالوالم فوالله ماکنت اکثرنا له تبعة ولا اقدمنا له صحبة فقال بلی قالوا فاعرض فقال کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه قال فقالوا جمیعا صدقت هکذا کان یصلی ۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیرهٖ۔ (سنن الطحاوی ج 1 ص 195 رقم 1163)

"سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابوحمید الساعدی ﷺ کو دس اصحاب النبی ﷺ کے درمیان میں سنا ان میں سیدنا ابوقتادہ ﷺ بھی تھے سیدنا ابوحمید ﷺ نے فرمایا

کہ میں تم سے صلاۃ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ جانتا ہوں سب نے کہا اللہ کی قسم کیسے کیا تو ہم سے زیادہ تابع داری کرنے والا نہیں اور نہ ہی ہم سے صحبت اٹھانے میں زیادہ ہو تو سیدنا ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً ایسا ہے تو سب نے کہا تو بیان کر پس سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کرتے تھے تو سب صحابہؓ نے فرمایا کہ تم نے سچ کہا آپ ﷺ ایسی ہی نماز پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق و تعدیل نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ سوائے ابن جعفر کے وہ مختلف فیہ ہے۔

﴿حدیث نمبر 77﴾ عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ انه کان یقول لاصحاب رسول الله ﷺ انا اعلمکم بصلاۃ رسول الله ﷺ کان اذا قام الی الصلاۃ کبر ورفع یدیه حذاء وجهه ۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیرهٗ (سنن الطحاوی ج 1 ص 196 رقم 1169)

"سیدنا ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کو فرمایا کہ میں تم سے صلاۃ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ جانتا ہوں رسول اقدس صلی اللہ علیہ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر (تحریمہ) کہتے تھے اور رفع الیدین چہرے کے برابر کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے سوائے امام طحاویؒ و عباس بن سہلؒ کے۔

(1) امام ابو الحسین محمد بن عبداللہ بن مخلد الاصبہانیؒ م 274ھ یہ سنن الطحاوی وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو صاحب الشافعی روی عنه الطحاوی وابن حوصا و ابراهیم بن عبدالرحمن والفضل بن الخصیب و محمد بن احمد و یوسف بن فورك و محمد بن رسته و محمد بن احمد الدولابی و غیرهم من الحفاظ والثقات وهو معروف مقبول الحدیث اور ائمہؒ نے ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص 546 (2) تاریخ دمشق ج 54 ص 24

(سنن الطحاوی ج 3 ص109 رقم 4703 و الکنی والاسماء ج 1 ص28 رقم 80)

(2) امام هشام بن عمار الدمشقیؒ و 153 ھ م 245 ھ یہ صحیح بخاری وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔

ائمہؒ نے ان کو العلامة شیخ الاسلام خطیب دمشق ومقرئها و محدثها ومفتیها وثقه غیر واحد وصدوق مقری من کبار العاشرة ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص29 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص573

(صحیح البخاری ج 3 ص58 رقم 2078 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص128 رقم 472، و صحیح النسائی ج 1 ص117 رقم 202 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص5 رقم 7 و المنتقی لابن الجارود ج 1 ص160 رقم 633 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص189 رقم 601 و صحیح ابن حبان ج 1 ص173 رقم 1 والایمان لابن مندة ج 2 ص630 رقم 579 والمستدرک ج 1 ص353 رقم 836 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص122 رقم 135 والاسماء و الصفات للبیهقی ج 2 ص96 رقم 664 والسنن الکبری للبیهقی ج 1 ص 209 رقم 634 و شرح السنة للبغوی ج 14 ص296 رقم 4105 و معجم ابن عساکر ج 2 ص1227 وغیرها)

(3) امام اسماعیل بن عیاش ابوعتبة الحمصی الشامیؒ و 106 ھ م 182 ھ یہ جزء رفع الیدین للبخاری وسنن اربعہ وطحاوی کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام محدث الشام احد الاعلام و کان محتشما نبیلاً جواداً وکان من العلماء العاملین و هو ثقة فی ماروی الشامیین صدوق فی روایته عن اهل بلده مخلط فی غیرهم من الثامنة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ للذهبی ج 1 ص186 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص109

(جزء رفع الیدین للبخاری ص 22 رقم 23 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص66 رقم 255 و صحیح ترمذی ج 4 ص590 ،رقم2380 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص254 رقم 772 وصحیح النسائی ج 8 ص44 رقم 4805 و مسند البزار ج 10 ص26 رقم 4047 و المنتقی لابن الجارود ج 1 ص255 رقم 1023 و صحیح ابن خزیمه ج 3 ص1513 و صحیح ابی عوانه ج 3 ص27 رقم 4075 و سنن الطحاوی ج 1 ص88 رقم 56 و سنن الدار قطنی ج 1 ص108 رقم 195 و شرح السنة ج 3 ص129 رقم 641 وغیرها)

(4) امام عتبة بن ابی حکیم ابوالعباس الاردنیؒ م 147 ھ یہ خلق افعال للبخاری وسنن اربعہ

وطحاوی کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ثقہ صالح و لاباس به ومن ثقات المسلمین وصدوق من السادسه اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) تھذیب لابن حجر ج 72 ص94 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص480

(خلق افعال العباد للبخاری ص 45 رقم170 و صحیح ابی داؤود ج 4 ص123 رقم 4341 ،صحیح ترمذی ج 5 ص257 رقم 3058 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص127 رقم 355 ، المنتقی لابن الجارود ج 1 ص22 رقم 40 و صحیح ابن خزیمه ج 2 ص169 رقم 1093 ، و صحیح ابی عوانه ج 2 ص168 رقم 2701 و سنن الطحاوی ج 2 ص50 رقم 3155 و صحیح ابن حبان ج 2 ص108 رقم 385 والمستدرك ج 2ص365 رقم 3287 و الاحادیث المختارة ج 6 ص218 رقم 2231 وغیرها)

(5) امام عیسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ الکوفی یہ صحیح ابی داؤد وترمذی وابن ماجہ وطحاوی کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ثقة الانصاری الکوفی ثقة من السادسة اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) تھذیب لابن حجر ج 8 ص219 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص439

(صحیح ترمذی ج 5 ص158 رقم 2880 و صحیح النسائی ج 8 ص82 رقم 4942 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص1224 رقم 3715 و سنن الطحاوی ج 1 ص93 رقم 602 و صحیح ابن حبان ج 2 ص97 رقم 374 و المستدرك ج 3 ص39 رقم 4338 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص414 رقم 1855)

خلاصه : سیدنا ابوحمید الساعدی وسیدنا سہل الساعدی وسیدنا ابواسید الساعدی رضی اللہ عنہم اور بیشار صحابہؓ نے رسول اقدس ﷺ کی صلاۃ کی تصدیق فرمائی ہے جس میں صرف تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین ثابت ہے اور رکوع وسجود کی رفع الیدین نہیں ہے اس صلاۃ رسول اللہ ﷺ پر اہلسنت الجماعت حنفیہ ومالکیہ کا عمل ہے۔وللہ الحمد

﴿حدیث ابی حمید سے نفی رفع الیدین فی الصلاۃ بعد الافتتاح پر احتجاج کیا گیا ہے﴾

﴿شہادت نمبر 1﴾ قدقال الامام الحافظ المحدث ابوحاتم محمد بن حبان البستیؒ

(متوفی 354ھ) ذکر خبر احتج به الی ان قال ونفی رفع الیدین فی الصلاۃ فی المواضع التی وصفناھا (صحیح بن حبان بترتیب ابن بلبان ج5 ص185 رقم الحدیث 1869)

"ایسی خبر کا ذکر کہ جس کے ذریعے (فقہاء و محدثین حنفیہ و مالکیہ) نے رکوع و سجود کی رفع الیدین کی نفی پر احتجاج کیا ہے"

﴿شہادت نمبر 2﴾ امام حافظ محدث علی بن بلبان الفارسیؒ متوفی 739ھ نے امام ابن حبانؒ کے مذکورہ قول کو جزما بلا نکیر نقل کیا ہے۔ (صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان ج 5 ص185 طبع بیروت)

﴿جدول حدیث ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ بروایۃ ابن خزیمہ﴾

(1) صحیح ابن خزیمہ 1 2

(2) الاوسط لابن المنذر 1 2

(درج ذیل ائمہؒ نے حدیث ابی حمیدؓ کو صحیح کہا ہے۔)

(1) الامام البخاریؒ متوفی 256ھ وقال صحیح (صحیح البخاری ج 1 ص114)

(2) الامام النسائیؒ متوفی 303ھ قال صحیح بروایۃ البخاری النکت للزرکشی ج 1 ص166

(3) الامام ابن خزیمہ متوفی 311ھ وقال صحیح (صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 308)

(4) الامام ابن حبان متوفی 354ھ وقال صحیح (صحیح ابن حبان ج 5 ص 185)

(5) الامام البیہقیؒ متوفی 458ھ وقال صحیح (معرفۃ السنن ج 3 ص 47)

(6) الامام البغویؒ متوفی 516ھ وقال صحیح (شرح السنہ ج 3 ص15)

(7) الامام المہلبؒ متوفی 435ھ قال صحیح بروایۃ البخاری (المختصر النصیح ج 1 ص414)

(8) الامام الحاکم الکبیرؒ متوفی 378ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شعار اصحاب الحدیث ص55)

(9) الامام الخطابیؒ متوفی 388ھ قال صحیح بروایۃ البخاری (اعلام الحدیث ج 1 ص 540)

(10) الامام ابن بطالؒ متوفی 449ھ قال صحیح بروایۃ البخاری (شرح ابن بطال ج 2 ص 442)

(11) الامام ابن عبدالبرؒ متوفی 463ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (التمہید لابن عبدالبر ج 19 ص252)

(12) الامام ابن الجوزیؒ متوفی 597ھ قال صحیح بروایۃ البخاری (التحقیق ج 1 ص403)

(13) الامام الحمیدیؒ متوفی 488ھ قال صحیح بروایۃ البخاری (الجمع بین الصحیحین ج 1 ص471)

(14) الامام المغلطائیؒ متوفی 762ھ قال صحیح بروایۃ البخاری (شرح ابن ماجہ ج 1 ص 1354)

(15)الامام ابن رجبؒ متوفی 795ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(فتح الباری ج 7ص302)
(16)الامام محمود العینیؒ متوفی 855ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(عمدۃالقاری ج6 ص103)
(17)الامام ابن حجرؒ متوفی 852ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(فتح الباری ج 1ص 415)
(18)الامام ابن الاثیرؒ متوفی 606ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(جامع الاصول ج 5ص 415)
(19)الامام ابن القطانؒ متوفی 628ھ وقال صحیح (بیان الوھم ج 2ص 465)
(20)الامام النوویؒ متوفی 676ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(خلاصہ الاحکام ج1 ص344)
(21)الامام ابن دقیقؒ متوفی 702ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(الالمام ج 1ص 153)
(22)الامام ابن عبدالھادیؒ متوفی 744ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(المحرر فی الحدیث ج1 ص180)
(23)الامام الذھبیؒ متوفی 748ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(تنقیح التحقیق ج 1ص 175)
(24)الامام الزیلعیؒ متوفی 762ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(نصب الرأیہ ج1 ص388)
(25)الامام ابن الملقنؒ متوفی 804ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(البدر المنیر ج 3ص 594)
(26)الامام ابوعبدالله التبریزیؒ متوفی 741ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(مشکوۃ المصابیح ج1 ص248)
(27)الامام ابن قدامہؒ متوفی 620ھ وقال صحیح (الکافی ج 1ص 250)
(28)الامام ابوالفرج ابن قدامہؒ متوفی 682ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(الشرح الکبیر ج1 ص502)
(29)الامام ابن حزمؒ متوفی 456ھ وقال صحیح بروایۃ البخاری (المحلی ج 3ص 42)
(30)الامام عبدالحق الاشبیلیؒ متوفی 581ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(الاحکام الکبری ج2 ص264)
(31)الامام محمد الصالحیؒ متوفی 942ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(سبل الھدی ج 8ص 158)
(32)الامام علی القاریؒ متوفی 1014ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(مرقاۃ علی مشکوۃ ج 2ص 654)
(33)الامام القرطبیؒ متوفی 671ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(تفسیر القرطبی ج 1ص 345)
(34)الامام ابن سیدالناسؒ متوفی 734ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(النفع الشذی ج 4ص 577)
(35)الامام الطیبیؒ متوفی 743ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(شرح المشکاۃ ج 3ص980)
(36)الامام محمد الکرمانیؒ متوفی 786ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(الکواکب الدراری ج5 ص178)
(37)الامام الاجریؒ متوفی 360ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (الاربعون ج 1ص131)
(38)الامام دانیالؒ متوفی 696ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج(مشیخہ دانیال ج 1ص 42مخطوطہ)
(39)الامام العراقیؒ متوفی 806ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(طرح التثریب ج2 ص284)
(40)العلامۃ الامیرؒ متوفی 1182ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(سبل السلام ج 1ص242)
(41)العلامہ الشوکانیؒ متوفی 1255ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(نیل الاوطار ج 2ص318)
(42)العلامہ الحسنؒ متوفی 1271ھ قال صحیح بروایۃ البخاری (فتح الغفار ج 1ص316)
(43)الامام عبدالرحمن المقریؒ متوفی 624ھ وقال صحیح(العدۃ فی شرح العمدہ ج 1ص80)
(44)الامام محمد بن عبدالوھابؒ متوفی 1206ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(مجموعہ الحدیث ج 1ص 427)
(45)العلامہ فیصلؒ متوفی 1376ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(بستان الاحبار ج 1ص281)
(46)الامام ابن عساکرؒ متوفی 571ھ وقال صحیح بروایۃ ابن خزیمہ (تاریخ دمشق ج 26ص 258)

(47)الامام الحسین المظهریؒ متوفی 727ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج(المفاتیح ج 3ص107)
(48)الامام ابن دمامینیؒ متوفی 827ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(مصابیح الجامع ج2 ص389)
(49)الامام البرماویؒ متوفی 831ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(اللامع الصبیح ج 4ص194)
(50)الامام ابن ملک الرومیؒ متوفی 804ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(شرح المصابیح ج 1ص470)
(51)الامام احمدالکورانیؒ متوفی 893ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(الکوثرالجاری ج 2ص 448)
(52)الامام عبدالرحمن للسیوطیؒ متوفی911ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(التوشیح ج 2ص789)
(53) الامام احمدالقسطلانیؒ متوفی 923ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(ارشادالساری ج2 ص126)
(54)الامام زکریاالانصاریؒ متوفی926ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(منحۃ الباری ج 2ص 540)
(55)الامام عبدالغنی متوفی 600ھ وقال صحیح بروایۃ البخاری(عمدۃالاحکام ج 1ص104)
(56)الامام ضیاء الدین المقدسیؒ متوفی 643ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(السنن والحکام ج 2ص 71)
(57)الامام ابن الصلاحؒ متوفی 643ھ قال صحیح بروایۃ البخاری (مقدمہ ابن الصلاح ج1 ص 18)
(58)الامام محمد المناویؒ متوفی 803ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(کشف المناھج ج 1ص332)
(59)الامام احمد الزبیریؒ متوفی 893ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(التجرید الصریح ج 1ص 140)
(60)الامام الحسین المغربی متوفی 1119ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(البدرالتمام ج3 ص17)
(61)الامام محمد السفارینیؒ متوفی 1188ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(کشف اللثام ج 2ص329)
(62)الامام محمدانور الشاہ متوفی 1353ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(فیض الباری ج 2ص 392)
(63)الامام محمد الشنقیطی متوفی 1354ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(کوثر المعانی ج 9ص370)
(64)العلامۃ عبید اللہ مبارکفوریؒ متوفی 1414ھ قال صحیح بروایۃ البخاری(مرعاۃ ج 3ص 10)
(65)العلامۃ ناصرالدین الالبانیؒ متوفی 1420ھ وقال صحیح(تعلیقات الحسان ج3 ص344)
(66)الامام ابوعیسی الترمذی متوفی 279ھ وقال حسن صحیح (جامع الترمذی ج 2ص 59)
(67)الامام ابوجعفر الطحاویؒ متوفی 321ھ وقال صحیح(السنن الطحاوی ج 1ص11، 257)
(68)امام علی بن محمد الجرجانیؒ م816ھ وقال صحیح روایۃ البخاری (المختصر فی اصول الحدیث ج 1 ص69)
(69) امام محمد السخاویؒ م 902ھ و قال صحیح بروایۃ البخاری (فتح المغیث ج 1ص41)
(70) امام عبدالحق الدہلویؒ م 1052ھ وقال صحیح بروایۃ البخاری (مقدمہ فی اصول الحدیث ج 1 ص85)
(71) علامہ محمد القاسمیؒ م 1332ھ وقال صحیح بروایۃ البخاری (قواعد التحدیث ج 1 ص241)
(72) علامہ طاہر الجزائریؒ م 1338ھ وقال صحیح بروایۃ البخاری (توجیہ النظر ج 1 ص214)
(73) امام محمد البقاعیؒ م 972ھ وقال صحیح بروایۃ البخاری (مختصر التحریر ج 4 ص650)

﴿ حدیث ابی حمید الساعدیؓ درج ذیل کتابوں میں ہے ﴾

(1)تہذیب الآثار لابن جریر ج1 ص191 رقم297 باب ذکر من وافقہ منھم فی ذلک
(2)صحیح ابن خزیمہ ج 1ص 332رقم637 باب امکان الجبھۃوالانف من الارض فی السجود
(3)صحیح ترمذی ج2 ص59 رقم 270 مختصراً باب ماجاء فی السجود علی الجبھۃوالانف

(4)السنن الطحاوی ج1 ص267 رقم1531 باب وضع الیدین فی السجود این ینبغی ان یکون
(5)السنن الکبری للبیهقی ج 2ص 183رقم2771 ،ص184رقم 2773باب کیفیة الجلوس فی التشهد
(6) معرفة السنن للبیهقی ج 3ص46 رقم 3624،3625،3626،3631،باب کیفیة الجلوس
(7)الاعلام الخطابی ج1 ص540 رقم828 باب سنة الجلوس فی التشهد
(8)شرح البخاری لابن البطال ج2 ص442 رقم177 باب سنة الجلوس فی التشهد
(9)کشف المشکل من حدیث الصحیحین لابن الجوزی ج 2 ص178 رقم759 من مسند ابی حمیدؓ
(10)الجمع بین الصحیحین للحمیدی ج1 ص470 رقم759 وللبخاری حدیث واحد
(11)الاحکام الکبری للاشبیلی ج2 ص 265باب صفة الجلوس للتشهد والاشارة
(12)الاحکام الوسطی للاشبیلی ج1 ص406 باب تکبیرة الاحرام وهیئة الصلاة
(13)الاحکام الصغری للاشبیلی ج 1ص 248 باب تکبیرة الاحرام وهیئة الصلاة
(14)التحقیق لابن الجوزی ج1 ص403 رقم546 باب یجلس فی الجمیع متورکا
(15)عمدة الاحکام الکبری لابن محمد المقدسی ج 1 ص103 رقم188 باب صفة صلاة رسول اللہ ﷺ
(16)المختصر النصیح للمهلب الاندلسی ج1 ص414 رقم828 باب السنة الجلوس فی التشهد
(17)جامع الاصول لابن الاثیر ج5 ص415 الفرع السابع فی احادیث جامعة الاوصاف من اعمال الصلاة
(18)بیان الوهم والایهام لابن القطان الفاسی ج2 ص465 باب ذکر حدیث ابی حمید الساعدی
(19)خلاصة الاحکام للنووی ج 1ص344 رقم 1041باب فی احادیث جامعة لصفة الصلاة
(20)الالمام باحادیث الاحکام لابن دقیق العید ج1 ص153 رقم240 باب صفة الصلاة
(21)المحرر فی الحدیث لابن عبدالهادی ج 1ص 180رقم216 باب صفة الصلاة
(22)تنقیح التحقیق لابن عبدالهادی ج 2ص 279رقم863 باب یجلس فی التشهد الاول
(23)تنقیح التحقیق للذهبی ج1 ص175 مسألة یجلس فی التشهدالاول مفترشا
(24)نصب الرأیة ج1 ص388 باب صفة الصلاة
(25)کشف المناهج للمناوی ج1 ص332 رقم556 من الصحاح
(26)البدرالمنیر لابن الملقن ج3 ص468 ،507،508،رقم الحدیث9،10،
(27)تحفة المحتاج لابن الملقن ج 1ص 314رقم287 باب صفة الصلاة
(28)المطالب العالیه لابن حجر ج 4ص 141باب الرکوع والسجود والذکرفیها
(29)بلوغ المرام لابن حجر ج 1ص 134رقم 269باب صفة الصلاة
(30)التجرید الصریح لاحمد الزبیری ج 1ص 140رقم 472کتاب الأذان
(31)مشکوة المصابیح للتبریزی ج1 ص248 رقم792 الفصل الاول باب صفة الصلاة
(32)فتح القدیر شرح الهدایة لابن الهمام ج 1ص 282باب صفة الصلاة
(33)شرح مشکل الوسیط لابن الصلاح ج 2ص 89باب فی کیفیةالصلاة
(34)المجموع شرح المهذب للنووی ج 3ص 406مسائل المهمة تتعلق بقرأة الفاتحة
(35)السنن والاحکام للضیاء المقدسی ج 2ص71 رقم1384 باب ذکرالتطبیق فی الصلاة
(36)مختصر خلافیات للبیهقی لاحمد بن فرح ج2 ص98 مسألة رقم83

(37)سبل الهدی والرشاد للصالحی ج 8ص 158باب الاول فی طمانیة فی صلاته

(38)تفسیرالقرطبی ج1 ص345 سورة البقرةآیت نمبر 43،ص360

(39)تحفة الابرار شرح مصابیح السنة للبیضاوی ج 1ص276 رقم556

(40)النفع الشذی لابن سید الناس ج4 ص577 باب ماجاء فی وصف الصلاة

(41)المفاتیح فی شرح المصابیح للمظهری ج 2ص 107رقم556 باب صفة الصلاة

(42)شرح المشکوة للطیبی ج 3ص970 رقم 792باب صفة الصلاة

(43)شرح ابن ماجه للمغلطائی ج1 ص1354 باب اقامة الصلاة والسنة فیها افتتاح الصلاة

(44) الکواکب الدراری للکرمانی ج5 ص177 رقم794 باب سنة الجلوس فی التشهد

(45) فتح الباری لابن رجب ج6 ص301 ،336،باب الی این یرفع یدیه وباب سنة الجلوس فی التشهد

(46)التوضیح لابن الملقن ج 7ص254 ،258،رقم828 باب سنة الجلوس فی التشهد

(47)مصابیح الجامع لابن دمامینی ج 2ص 390باب سنة الجلوس فی التشهد

(48)اللامع الصبیح للمحمد البرماوی ج 4ص 194رقم 828باب سنة الجلوس فی التشهد

(49)فتح الباری لابن حجر ج 1ص 415 باب سنة الجلوس فی التشهد

(50)شرح المصابیح لابن الملك ج1 ص470 ،471،باب صفة الصلاة

(51)عمدة القاری للحافظ العینی ج6 ص103 باب سنة الجلوس فی التشهد

(52)نخب الافکار للحافظ العینی ج3 ص507 ج4 ص431 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلاة

(53)الکوثرالجاری لاحمد الکورانی ج 2ص 449 باب سنة الجلوس فی التشهد

(54)التوشیح علی البخاری للسیوطی ج 2ص 789باب سنة الجلوس فی التشهد

(55)ارشاد الساری علی القاری للقسطلانی ج2 ص126 رقم 828باب سنة الجلوس فی التشهد

(56)منحة الباری علی البخاری للانصاری ج2 ص540 باب سنة الجلوس فی التشهد

(57)شرح مسندابی حنیفه للعلی القاری ج 1ص 493ذکراسناده عن القاسم

(58)مرقاة علی المشکوة اللعلی القاری ج2 ص654 رقم792 باب صفة الصلاة

(59)البدرالتمام شرح بلوغ المرام للحسین المغربی ج3 ص17 رقم206 باب صفة الصلاة

(60)سبل السلام للامیر الیمانی ج1 ص242 ،243،رقم252 باب مایجب فی الصلاة

(61) کشف اللثام شرح عمدة الاحکام للسفارینی ج 2ص 329الحدیث الثانی

(62)نیل الاوطار للشوکانی ج 2ص 318باب صفة الجلوس فی التشهدوبین السجدتین

(63)فیض الباری علی البخاری للمحدث الکشمیری ج 2 ص 391 رقم828 باب السنةالجلوس فی التشهد

(64) کوثرالمعانی الدراری للشیخ الشنقیطی ج9 ص390 الحدیث نمبر97

(65)مرعاة شرح المشکوة للمبارکفوری ج 3ص 10رقم797 الفصل الاول

(66)بستان الاخیار للفیصل ج 1ص 281رقم992 باب صفة الجلوس فی التشهد

(67)عون المعبود للعظیم آبادی ج 2ص 298باب افتتاح الصلاة

(68)تحفةالاحوذی للمبارکفوری ج 2ص 154باب کیفیة الجلوس فی التشهد

(69)سلسله الاحادیث الصحیحه للالبانی ج 7ص 995رقم3331

(70)صحیح ابی داؤد بتحقیق البانی ج3 ص333 باب افتتاح الصلاۃ
(71)جمع الفوائد للشیخ محمد المغربی ج1 ص246 رقم1495 باب القنوت مختصرا
(72)اصل صفۃ الصلاۃ رسول اللہ ﷺ للالبانی ج2 ص676 باب الاعتدال مختصرا
(73)صفۃ صلاۃ رسول اللہ ﷺ للالبانی ص 135
(74)المغنی لابن قدامہ ج1 ص331 فصل یستحب ان یقوم الی الصلاۃ مختصرا
(75)شرح المنتھی الارادات للبھوتی ج1 ص196 باب صفۃ الصلاۃ مختصرا
(76)مطالب اول النھی للمصطفی حنبلی ج1 ص246 فصل بعدفراغ الامام مختصرا
(77)مجموعۃ الحدیث للشیخ محمد بن عبدالوھاب ج 1ص427 باب صفۃ الصلاۃ
(78)التلخیص الحبیر لابن حجر ج1 ص588 باب صفۃ الصلاۃ مختصرا
(79)فتح الغفار الجامع الاحکام للحسن ج 1ص316،351 باب رفع الیدین
(80)الکافی فقہ الامام احمد لابن قدامہ ج1 ص250 با ب صفۃ الصلاۃ مختصرا
(81)التاریخ الکبیر للبخاری ج8 ص357 رقم3320 مختصرا ترجمہ یزید بن محمد القرشی
(82)صحیح ابی داؤد ج 1ص 196رقم 734 مختصرا
(83)العدۃ شرح العمدۃ لابن قدامۃ ج 1ص 79باب صفۃ الصلاۃ مختصرا
(84)الشرح الکبیر لابن قدامہ ج 1ص 50،540، باب فصل فاما الامام
(85)منار السبیل فی شرح الدلیل لابن ضویا ج 1ص 83الرابع الرکوع مختصرا
(86)تحفۃ الاشراف للمزی ج3 ص149 رقم11897
(87)الاربعون للآجری ج1 ص131 رقم 19مختصرا
(88)ارواء الغلیل للالبانی ج2 ص13 رقم305
(89)سیراعلام النبلاء للذھبی ج8 ص481 رقم الترجمہ 97ابوحمید الساعدیؓ
(90)الموسوعۃ الفقیہ الکویتیہ ج 27ص 65با ب الاعتدال
(91)الموسوعۃ المیسرۃ ج 2ص 53
(92)المھذب فی فقہ الامام احمد للبشرازی ج1 ص147
(93)المسندالموضوعی الجامع الکتب العشرۃ ج11 ص11 رقم4 ص12،14،
(94)التحبیرلایضاح معانی التیسیرج 5ص 419احادیث جامعۃ الاوصاف من اعمال الصلاۃ
(95)مصابیح السنۃ للبغوی ج 1ص 309رقم 556با ب صفۃ الصلاۃ
(96)الجامع الصحیح للیوسف بن جودۃ ج 1ص 373باب فی الحل زکاۃ
(97)ارشیف ملتقی اھل حدیث ج 63ص 125وغیرھا

﴿حدیث نمبر 78 تا 79﴾عن عبیداللہ بن ابی رافع عن علی (ابن ابی طالبؓ)قال کان رسول اللہ ﷺ اذاقام الی الصلاۃ المکتوبۃ کبرورفع یدیہ حذومنکبیہ ثم قال (وجھت وجھی للذی فطرالسموات والارض حنیفا الآیۃ)الحدیث قال ابوشعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری ومسلم (مصنف عبدالرزاق ج 2ص 79رقم2567 باب

استفتاح الصلاة)

"سیدنا علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز مکتوبہ کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے پھر وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض پڑھتے تھے"

﴿یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں ہے﴾

(1)صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 236 رقم 464 ،ص 306 رقم 607 باب ذکر بیان اغفال من زعم ان الدعاء بمالیس فی القرآن غیر جائز فی الصلاۃ المکتوبة وهذا القول خلاف سنن النبی الثابة الخ وباب الدلیل علی صدقول من زعم ان المصلی اذادعا فی صلاۃ المکتوبة ص 335 رقم673 باب الدعاء فی السجود

(2)السنن الطحاوی ج 1 ص195 رقم1158 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلاۃ الی این یبلغ بهما

(3)السنن الکبری للبیهقی ج2 ص49 رقم2345 باب افتتاح الصلاۃ بعدالتکبیر

(4)الشافی فی شرح مسندالشافعی لابن الاثیر ج 1 ص 530الفرع الثانی فی دعاء الاستفتاح

(5)نخب الافکار للعینی ج3 ص503 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلاۃ الی این یبلغ بهماوص536 باب مایقال فی الصلاۃ بعدالتکبیرۃالاحرام

(6)ارشیف ملتقی اهل حدیث ج 52ص 213

(7)جامع الاحادیث للسیوطی ج 31ص 319رقم34298 مسندعلی ابن ابی طالبؓ

(8)کنزالعمال للعلی ج 8ص 100رقم23081 فصل فی اذکار التحریمه ومایتعلق بها

(9)شرح مختصرالطحاوی للجصاص ج1 ص575 باب صفة الصلاۃ

(10) جمع الجوامع للسیوطی ج 17 ص646 رقم 881 ، مسند علیؓ)

﴿تحقیق السند حدیث علیؓ﴾

(1)امام عبدالرزاق بن ہمامؒ و126ھ م 211ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں ائمہ نے انکو الحافظ الکبیر' وثقة فانه مامون علی حدیث رسول اللہ ﷺ لاباس به ثبت حجة اوران سے مروی حدیث کو قرار دیا ہے۔

(1)تذکرہ الحفاظ ج 1ص 266 (2)سیراعلام النبلاء ج 8ص 222
(3)صحیح بخاری ج1 ص17 رقم42 (4)صحیح مسلم ج1 ص53 رقم28

(2) امام ابراہیم بن محمد ابواسحاق الفزاریؒ م 185ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام الحجۃ شیخ الاسلام والصادق المصدوق ثقۃ مامون اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج1 ص200 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص92

(3) صحیح البخاری ج2 ص13 رقم940 (4) صحیح مسلم ج1 ص345 رقم474

(3) امام موسیٰ بن عقبہ المدنیؒ م141ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المدنی الحافظ و کان مفتیافقیہا صالحافانہ ثقۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج1 ص111 (2) سیر اعلام النبلاء ج6 ص26

(3) صحیح بخاری ج1 ص40 رقم139 (4) صحیح مسلم ج1 ص375 رقم526

(4) امام عبداللہ بن الفضلؒ م144ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المدنی ثقۃ و ثقۃ ثقۃ و لاباس بہ ثقۃ من الرابعہ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الجرح والتعدیل ج5 ص136 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص317

(3) صحیح بخاری ج4 ص159 رقم3414 (4) صحیح مسلم ج1 ص156 رقم278

(5) امام عبیداللہ بن ابی رافع المدنیؒ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ نے انکو کان ثقۃ کثیر الحدیث و کاتب علیؓ المدنی واتفقوا علی توثیقہ تابعی ثقۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تہذیب لابن حجر ج7 ص10 (2) تہذیب الاسماء ج1 ص311

(3) صحیح بخاری ج4 ص59 رقم3007 (4) صحیح مسلم ج1 ص274 رقم357

(6) امام محمد بن المنکدر ابوعبداللہ المدنیؒ م131ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام شیخ الاسلام و کان من معادن الصدق سید القراٗ مجمع لی ثقۃ وثقۃ فاضل من الثالثہ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج1 ص95 (2) تقریب ج1 ص508

(صحیح البخاری ج 1 ص 50 رقم 194 ، صحیح مسلم ج 1 ص 216 رقم 245)

﴿حدیث نمبر 80﴾ وعن علیؓ عن النبی ﷺ انہ کان یرفع یدیہ فی اول الصلاۃ ثم لا یعود ۔قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط بخاری و مسلم تغلیبا۔ (علل الحدیث للدارقطنی ج 4 ص 106 رقم 457)

"سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نماز کے اول میں رفع الیدین کیا کرتے تھے پھر (پوری نماز میں دوبارہ) رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

تنبیہ : قال الامام الحافظ المحدث ابن الاثیر الجزریؒ (متوفی 606ھ) ومعنی ثم لا یعود یرید لا یعود لرفع یدیہ فی الرکوع والقیام منہ والسجود (الشافی فی شرح مسند الشافعی ج 1 ص 518) امام ابن اثیر شافعی نے فرمایا ثم لا یعود کا معنی یہ ہے کہ رکوع وسجود میں رفع الیدین نہ کرنا۔

﴿یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں ہے﴾

(1) المنتقی للباجی ج 1 ص 142 (2) نصب الرایہ ج 1 ص 406
(3) الدرایہ لابن حجر ج 1 ص 152 (4) شرح التلقین للمازری ج 1 ص 549
(5) ریاض الافہام ج 2 ص 188 وغیرھا

﴿تحقیق السند﴾ (1) امام دارقطنیؒ م 385ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام شیخ الاسلام حافظ الزمان صاحب السنن اور ثقہ وصدوق وغیرھا قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 132 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 414

(2) امام عبد الرحیم بن سلیمانؒ م 187ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے ان کو ثقہ صالح الحدیث وثقہ لہ تصانیف من صغار الثامنہ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح وغیرہ قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 213 (2) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص 358
(3) صحیح بخاری ج 2 ص 173 رقم 1722 (4) صحیح مسلم ج 1 ص 277 رقم 365

(3) امام ابو بکر النہشلیؒ م 166ھ یہ صحیح مسلم ونسائی وترمذی وابن ماجہ کے راوی ہیں ائمہ نے ان کو کان شیخا صالحا فاضلا من الثقات اور صدوق من السابعۃ ائمہؒ نے ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج7 ص32 (2)تقریب ج 1 ص625
(3)صحیح مسلم ج1 ص402 رقم572 (4)صحیح ابی عوانہ ج 1ص 520رقم1942

(4)امام عاصم بن کلیب الجرمیؒ م 137ھ یہ صحیح بخاری معلقاً وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے انکوالحرمی ثقة وثقه مامون والکوفی صدوق من الخامسه اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1)تہذیب لا بن حجر ج 5 ص55 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص286 وغیرھما
(1)صحیح بخاری ج2 ص868 (2)صحیح مسلم ج2 ص197
(3) ابوداؤد ج 1 ص116 (4) ترمذی ج 2ص 85
(5) صحیح نسائی ج 1ص 158 (6) المنتقی لابن الجارود ج1 ص62
(7)صحیح ابن خزیمہ ج1 ص243 (8) صحیح ابی عوانہ ج 1ص 405
(9)المستدرک حاکم ج 1ص 346 (10)الاحادیث المختارہ ج 1ص 277

(5)سیدنا کلیب بن شہابؓ الجرمی متوفی 70ھ او80ھ او90ھ یہ جزء رفع الیدین للبخاری صحیح ابوداؤد والنسائی وترمذی وابن ماجہ کے راوی ہیں بعض ائمہؒ نے ان کوصحابیؓ اوربعض نے تابعیؒ قرار دیا ہےاورائمہؒ نے ان کو ثقة ویروی عن الصحابه اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1)الثقات للعجلی ج1 ص398 (2)الثقات لابن حبان ج5 ص337
(1) صحیح ابی داؤد ج 1 ص193 رقم 726 (2) صحیح الترمذی ج 2 ص85 رقم 292
(3) صحیح النسائی ج 2 ص126 رقم 889 (4) صحیح ابن ماجه ج 1 ص266 رقم 810
(5) المنتقی لابن الجارود ج 1 ص61 (6) صحیح ابن خزیمه ج 1 ص233 رقم 457
(7) مختصر الاحکام ج 2 ص163 رقم 276 (8) سنن الطحاوی ج 1 ص196 رقم 1166
(9) صحیح ابن حبان ج 5 ص170 رقم 1860 (10) مستدرک ج 1 ص557 رقم 1455

﴿کلیب بن شہاب الجرمیؒ صحابیؓ تھے﴾

قال ابو شعیب قد ذکرہ ابن ابی خیثمه والبغوی وابن قانع وابن السکن وابن حبان والطبرانی وابن منده ابونعیم وابن عبدالبر و الحازمی ابن الاثیر والمزی و ابن کثیر وابن حجر وغیرھم من الصحابة۔

(1)التاریخ الکبیر لابن خیثمه ج1 ص521 (2)معجم الصحابه للبغوی ج 5ص 150

(3)معجم الصحابہ لابن قانع ج1 ص337 (4)بحوالہ تہذیب الکمال ج6ص 299
(5)الثقات لابن حبان ج 3ص 356 (6)معجم الکبیر للطبرانی ج 19ص 199
(7)المستخرج لابن مندۃ ج 1ص 35 (8)معرفۃ الصحابہ لابی نعیم ج 5ص 2396
(9)الاستیعاب لابن عبدالبر ج 3ص 1329 (10)عجالۃ المبتدی للحازمی ج 1ص 40
(11)اسدالغابہ لابن الاثیر ج 4ص470 (12)تحفۃ الاشراف للمزی ج 4ص 156
(13)جامع المسانید لابن کثیر ج7 ص239 (14)فتح الباری لابن حجر ج 9ص 626

﴿سیدنا محمد عربی امام اعظم فی الانبیاء خاتم النبیینﷺ﴾

سیدنا علی بن ابی طالب خلیفہ راشد بدریؓ

عبیداللہ بن ابی رافع المدنیؒ — محمد بن المنکدر المدنیؒ — کلیب بن شہاب الکوفیؒ

عبداللہ بن الفضل المدنیؒ — ابراہیم بن محمد الفزاریؒ — عاصم بن کلیب الکوفیؒ

موسیٰ بن عقبہ المدنیؒ — عبدالرزاق بن الھمامؒ — ابوبکر عبداللہ النھشلیؒ

عبدالرزاق بن الھمامؒ — عبدالرحیم بن سلیمانؒ

﴿جدول حدیث علی رضی اللہ عنہ﴾

(1) مصنف عبدالرزاق	1	
(2) صحیح ابن خزیمہ	1	
(3) سنن الطحاوی	1	
(4) سنن کبریٰ للبیہقی	1	
(5) المنتقیٰ للباجی	1	2
(6) نصب الرایہ	1	2
(7) علل الدارقطنی	1	2

فائدہ : قال ابوشعیب سیدنا علیؓ کی حدیث میں من طریق عبدالرزاق افتتاح الصلاۃ کی رفع الیدین کے بعد عدم ذکر ہے مگر من طریق دارقطنی نفی واثبات دونوں موجود ہیں یہ نسخ وترک رفع الیدین بعد الافتتاح پر صریح ہے۔ وللہ الحمد

(درج ذیل ائمہؒ نے حدیث علیؓ کو صحیح کہا ہے)

(1)امام ابوداؤدؒ متوفی 256ھ وقال صحیح (صحیح ابوداؤد ج1 ص201)

(2)امام ابوعیسی الترمذیؒ متوفی 279ھ وقال صحیح (صحیح ترمذی ج 5ص486)

(3)امام ابوبکر بن خزیمہؒ متوفی 311ھ وقال صحیح (صحیح ابن خزیمہ ج 1ص306)

(4)امام مسلم بن حجاجؒ متوفی 261ھ وقال صحیح (صحیح مسلم ج 1ص 534)

(5)امام نسائیؒ متوفی 303ھ وقال صحیح (صحیح النسائی ج 2ص 129)

(6)امام ابوبکر البزارؒ متوفی 212ھ وقال اصح (مسندالبزار ج 2ص 168)

(7)امام ابومحمد ابن الجارودیؒ متوفی 307ھ وقال صحیح (المنتقی لابن الجارودی ج1 ص54)

(8)امام ابوعوانہؒ متوفی 316ھ وقال صحیح (صحیح ابی عوانہ ج 1ص433)

(9)امام ابوجعفر الطحاویؒ متوفی 321ھ وقال صحیح (السنن الطحاوی ج1 ص11\199)

(10)امام ابنْ حبان ابوحاتمؒ متوفی354ھ وقال صحیح (صحیح ابن حبان ج 5ص 75)

(11)امام ابوسعدالخراسانیؒ متوفی 600ھ وقال صحیح (الاربعون ج 1ص 230)

(12)امام ابومحمد الزیلعیؒ متوفی762ھ وقال صحیح (البزار نصب الرایہ ج 1ص313)

(13)امام ابن الملقنؒ متوفی 804ھ وقال حدیث صحیح البدرالمنیر ج 3ص

(14)امام ابوالحسن الماوردیؒ متوفی 450ھ وقال اصح واثبت الحاوی الکبیر ج2 ص

(15)امام ابوزکریا النوویؒ متوفی 676ھ وقال صحیح المجموع ج 3ص314

(16)امام اسحاق بن راھویہؒ متوفی 238ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج مسائل احمد واسحاق ج 2 ص514

(17)امام ابوالولید الباجیؒ متوفی 474ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج المنتقی للباجی ج1 ص142

(18)امام ابوعبداللہ المازریؒ متوفی 531ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج شرح التلقین ج ص

☆☆☆☆☆☆

﴿حدیث نمبر 81 تا 82﴾ عن عبدالله (بن مسعودؓ) قال الااخبرکم بصلاۃ رسول الله ﷺ قال فقام فرفع یدیه اول مرۃ ثم لم یعد وفی نسخة ثم لم یرفع قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا(صحیح والسنن للنسائی ج 1ص 158(باب ترک ذلك و السنن الکبیر للنسائی ج 2 ص 31 باب ایضاً)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو صلاۃ رسول اللہ ﷺ کی خبر نہ دوں (یہ) کہہ کر کھڑے ہوئے پس رفع الیدین کیا اول میں ایک مرتبہ پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا"

﴿حدیث نمبر 83 تا 84﴾عن عبدالله (بن مسعودؓ)قال الااصلی بکم صلاۃ رسول الله ﷺ فصلی فلم یرفع یدیه الامرۃواحدۃقال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا الصحیح والسنن للنسائی ج 1ص 161(باب)الرخصه فی ترک ذلك و السنن الکبری للنسائی ج 1 ص332 باب ایضاً)

"سیدنا ابن مسعودؓ سے روایت ہے آپ نے (صحابہؓ وتابعینؒ کو) فرمایا کیا میں تم کو صلاۃ رسول اللہ ﷺ نہ پڑھاؤں پس نماز پڑھائی تو (اس میں) رفع الیدین نہیں کیا مگر صرف ایک مرتبہ"

قدقال الامام الحافظ المحدث ابوالعباس احمد القرافی المالکی متوفی 684ھ حدیث ابن مسعود ولم یرفع یدیه الامرۃ واحدۃ و کل من قال بالرفع مرۃ واحدۃ جعلها فی الاحرام (الذخیرۃ للقرافی ج 2ص220)

"سیدنا امام احمد قرافیؒ نے فرمایا کہ (حدیث ابن مسعودؓ کا معنی یہ ہے) جو راوی بھی ایک دفعہ کی رفع الیدین کو ذکر کرے اس سے مراد تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین ہوگی"

قدقال الامام الحافظ المحدث الفقیه ابوبکر الکاسانی الحنفیؒ متوفی 587ھ وحدیث ابن مسعودؓ محمول علی الصلاۃ المعهودۃ المکتوبة (بدائع الصنائع ج 1ص 377)

"سیدنا امام ابوبکر الکاسانیؒ نے فرمایا کہ حدیث ابن مسعودؓ مشہور فرض نماز پر محمول ہے"

﴿تحقیق السند﴾

تنبیہ: اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے سوائے امام نسائی وعاصم بن کلیب سفیان ثوریؒ کے۔

(1) امام سوید بن نصر المروزیؒ و150ھ م240ھ یہ صحیح نسائی والترمذی وغیرھما کے راوی ہیں ائمہ نے انکو کان ثقة ورعا سنياً و راوية ابن المبارك و كان ثقة متقنا ثقة من العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الانساب للسمعانی ج9 ص94 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص260

(3) صحیح ترمذی ج3 ص533 رقم 1240 (4) صحیح ابی عوانہ ج4 ص271 رقم 6731

(5) صحیح ابن حبان ج2 ص473 رقم 699 (6) مستدرک حاکم ج1 ص158 رقم 283

(2) امام عبداللہ بن مبارکؒ المروزی و118ھ م181ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے انکو ثقة ثبت فقيه عالم جواد مجاهد اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج1 ص201 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص320

(3) صحیح بخاری ج1 ص55 رقم 229 (4) صحیح مسلم ج1 ص239 رقم 289

(3) امام عبدالرحمٰن بن الاسود الکوفیؒ متوفی 99ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے انکو وکان فقیھا عابدا ثقة فاضلا اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج5 ص11 (2) تاریخ الاسلام ج6 ص412

(3) صحیح بخاری ج1 ص43 رقم 156 (4) صحیح مسلم ج1 ص242 رقم 293

(4) امام علقمہ بن قیس الکوفیؒ م62ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ ثقة ثبت فقيه عابد اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج1 ص39 (2) تقریب ج1 ص336

(3) صحیح بخاری ج1 ص15 رقم 32 (4) صحیح مسلم ج1 ص93 رقم 147

تنبیہ: قال ابوشعیب امام نسائی کے طریق ثانی میں مذکورہ راویوں کے علاوہ دو راوی

اور ہیں ان کا ترجمہ اور توثیق درج ذیل ہے۔مثلاً

(1) امام محمود بن غیلان المروزیؒ م 239ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم ونسائی وترمذی وابن ماجہ کے راوی ہیں ائمہ نے انکوالحافظ المتقن ثقة من العاشرہ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃالحفاظ ج2 ص47 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص522

(3) صحیح بخاری ج1 ص124 رقم604 (4) صحیح مسلم ج1 ص120 رقم213

(2) امام وکیع بن الجراح الکوفیؒ د 129ھ م 197ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہ نے انکوالاما م الحافظ الثبت ثقة حافظ عابد اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج1 ص223 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص581

(3) صحیح بخاری ج1 ص33 رقم111 (4) صحیح مسلم ج1 ص36 رقم1

تنبیہ : مذکورہ حدیث من طریق ابن المبارک عن سفیان اور من طریق وکیع عن سفیان الثوریؒ ہے اور یہ دونوں طریق صحیح بخاری وصحیح مسلم میں موجود ہیں۔مثلاً

نمبر (1) عبداللہ بن المبارک قال اخبرنا سفیان الخ

(1) صحیح بخاری ج1 ص58 رقم247 (2) صحیح مسلم ج1 ص17

نمبر (2) وکیع عن سفیان الخ

(1) صحیح مسلم ج1 ص69 رقم78 (2) صحیح بخاری ج1 ص33 رقم111

لہٰذا یہ حدیث بالیقین صحیح وحجت ہے۔وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 85 تا 88﴾ قال عبداللہ بن مسعودؓ الااصلی بکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ قال فصلی فلم یرفع یدیہ الامرۃ قال ابوشعیب اسانیدھم صحاح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا (الصحیح والسنن لابی داؤد ج1 ص116 رقم751 باب من لم یذکر الرفع عندالرکوع)

" سیدنا ابن مسعودؓ نے (صحابہؓ وتابعینؒ کو) فرمایا کیا میں تم کو صلاۃ رسول اللہ ﷺ نہ پڑھاؤں پس نماز پڑھائی تو (اسمیں) رفع الیدین نہیں کیا مگر صرف ایک مرتبہ "

﴿تحقیق السنن﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوداؤد السجستانی" و202ھ م275ھ یہ مشہور امام ائمہ صحاح ستہ میں سے ہیں اور صحیح ترمذی و صحیح نسائی وغیرھما کے راوی ہیں ائمہ" اُن کو الامام الثبت سید الحفاظ ثقة حافظ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 227 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 250
(3) صحیح ترمذی ج 5 ص 665 رقم 3789 (4) صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 457 رقم 1696
(5) مستدرك للحاكم ج 1 ص 88 رقم 93 (6) شرح السنة للبغوی ج 3 ص 358 رقم 801

(2) امام عثمان بن ابی شیبہ الکوفی" و159ھ م239ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وابوداؤد نسائی وابن ماجہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ" نے ان کو ثقة مامون حافظا متقنا اور ائمہ" نے ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 24 (2) تقریب لابن حجر ج 2 ص 386
(3) صحیح بخاری ج 1 ص 25 رقم 70 (4) صحیح مسلم ج 1 ص 86 رقم 77

تنبیه: قال ابوشعیب ابوداؤد کے طریق ثانی کے رواۃ کا حال درج ذیل ہے۔

(3) امام حسن بن علی الھذلی الحلوانی الخلال" م242ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وابی داؤد ترمذی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہ" نے ان کو وکان ثقة ثبتا متقنا اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 80 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 162
(3) صحیح بخاری ج 2 ص 140 رقم 1558 (4) صحیح مسلم ج 1 ص 87 رقم 80

(4) امام معاویہ بن ھشام الکوفی" م205ھ یہ ادب المفرد للبخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں ائمہ نے انکو ثقة وکان صدوقا کثیر الحدیث اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 14 ص 393 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 538
(3) صحیح مسلم ج 1 ص 188 رقم 331 (4) صحیح ابن حبان ج 3 ص 57 رقم 778
(5) صحیح ترمذی ج 3 ص 113 رقم 746 (6) مستدرك حاکم ج 1 ص 174 رقم 326
(7) صحیح ابوداؤد ج 1 ص 11 رقم 44 (8) صحیح ابونعیم ج 1 ص 179 رقم 297
(9) صحیح نسائی ج 3 ص 236 رقم 1704 (10) الأحادیث المختارہ ج 2 ص 140 رقم 520

(11)صحیح ابوعوانہ ج 1ص 96رقم303 وغیرھا

(5)امام خالد بن عمرو الکوفیؒ م205ھ یہ صحیح ابوداؤد ابن ماجہ وغیرھما کے مختلف فیہ راوی ہیں بعض ائمہؒ نے ان کو ثقۃ صدوق اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)الثقات للعجلی ج1 ص330 (2)الثقات لابن حبان ج8 ص223 وغیرھما

صححہ الحاکم حدیثہ وھو ثقۃصدوق عندہ (المستدرک حاکم ج 4ص348 رقم7873)

(6)امام ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعودؒ م220ھ یہ صحیح بخاری صحیح ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ کے راوی ہیں ائمہ نے انکو کان کثیرالحدیث ثقۃ وصدوق اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج8 ص301 (2)تقریب لابن حجر ج 1 ص554

(3)صحیح بخاری ج 3ص 144رقم2519 (4)صحیح ابن حبان ج2 ص476 رقم702

(5)صحیح ابن خزیمہ ج 2ص 329رقم1401 (6)المستدرک للحاکم ج 1ص 480رقم1232

(7)صحیح ابوعوانہ ج 2ص 230رقم2952 (8)الاحادیث المختارہ ج 1ص286 رقم175

(9)سنن الطحاوی ج 2ص 231رقم 4040وغیرھا

﴿حدیث نمبر 89﴾قال عبداللہ بن مسعودؓ الا اصلی بکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ فصلی فلم یرفع یدیہ الافی اول مرۃ وفی الباب عن البراء بن عازبؓ حدیث ابن مسعود حدیث حسن (وفی نسخۃ حسن صحیح) وبہ یقول غیرواحدمن اھل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین وھوقول سفیان ثوریؒ واھل الکوفۃ قال ابوشعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔

(الجامع الصحیح والسنن للترمذی ج 2ص 40 ، 41 رقم 257 بسم اللہ الرحمن الرحیم باب ماجاء ان النبی ﷺ لم یرفع الافی اول مرۃ رقم =وفی نسخۃ ج1 ص343 رقم257 باب ماجاء ان النبی ﷺ لم یرفع الافی اول مرۃ بتحقیق بشارعوادمتوفی 1998 وفی نسخۃ ص 71 باب ماجاء ان النبی ﷺ لم یرفع الافی اول مرۃ طبع دارالسلام)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا (صحابہؓ وتابعینؒ کو) کیا میں تم کو صلاۃ رسول ﷺ نہ پڑھاؤں پس آپؓ نے نماز پڑھائی پس رفع الیدین نہیں کیا مگر اول (نماز) میں ایک مرتبہ اور اس باب میں سیدنا براء بن عازبؓ سے بھی حدیث مروی ہے حدیث ابن مسعودؓ حدیث حسن صحیح ہے اور یہی قول و مذھب بیشمار صحابہؓ اہل العلم والتابعین کا ہے اور یہی قول

ومذھب امام سفیان ثوری اور اہل کوفہ یعنی ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب کا ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ھناد کے۔

(1) امام ھناد بن السری الکوفیؒ و152ھ م243ھ یہ خلق افعال العباد للبخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں ائمہ نے انکو ثقۃو کان من الحفاظ صدوق اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج2 ص70	(2)تقریب لابن حجر ج1 ص574
(3)صحیح مسلم ج1 ص123 رقم 223	(4)صحیح ابن حبان ج 1ص 541رقم307
(5)صحیح ابو داؤد ج 1ص6 رقم20	(6)المستدرك حاکم ج 1ص278 رقم610
(7)صحیح الترمذی ج 1ص 16رقم11	(8)صحیح ابو نعیم ج 1ص 192رقم321
(9)صحیح النسائی ج 1ص 25رقم25	(10)الاحادیث المختارۃ ج 1ص322 رقم217
(11)صحیح ابو عوانہ ج 1ص42 رقم96	(12) صحیح ابن ماجہ ج 1 ص55 رقم 157

﴿حدیث نمبر 90 تا 91﴾ قال عبداللہ بن مسعودؓ الا اصلی بکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ قال فصلی ولم یرفع یدیه الا مرۃ ـقال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا(المدونۃالکبری للمالك بروایۃ ابن القاسم ج 1ص166 (باب) رفع الیدین فی الرکوع والاحرام)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے (صحابہؓ وتابعینؒ کو) فرمایا کیا میں تم کو صلاۃ رسول ﷺ نہ پڑھاؤں فرمایا پس نماز پڑھائی تو رفع الیدین نہیں کیا مگر (شروع میں) ایک مرتبہ"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق وتعدیل پہلے نقل ہو چکی ہے سوائے امام اسودؒ کے ان کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام سود ابن یزید الکوفیؒ م75ھ یہ صحیح بخاری ومسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الفقیہ الزاھد العابد عالم الکوفۃ مخضرم ثقۃ مکثر فقیہ من الثانیہ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص41 ،وتقریب ج 1 ص111 و صحیح البخاری ج 1 ص37 رقم 126 و صحیح مسلم ج 1 ص238 رقم 288)

﴿حدیث نمبر 92 تا 93﴾عن ابن مسعودؓ قال الا اصلی بکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ

فلم یرفع یدیه الامرۃ واحدۃ (مسند ابن ابی شیبہ ج 1 ص 219 رقم 323 ومصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 213 رقم 2441 (باب) من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرۃ ثم لایعود طبع الربانی 1997ء و 1409ء

قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے (صحابہؓ وتابعینؒ کو) فرمایا کیا میں تم کو صلاۃ رسول ﷺ نہ پڑھاؤں پس رفع الیدین (نماز میں) نہیں کیا مگر صرف ایک مرتبہ"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کے تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ ثقہ حافظ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 94 تا 95﴾ قال ابن مسعودؓ الااصلی بکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ قال فصلی فلم یرفع یدیه الامرۃ ۔قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا (مسند احمد ج6 ص203 رقم 3681 و ج7 ص260 رقم 4211)

"سیدنا ابن مسعودؓ نے فرمایا (صحابہؓ وتابعینؒ کو) کیا میں تم کو صلاۃ رسول ﷺ نہ پڑھاؤں، نماز پڑھائی تو ایک بار رفع الیدین کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق وتعدیل نقل ہو چکی ہے سوائے امام احمد بن حنبل کے امام احمد کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن حنبلؒ و164ھ م 241ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو شیخ الاسلام و سید المسلمین فی عصرہ الحافظ الحجۃ احد الائمہؒ ثقۃ حافظ فقیہ حجۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج2 ص15 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص84

(3) صحیح البخاری ج1 ص 56 رقم 237 (4) صحیح مسلم ج 1 ص 152 رقم 268

﴿حدیث نمبر 96 تا 97﴾ قال ابن مسعودؓ الااصلی بکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ قال فصلی فلم یرفع یدیه الامرۃ ۔قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا (مسند ابی یعلی ج8 ص453 رقم 5040 و ج9 ص 303 رقم 5302)

"سیدنا ابن مسعودؓ نے فرمایا (صحابہؓ وتابعینؒ کو) کیا میں تم کو صلاۃ رسول ﷺ نہ پڑھاؤں

پھر نماز پڑھائی تو رفع الیدین نہیں کیا مگر ایک مرتبہ "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کے تعدیل وتوثیق گزر چکی ہے سوائے امام ابویعلیؒ وامام ابوخیثمہؒ کے ان ائمہ کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابویعلی احمد بن علی الموصلی الحنفیؒ و210ھ م 307ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثقة ثقة مامون وهو كثير الحديث و ثقة متفق عليه اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج2 ص 199 (2) سير اعلام النبلاء ج 11 ص 107
(3) صحيح ابن حبان ج1 ص186 رقم10 (4) الاحاديث المختاره للمقدسی ج1 ص76 رقم4
(5) المستدرك حاكم ج 1 ص 196 رقم384 (6) صحيح ابی نعيم ج 1 ص 97 رقم72
(7) معجم ابن عساكر ج 1 ص94 رقم 98 (8) الاربعون لابی البركات ج1 ص119 رقم 28
(9) الابعون لابن عساكر ج 1 ص34 (10) تعزية المسلم لابن عساكر ج 1 ص60

(2) امام زہیر بن حرب ابوخیثمہؒ و 160 ھ م 234ھ یہ صحیح البخاری وصحیح مسلم ابی داؤد والنسائی ابن ماجہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ وکان ثقة ثبتا اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج2 ص19 (2) تقريب لابن حجر ج1 ص 217
(3) صحيح البخاری ج 2ص 66رقم1686 (4) صحيح مسلم ج1 ص 36رقم8

﴿حدیث نمبر 98 تا 99﴾ عن عبدالله (بن مسعودؓ) عن النبی ﷺ انه كان يرفع يديه فی اول تكبيرة ثم لايعود ۔قال ابوشعيب اسنادهما صحيح علی شرط مسلم والبخاری تغليبا (السنن الطحاوی ج1 ص224 رقم 1349 باب التكبير للركوع والتكبير للسجود والرفع من الركوع هل مع ذلك رفع ام لا)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ (نماز کی) اول تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے

سوائے امام ابن ابی داؤد، امام نعیم بن حماد، امام محمد بن النعمان، امام یحییٰ بن یحییٰ کے ان تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابن ابی داؤد البرلسیؒ م 270ھ یہ صحیح ابی عوانہ وابن حبان والطحاوی کے راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو وکان احد الحفاظ المجودین الثقات الاثبات اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج20 ص61 (2) سیر اعلام النبلاء ج12 ص62
(3) صحیح ابی عوانہ ج1 ص78 رقم232 (4) المستدرک للحاکم ج1 ص589 رقم1556
(5) والسنن الطحاوی ج1 ص11 رقم 2 (6) الاحادیث المختارہ ج 9ص107 رقم95
(7) صحیح ابن حبان ج8 ص17 رقم3223 وغیرھا

(2) امام نعیم بن حماد الخزاعیؒ م 228ھ یہ صحیح بخاری، مقدمہ مسلم، صحیح ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ کے راوی ہیں یہ متعصب اور غیر مقبول فی ابی حنیفہ واصحابہ ہیں ائمہ نے انکو الامام اول من جمع المسند وھو صدوق اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج2 ص6 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص564
(3) صحیح البخاری ج5 ص 44رقم3849 (4) ومقدمہ صحیح مسلم ج 1ص 23

(3) امام محمد بن النعمانؒ م 268ھ یہ صحیح ابی عوانہ وسنن الطحاوی وغیرھما کے راوی ہیں ائمہ نے انکو ثقۃ عشرۃ من شیوخ ابی عوانہ والطحاوی اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تقریب لابن حجر ج1 ص510 (2) تھذیب لابن حجر ج9 ص493
(3) صحیح ابوعوانہ ج 1ص 193رقم611 (4) سنن الطحاوی ج1 ص98 رقم 619

(4) امام یحی بن یحی الشکاکؒ و142 م226ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرھما کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے انکو الامام الحافظ وکان اماماقدوۃ واوثقۃ ثبت امام من العاشرۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج2 ص4 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص598
(3) صحیح بخاری ج2 ص114 رقم1441 (4) صحیح مسلم ج1 ص 79رقم60

﴿حدیث نمبر 100 تا 101﴾ قال عبدالله بن مسعودؓ الاصلی بکم صلاة رسول الله ﷺ قال فصلی بهم فلم یرفع یدیه الامرة واحدة وفی الباب عن البراء وحدیث ابن مسعود حسن وبه یقول غیرواحد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین وهوقول سفیان الثوری واهل الکوفة قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا (مختصر الاحکام للطوسی ج2 ص102 تا104رقم237)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں صلاۃ رسول ﷺ نہ پڑھاؤں فرمایا پھر (صحابہؓ وتابعینؒ) کونماز پڑھائی تو رفع الیدین نہیں کیا مگر (شروع میں) ایک مرتبہ کے امام ابوعلی الطوسی نے فرمایا کہ اس باب میں سیدنا براء بن عازبؓ سے بھی حدیث آئی ہے اور حدیث ابن مسعود حسن ہے اور ترک رفع یدین کا یہی قول ومذھب بیشمار اہل علم جو اصحاب نبی ﷺ میں ہیں اور بیشمار تابعین کا ہے اور یہی قول ومذھب سفیان الثوریؒ اور اہل کوفہ (امام ابوحنیفہؒ واصحابہؒ) کا ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے سوائے امام ابوعلی الطوسی، امام یوسف بن موسی القطان، امام حمید بن الربیع اللخمی کے انکی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوعلی الحسن الطوسیؒ م 312ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے انکوالحافظ الامام ثقة ثقة اور معتمد علیه قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج3 ص8 (2) سیر اعلام النبلاء ج11 ص177 وغیرهما

(2) امام یوسف بن موسی القطانؒ متوفی 253ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم ابی داؤد ترمذی ابن ماجہ کے راوی ہیں ائمہ نے انکوالامام المحدث الثقة صدوق اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج9 ص555 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص612
(3) صحیح البخاری ج2 ص6 رقم900 (4) صحیح ابو داؤد ج1 ص73 رقم281
(5) صحیح ترمذی ج5 ص584 رقم3607 (6) صحیح ابن خزیمه ج1 ص32 رقم55
(7) المنتقی لابن الجارودی ج1 ص36 رقم100 (8) صحیح ابن حبان ج1 ص499 رقم266

(9) صحیح ابو عوانہ ج1 ص519 رقم1941 (10) صحیح ابن نعیم ج1 ص141 رقم191
(11)مستدرک حاکم ج1 ص614 رقم163 (12) الاحادیث المختارہ ج1 ص303 رقم193

(3) امام حمید بن الربیع اللخمیؒ و 141 ھ م 258ھ یہ صحیح ابن خزیمہ وصحیح ابی عوانہ ومختصر الاحکام لطوسی والمستدرک للحاکم وغیرھا کے مختلف فیہ راوی ہیں۔ ائمہؒ نے انکو ثقة وصدوق و تکلموفیه بلاحجة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)میزان الاعتدال ج1 ص 611 (2) الثقات لابن حبان ج8 ص197
(3)مختصر الاحکام للطوسی ج 2ص65 رقم215 (4)صحیح ابن خزیمہ ج3 ص82 رقم1662
(5)صحیح ابوعوانہ ج3 ص114 رقم913 (6)صحیح ابن حبان ج10 ص377 رقم4518
(7)مستدرک حاکم ج2 ص 319رقم3147 (8)معجم ابن عساکر ج 1ص242 رقم276
(9)الاحادیث المختارہ ج3 ص167 رقم297 (10)جامع المسانید لابن کثیر ج3 ص103 وغیرھا

﴿حدیث نمبر 102﴾ عن عبدالله (بن مسعودؓ) قال الأريكم صلاة رسول الله ﷺ (فقام فصلی) فرفع یدیه فی اول رکعة ثم لم یعد قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا (الفوائد لابن المقری ج 1 ص62 رقم62 مخطوطه نشر طبع 2004ء)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا کیا میں تمہیں صلاۃ رسول ﷺ پڑھ کرنہ دکھاؤں (پس کھڑے ہوئے نماز پڑھی) تو رفع الیدین نہیں کیا مگر اول رکعت میں پھر (پوری نماز میں) رفع یدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے کچھ راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے باقی درج ذیل ہیں۔

(1) امام ابوبکر محمد ابن المقریؒ و 285ھ م 381ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ المحدث مامون صدوق مسندالوقت اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)تذکرۃ الحفاظ ج3 ص 121 (2)سیر اعلام النبلاء ج12 ص381 وغیرھما

(2) امام عمر بن اسماعیل بن ابی غیلان الثقفیؒ م 309ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الشیخ المحدث المتقن وکان ثقة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 114 (2)تاریخ بغداد ج13 ص72
(3)صحیح ابن حبان ج2 ص21 رقم 318 (4)الاحادیث المختارہ ج10 ص253

(3) امام یحی بن عبدالحمید الحمانی الکوفیؒ و150ھ م228ھ یہ صحیح مسلم سنن الطحاوی وصحیح ابی عوانہ صحیح ابی نعیم وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہ نے انکوالامام الحافظ الثقة وصدوق ثقة اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1)تذکرۃالحفاظ ج 2ص9 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص593
(3)صحیح مسلم ج1 ص494 رقم713 (4)فضائل الصحابہ لاحمد ج2 ص648 رقم1103
(5)سنن الطحاوی ج 1ص14 رقم13 (6)مستدرک حاکم ج 3ص 279رقم5089
(7)صحیح ابی نعیم ج1 ص135 رقم170 (8)شرح السنة للبغوی ج 14ص 71رقم3861
(9)الاحادیث المختارہ ج 10ص 103رقم99 (10)صحیح ابی عوانہ ج 18ص 187رقم10345

﴿حدیث نمبر 103﴾عن عبدالله (بن مسعود) انه قال الاادلکم علی صلاة رسول الله ﷺ فلم یرفع یدیه الامرة ۔ قال ابوشعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا(الاوسط لابن المنذر ج 3ص 149رقم1392 باب ذکررفع الیدین عندالرکوع)

"سیدنا علقمہؒ سے روایت ہے انہوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے آپؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں صلاۃ رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی نہ کروں تو رفع الیدین (نماز میں) نہیں کی مگر (شروع میں) ایک مرتبہ"

تنبیه : قال ابوشعیب اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق ہوچکی ہے سوائے ابن المنذرؒ واسماعیل بن قتیبہؒ کے ان کی تعدیل توثیق درج ذیل ہے۔

﴿تحقیق السند﴾ (1) امام ابوبکر محمد بن المنذر النیسابوریؒ و241ھ م318ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ العلامه الفقیه احدائمه الاسلام المجمع علی امامته وجلالته وفور علمه قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج3 ص5 (2)سیر اعلام النبلاء ج 11ص 300وغیرھما

(2) امام اسماعیل بن قتیبہؒ م 284ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام القدوه المحدث الحجه وهی احل روایة عندنا لابن ابی شیبه قرار دیا ہے۔

(1) سیراعلام النبلاء ج13 ص244 (2) تاریخ الاسلام ج21 ص127

﴿حدیث نمبر 104﴾ عن عبداللہ (بن مسعودؓ)قال الااریکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ فرفع یدیہ (فی اول مرۃ)ثم لم یعد ۔ قال ابوشعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا(التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمہ ج 3ص 105رقم4015)

"سیدنا علقمہؒ سے روایت ہے وہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں آپؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں صلاۃ رسول اللہ ﷺ کو (پڑھ کر) نہ دکھاؤں تو رفع الیدین (اول نماز میں) ایک مرتبہ کیا پھر (پوری نماز میں)دوبارہ نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق وتعدیل نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن ابی خیثمہؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوبکر احمد بن ابی خیثمہؒ و 173ھ م 279ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الحجہ ثقۃ مامون ثقۃ عالم متقن و کان ثقۃ عالما متقنا حافظا قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج2 ص130 (2) سیراعلام النبلاء ج1 ص 492

﴿حدیث نمبر 105 تا 106﴾عن عبداللہ بن مسعودؓ قال الااریکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ فرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لم یعد ۔قال ابوشعیب اسنادھما صحیح علیٰ شرط مسلم والبخاری تغلیبا (المحلی بالاثار لابن حزم ج 2 ص264 ،265، مسألۃ رقم 358 و ج 3 ص4 مسألۃ رفع الیدین عند کل رکوع و السجود الخ)

"سیدنا علقمہؒ سے روایت ہے وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپؓ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں صلاۃ رسول ﷺ (پڑھ کر) نہ دکھاؤں تو رفع الیدین (نماز کی) اول تکبیر میں کی پھر (پوری نماز میں) دوبارہ نہیں کی"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن حزمؒ وامام عباس بن اصبغؒ وامام محمد بن عبدالملکؒ وامام محمد بن اسماعیل الصائغؒ وامام حمامؒ وامام عبداللہ بن محمد الباجیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابومحمد علی بن حزم الاندلسیؒ و384ھ م456ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ العلامہ الفقیہ المجتھد و کان الیہ المنتھی فی الذکاء و الحفظ قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج3 ص 227 (2) سیر اعلام النبلاء ج18 ص184

(2) امام حمام بن احمد القرطبیؒ و307ھ م421ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو القاضی کان واحد عصرہ فی البلاغ وفی سعۃ الروایۃ ضابطا حسن الخلق حسن الخط و محدث قرطبہ قرار دیا ہے۔

(1) الصلۃ لابن بشکوال ج 1 ص153 (2) بغیۃ الملتمس ج 1 ص275

(3) امام عباس بن اصبغؒ و304ھ م386ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو و کان ضابطا لما کتب قراء الناس علیہ کثیرا و ھو شیخ الفقیہ قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج28 ص118 (2) تاریخ علماء الاندلس ج 1 ص342

(4) امام محمد بن عبدالملک بن ایمن القرطبیؒ و252ھ م330ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام و کان فقیھا مشاورا مالکیا حافظا ثقۃ قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج3 ص38 (2) تاریخ الاسلام ج 24 ص238

(5) امام محمد بن اسماعیل الصائغ المکیؒ م 276ھ یہ صحیح ابی داؤد وغیرہ کے راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث الثقۃ شیخ الحرم القرشی صدوق اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 161 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص468
(3) المنتقی لابن جارود ج 1 ص147 رقم569 (4) صحیح ابوعوانہ ج 1 ص 80 رقم238
(5) سنن الطحاوی ج1 ص191 رقم1112 (6) مستدرک حاکم ج4 ص527 رقم8481
(7) صحیح ابونعیم ج2 ص74 رقم1010 وغیرھا

(6) امام عبداللہ بن محمد الباجیؒ و281ھ م378ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ الحجۃ العلامہ محدث و کان حافظا ضابطا متقنا بصیرا بمعانی الحدیث و کان ثقۃ صدوقا قرار دیا ہے۔

(1)تذکرۃ الحفاظ ج3 ص140 (2)سیر اعلام النبلاء ج 12ص 368

﴿حدیث نمبر 107﴾قال عبداللہ یعنی ابن مسعودؓ لاصلین بکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ قال فصلی فلم یرفع یدیہ الامرۃ واحدۃ ۔قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا(السنن الکبری للبیھقی ج2 ص112 باب من لم یذکرالرفع الاعندالافتتاح رقم 2531)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں تمہیں صلاۃ رسول ﷺ ضرور پڑھاؤں گا فرمایا اور نماز پڑھائی تو رفع الیدین نہیں کیا(نماز میں)مگر(شروع میں)ایک بار"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام بیہقیؒ وامام ابوطاہر الفقیہؒ وامام ابوحامد بن بلالؒ وامام محمد بن اسماعیل الاحمسیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1)امام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی الشافعیؒ و384ھ م458ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ العلامہ وھوالحافظ العلامۃ الثبت الفقیہ شیخ الاسلام قرار دیا ہے۔

(1)تذکرۃ الحفاظ ج3 ص219 (2)سیر اعلام النبلاء ج18 ص167

(2)امام ابوطاہر الفقیہ النیسابوریؒ و318ھ م410ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الفقیہ القدوۃ وکان امام اصحاب الحدیث ومسندھم ومفتیھم وثقۃ متفق علیہ قرار دیا ہے۔

(1)سیر اعلام النبلاء ج13 ص60 (2)تذکرۃ الحفاظ ج3 ص169

(3)امام ابوحامد احمد بن محمد بن بلالؒ و240ھ م330ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الشیخ المسند الصدوق واشتھر ثقۃ مامون ومسند خراسان قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج11 ص494 . (2)تذکرۃ الحفاظ ج3 ص32

(4)امام محمد بن اسماعیل الاحمسی الکوفیؒ م260ھ یہ صحیح نسائی صحیح ترمذی ابن ماجہ وغیرھا کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ھو صدوق ثقۃ وثقۃ من العاشرہ اور ائمہؒ نے ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الجرح والتعدیل ج7 ص190 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص468

(3)صحیح ترمذی ج5 ص 379رقم3412 (4)صحیح نسائی صحیح ج 3ص75 رقم1349

(5) ابن ماجه ج1 ص473 رقم1475 (6)المنتقی لابن جارود ج1 ص91 رقم333

(7)صحیح ابن خزیمه ج1 ص356 رقم721 (8)صحیح ابوعوانه ج 1ص 47رقم119

(9)صحیح ابن حبان ج 7ص 37رقم2798 (10)صحیح ابونعیم ج 2ص 165رقم1242

﴿حدیث نمبر 108﴾قال عبدالله بن مسعودؓ الا اصلی لکم صلاة رسول الله ﷺ قال فصلی ولم یرفع یدیه الامرة ۔قال ابوشعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا(معرفة السنن والاثار للبیهقی ج2 ص422 رقم3280 باب من قال لایرفع یدیه فی الصلاة الاعندالافتتاح)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کیا میں تمہارے لئے صلاۃ رسول ﷺ (پڑھ کر) نہ دکھاؤں فرمایا اور نماز پڑھی تو رفع الیدین نہیں کیا مگر (شروع میں) ایک مرتبہ"

﴿تحقیق السند﴾ (1) امام ابوعلی الحسین بن محمد الروذباریؒ متوفی 403ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے انکوالامام المسندراوی سنن ابی داؤد واکثرعنه البیهقی قرار دیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج13 ص27 (2)تذکرة الحفاظ ج 3ص186

(2)امام ابوبکر محمد بن داسۃ التمار البصریؒ م 346ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کوالشیخ الثقة العالم شیخ صالح مشهور قرار دیا ہے باقی راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج15 ص538 (2)تذکرة الحفاظ ج 3 ص54

﴿حدیث نمبر 109﴾قال ابن مسعودؓ الا اصلی بکم صلاة رسول الله ﷺ قال فصلی فلم یرفع یدیه الامرة قال ابوشعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا(التمهید لابن عبدالبر ج 9ص215 رقم24 1387ه)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں صلاۃ رسول ﷺ نہ پڑھاؤں فرمایا پھر نماز پڑھائی تو رفع الیدین نہیں کیا مگر (شروع نماز میں) ایک مرتبہ"

تنبیه : قال ابوشعیب اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن عبدالبرؒ وامام عبدالوارث بن سفیانؒ وامام قاسم بن اصبغؒ وامام عبداللہ بن احمدؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوعمرو یوسف ابن عبدالبرؒ و368ھ م463ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام الشیخ الاسلام حافظاالمغرب ثقة حجة صاحب سنة قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃالحفاظ ج3 ص217 (2) سیراعلام النبلاء ج13 ص357

(2) امام عبدالوارث بن سفیان القرطبیؒ و317ھ م390ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کوالمحدث الثقة العالم الزاهد و کان من اوثق الناس فیه قرار دیا ہے۔

(1) سیراعلام النبلاء ج17 ص84 (2) العبرفی خبرمن عبر ج2 ص187

(3) امام قاسم بن اصبغ القرطبیؒ و250ھ م340ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ محدث و کان بصیرافی الحدیث وهوثقة قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃالحفاظ ج3 ص49 (2) سیراعلام النبلاء ج12 ص66

(4) امام ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ و217ھ م290ھ یہ صحیح نسائی وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کوالامام الحافظ الحجه و کان ثقة ثبتاقرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج2 ص173 (2) سیراعلام النبلاء ج10 ص509

﴿حدیث نمبر 110﴾ قال عبدالله بن مسعودؓ الا اصلی بکم صلاة رسول الله ﷺ فلم يرفع يديه الامرة ۔قال ابوشعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا (التحقیق فی احادیث الخلاف لابن الجوزی ج 1 ص332 رقم423)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کیا میں تمہیں صلاۃ رسول ﷺ نہ پڑھاؤں پھر رفع الیدین (نماز میں) نہیں کیا مگر (شروع میں) ایک مرتبہ"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق وتعدیل ہو چکی ہے سوائے امام ابن الجوزیؒ وامام ابوالقاسم بن عبدالواحدؒ وامام ابوعلی التمیمیؒ وامام ابوبکر بن مالکؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالفرج ابن الجوزی البغدادیؒ و510ھ م597ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کوالامام الحافظ الشیخ العلامة المفسرشیخ الاسلام قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج4 ص92 (2) سیراعلام النبلاء ج21 ص365

(2) امام ابوالقاسم هبة الله بن الحصینؒ و432ھ م525ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان

کو کان ثقة صحیح السماع الشیخ المسند الصدوق ثقة قرار دیا ہے۔

(1)المنتظم لابن الجوزی ج 17ص 268 (2)سیر اعلام النبلاء ج14 ص376

(3)امام ابو علی الحسن بن علی ابن المذھبؒ و355ھ م444ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام العالم مسند العراق و کان سماعه صحیحا قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13ص267 (2) المنتظم لابن الجوزی ج 15ص 336 وغیرھما

(4)امام ابوبکر احمد بن جعفر القطیعیؒ م368 یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الشیخ المحدث وثقة و کان صالحا وثبت صدوق قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج12 ص262 (2)المنتظم لابن الجوزی ج14 ص260 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 111 تا 119﴾ عن عبدالله (بن مسعودؓ) قال الاار یکم صلاة رسول اللهﷺ فرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لم یعد (وقال الدارقطنی)واسناده صحیح

(علل الحدیث للدارقطنی ج 5ص 172رقم السوال 804 قال ابو شعیب رواته کلھم ثقات)

"عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا کیا میں تمہیں صلاۃ رسول ﷺ (پڑھ کر) نہ دکھاؤں پھر رفع الیدین اول تکبیر میں کیا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق وتعدیل ہو چکی ہے سوائے امام دار قطنیؒ وامام ابن ادریس الکوفیؒ وامام ابن نمیرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1)امام ابن ادریس الاودی الکوفیؒ و115ھ م192ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ الحجۃ ثقۃ فقیہ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)تذکرۃ الحفاظ ج 1ص 206 (2)تقریب لابن حجر ج1 ص295

(3)صحیح البخاری ج5 ص77 رقم3983 (4)صحیح مسلم ج1 ص144 رقم197

(2)امام محمد بن نمیر الکوفیؒ و163ھ م234ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثقة ثقة حجة ثقة مامون اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)تذکرۃ الحفاظ ج 2ص 21 (2)تقریب لابن حجر ج1 ص490

(3)صحیح البخاری ج2 ص 62رقم1199 (4)صحیح مسلم ج1 ص39 رقم19

﴿حدیث نمبر 120 تا 121﴾ عن عبداللہ بن مسعودؓ ان رسول اللہ ﷺ کان لایرفع یدیہ الاعندالافتتاح الصلاۃ ولایعود لشئی من ذلک قال ابوشعیب اسنادھما صحیحان علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا (مسندابی حنیفہ بروایۃ البخاری ص 144رقم 374 ما اسندہ الامام ابوحنیفہ عن حماد)

"سیدنا ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت اور (پوری نماز میں) کسی جگہ دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿حدیث نمبر 122﴾ وعن الاسود ان عبداللہ بن مسعود ﷺ کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لایعود لشئی من ذلک ویاثرذلک عن رسول اللہ ﷺ ـقال ابوشعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا (مسندابی حنیفہ بروایۃالبخاری ص148 رقم 394مااسندہ الامام ابوحنیفہ عن حماد)

"سیدنا اسودؒ سے روایت ہے کہ بیشک سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ رفع الیدین (نماز کی) اول تکبیر میں کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ کسی جگہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے اور اس (عمل کو) رسول اقدس ﷺ سے نقل کرتے تھے" ۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے رواۃ میں کچھ حضرات کی توثیق تعدیل نقل ہوچکی ہے باقی راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابومحمد الحارثی البخاری الحنفیؒ و258ھ م340ھ یہ مشہورامام مظلوم ہیں ائمہؒ نے ان کوالشیخ الامام العلامۃ المحدث وکان محدثاً جوالاً وکبیر الشان کثیر الحدیث قراردیاہے یعنی ثقہ صدوق ہیں اوررضیہ الحنفیون ہے۔

(1)تذکرۃالحفاظ ج3 ص49 (2) سیراعلام النبلاء ج12 ص36

(2)امام محمد بن ابراہیم بن زیادالرازی الطیالسیؒ م 313ھ یہ بھی مشہورامام اورمظلوم ہیں ائمہ نے ان کو وکان فھما مسنا المحدث الجوال اورابونعیمؒ نے ان سے مروی احادیث کو صحیح کہاہے اورمقبول عندالحنفیہ ہیں۔

(1)سیراعلام النبلاء ج11 ص280 (2) المنتظم لابن الجوزی ج 13ص 258

(3)صحیح لابن نعیم ج 4ص 19رقم3135

(3)امام سلیمان الشاذ کونی ؒ م234ھ یہ مشہور امام ہیں اور مختلف فیہ ہیں ائمہ ؒ نے ان کو الحافظ الشهیر اعلمنا بالرجال لم یکد یوجد له حدیث ساقط بخلاف ابن حمید قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2ص56 (2) سیر اعلام النبلاء ج 9 ص70

تنبیہ: قال ابوشعیب امام سلیمان الشاذ الکونی ؒ سے مروی احادیث کو ائمہ نے صحیح کہا ہے۔ مثلاً

(1)امام حافظ محدث ابوعوانہ متوفی 316ھ صحیح ابوعوانہ ج14 ص183

(2)امام حافظ محدث ابوعبداللہ الحاکم متوفی405ھ المستدرک ج3 ص114 ،262،

(3)امام حافظ محدث ابن عبدالبر متوفی463ھ جامع بیان العلم ج1 ص93

(4)سیدہ شہدۃ بنت احمدالکاتبہ متوفی 574ھ العمدة من الفوائد والآثار الصحاح ج1 ص142

(5)امام حافظ محدث مفسر محمدبن جریر متوفی310ھ تہذیب الآثار ج 1ص407 رقم 744

(4)امام سفیان بن عیینہ الکوفی ثم المکیؒ و107ھ م198ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے ان کو العلامة الحافظ شیخ الاسلام وکان اماما حجة حافظاء ثقة حافظ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1ص 193 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص245

(3)صحیح البخاری ج1 ص6 رقم1 (4) صحیح مسلم ج1 ص63 رقم59

(5)امام محمد بن خزیمہ البخاری والبلخیؒ م314ھ یا پھر امام محمد بن خزیمہ بن راشد البصری المصریؒ م296ھ اول کو ائمہؒ نے ابوعبداللہ الامام البلخی احد مشائخ البلخ امام کبیر حنفی الفقیہ قرار دیا ہے۔ (الجوهر المضیہ للحافظ القرشی ج 2ص 53،394،435)

ثانی کو ائمہ نے کان ثقة وثقة مستقیم الحدیث اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ ابن یونس ج 2ص203 (2)الثقات لابن حبان ج9 ص133

(3) صحیح ابی عوانہ ج 2 ص424 رقم 3691 (4) سنن الطحاوی ج 1 ص11 رقم 1

(6)امام رجاء بن عبداللہ النهشلیؒ یا امام جابر بن عبداللہ النهشلیؒ ائمہؒ نے ان کی حدیث کو ذکر کیا ہے۔

(1)مسندابی حنیفہ بروایۃ البخاری ص 148 رقم394 (2)مسندابی حنیفہ بروایۃ ابی نعیم اصبہانی ص 55

(3)رویۃ اللہ للحافظ الدارقطنی ج 1ص 223رقم107 (4)سعی السلام للفلانی ص 120،121

مذکورہ راوی مقبول عندالحنفیہ ہے۔وللہ الحمد

(7)امام شقیق بن ابراہیم البلخی الکوفی م194ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کوالامـــــام احدالاعلام وکان ذاثروۃ عظیمۃ العابد الفقیہ المجتھد مفخراھل بلخ بل الدنیا اورمقبول الحدیث عندالحنفیہ ہیں۔

(1)سیراعلام النبلاء ج8 ص71 (2)المنتظم لابن الجوزی ج8 ص170

(8)امام حماد بن ابی سلیمان الکوفی" متوفی 120ھ یہ صحیح بخاری معلقاوصحیح مسلم سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے ان کوالعلامۃ الفقیہ صدوق اوران سے مروی احادیث کو صحیح قراردیاہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج 5ص231 (2)تقریب لابن حجر ج1 ص178

(3) صحیح البخاری ج 1 ص47 (4) صحیح مسلم ج 3 ص1579 رقم 1995

﴿حدیث نمبر123 تا 125﴾عن ابی حنیفۃؒ عن حماد عن ابراھیم ذکرعندہ حدیث وائل بن حجرؓ انہ رأی النبی ﷺ رفع یدیہ عندالرکوع وعندالسجود فقال ھواعرابی لایعرف شرائع الاسلام لم یصل مع النبی ﷺ الاصلاۃ واحدۃ وقد حدثنی من لااحصی عن عبداللہ بن مسعودؓ انہ رفع یدیہ فی بدء الصلاۃ فقط وحکاہ عن النبی ﷺ وعبداللہ عالم بشرائع الاسلام وحدودہ متفقہ لاحوال النبی ﷺ ملازم لہ فی اقامتہ واسفارہ وقد صلی مع النبی ﷺ مالایحصی قال ابوشعیب اسانیدھم صحیح الجلیل (مسندالامام الاعظم بروایۃ الحسن بن زیاد اللؤلؤی ص13 رقم17 طبع شرکۃ المطبوعات العلمیہ)

"سیدنا ابوحنیفہؒ سے روایت ہے وہ سیدنا حماد بن ابی سلیمان سے روایت کرتے ہیں وہ سیدنا ابراہیم النخعیؒ سے روایت کرتے ہیں ان کے سامنے حدیث سیدنا وائل بن حجرؓ بیان کی گئی کہ انہوں نے نبی اقدس ﷺ کودیکھا آپ ﷺ رکوع وسجود کے وقت رفع الیدین کرتے تھے تو آپؒ نے فرمایا وائل بن حجرؓ دیہاتی ہیں شرائع واحکام اسلام کے عارف (ماہر) نہیں ہیں اورانہوں نے نبی اقدس ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی مگرایک آدھ دفعہ اورتحقیق مجھ سے

حدیث بیان کی اتنے حضرات نے جن کو میں شمار نہیں کر سکتا سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ آپ صرف نماز کی ابتداء میں رفع الیدین کرتے تھے اور اس (عمل) کو نبی اقدس ﷺ سے حکایت کرتے تھے اور سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ (زیادہ بڑے) عالم تھے شرائع و(احکام) وحدود اسلام کے نبی اقدس ﷺ کی ذاتی احوال کے اور آپ ﷺ کے سفر و حضر کے ساتھی تھے اور تحقیق انہوں نے نبی اقدس ﷺ کے ساتھ بیشار نمازیں پڑھی ہیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام حسن بن زیاد اللؤلؤیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حسن بن زیاد اللؤلؤیؒ متوفی 204ھ یہ مشہور امام فقیہ محدث اور مظلوم ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو العلامه فقيه العراق و كان حافظا لروايات ابی حنيفة و كان ثقة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج8 ص211 (2) الانساب ج 11 ص230
(3) لسان المیزان ج 2 ص209 (4) صحیح ابی عوانہ ج 1 ص20 رقم 16
(5) المستدرك على الصحيحين ج 3 ص123 رقم 4592 وغیرھا

﴿حدیث نمبر 126﴾ واخبرنا حصين بن عبدالرحمن قال دخلت انا وعمرو بن مرة على ابراهيم النخعيؒ قال عمر و حدثني علقمه بن وائل الحضرمي عن ابيهؓ انه صلى مع رسول الله ﷺ فراه يرفع يديه اذ كبر واذا ركع واذارفع (وفي رواية واذاسجد) قال ابراهيم ماادرى لعله لم يرى النبي ﷺ يصلي الاذلك اليوم فحفظ هذامنه ولم يحفظه ابن مسعودؓ واصحابه ماسمعته من احدمنهم انما كانوايرفعون ايديهم في بدء الصلاة حين يكبرون قال ابوشعيب اسناده صحيح على شرط البخاري ومسلم (موطاالامام محمدؒ ج 1 ص 58 باب افتتاح الصلاة رقم 107)

"سیدنا حصین بن عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں اور سیدنا عمرو بن مرۃ سیدنا ابراہیم النخعیؒ پر داخل ہوئے تو سیدنا عمرو بن مرۃؒ نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث بیان کی علقمہ بن وائل نے وہ اپنے والد (وائل بن حجرؓ) کے واسطہ سے کہ انہوں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور دیکھا کہ آپ ﷺ نے جب تکبیر کہی اور رکوع کیا اور رکوع سے

(سر) اٹھایا اور ایک روایت میں ہے جب سجدہ کیا تو رفع الیدین کیا تو سیدنا ابراہیم النخعیؒ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ سیدنا وائل بن حجرؓ نے نبی اقدس ﷺ کو نہیں دیکھا نماز پڑھتے ہوئے مگر اسی ایک دن اور اس کو یاد رکھا اور سیدنا ابن مسعودؓ واصحابؓ نے اس کو یاد نہیں رکھا میں نے کسی ایک صحابیؓ و تابعیؒ سے نہیں سنا (اور نہ دیکھا) کہ سوائے اس کے کہ وہ رفع الیدین کرتے تھے جب تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ امام محمد بن الحسنؒ کے علاوہ باقی رواۃ کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو یوسف القاضیؒ و113ھ م182ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام المجتهد العلامة المحدث قاضي القضاة صاحب حديث صاحب سنة و كان منصفا في الحديث و كان صدوقا ثقة قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص469 (2) المنتظم ج 9 ص 71

(2) امام حصین بن عبدالرحمٰن الکوفیؒ و43ھ م136ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ ثقة مامون اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج1 ص108 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص170
(3) صحیح البخاری ج1 ص122 رقم595 (4) صحیح مسلم ج 1 ص 97 رقم159

(3) امام عمرو بن مرۃ الکوفیؒ متوفی 116ھ یا 118ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو ثقہ ثبت امام اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج1 ص91 (2) سیر اعلام النبلاء ج 5ص 502
(3) صحیح البخاری ج1 ص145 رقم717 (4) صحیح مسلم ج1 ص161 رقم293

(4) امام علقمہ بن وائل الحضرمیؒ یہ جزء رفع الیدین للبخاری صحیح مسلم و سنن اربعہ کے راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو کان ثقة ثقة بالاتفاق اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات للعجلی ج2 ص148 (2) تهذیب الاسماء ج1 ص343
(3) صحیح مسلم ج 1ص 301رقم401 (4) صحیح ابوعوانہ ج1 ص428 رقم1596

﴿حدیث نمبر 127﴾ وعن المغیرة قال قلت لابراهیم النخعیؒ حدیث وائل (بن حجرؓ) انه رأی النبی ﷺ یرفع یدیه اذاافتتح الصلاة واذارکع واذارفع رأسه من الرکوع فقال ان کان وائل (بن حجرؓ) راه مرة یفعل ذلك فقد راه عبدالله (بن مسعود) خمسین مرة لایفعل ذلك قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیرہٗ (السنن الطحاوی ج 1ص 224رقم1351 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع)

"سیدنا مغیرہؒ سے روایت ہے فرمایا میں سیدنا ابراہیم النخعیؒ سے عرض کیا کہ حدیث سیدناوائل بن حجرؓ ہے کہ آپؓ نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا کہ جب نماز شروع کی اور جب رکوع کیااور جب رکوع سے سراٹھایاتو رفع الیدین کیاتو آپؒ نے فرمایااگر سیدناوائل بن حجرؓ نے ایک مرتبہ یہ فعل کرتے ہوئے دیکھا ہے تو سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے تحقیق پچاس مرتبہ نبی ﷺ کو یہ فعل نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے"

﴿تحقیق السند﴾ امام ابوبکرہؒ، امام مؤملؒ وامام مغیرہؒ کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1)امام ابوبکرۃ بکار بن قتیبہ المصریؒ م 270ھ یہ مشہور امام ہیں اور سنن الطحاوی وصحیح ابوعوانہ وغیرھما کے راوی ہیں ائمہ نے ان کو کان عالمافقیہا محدثاصالحاثقه اوران سے مروی احادیث کوصحیح قراردیا ہے۔

(1)سیراعلام النبلاء ج12 ص604 (2)النجوم الظاهره ج3 ص47
(3) صحیح ابوعوانه ج 1ص 115رقم345 (4)سنن الطحاوی ج1 ص13 رقم9
(5)سنن الدارقطنی ج 1ص 105رقم186 (6)مستدرك حاکم ج 1ص 132رقم214
(7) معجم ابن عساکر ج 2ص896 رقم1131 (8)مشیخه قاضی المارستان ج 3ص 1290رقم663
(9)الاحادیث المختارة ج6 ص 351رقم2380 وغیرها

(2)امام مؤمل بن اسماعیل المصریؒ متوفی 206ھ یہ صحیح بخاری معلقاومتابعۃ وترمذی ونسائی وابن ماجہ کے مختلف فیہ راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ ابوعبدالرحمن البصری صدوق شدید فی السنة و صدوق یسئی الحفظ من صغار التاسعه قراردیا ہے یہ متابعت وشواہد میں ہیں۔

(1)سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 110 (2)تقریب لابن حجر ج 1 ص 555

(3) امام مغیرہ بن مقسم الضبی الکوفی م 136ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے انکو الفقیہ الحافظ والامام العلامۃ الثقۃ ثقہ مامون متقن اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 108 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 543

(3)صحیح البخاری ج 3 ص 40 رقم 1978 (4)صحیح مسلم ج 1 ص 83 رقم 124

﴿حدیث نمبر 128﴾ عن عمرو بن مرۃ قال دخلت مسجد حضر موت فاذا علقمہ بن وائل یحدث عن ابیہؓ ان رسول اللہ ﷺ کان یرفع یدیہ قبل الرکوع وبعدہ (وفی روایۃ عند السجود) فذکرت ذلک لابراھیم فغضب وقال راہ ھو ولم یرہ ابن مسعودؓ ولا اصحابہ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم (السنن الطحاوی ج 1 ص 224 رقم 1352 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود الخ)

"سیدنا عمرو بن مرۃؓ سے روایت ہے فرمایا میں مسجد حضر موت میں داخل ہوا اور وہاں سیدنا علقمہ بن وائل نے اپنے والد سیدنا وائل بن حجرؓ کے واسطے سے حدیث بیان کی کہ بیشک رسول اقدس ﷺ قبل الرکوع وبعد الرکوع (وعند السجود) رفع الیدین کرتے تھے میں نے اس کا ذکر ابراہیم النخعی کو کیا آپ ناراض ہو گئے اور فرمایا سیدنا وائل بن حجرؓ نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے اور سیدنا ابن مسعودؓ واصحاب نے نہیں دیکھا (یعنی انہوں نے ترک رفع الیدین کو دیکھا ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق ہو چکی ہے سوائے امام احمد بن داؤد وامام مسدد وامام خالد بن عبداللہ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن داؤد بن موسیٰ م 282ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو البصری ثقۃ وکان ثقۃ اقام بمصر ثم المکی وروی عنہ الطحاوی والطبرانی وغیرھما اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)تاریخ ابن یونس ج 2 ص 23 (2)تاریخ الاسلام ج 21 ص 57

(3)المستدرک علی الصحیحین ج 3ص677 رقم6484 (4)صحیح ابو نعیم ج 3ص 97 رقم2285
(5)الاحادیث المختارہ ج 5ص68 رقم1693 (6)البلدانیات للسخاوی ج 1ص116
(7) مجمع الزوائد ج 8ص 100 (8)کتاب الطائف لابی موسی المدینی ج1 ص891

(2)امام مسدد بن مسرھد البصریؒ و150ھ م228ھ یہ صحیح بخاری صحیح ابوداؤد نسائی ترمذی وغیرہ کے راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ الحجة ھو ثقة حافظ من العاشرہ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)تذکرۃ الحفاظ ج2 ص8 (2)تقریب لابن حجر ج1 ص528
(3)صحیح البخاری ج 1ص 12رقم13 (4)المنتقی لابن جارود ج 1ص 104رقم 385
(5)صحیح ابن خزیمہ ج 1ص 145رقم288 (6)سنن الطحاوی ج 1ص 24رقم79
(7)صحیح ابن حبان ج1 ص241 رقم49 (8)مستدرک حاکم ج 1ص 43رقم2
(9)صحیح ابو نعیم ج1 ص93 رقم63 (10)الاحادیث المختارہ ج 1ص 329رقم223

(3)امام خالد بن عبداللہ الطحانؒ و112ھ م183ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہ نے انکو الحافظ الامام الطحان ثقة ثبت من الثامنه اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)تذکرۃ الحفاظ ج1 ص190 (2)تقریب لابن حجر ج1 ص189
(صحیح بخاری ج 1 ص49 رقم 191 و صحیح مسلم ج 1 ص129 رقم 159)۔

﴿حدیث نمبر 129 تا 131﴾ عن عبداللہ (بن مسعودؓ) انه قال الااریکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ قلنانعم فقام فلم یرفع یدیه الافی اول تکبیرۃ ثم لم یعد قال ابوشعیب اسانیدھم صحاح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا (الخلافیات للبیهقی ج 2 ص358 رقم 1698)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپؓ نے فرمایا خبردار کیا میں تمہیں صلاۃ رسول (پڑھ کر) نہ دکھاؤں (صحابہؓ و تابعینؒ کہتے ہیں) ہم نے کہا جی ہاں دکھاؤ پس آپؓ کھڑے ہوئے تو رفع الیدین نہیں کیا مگر (نماز کی) اول تکبیر (تحریمہ) میں پھر دوبارہ نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابوقلابہ الرقاشیؒ وعلی بن حمشاذؒ ویزید بن الھیثمؒ وابراھیم بن ابی اللیث والاشجعیؒ کے ان کی

تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدالملک بن محمد ابوقلابہ الرقاشی المصریؒ و209ھ م 276ھ یہ صحیح ابن ماجہ وغیرہ کے راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ العالم المسند الزاهد محدث البصرة صدوق امین مامون مارأیت لفظ من ابی قلابة وابوقلابة لقب صدوق من الحادیة عشرة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج2 ص130 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص365
(3) صحیح ابن ماجه ج1 ص153 رقم449 (4) المنتقی لابن الجارود ج1 ص256 رقم1028
(5) صحیح ابن خزیمه ج3 ص308 رقم2141 (6) صحیح ابوعوانه ج1 ص52 رقم135
(7) صحیح ابن حبان ج5 ص149 رقم1841 (8) مستدرك للحاكم ج1 ص87 رقم90
(9) شرح السنة ج5 ص107 رقم1321 (10) الاحادیث المختاره ج1 ص299 رقم189

(2) امام علی بن حمشاذ ابوالحسن النیسابوریؒ و258ھ م338ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ الکبیر صاحب التصانیف ومارأیت فی مشائخنا اثبت فی الروایة والتصانیف والعدل الثقة الحافظ الامام شیخ نیسابور اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج3 ص50 (2) سیر اعلام النبلاء ج12 ص21
(3) المستدرك للحاكم ج1 ص43 رقم2 (4) السنن الكبرى للبيهقي ج1 ص319 رقم998

(3) امام یزید بن الہیثم ابوخالد الدقاق بالباذابؒ م 284ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو کان ثقة والمعروف بالباداب ثقة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج16 ص508 (2) تاریخ الاسلام ج21 ص334
(3) مستدرك حاكم ج1 ص311 رقم708 (4) صحیح ابونعیم ج2 ص330 رقم1408

(4) امام ابراہیم بن ابی اللیث ابواسحاق البغدادیؒ م 234ھ یہ مختلف فیہ ہیں بعض ائمہؒ نے ان کو یکنی اباسحاق وهو صاحب الاشجعی عن الثوری وارجو انه لاباس به وقال ابوداؤد صدوق اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)الکامل لابن عدی ج1 ص433 (2)تاریخ بغداد ج7 ص141
(3)صحیح ابن خزیمہ ج1 ص100 رقم200 (4)صحیح ابو عوانہ ج 1ص 295رقم1041
(5)مستدرک حاکم ج1 ص387 رقم941 (6)صحیح ابو نعیم ج 2ص 230رقم1408
(7)الاحادیث المختارہ ج 9ص 556رقم551 وغیرھا

(5)امام عبیداللہ بن عبدالرحمٰن الکوفی الاشجعیؒ م183ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وصحیح ترمذی ونسائی ابن ماجہ کے راوی ہیں ائمہ نے انکوالامام الحافظ الثبت ثم لزم سفیان الثوری مدة ثقة مامون اثبت الناس کتابا فی الثوری اوران سے مروی احادیث کوصحیح قراردیاہے۔

(1)تذکرۃ الحفاظ ج1 ص227 (2)مغانی الاخیار ج 2ص 179
(3)صحیح البخاری ج 6ص43 رقم 4576 (4)صحیح مسلم ج 1ص 55 رقم 44 وغیرھا

﴿حدیث نمبر 132﴾عن علقمہ قال قال ابن مسعود لاصلین بکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ قال فصلی فلم یرفع یدیہ الامرۃ واحدۃ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا (الخلافیات للبیھقی ج 2ص 359رقم الحدیث 1699)

"سیدنا علقمہؒ سے روایت ہے کہا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ نے (صحابہؓ وتابعینؒ کو) فرمایامیں تمہیں صلاۃ رسول ﷺ نہ پڑھاؤفرمایاپس نماز پڑھائی تورفع الیدین نہیں کیامگر (شروع میں)ایک مرتبہ"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہوچکی ہے وہ سب ثقہ ہیں حدیث بالیقین صحیح علی شرط البخاری مسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 133 تا 134﴾عن عبداللہؓ قال الااریکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ فکبر ورفع یدیہ ثم کبر فطبق یدیہ بین فخذیہ فذکرت ذلك لسعدؓ فقال قد کنا یفعل ذلك فامرنا بالرکب قال ابوشعیب اسنادھما صحیح علی شرطھماتغلیبا (الخلافیات للبیھقی ج2 ص360 رقم الحدیث 1703)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایاخبردارکیامیں تمہیں صلاۃ رسول نہ دکھاؤں پس آپ نے تکبیر(تحریمہ) کہی اوررفع الیدین کیاپھرتکبیرکہی تودونوں ہاتھوں کودونوں

رانوں کے درمیان کیا (علقمہ کہتے ہیں میں نے اس کا ذکر سعدؓ کو کیا آپ نے فرمایا تحقیق ہم نے یہ فعل کیا پھر ہمیں حکم ہوا گھٹنوں کو پکڑنے کا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں بالتحقیق حدیث علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 135 تا 136﴾ عن عبداللهؓ قال صلیت خلف النبی ﷺ وابی بکرؓ وعمرؓ فلم یرفعوا ایدیهم الا عند افتتاح الصلاة قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا (الخلافیات للبیهقی ج 2 ص 363 رقم 1705)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ و سیدنا عمر فاروقؓ کے پیچھے بھی نماز پڑھی (یہ حضرات) رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں اور بعض کی توثیق آگے آئے گی یہ حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے اس میں افتتاح الصلاۃ کی رفع یدین کا ثبوت اور باقی مکمل نماز میں لفظ لم سے نفی منع و نسخ ثابت ہے۔

﴿حدیث نمبر 137 تا 139﴾ وعن حصین بن عبدالرحمن قال دخلنا علی ابراهیم فحدثه عمرو بن مرة قال صلینا فی مسجد الحضرمیین فحدثنی علقمة بن وائل عن ابیه ؓ انه رأی رسول الله ﷺ یرفع یدیه حین یفتتح الصلاة و اذا رکع و اذا سجد قال ابراهیمؒ ما اری اباك رأی رسول الله ﷺ الا ذلك الیوم الواحد فحفظ ذلك وعبدالله (بن مسعود) ؓ لم یحفظ ذلك منه ثم قال ابراهیمؒ انما رفع الیدین عند افتتاح الصلاة لفظ جریرؒ۔ قال ابو شعیب اسانیدهم صحاح علی شرط البخاری ومسلم۔ (السنن للدارقطنی ج 2 ص 44 رقم 1121 باب ذکر التکبیر و رفع الیدین)

"سیدنا حصین بن عبدالرحمٰنؒ سے روایت ہے فرمایا ہم سیدنا ابراهیم النخعیؒ پر داخل ہوئے اور سیدنا عمرو بن مرۃؒ نے بیان کیا فرمایا ہم نے مسجد حضرمین میں نماز پڑھی اور مجھ سے سیدنا

علقمہ بن وائل نے حدیث بیان کی اپنے والد سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے واسطہ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی اور جب رکوع کیا اور جب سجدہ کیا تو رفع الیدین کیا سیدنا ابراھیم ؒ نے فرمایا آپ کے ابا سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اقدس ﷺ کو نہیں دیکھا مگر اس ایک دن اور اس کو یاد رکھا اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا اس کو یاد نہ رکھا پھر سیدنا ابراھیم ؒ نے فرمایا سوائے اس کے کہ رفع الیدین شروع نماز کے وقت ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام احمد بن عبداللہ الوکیل ؒ وامام احسن بن عرفۃ ؒ وامام ھشیم ؒ وامام حسین بن اسماعیل ؒ وامام عثمان بن محمد بن جعفر ؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ما حمد بن عبداللہ الوکیل البغدادی ؒ و236ھ م325ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ ؒ نے ان کو المحدث الصدوق ابو بکر وثق والمسند بغدادی ثقۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص279 (2) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص29

(3) سنن الدارقطنی ج 2 ص151 رقم 1310 (4) الاحادیث المختارۃ ج 4 ص174 رقم 1390

(2) امام حسن بن عرفۃ ؒ و150ھ م 257ھ یہ صحیح ترمذی وابن ماجہ وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہ ؒ نے ان کو الامام المحدث الثقۃ مسند وقتہ ابو علی العبدی البغدادی و صدوق من العاشرۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 9 ص427 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص162 وغیرھما

(الجامع الصحیح والسنن الترمذی ج 4 ص415 رقم 2093 والمنتقی لابن الجارود ج 1 ص99 رقم 364 و مختصر الاحکام للطوی ج 1 ص321 رقم 94 و صحیح ابن حبان ج 6 ص163 رقم 2403 والسنن الدار قطنی ج 1 ص154 رقم 297 والمستدرک للحاکم ج 2 ص271 رقم 2975 والاحادیث المختارۃ ج 2 ص168 رقم 546)

(3) امام ھشیم بن بشیر الواسطی ؒ و104ھ م183ھ یہ صحیح بخاری ومسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ ؒ نے ان کو الامام شیخ الاسلام محدث بغداد و حافظھما وثقۃ یعد من

الحفاظ و حفظ هشیم اثبت من حفظ ابی عوانة و ثقة ثبت من السابعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص 287 (2) تقریب ج 1 ص 574 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 74 رقم 335 و صحیح مسلم ج 1 ص 134 رقم 241)

(4) امام الحسین بن اسماعیل المحاملی البغدادیؒ و 235ھ م 330ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو القاضی الامام العلامة الحافظ شیخ بغداد و محدثها و صنف وجمع و کان فاضلا دینا صادقا و القاضی الامام العلامة المحدث الثقة مسند الوقت مصنف السنن اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 31 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 479 وغیرھما

(السنن الدار قطنی ج 1 ص 50 رقم 85 وشرح اصول لسنة للالکائی ج 6 ص 1194 والسنن الکبری للبیھقی ج 1 ص 9 رقم 11 و شرح السنة للبغوی ج 13 ص 334 رقم 3739 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 36 رقم 29 والاحادیث المختارة ج 1 ص 227 رقم 123 وغیرھا)

(5) امام عثمان بن محمد بن جعفرؒ م 334ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المعروف بابن علان الذهبیؒ حدث بالشام وبمصر و کان ثقة و المحدث بغداد قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 13 ص 189 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 535 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 140﴾ عن ابراهیمؒ قال قیل له ان وائلا الحضرمی رضی اللہ عنہ یذکر انه رأس النبی ﷺ یرفع یدیه اذا کبّر للرکوع و اذا رفع رأسه من الرکوع قال ابراهیم ماظنه صلی معه الاصلاة او صلاتین وقد صلی معه ابن مسعود رضی اللہ عنہ سنین فلم یر او لم یکن یرفع یدیه الافی اوّل التّکبیرة لافتتاح الصلاة ۔ قال ابو شعیب رجاله رجال الصحیحین۔ (مسند ابن الجعد ج 1 ص 292 رقم 1981)

"سیدنا ابراہیمؒ سے مروی ہے (جب) سیدنا ابراہیمؒ کو کہا گیا کہ بیشک سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب رکوع کیلئے تکبیر کہی اور رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین کیا تو سیدنا ابراہیمؒ نے فرمایا میرا ان گمان ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کے ساتھ نماز نہیں پڑھی مگر ایک یا دو دفعہ اور تحقیق سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ

نے آپ ﷺ کے ساتھ ساتوں کے سال نماز پڑھی کیا انہوں نے نہیں دیکھا لہذا آپ ﷺ نے رفع الیدین نہیں کیا مگر نماز کی اول تکبیر افتتاح میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند میں امام ابراھیم النخعیؒ کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔
امام علی بن الجعدؒ و امام اسرائیلؒ کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام علی بن الجعد الجوھریؒ و134ھ م230ھ یہ صحیح بخاری و صحیح ابی داؤد و صحیح ابی عوانہ و سنن الطحاوی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ثقة صدوق هوا ثبت من ابی النضر و هو من اصحاب الامام ابی یوسف و ذکره اصحابنا فی طبقات الحنیفة فهذا کبار المحدثین یروون عن الائمة الحنفیه و ثقة ثبت من صغار التاسعة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مغانی الاخیار للعینی ج 2 ص346 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص398
(صحیح البخاری ج 1 ص28 رقم 53 و سنن الطحاوی ج 1 ص29 رقم 119 و صحیح ابن حبان ج 1 ص447 رقم 318 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص146 رقم 205 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص155 رقم 66 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص402 رقم 4111 وغیرھا)

(2) امام اسرائیل الکوفیؒ م162ھ یہ صحیح بخاری و مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الحجة و کان من اوعیة الحدیث و من مشائخ الاسلام و ثقة تکلم فیه بلا حجة من السابعة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص48 (2) تقریب ج 1 ص104
(صحیح البخاری ج 1 ص37 رقم 126 و صحیح مسلم ج 1 ص204 رقم 244)

﴿حدیث نمبر 141﴾ وعن حصین قال ذکر عمرو بن مرة عن علقمة بن وائل عن ابیه ﷺ عن النبی ﷺ فی رفع یدیه للصلاة (یعنی فی الصلاة عند الرکوع والسجود) قال حصینؒ فقال ابراهیمؒ ما ادری لعل وائلا رضی الله عنه لم یر النبی ﷺ غیر ذلك الیوم فکیف حفظه ولم یحفظه عبدالله ﷺ و اصحابه هو اعلم برسول الله ﷺ امام عبدالله (بن مسعود) ﷺ فانما کان یرفع یدیه افتتاحاً۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم (المعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص12 رقم 8 من طرقی عمرو بن مرة)

"سیدنا حصینؒ سے روایت ہے فرمایا کہ عمرو بن مرة نے سیدنا علقمة بن وائل سے وہ اپنے والد

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی اقدس ﷺ سے نماز کیلئے رفع الیدین یعنی عند الرکوع (السجود) کو ذکر کیا سیدنا حصینؒ نے کہا کہ سیدنا ابراھیمؒ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کو اس دن کے علاوہ دیکھا ہو تو کیسے یاد کرلیا اور سیدنا عبداللہ بن مسعود و اصحاب رضی اللہ عنہم نے یاد نہ رکھا کیا سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ رسول اقدس ﷺ کے (حوال خصائل و شمائل وغرہ) کو جاننے والے ہیں یا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سوائے اس کے کہ رفع الیدین آپ صلی اللہ شروع میں ہی کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس کے اکثر راویوں کی توثیق وتعدیل نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام طبرانیؒ، امام محمد الازدیؒ، امام معاویہؒ بن عمروؒ امام زائدہؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالقاسم الطبرانیؒ و260ھ م360ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الثقة الرحال الجوال محدث الاسلام و هو ثقة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 3 ص 85 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 201
(3) صحیح ابی نعیم ج 1 ص 252 رقم 462 (4) سنن الکبری بیهقی ج 3 ص 345 رقم 5960
(5) معجم ابن عساکر ج 1 ص 174 رقم 197 (6) الاحادیث المختارة ج 1 ص 332 رقم 226

(2) امام محمد بن النضر الازدیؒ و196ھ م292ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ثقة لاباس به و کان ثقة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 169 (2) تاریخ بغداد ج 2 ص 236
(3) تاریخ الاسلام ج 22 ص 242 (4) صحیح ابی نعیم ج 2 ص 172 رقم 1263
(5) الاحادیث المختارة ج 1 ص 338 رقم 231

(3) امام معاویہ بن عمرو الازدیؒ و128ھ م224ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الصادق صدوق ثقه و ثقة من صغار التاسعة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص 345 (2) تقریب ج 1 ص 538 و غیرهما

(صحیح البخاری ج 1 ص145 رقم 719 و صحیح مسلم ج 1 ص193 رقم 352)

(4) امام زائدۃ بن قدامۃ الکوفیؒ م 161ھ یہ صحیح بخاری و مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحجة و كان من نظراء شعبة فی الاتقان و كان من اصدق الناس وثقة ثبت صاحب سنة من السابعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص158 (2) تقریب ج 1 ص213 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص62 رقم 269 و صحیح مسلم ج 1 ص59 رقم 51)

﴿حدیث نمبر 142 تا 144﴾ وعن حصين بن عبدالرحمن قال دخلنا على ابراهيم فحدثه عمر وبن مرة قال صلينا فی مسجد الحضرميين فحدثنی علقمة بن وائل عن ابيه رضی الله عنه انه رأى رسول الله ﷺ رفع يديه حين يفتتح الصلاة واذا ركع فی رواية (واذا سجد) فقال ابراهيمؒ ما ارى اباه رأى رسول الله ﷺ الا ذلك اليوم الواحد فحفظ ذلك وعبدالله (بن مسعود) رضی الله عنه لم يحفظ ذلك ثم قال ابراهيم انما رفع اليدين عند افتتاح الصلاة لفظ حديث جرير۔ قال ابو شعيب اسانيدهم صحاح على شرط البخاری ومسلم۔ (السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص115 رقم 2536 باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح)

"سیدنا حصینؒ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے فرمایا ہم سیدنا ابراہیم النخعیؒ پر داخل ہوئے سیدنا عمرو بن مرۃ نے بیان کیا کہ ہم نے مسجد الحضرمیین میں نماز پڑھی تو سیدنا علقمۃ بن وائل نے اپنے والد سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی کہ انہوں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی اور جب رکوع کیا اور جب سجدہ کیا تو رفع الیدین کیا تو ابراہیمؒ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ آپ کے والد سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا ہو مگر اس ایک دن اور اس کو یاد رکھا اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (جو وفات تک ساتھ رہے) انہوں نے اس کو یاد نہ رکھا ہو پھر فرمایا کہ سوائے اس کے کہ رفع الیدین شروع نماز کے وقت ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق ہو چکی ہے سوائے امام حاکمؒ، کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوعبداللہ الحاکم النیسابوریؒ و321ھ م405ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کوالحافظ الکبیر امام المحدثین و هو ثقة واسع العلم و كان ثقة صالحا عالما و امام اهل الحديث فى عصره وهو ثقة حجة اورصحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 3 ص162 (2) العبر فی من عبر ج 2ص211 وغیرهما

(السنن الصغیرللبیهقی ج 1 ص324 رقم 925، شعب الایمان ج 3 ص380 رقم 1843 و شرح السنة ج 1 ص332 رقم 110، معجم ابن عساكر ج 1 ص212 رقم 244 و الاحاديث المختارة ج 2 ص45 رقم 422)

﴿حدیث نمبر 145تا 146﴾ وعن علقمة عن عبدالله (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال الأاريكم صلاة رسول الله ﷺ فرفع يديه فى اول مرة ثم لم يعد۔قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخارى و مسلم۔ (تاريخ الاسلام للذهبى ج 33 ص83 رقم 44)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کیا میں تمہیں صلاۃ رسول اللہ ﷺ (پڑھ کر) نہ دکھاؤں پس رفع الیدین اول میں ایک مرتبہ کیا پھر پوری نماز میں نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ایوب بن ابی بکرؒ، امام سنقر الحمودیؒ اور امام مکرم التاجرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ایوب بن ابی بکر الدمشقی الکھلیؒ و618ھ م699ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کوالامام العلم مدرس القليجة وشيخ الحديث بها و كانا شيخا فاضلا مطبوعا حسن الاخلاق صحيح الاعتقاد كثير المسموع محبا للحديث و الامام العلامة و افتى وحدث قرار دیا ہے۔

(1) تاريخ الاسلام ج 52 ص395 (2) العبر فى خبر من عبر ج 1 ص163 وغيرهما

(2) امام سنقر الحمودی الحلبیؒ و618ھ م706ھ الارمنى ثم الحلبى القضاعى الزينى الاستاذى علاء الدين ابو سعيد مولى قاضى القضاة و نعم الشيخ كان دينا و مرؤة و عقلا تعففا كل من يعرفه يثنى عليه الشيخ المسند الخير المعمر قرار دیا ہے۔

(1) معجم الشيوخ الكبير للذهبى ج 1 ص276 (2) الوافى بالوفيات ج 15 ص301

(3) امام مکرم بن محمد التاجر الدمشقیؒ و538ھ م635ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الشیخ

الامین المسند المعمر نجم الدین الدمشقی التاجر السفار و کان یقدم مصر کثیر التجارہ و مکرم من شیوخ دمشق المسند بن الثقات روی عنہ الحفاظ قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 23 ص34 (2) ذیل تاریخ بغداد ج 15 ص352 وغیرھما

﴿حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ﴾

﴿ثم لم یعد ۔ فلم یرفع یدیہ الامرۃ واحدۃ ۔ الامرۃ ۔ الافی اول مرۃ و فی اول تکبیرۃ۔ ثم لم یرفع ولا یعود لشئی من ذلک ۔ ان الفاظ سے درج ذیل کتابوں میں ہے﴾

(1) جزء رفع الیدین للبخاری ج 1 ص28 رقم الحدیث 31
(2) اکمال المعلم بفوائد مسلم للقاضی عیاض ج 2 ص261 باستحباب رفع الیدین حذو المنکبیہ
(3) بشرح مسند ابی حنفیہ للحافظ علی القاری ج 1 ص36 اجتماع ابی حنفیہ و الاوزاعی
(4) عمدۃ القاری علی البخاری للحافظ العینی ج 5 ص272 باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی مع الافتتاح سواء
(5) نخب الافکار للحافظ العینی ج 4 ص163 باب التکبیر للرکوع و التکبیر للسجود والرفع من الرکوع
(6) فیض الباری علی البخاری للحافظ الکشمیری ج 2 ص322 باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی مع الفتاح سواء
(7) التحقیق فی مسائل الخلاف لا بن الجوزی ج 1 ص332 رقم 423 مسألۃ یسن رفع الیدین عند الرکوع
(8) تنقیح التحقیق لا بن عبدالھادی ج 2 ص131 رقم 646 مسألۃ یسن رفع الیدین عنہ الرکوع
(9) تنقیح التحقیق للذھبی ج 1 ص135 صفۃ الصلاۃ ۔
(10) المطالب العالیۃ بزوائد المسانید الثمانیۃ للحافظ ابن حجر ج 4 ص38 تحت رقم 458
(11) نصب الرأیہ تخریج احادیث الھدایۃ للحافظ الزیلعی ج 1 ص394 باب صفۃ الصلاۃ
(12) البدار المنیر للحافظ ابن الملقن ج 3 ص381 الحدیث التاسع
(13) التلخیص الحبیر للحافظ ابن حجر ج 1 ص545 با ب صفۃ الصلاۃ
(14) الدرایۃ تخریج احادیث الھدایۃ للحافظ ابن حجر ج 1 ص149
(15) تخریج احادیث الاحیاء للحافظ العراقی ج 1 ص351
(16) علل الحدیث الامام ابن ابی حاتم الرازی ج 2 ص123
(17) البحر المحیط فی اصول الفقہ للحافظ الزرکشی ج 8 ص 177 سبب الاختلاف فی الروایات
(18) فتح القدیر علی الھدایۃ للحافظ ابن الھمام ج 1 ص311 باب صفۃ الصلاۃ
(19) البنایہ علی الھدایۃ للحافظ العینی ج 2 ص253
(20) الحاوی الکبیر فی الفقہ الشافعی للحافظ الماوردی ج 2 ص116 مسألۃ
(21) الاصطلام فی الخلاف بین الامامین الشافعی وابی حنیفۃ لابی المظفر ج 1 ص243 مسألۃ بین رفع الیدین)
(22) تاریخ الاسلام للذھبی ج 33 ص83 ترجمہ الحسن بن احمد ابن ابی الحدید المعول الخطیب
(23) المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی للھیثمی ج 1 ص134 تحت رقم 266 باب رفع الیدین عند افتتاح الصلاۃ
(24) معالم السنن للحافظ الخطابی ج1 ص192 ومن باب رفع الیدین عندافتتاح الصلاۃ

(25) النفح الشذی لا بن سید الناس ج 4 ص389 باب ما جآء فی رفع الیدین عند الرکوع
(26) ریاض الافھام فی شرح عمدۃ الاحکام للفاکھی ج 2 ص 187 والقول الخامس
(27) شرح المشکوۃ للحافظ الطیبی ج 3 ص987 رقم الحدیث 809 الفصل الثالث
(28) شرح ابن ماجہ للحافظ المغلطائی ج 1 ص1467
(29) فتح الباری علی البخاری للحافظ ابن حجر ج 1 ص220 قولہ باب رفع الیدین اذا کبر و اذا رکع و اذارفع
(30) شرح ابی داؤد للحافظ العینی ج 3 ص298 باب فی رفع الیدین و باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع
(31) نخب الافکار للحافظ العینی ج 4 ص163 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود
(32)مرقاۃ علی المشکوۃ للحافظ علی القاری ج 2 ص668 رقم 879 باب صفۃ الصلاۃ الفصل الثالث
(33) البدار التمام العلامۃ الحسین المغربی ج 3 ص50 باب صفۃ الصلاۃ
(34) شرح الزرقانی علی الموطاء للعلامۃ الزرقانی ج 1 ص295 باب افتتاح الصلاۃ الرابع
(35) سبل الاسلام للعلامۃ الامیر الیمانی ج 1 ص251 سنۃ رفع الیدین عند الرکوع والرفع سنہ
(36) کشف الاثام شرح عمدۃ الاحکام للعلامۃ السفارینی ج 2 ص339 الحدیث الثالث
(37) نیل الاوطار للعلامۃ الشوکانی ج 2 ص210 باب رفع الیدین و بیان صفۃ و مواضعہ
(38)التعلیق الممجد علی موطاء محمد للحافظ عبدالحی اللکنوی ج 1 ص388 باب افتتاح الصلاۃ
(39) عون المعبود و حاشیۃ ابن القیم للعظیم آبادی ج 2 ص316 باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع
(40)العرف الشذی للحافظ المحدث محمد الکشمیری ج 1 ص265 باب ماجآء فی رفع الیدین عن الرکوع
(41) تحفۃ الاحوذی علی الترمذی للعلامۃ المبارکفوری ج 2 ص 91 باب رفع الیدین عند الرکوع
(42) کوثر المعانی بشرح البخاری للعلامۃ محمد الشنقیطی ج 9 ص106 الحدیث الرابع
(43) مرعاۃ شرح المشکوۃ للعلامۃ المبارکفوری الصیغر ج 3 ص82 رقم 815 الفصل الثالث
(44) جامع الاصول للحافظ ابن الاثیر ج 5 ص 301 رقم 3383 الفرع الاول فی التکبیر و رفع الیدین
(45) تنقیح التحقیق للحافظ ابن عبدالھادی ج 2 ص131 رقم 646 مسألۃ یسن رفع الیدین عند الرکوع
(46) تنقیح التحقیق للحافظ الذھبی ج 1 ص135 باب صفۃ الصلاۃ مسألۃ یسن رفع الیدین
(47)الجوھر النقی علی البیھقی للحافظ ابن الترکمانی ج 2 ص 77 باب رفع الیدین عند الرکوع والرفع منہ
(48) اتحاف الخیرۃ للحافظ البوصیری ج 2 ص154 رقم 1237 باب تکبیرۃ الاحرام و صفۃ رفع الیدین
(49) اتحاف المھرہ للحافظ ابن حجر ج 10 ص392 رقم 13009 علقمۃ بن قیس عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
(50) اطراف المسند المعتلی باطراف المسند الحنبلی للحافظ ابن حجر ج 4 ص187 رقم 636
(51) کنز العمال للحافظ علی المتقی ج 8 ص93 رقم 22051 فصل فی اذکار التصریحۃ وما یتعلق بھا
(52) جمع الفوائد من جامع الاصول و مجمع الزوائد للحافظ محمد الفاسی ج 1 ص221 رقم 1333 کیفیۃ الصلاۃ وارکانھا
(53) تخریج احادیث احیاء علوم الدین للعراقی والسبکی والزبیدی ج 1 ص351
(54) ذی القول المسدد للقاضی محمد الھندی ج 1 ص 89 الحدیث الثانی والعشرون
(55) جامع الاحادیث للحافظ السیوطی ج 37 ص 182 رقم الحدیث 40337

(56) مشکوۃ المصابیح للحافظ محمد التبریزی ج 1 ص 254 رقم الحدیث 809 الفصل الثالث
(57) صحیح ابی داؤد بتحقیق العلامۃ الالبانی ج 3 ص 338 باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع۔
(58) صحیح و ضعیف ابی داؤد بالتحقیق العلامۃ الالبانی ج 2 ص 2 رقم 748 وقال صحیح
(59) العلل ومعرفۃ الرجال الامام اللفیقہ احمد بن حنبل ج 1 ص 369 رقم 709
(60) علل الحدیث لا بن ابی حاتم الرازی ج 2 ص 123 رقم 258
(61) الاسرار المرفوعۃ للحافظ علی القاری ج 1 ص 392 فصل ومن ذالک احادیث المنع من رفع الیدین
(62) التنکلی للعلامۃ المعلما الیمانی ج 2 ص 771، 772
(63) تقدیم النظر فی مسائل خلافیۃ ذائعۃ للحافظ الفقیہ محمد الدھان ج 1 ص 305 المسألۃ الاربعون
(64) شرح مختصر الطحاوی للامام الحافظ الجصاص الرازی ج 1 ص 600 باب صفۃ الصلاۃ
(65) التجرید فی الفقہ الحنفی الامام الحافظ الفقیہ القدوری ج 2 518 مسألۃ لاترفع الیدین فی تکبیر الرکوع
(66) بدائع الصنائع فی الفقۃ الحنفی لامام الحافظ الفقیہ الکاسانی ج 1 ص 207، 277 فصل فی السنن۔ فصل بیان قدر
(67) اللباب فی الجمع بین السنۃ و الکتاب للامام الحافظ المنحی ج 1 ص 231 باب لاترفع الایدی عند الرکوع ولا بعد الرفع منہ
(68) تبیین الحقائق شرہ کنز الدقائق للحافظ الزیلعی ج 1 ص 120 فصل الشروع فی الصلاۃ وبیان احرامھا
(69) المعتصر من المختصر من مشکل الآثار للامام الحافظ یوسف الملطی ج 1 ص 36 (باب) فی رفع الیدین
(70) منحۃ السلوک فی شرح تحفۃ الملوک للحافظ العینی ج 1 ص 126 قولہ و لا یرفع یدیہ فی غیر تکبیرۃ الاحرام
(71) البحر الرائق شرح کنزل الدقائق للحافظ الفقیہ ابن نجیم المصری ج 1 ص 341 آداب الصلاۃ
(72) الاشراف علی نکت مسائل الخلاف للامام القاضی عبدالوھاب المالکی ج 1 ص 230 رفع الیدین عند تکبیرۃ الاحرام
(73) الجامع لمسائل المدونۃ الامام محمد الصیقلی ج 2 ص 495 فصل فی رفع الیدین فی الاحرام والتکبیر وغیرہ
(74) شرح التلقین فی الفقہ المالکی للامام المازری ج 1 ص 549 و الجواب عن السوال الثانی
(75) الذخیرۃ فی الفقہ المالکی للحافظ احمد القرافی ج 2 ص 219، 220 الباب الخامس سنن الصلاۃ
(76) بحر المذھب فی الفقہ الشافعی للحافظ الفقیہ عبدالواحد ج 2 ص 37 باب صفۃ الصلاۃ
(77) مسائل الامام احمد بروایۃ عبداللہ ج 1 ص 70 باب صفۃ الصلاۃ
(78) المغنی فی الفقہ الحنبلی للحافظ الفقیہ ابن قدامۃ ج 1 ص 358 مسألۃ رفع الیدین فی الصلاۃ
(79) الشرح الکبیر علی المقنع للحافظ الفقیہ ابن قدامۃ الصغیر ج 3 ص 473، 474 مسألۃ ثم یرفع یدیہ
(80) الاحکام الکبیر للامام الحافظ عبدالحق الاشبیلی ج 2 ص 191 باب من لم یرلرفع الافی تکبیرۃ الاحرام
(81) الدرر البھیۃ للعلامۃ صدیق الحسن اللبوبالی ج 1 ص 280 الرفع فی المواضع الاربعۃ
(82) الروضۃ الندیۃ شرہ الدرر البھیۃ للعلامۃ صدیق الحسن البوبالی ج 1 ص 95 باب کیفیۃ الصلاۃ
(83) الفقہ الاسلامی وادلۃ للعلامۃ الشیخ وھبۃ الزھیلی ج 2 ص 871 رفع الیدین فی غیر تکبیرۃ الاحرام
(84) المنار المنیف فی الصحیح و الضعیف للحافظ ابن القیم ج 1 ص 137 فصل و من ذالک احادیث المنع
(85) موسوعۃ الاعمال الکاملۃ للعامۃ الشیخ محمد الخضر ج 2/2 ص 218,219 تحقیق مذھب مالک

(86) شرح مشکل الاثار للامام الحافظ الطحاوی ج 15 ص35 رقم 582 باب بیان مشکل ماروی عن عبداللہ
(87) شرح السنۃ للامام الحافظ البغوی ج 3 ص24 باب رفع الیدین عند التکبیر الافتتاح و عند الرکوع
(88) شرح البخاری للحافظ ابن بطال ج 2 ص 354 باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی فی الافتتاح سواء
(89) الاستذکار للحافظ ابن عبدالبر ج 1 ص 408 باب افتتاح الصلاۃ
(90) فتح الباری علی البخاری للحافظ ابن رجب ج 6 ص 331
(91) شرح سنن ابن ماجہ للحافظ السیوطی ج 1 ص62 باب الترجیح
(92) التحبیر لایضاح معانی التیسیر للعلامۃ الامیر الیمانی ج 5 ص223 الباب الخامس فی کیفیۃ الصلاۃ
(93) مرعاۃ علی المشکوٰۃ للعلامۃ المبارکپوری الصغیر ج 3 ص83 ، 82 الفصل الثالث
(94) الاحکام الوسطی للحافظ عبدالحق الاشبلی ج 1 ص 367 باب تکبیرۃ الاحرم و ھئیۃ الصلاۃ والقرأۃ
(95) خلاصۃ الاحکام للحافظ النووی ج 1 ص354 رقم 1060 باب تکبیرۃ الاحرام و رفع الیدین حذو المنکبین
(96) تحفۃ الاشراف للحافظ المزی ج 7 ص113 رقم 9468
(97) الھدایۃ فی تخریج احادیث البدایہ للعلامۃ الشیخ احمد الغماری ج 3 ص99 رقم 354
(98) صحیح و ضعیف سنن الترمذی للعلامۃ الالبانی ج 1 ص 257 رقم 357 وقال صحیح
(99) صحیح و ضعیف سنن نسائی للعلامۃ الالبانی ج 3 ص202 رقم 1058
(100) شرح نخبۃ الفکر للحافظ علی القاری ج 1 ص262 مناظرۃ ابی حنیفۃ مع الاوزاعی
(101) السنۃ ومکانتھا للعلامۃ الشیخ مصطفی السباعی ج 1 ص424 امثلۃ من و جھۃ نظر ابی حنیفۃ فی بعض
(102) الفصول فی الاصول الامام الحافظ الجصاص الرازی ج 2 ص309 و ج 3 ص163 ،
(103) الابھاج فی شرح المنھاج للحافظ ابی الحسن السبکی ج 3 ص219 الاول بحسب حال الروایۃ
(104) التقریر والتحبیر علی تحریر ابن الھمام للحافظ محمد ابن الحاج ج 3 ص 27 فی کونہ علو السند
(105) مختصر التحریر شرح الکوکب المنیر لابن النجار ج 4 ص629 ، 630
(106) حاشیۃ العطار علی شرح الجلال للعلامۃ حسن العطار ج 2 ص406 مسألۃ یرجع بعلو الاسناد
(107) المبسوط فی الفقہ الحنفی للحافظ الامام محمد السرخسی ج 1 ص14 کیفیۃ الدخول فی الصلاۃ ج 2 ص39
(108) المحیط فی الفقہ الحنفی للحافظ الامام الفقیہ محمد البخاری ج 2 ص89 الفصل السادس والعشرون
(109) العنایۃ علی الھدایۃ للامام الحافظ الفقیہ محمد البابرتیؒ ج 1 ص310 ، 311 باب صفۃ الصلاۃ
(110) بدایۃ المجتھد ونھایۃ المقتصد للحافظ ابن رشد ج 1 ص142 الفصل الثانی فی الافعال التی ھی ارکان
(111) المجموع شرح المھذب للحافظ النووی ج 3 ص400 مسائل مھمۃ تتعلق بقراۃ الفاتحہ

﴿حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ﴾

ولم یحفظ ابن مسعودؓ و اصحابہؓ یرفعون ایدیھم فی بدء الصلاۃ حین یکبرون ۔ وفی روایۃ انما رفع الیدین عند افتتاح الصلاۃ وفی روایۃ فقد راہ عبداللہؓ خمسین مرۃ لایفعل ذلک ان الفاظ سے مروی احادیث درج ذیل کتابوں میں ہے۔

(1) الدرایة علی الهدایة للحافظ ابن حجر ج 1 ص151
(2) التعلیق الممجد علی موطا لامام محمد ج 1 ص393 للحافظ عبدالحیؒ
(3) مرعاة علی المشکوة للمبارکبوری الصغیر ج 3 ص 57
(4) شرح ابی داؤد للحافظ محمود العینی ج 3 ص354 باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع
(5) نخب الافکار للحافظ محمود والعینی ج 4 ص169 باب للتکبیر للرکوع والتکبیر للسجود
(6) تنقیح التحقیق لابن عبدالهادی ج 2 ص140 رقم 661
(7) نصب الرایہ تخریج احادیث الهدایة للحافظ الزیلعی ج 1 ص397 باب صفة الصلاة
(8) اتحاف المهرة للحافظ ابن حجر ج 13 ص658 مسند وائل بن حجر رضی اللہ عنہ
(9) اصل صفة صلاة النبی ﷺ للعلامة الالبانی ج2 ص707
(10) السنن الاحکام للحافظ المقدس ج 2 ص33 رقم 1376 باب من قال اذا الرفع عند افتتاح الصلاة
(11) سبل الهدی والرشاد للحافظ الصالحی ج 8 ص155 تنبیهات
(12) جزء رفع الیدین للبخاری ج 1 ص52 رقم 69
(13) الهدایة فی تخریج احادیث الهدایة للعلامة احمد الغماری ج 3 ص116,117 رفع الیدین
(14) شرح السنن ابن ماجه ج 1 ص1473 باب رفع الیدین اذا رکع و اذا رفع راسه من الرکوع
(15) عمدة القاری علی البخاری للحافظ العینی ج 5 ص274 باب رفع الیدین فی التکبیر الاولی مع الافتتاح
(16) اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب للحافظ المنبجی ج 1 ص236 باب لاترفع الایدی عند الرکوع
(17) المعتصر من المختصر من شکل الآثار للحافظ یوسف الملطی ج 1 ص36(باب)فی رفع الیدین
(18) البنایه شرح الهدایة للحافظ محمود العینی ج 2 ص260، 261

﴿حدیث نمبر 147﴾ عن عبدالله (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت مع رسول الله ﷺ وابی بکر و عمر رضی الله عنهما فلم یرفعوا ایدیهم الاعند افتتاح الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (مسند ابی یعلی ج 8 ص453 رقم الحدیث 5039)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی آپ حضرات نے رفع الیدین نہیں کیا مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے سند کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے

سوائے امام اسحاق بن ابی اسرائیلؒ وامام محمد بن جابرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام اسحاق بن ابی اسرائیل المروزیؒ و150ھ م246ھ یہ ادب المفرد للبخاری وصحیح ابی داؤد والنسائی وسنن الطحاوی وصحیح ابن حبان وغیرھا کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الکبیر محدث بغداد وکان حافظا جدا لم یکن مثله فی الحفظ والورع و کان ثقة مامونا صدوق مشهور صاحب حدیث کیس ومن ثقات المسلمین و ثقة مامون ضابط۔ والامام الحافظ الثقة و کان صدوقا و سمع من محمد بن جابر الیمامی من کتابه و صدوق من اکابر العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص54 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص476
(3) تقریب ج 1 ص100 وغیرھا

(سنن الطحاوی ج 1 ص255 رقم 1518 و صحیح ابن حبان ج 9 ص127 رقم 3819 ،المستدرك للحاکم ج 1 ص463 رقم 1193 وصحیح ابی نعیم ج 1 ص284 رقم 525 والاحادیث المختارة ج 1 ص347 رقم 240 وسنن الدارقطنی ج 3 ص117 رقم 2189 وغیرھا

(2) امام محمد بن جابر الیمامی الحنفیؒ م177ھ یہ صحیح ابی داؤد وابن ماجہ والمنتقی لابن الجارود وسنن الطحاوی وغیرھا کے راوی اور مظلوم امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو هو صدوق ثقة لاباس به و محله الصدق و صحیح الکتاب وعنه اسحاق بن ابی اسرائیل عن محمد بن جابر کتاب احادیث صالحة و اسحاق بن ابی اسرائیل رحل الی محمد بن جابر بالیمامة فکتب کتبه قال ابن ابی حاتم سمعت ابی و ابا زرعة یقولان محمد بن جابر یمامی الاصل و من کتب عنه بالیمامی وبمکة و هو صدوق یعنی فی الحدیث ۔ الحنفی الیمامی ابو عبدالله اصله من الکوفة ورجحه ابو حاتم علی ابن لهیعة من السابعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الجرح والتعدیل ج 7 ص219 (2) تهذیب لابن حجر ج 9 ص88
(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص471 (4) الطبقات لابن سعد ج 7 ص353
(5) الکامل لابن عدی ج 7 ص330

(صحیح ابی داؤد ج 1 ص47 تحت رقم 183 ،صحیح ابن ماجه ج 1 ص163 و المنتقی

لابن لاحارود ج 1 ص18 رقم 20 و سنن الطحاوی ج 1 ص75 رقم 455 والاحادیث المختارۃ ج 8 ص156 رقم 165 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 148 تا 150﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ وابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الا عند الاستفتاح الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسانیدھم صحاح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا (الضعفاء الکبیر الامام العقیلی ج 4 ص41)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی آپ حضرات نے رفع الیدین نہیں کیا مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عقیلیؒ، امام علی بن عبدالعزیزؒ، امام محمد بن جعفرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوجعفر العقیلیؒ م322ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے انکو الحافظ الامام فکان من اتاہ من المحدثین ثقۃ جلیل القدر عالم بالحدیث مقدم فی الحفظ ۔ الامام الحافظ الناقد الحجازی قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص36 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص467 وغیرھما

(2) امام علی بن عبدالعزیز البغویؒ و199ھ م287ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الصدوق ابو الحسن شیخ الحرم و مصنف المسند ثقۃ مامون صدوق و کان فقیرا مجاورا اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص143 (2) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص348 وغیرھما

(صحیح ابی عوانہ ج 1 ص244 رقم 884، وسنن الطحاوی ج 3 ص281 رقم 5372، الایمان لابن مندۃ ج 1 ص157 رقم 19، المستدرک ج 1 ص194 رقم 379 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص44 رقم 21، السنن الکبری للبیھقی ج 6 ص18 رقم 11038)

(3) امام محمد بن جعفر بن محمد بن اعین البغدادیؒ م293ھ یہ مشہور امام اور مشکل الاثار للطحاوی

والطبر انی وغیرھما کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو المحدث الصادق و کان ثقة قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص539 (2) تاریخ الاسلام ج 22 ص256

﴿حدیث نمبر 151﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف رسول اللہ ﷺ و ابی بکر و عمر رضی اللہ عنھما فکانوا یرفعون ایدیھم فی اول الصلاۃ ثم لا یعودون ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (المجرو حسین لابن حبان ج 2 ص270 رقم 956)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی سیدنا ابو بکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پیچھے بھی پڑھی آپ حضرات نماز کے شروع میں رفع الیدین کرتے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن حبانؒ،امام محمد بن جعفر بن طرخانؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو حاتم محمد بن حبان البستیؒ و270ھ م354ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام العلامة التمیمی البستی صاحب التصانیف و کان علی قضاء سمر قند زمانا و کان من فقھاء الدین و حفاظ الآثار عالما بالطب و النجوم وفنون العلم و صنف المسند الصحیح و التاریخ وغیرہ و کان ثقة نبیلا فھما و ربما غلط الغلط الفاحش فی تصرفاتہ صاحب الکتب المشھورة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص89 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص183
(3) المستدرک ج 2 ص491 رقم 3688 (4) الاحادیث المختارۃ ج 1 ص399 رقم 282

(2) امام محمد بن جعفر بن طرخانؒ م 318ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الاسترا آبادی و کان ثقة والقزوینی ثقة متفق علیه و کان من المزکین فی ایامه قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 23 ص 329 (2) الارشاد للخلیلی ج 2 ص733 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 152﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ

ﷺ وابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الا عند استفتاح الصلاۃ۔
قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا (الکامل لابن عدی ج 7 ص339 رقم 1646)
"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی آپ حضرات نے (نماز میں) رفع الیدین نہیں کیا مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام ابن عدیؒ، امام اسحاق بن ابراھیمؒ وامام سلیمان لوینؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابواحمد ابن عدی الجرجانیؒ و 277ھ م365ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الکبیر احد الاعلام و ھو مصنف فی الکلام علی الرجال عارف بالعلل و کان ثقۃ علی لحن فیہ و کان عدیم النظیر حفظا اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص102 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص224 وغیرھما
(السنن الکبری للبیھقی ج 1 ص209 رقم 634 و شعب الایمان ج 4 ص161 رقم 2345 و شرح السنۃ ج 7 ص7 رقم 1844 والاحادیث المختارۃ ج 3 ص117 رقم 917 وغیرھا)

(2) امام اسحاق بن ابراھیمؒ و 211ھ 304ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المنجنیقی الامام المحدث الثقۃ المعمر ابو یعقوب البغدادی الوراق نزیل مصر و ائمہؒ نے ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص87 (2) العبر فی خبر من غبر ج 1 ص447 وغیرھما
(صحیح النسائی ج 1 ص112 وصحیح ابی عوانہ ج 7 ص154 رقم 2624 وسنن الطحاوی ج 3 ص264 رقم 5288 والمستدرک ج 1 ص239 رقم 497 و شرح السنۃ للبغوی ج 13 ص85 رقم 3505 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص100 و سنن الدار قطنی ج 1 ص216 رقم 430 وغیرھا)

(3) امام محمد بن سلیمان لوین ابو جعفرؒ و 133ھ م 236ھ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح النسائی وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الصدوق الامام شیخ الثغر البغدادی نزیل المصیصة و کان ذا رحله واسعة وحدیث عال هو ثقة وثقة من العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج11 ص 500 (2) تقریب ج 1 ص481 وغیرھا

(صحیح النسائی ج 2 ص229 رقم 1140 وصحیح ابی داؤد ج3 ص256 رقم 3383 و صحیح ابی عوانه ج 2 ص426 و سنن الطحاوی ج 1 ص134 رقم 828 و صحیح ابن حبان ج 4 ص219 رقم 1380 و المستدرك ج 1 ص375 رقم 905 و صحیح ابی نعیم ج 3 ص35 رقم 2135 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص58 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 153﴾ عن عبدالله (بن مسعود) ؓ قال صلیت مع رسول الله ﷺ وابی بکر و عمر رضی الله عنهما فلم یرفعوا ایدیهم الا عند استفتاح الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا

(معجم اسامی شیوخ ابی بکر الاسماعیلی ج 2 ص692)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی آپ حضرات نے رفع الیدین نہیں کیا مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابوبکر الاسماعیلیؒ وامام عبداللہ بن صالحؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوبکر احمد بن ابراھیمؒ و 277ھ م 371ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الاسماعیلی الامام الحافظ الثبت شیخ الاسلام الجرجانی کبیر الشافعیة وله معجم مروی و صنف الصحیح واشیاء کثیرة وکان واحد عصره و شیخ المحدثین والفقهاء۔ والامام الحافظ الحجة الفقیه صاحب الصحیح وشیخ الشافعیه و کان ثقة حجة کثیر العلم اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 3 ص106 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص314 وغیرھا

(المستدرک ج 1 ص 537 رقم 1406 وشرح السنۃ ج 14 ص 358 رقم 4162)

(2) امام عبداللہ بن صالح البخاریؒ م 305ھ الامام الصدوق ابو محمد البغدادی و یلقب بالبخاری و ھو ثقۃ و صدوق ثبت قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 14 ص 243 (2) معجم الاسامی الشیوخ الاسماعیلی ج 2 ص 692

﴿حدیث نمبر 154 تا 155﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ وابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الا عند التکبیر الاولی فی افتتاح الصلاۃ قال اسحاق بہ نأخذ فی الصلاۃ کلھا۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (السنن الدارقطنی ج 2 ص 52 رقم 1133 باب ذکر التکبیر و رفع الیدین عند الافتتاح)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی آپ حضرات نے (نماز میں) رفع الیدین نہیں کیا مگر شروع نماز کی تکبیر اولیٰ کے وقت امام اسحاقؒ نے فرمایا ہم اس حدیث پر عمل کرتے ہیں سب (فرض وغیرہ) نمازوں میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابوعثمان الحناط وعبدالوہاب بن عیسیٰ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عثمان بن سعید البغدادیؒ م 321ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الشیخ المحدث البغدادی شیخ صدوق و ثقہ و ذکرہ یوسف القواس فی جملۃ شیوخہ الثقات و سمع اسحاق بن ابی اسرائیل قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 358 (2) المنتظم لابن الجوزی ج 13 ص 320

(2) امام عبدالوھاب بن عیسیٰ بن ابی حیۃؒ م 317ھ او 319ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو القاسم وراق الجاحظ و کان صدوقا فی روایۃ وثقۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 12 ص 287 (2) تاریخ الاسلام ج 23 ص 585 وغیرھما

(سنن الدارقطنی ج 3 ص 117 رقم 2189 واتحاف المھرۃ لابن حجر ج 6 ص 30 رقم 6078)

﴿حدیث نمبر 156﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف النبی ﷺ وابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیہم الا اعندا فتاح الصلاۃ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخار و مسلم تغلیبا۔ (السنن الکبری للبیھقی ج 2 ص 113 رقم 2534 باب من لم یذکر الرفع الا عند الافتتاح)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پیچھے بھی پڑھی (ان حضرات نے نماز میں) رفع الیدین نہیں کیا مگر شروع نماز میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن صالح بن ھانیؒ و امام ابراھیم بن محمد بن مخلد الضریرؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن صالح بن ھانیؒ م340ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو جعفر الوراق سمع الحدیث الکثیر و کان لہ فھم و حفظ و کان من الثقات الزھاد اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) المنظم لا بن الجوزی ج 14 ص86 (2) البدایہ والنھایہ ج 11 ص255 وغیرھما (المستدرک للحاکم ج 1 ص48 رقم 11 والاحادیث المختارۃ ج 4 ص36 رقم 1261)

(2) امام ابراھیم بن محمد بن مخلد الضریرؒ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے انکو خصوصاً امام حاکمؒ نے تاریخ النیسابور میں امام ابن حجرؒ نے امام اسحاب بن بنی اسرائیل کی شاگردوں میں ذکر کیا ہے۔

(1) تاریخ نیسابور ج 1 ص40 رقم 722 (2) تھذیب لا بن حجر ج 1 ص225 رقم 415

﴿حدیث نمبر 157 تا 158﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف النبی ﷺ وابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیہم الا عند افتتاح الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔

(تاریخ بغداد ج 13 ص72 رقم 3752 و فی نسخۃ ج11 ص224 رقم 5939)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پیچھے بھی پڑھی آپ

حضرات نے (نماز میں) رفع الیدین نہیں کیا مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے امام ابوبکر الخطیبؒ، امام محمد بن عبدالملک القرشیؒ، امام عمر بن احمد الواعظؒ، امام عمر بن عبداللہ بن ابی حسان الزیادیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوبکر الخطیب البغدادی الشافعیؒ و392ھ م463ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کوالخطیب الحافظ الکبیر الامام محدث الشام والعراق البغدادی صاحب التصانیف و کان من کبار الشافعیۃ و کان شاھد ناہ معرفۃ و حفظ و اتقانا و ضبطا قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص221 (2) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص419 وغیرھما

(2) امام محمد بن الملک الاموئ و 373ھ م 448ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ العالم الصدوق و کان من المکثرین الثقات و کان شیخا جید اسماع حسن الاصول صدوقا فیما یروی من الحدیث و کان ثقۃ قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص309 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص293 وغیرھما

(3) امام عمر بن احمد بن شاھینؒ و 297ھ م385ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام المفید المکثر محدث العراق البغدادی المعروف بابن شاھین صاحب التصانیف ثقۃ مامون صاحب التفسیر الکبیر وھو ثقۃ الامین قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص129 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص402 وغیرھما

(4) امام عمر بن عبداللہ بن ابی حسان الزیادیؒ م314ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کوالمعروف بابن ابی حسان الزیادی و کان ثقۃ و سمع اسحاق بن ابی اسرائیل وغیرہ و روی عنہ ابن شاھین وغیرہ قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 13 ص72 (2) المنتظم لابن الجوزی ج 13 ص241 وغیرھا

﴿حدیث نمبر 159 تا 160﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ ومع ابی بکر و عمر رضی اللہ عنھما فلم یرفعوا ایدیھم الا عند افتتاح الصلاۃ۔قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخار و مسلم تغلیبا (التحقیق فی الاحادیث الخلاف ج 1 ص333 رقم 424 و الموضعات لابن الجوزی ج 2 ص96)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی آپ حضرات (نماز میں) رفع الیدین نہیں کیا مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے دو راویوں امام عبدالرحمٰن القزازؒ و امام زاہر بن طاہرؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدالرحمٰن بن محمد القزازؒ و 453ھ م 535ھ یہ مشہور امام ہیں ۔ائمہؒ نے ان کو الشیخ الجلیل الثقة ابو منصور و کان شیخا صالحا متوددا سلیم القلب حسن الاخلاق و کان صحیح السماع و المسند ابو منصور یعرف بابن رزیق القزاز قراردیا ہے۔

(1) سیر علام النبلاء ج 14 ص463 (2) تذکرہ الحفاظ ج 4 ص54 وغیرھما

(2) امام زاہر بن طاہر النیسابوریؒ و446ھ م533ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الشحامی الشیخ العالم المحدث المفید المعمر و کان ذاحب للروایة فرحل و کان مکثرا متیقضا و صحیح اسماع قراردیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 14 ص431 (2) المنتظم لابن الجوزی ج 17 ص336 وغیرھا

﴿حدیث نمبر 161﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف النبی ﷺ وابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الا عند افتتاح الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخار و مسلم تغلیبا ۔ (معرفة السنن والآثار للبیھقی ج 2 ص424 رقم 3286 باب من قال لا یرفع یدیہ فی الصلاۃ الاعند الافتتاح)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پیچھے بھی پڑھی آپ حضرات نے (نماز میں) رفع الیدین نہیں کیا مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابوجعفر محمد المروکیؒ وامام عباس بن حمزہؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوجعفر محمد بن سعید المروزیؒ و246ھ م344 یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو روی عن العباس بن حمزۃؒ و غیرہ وروی عنہ ابی عبداللہ الحاکمؒ و ابی عبدالرحمن السلمیؒ و احمد بن علی المقریؒ و ابو القاسم النیسا بوری الحسن بن محمد بن حبیبؒ و اسحاق بن ابراھیم الجرجانیؒ و ابو طاھر الفقیہؒ و ابو یعلی حمزۃؒ و عبدالحمید بن موسیؒ و علی بن محمد المھرجانیؒ و الحسن بن منصورؒ و محمد بن احمد الوراقؒ و احمد بن یوسف الخیاط وغیرھم ولیس بمحھول بل معروف اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ نیسا بور ج 1 ص98 رقم 2015 (2) تاریخ الاسلام ج 26 رقم 306

(المستدرک ج 1 ص135 رقم 220 والسنن الکبری للبیھقی ج 10 ص486)

(2) امام عباس بن حمزہ النیسابوریؒ م288ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو صحاب الدعوۃ۔ واحد العلماء و الزھاد فی وقتہ وکان من علماء الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) المنتظم لا بن الجوزی ج 12 ص419 (2) تاریخ الاسلام ج 21 ص196 وغیرھما

﴿حدیث ابن مسعودؓ من طریق محمد بن جابر الیمامیؒ درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) جزء رفع الیدین للبخاری ص78 رقم الحدیث تحت 115

(2) مختصر خلافیات بیھقی لاحمد بن فرحؒ ج 2 ص78 باب مسألۃ رفع الیدین

(3) تفسیر القرطبی لابی عبداللہ محمد القرطبیؒ ج 20 ص 222 سورہ الکوثر

(4) اخبار الفقھاء والمحدثین للحافظ المحدث القیروانی 27 رقم الترجمہ

(5) المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی للھیثمی ج 1 ص134 رقم 226 باب رفع الیدین عند افتتاح الصلاۃ

(6) شرح ابن ماجہ للحافظ المغلطائی ج 1 ص1471 باب رفع الیدین اذا رکع و اذا رفع راسہ من الرکوع

(7) نیل الاوطار للعلامۃ الشوکانی ج 2 ص210 باب رفع الیدین و بیان صفۃ ومواضعہ

(8) التعلیق الممجد علی موطا محمد للحافظ عبدالحیؒ ج 1 ص387 باب افتتاح الصلاۃ

(9) مرعاۃ علی المشکوۃ للعلامۃ المبارکفوری الصغیر ج 3 ص24 الفصل الاول

(10) تنقیح التحقیق للحافظ ابن عبد الھادی ج 2 ص 132 مسألۃ یسن رفع الیدین عند الرکوع

(11) تنقیح التحقیق للحافظ الذھبی ج 1 ص135 باب صفۃ الصلاۃ و سندہ صحیح

(12) نصب الرایہ تخریج احادیث الھدایۃ للحافظ الزیعلی ج 1 ص396 باب صفۃ الصلاۃ

(13) البدر المنیر للحافظ ابن الملقن ج 3 ص481 الحدیث التاسع

(14) مجمع الزوائد للحافظ الھیثمی ج 2 ص101 رقم 2581 باب رفع الیدین فی الصلاۃ

(15) اتحاف الخيرة المهرة للحافظ البوصيري ج 2 ص 154 رقم 1257 باب تكبيرة الاحرام و صفة رفع اليدين
(16) اتحاف المهرة للحافظ ابن حجر ج 10 ص 365 رقم 12923 علقمة بن قيس عن ابن مسعودؓ
(17) التلخيص الحبير للحافظ ابن حجر ج 1 ص 546 باب صفة الصلاة
(18) الدراية تخريج احاديث الهداية للحافظ ابن حجر ج 1 ص 151
(19) المطالب العالية للحافظ ابن حجر ج 4 ص 38 رقم 458 باب من يكبر التكبيرة الاولى
(20) ذيل القول المسدد للعلامة محمد الهندي ج 1 ص 89 الحديث الثاني والعشرون
(21) اللآلي المصنوعة للحافظ السيوطي ج 2 ص 17 كتاب الصلاة
(22) تنزيه الشريعة المرفوعة للعلامة الكناني ج 2 ص 101 الفصل الثاني
(23) فتح القدير للحافظ ابن الهمام ج 1 ص 311 باب صفة الصلاة
(24) بدائع الصنائع للحافظ الكاساني ج 1 ص 207 فصل في سنن
(25) تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق للحافظ الزيلعي ج 1 ص 120 فصل الشروع في الصلاة
(26) المجموع شرح المهذب للحافظ النووي ج 3 ص 400 مسائل مهمة تتعلق
(27) بغية الطلب في تاريخ حلب للحافظ ابن العديم ج 3 ص 1378 ترجمة اسحاق
(28) نخب الافكار في تنقيح مباني الاخبار للحافظ العيني ج 4 ص 167 باب التكبير للركوع والتكبير للسجود
(29) محض الصواب في فضائل امير المؤمنين عمر للحافظ ابن المبرد ج 3 ص 981 باب المائة
(30) كوثر المعاني شرح البخاري للعلامة محمد الخضر ج 9 ص 106 الحديث الرابع
(31) الجوهر النقي على البيهقي للحافظ ابن التركماني ج 2 ص 78 وقال (صحيح)
(32) تخريج احاديث احياء علوم الدين والسبكي ج 1 ص 353
(33) الهداية في تخريج احاديث البداية للعلامة احمد الغماري ج 3 ص 101 (باب رفع اليدين)
(34) اعلاء السنن للحافظ العثماني ج 3 ص 53 و اسناده جيد و سنده صحيح
(35) الاصطلام في الخلاف بين الامامين الشافعي وابي حنيفة لابي المظفر ج 1 ص 243 مسألة يسن

﴿حديث نمبر 162﴾ عن عبدالله (بن مسعود) ؓ قال علمنا رسول الله ﷺ الصلاة فكبر و رفع يديه ثم ركع فطبق يديه بين ركبتيه ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاري و مسلم تقليبا ۔ (مسند ابن ابي شيبة ج 1 ص 140 رقم الحديث 188)

*سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے آپ ؓ نے فرمایا ہمیں رسول اقدس ﷺ نے نماز سکھائی تو آپ ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان میں رکھا۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں اور بالتحقیق حدیث صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 163 تا 164﴾ عن عبدالله (بن مسعود) ؓ قال علمنا رسول الله ﷺ الصلاة فكبر ورفع يديه ثم ركع و طبق بين يديه و جعلهما بين ركبتيه فبلغ سعداؓ فقال صدق اخي قد كنا نفعل ذلك ثم امر نا بهذا واخذ بركبتيه حدثني عاصم بن كليب هكذا۔ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط البخاري ومسلم۔ (مسند الامام احمد ج 7 ص 82 رقم الحديث 3974)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے آپ ؓ نے فرمایا ہمیں رسول اقدس ﷺ نے نماز سکھائی تو آپ ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کرلیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں اور حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 165 تا 166﴾ عن عبدالله (بن مسعود) ؓ قال علمنا رسول الله ﷺ الصلاة فكبر ورفع يديه ثم ركع و طبق يديه و جعلهما بين ركبتيه فبلغ سعداؓ فقال صدق اخي قد كنا نفعل ذلك ثم امر نا بهذا واخذ بركبتيه حدثني عاصم بن كليب هكذا۔ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط البخاري ومسلم۔(العلل و معرفة الرجال لاحمد ج1 ص370 رقم 714)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے آپ ؓ نے فرمایا ہمیں رسول اقدس ﷺ نے نماز سکھائی تو آپ ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھا تو سیدنا سعد بن ابی وقاص ؓ کو یہ بات پہنچی تو آپ ؓ نے فرمایا کہ میرے بھائی (عبداللہ بن مسعود) نے سچ کہا پہلے ہم اس پر عمل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ اپنے گھٹنوں کو پکڑیں اور سیدنا عاصم بن کلیب نے اسی طرح بیان کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں اور بالتحقیق یہ حدیث صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 167 تا 168﴾ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال علمنا رسول اللہ ﷺ (الصلاۃ) فکبر و رفع یدیہ و رکع و طبق بین یدیہ فجعلنا بین رکبتیہ فبلغ سعدا فقال صدق اخی قد کنا نفعل ذلک ثم امرنا بھذا واخذ برکبتیہ (حدثنی) عاصم بن کلیب ھکذا۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔ (مسائل الامام احمد بروایہ ابنہ عبداللہ ج 1 ص 71 باب صفۃ الصلاۃ)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں رسول اقدس ﷺ نے نماز سکھائی تو آپ صلی اللہ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں کے درمیان کر لیا جب سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو فرمایا میرے بھائی (ابن مسعودؓ) نے سچ کہا ہم پہلے اسی طرح عمل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ گھٹنوں کو پکڑیں اور سیدنا عاصم بن کلیب نے اسی طرح بیان کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام یحیٰ بن آدمؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام یحیٰ بن آدم الکوفیؒ و 131ھ م 203ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ العلامۃ ابو زکریا القرسی الکوفی صاحب التصانیف و ثقہ غیر واحد وثقۃ فقیہ البدن ثقۃ حافظ فاضل من کبار التاسعۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 263 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 587 وغیرھا (صحیح البخاری ج 1 ص 60 رقم 252 و صحیح مسلم ج 1 ص 303 رقم 403)

﴿حدیث نمبر 169 تا 170﴾ وحدثنا علقمۃ ان عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال علمنا رسول اللہ ﷺ الصلاۃ فقام فکبر و رفع یدیہ ثم رکع فطبق یدیہ جعلھما بین رکبتیہ فبلغ ذلک سعدا رضی اللہ عنہ فقال صدق اخی قد کنا نفعل ذلک فی اول السلام ثم امرنا بھذا قال البخاری و ھذا المحفوظ عند اھل النظر من حدیث عبداللہ بن

مسعود ﷺ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری ومسلم۔ (جزء رفع الیدین للبخاری ص28 رقم الحدیث 32)

"سیدنا علقمہؒ نے بیان کیا وہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں آپؓ نے فرمایا ہمیں رسول اقدس ﷺ نے نماز سکھائی آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کرلیا یہ بات جب سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کو پہنچی تو آپؓ نے فرمایا کہ میرے بھائی (عبداللہ بن مسعود) نے سچ کہا تحقیق ہم اول اسلام میں اسی طرح عمل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا (یعنی اپنے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا) امام بخاریؒ نے فرمایا یہ حدیث محفوظ صحیح ہے اہل نظر کے نزدیک حدیث ابن مسعودؓ میں سے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہوچکی ہے سوائے امام حسن بن ربیعؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام الحسن بن الربیع ابوعلی الکوفیؒ م 221ھ یہ صحیح بخاری ومسلم وسنن اربعہ کے راوی اتفاقی ہیں ائمہ نے ان کو الحافظ الثقۃ ابو علی ثقۃ صالح متعبد وکان من اوثق اصحاب عبداللہ بن ادریس وکان من اصحاب ابن المبارک الکوفی ثقۃ من العاشرہ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص35 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص161 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 4 ص111 رقم 3208 رقم 3291 و صحیح مسلم ج 1 ص325 رقم 436)

﴿حدیث نمبر 171 تا 172﴾ وعن علقمۃ قال قال عبداللہ (بن مسعود) ﷺ قال علمنا رسول اللہ ﷺ الصلاۃ فکبر ورفع یدیہ فلما رکع طبق یدیہ بین رکبتیہ قال فبلغ ذلک سعداﷺ فقال صدق اخی قد کنا نفعل ھذا ثم امرنا بھذا یعنی الامساک علی الرکبتین۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری ومسلم (الصحیح والسنن لابی داؤد ج 1 ص199 رقم 747 باب من ذکر انہ یرفع یدیہ)

"سیدنا علقمہؒ سے روایت ہے فرمایا سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ

نے ہمیں نماز سکھائی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کیا فرمایا جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا تحقیق ہم یہی فعل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ اپنے گھٹنوں کو پکڑیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق یہ حدیث صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 173 تا 174﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال علمنا رسول اللہ ﷺ الصلاۃ فقام فکبر (ورفع یدیہ) فلما اراد ان یرکع طبق یدیہ بین رکبتیہ و رکع فبلغ ذلک سعدا رضی اللہ عنہ فقال صدق اخی قد کنا نفعل ھذا ثم امرنا بھذا یعنی الامساک بالرکب۔ قال شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری ومسلم۔ (الصحیح والسنن للنسائی ج 2 ص 184 رقم 1031 باب التطبیق)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کیا فرمایا جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا تحقیق ہم یہی فعل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ اپنے گھٹنوں کو پکڑیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام نوح بن حبیبؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام نوح بن حبیب القومسیؒ م 242ھ یہ صحیح ابی داؤد وصحیح النسائی وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو القومسی الحافظ وکان ثقة صاحب سنة و ابو محمد ثقة سنی من العاشرة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) العبر فی خبر من غبر ج 1 ص 345 (2) تقریب ج 1 ص 566 وغیرھما

(صحیح ابی داؤد ج 2 ص 47 رقم 1365 و صحیح النسائی ج 2 ص 177 رقم 1010 و

صحیح ابن حبان ج 2 ص311 رقم 551 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص213 رقم 374 رقم 3337 والاحادیث المختارۃ ج 5ص196 رقم 1817 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 175 تا 176﴾عن عبداللہ (بن مسعود) ﷛ قال علمنا رسول اللہ ﷺ الصلاۃ فقام فکبر (ورفع یدیہ)فلما ارادن یرکع طبق یدیہ بین رکبتیہ و رکع فبلغ ذلک سعدا ﷛ فقال صدق اخی قد کنا نفعل ھذا ثم امر نا بھذایعنی الامساک بالرکب ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری ومسلم ۔ (السنن الکبری للنسائی ج 1 ص321 رقم 623 باب التطبیق)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷛ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کیا فرمایا جب سیدنا سعد بن ابی وقاص ﷛ کو یہ بات پہنچی تو آپ ﷛ نے فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا تحقیق ہم یہی فعل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ اپنے گھٹنوں کو پکڑیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں بالتحقیق حدیث صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 177 تا 178﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) ﷛ قال علمنا رسول اللہ ﷺ الصلاۃ فکبر ورفع یدیہ فلما ارادن یرکع طبق یدیہ بین رکبتیہ فبلغ ذلک سعدا ﷛ فقال صدق اخی قد کنا نفعل ھذا ثم امر نا بھذایعنی الامساک بالرکب ووضع یدیہ علی رکبتیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری ومسلم ۔ (المنتقی لابن الجارود ج 1 ص59 رقم 196 باب صفۃ صلاۃ رسول اللہ ﷺ)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷛ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کیا فرمایا جب سیدنا سعد بن ابی وقاص ﷛ کو یہ بات پہنچی تو آپ ﷛ نے فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا تحقیق ہم یہی فعل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ اپنے گھٹنوں کو پکڑیں اور دونوں گھٹنوں پر رکھیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن الجارودؒ وامام علی بن خشرمؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبداللہ بن علی بن الجارود ابو محمد النیسابوریؒ م 307ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابن الجارود صاحب الکتاب المنتقی فی الاحکام وھو الحافظ الامام الناقد ابو محمد النیسا بوری المجاور بمکہ وکان من العلماء المتقین المجودین وکان من ائمۃ الاثر قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 12 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 147 وغیرھما

(2) امام علی بن خشرم المروزیؒ و 165ھ م 257ھ یہ صحیح مسلم وصحیح النسائی وصحیح الترمذی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الصدوق و انتھی الیہ علو الاسناد بما وراء النھر ولعبرور وھراۃ والمروزی ثقۃ من صغار العاشرۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 9 ص 430 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 401 وغیرھما

(صحیح مسلم ج 1 ص 100 رقم 166 و صحیح ترمذی ج 1 ص 50 رقم 35 وصحیح النسائی ج 1 ص 13 رقم 8 و المنتقی لابن الجارود ج 1 ص 14 رقم 3 و صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 13 رقم 17 رقم 26 و مختصر الاحکام للطوی ج 1 ص 266 رقم 64 و صحیح ابن حبان ج 1 ص 514 رقم 280 و المستدرک للحاکم ج 1 ص 654 رقم 1765 وصحیح ابی نعیم ج 3 ص 378 رقم 2996 و شرح السنۃ للبغوی ج 4 ص 213 رقم 1053 والاحادیث المختارۃ ج 8 ص 31 رقم 22 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 179 تا 180﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) ﷺ قال علمنا رسول اللہ ﷺ الصلاۃ فکبر (ورفع یدیہ) فلما اراد ان یرکع طبق یدیہ بین رکبتیہ فرکع فبلغ ذلک سعدا رضی اللہ عنہ فقال صدق اخی قد کنا نفعل ھذا ثم امرنا بھذا یعنی الامساک بالرکب۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری ومسلم۔ (صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 301 رقم 395 باب ذکر نسخ التطبیق)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نے ہمیں نماز سکھائی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کیا فرمایا جب سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ کو یہ بات پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا تحقیق ہم یہی فعل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ اپنے گھٹنوں کو پکڑیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے محمد بن ابانؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوبکر محمد بن ابان البلخیؒ م 244 یہ صحیح بخاری و سنن اربعہ کے راوی ہیں۔

ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثبت البلخی مستملی وکیع وکان من الائمة المصنفین فی هذا الشان مشهورا بالعلم و ثقة حافظ من العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 64 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 465 وغیرها

(صحیح البخاری ج 1 ص 121 رقم 587 و صحیح ابی دائود ج 1 ص 197 رقم 740 و صحیح ترمذی ج 2 ص 452 رقم 563 و صحیح النسائی ج 2 ص 157 رقم 951 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 215 رقم 657 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 96 رقم 192 و صحیح ابن حبان ج 5 ص 353 رقم 2011 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص 382 رقم 1796 و شرح السنة للبغوی ج 8 ص 16 رقم 2032 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 181 تا 182﴾ عن عبدالله (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال علمنا رسول الله ﷺ الصلاة (فكبر) فرفع يديه ثم ركع طبق يديه بين ركبتيه فبلغ ذلك سعدا رضی اللہ عنہ فقال صدق اخی قد كنا نفعل هذا ثم امرنا بهذا وجعل يديه على ركبتيه يعنی فی الركوع۔ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط البخاری ومسلم۔ (السنن الدار قطنی ج 2 ص 137 رقم 1281 باب ذکر نسخ التطبیق)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمیں رسول اقدس ﷺ نے نماز سکھائی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کر لیا یہ بات جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا تحقیق ہم یہی فعل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں اور یہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 183 تا 184﴾ عن عبدالله (بن مسعود) رضی الله عنه قال علمنا رسول الله ﷺ (الصلاة) فكبر و رفع يديه فلما ركع طبق يديه بين ركبتيه فبلغ ذلك سعدا رضی الله عنه فقال صدق اخي قد كنا نفعل هذا ثم امرنا و وضع الكفين على الركبتين (قال الدار قطني) هذا اسناد ثابت صحيح ۔ (السنن دار قطنی ج 1 ص 137 رقم 1282 باب ذکر نسخ التطبیق)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمیں رسول اقدس ﷺ نے نماز سکھائی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کر لیا یہ بات جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا تحقیق ہم یہی فعل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن القاسمؒ و ابو کریبؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن القاسم المحاربیؒ م 326ھ یہ مشہور اور مختلف فیہ امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المحاربی الشیخ المحدث المعمر ابو عبدالله الكوفی السودانی و كان يؤمن بالرجعة روى عنه محمد الجعفی و الداقطنی اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 385 (2) تاریخ الاسلام ج 24 رقم 197 و غیرهما

(سنن الدارقطنی ج 2 ص 96 رقم 1211 و غیرها)

(2) امام ابو کریب محمد بن العلاء الکوفیؒ و 161ھ م 248ھ یہ صحیح بخاری و مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثقة محدث و كان يقدم في الحفظ والكثرة وصدوق ثقة حافظ من العاشرة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص62 (2) تقریب ج 1 ص500 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 1 ص27 رقم 79 و صحیح مسلم ج 1 ص56 رقم 45)

﴿حدیث نمبر 185 تا186﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ فکبر(رفی روایہ و رفع یدیہ) فلما اراد ان یرکع طبق یدیہ بین رکبتیہ فرکع قال فبلغ ذلک سعدا رضی اللہ عنہ فقال صدق اخی کنا نفعل ھذا ثم امر نابھذا یعنی الامساک بالرکب۔ (قال الحاکم) ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ بھذہ السیاقۃ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم (المستدرک للحاکم ج 1 ص346 رقم 815)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمیں رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھائی تو تکبیر(تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کرلیا یہ بات جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا تحقیق ہم یہی فعل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے سوائے علی بن محمد بن عقبۃؒ و امام محمد بن عقبۃ الشیبانیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام علی بن محمد بن عُقبۃ الکوفیؒ م 343ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام الثقۃ المحدث و کان ثقۃ و کان شیخ الکوفۃ ومحدث الکوفۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص49 ، (2) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص52 وغیرھما
(المستدرک ج 1 ص114 رقم 160)

(2) امام محمد بن عقبۃ الشیبانی الکوفیؒ الموذنؒ م 271ھ یہ مشہور امام ہیں بوجہ تصحیح حاکم و بیہقی ثقہ ہے اوران کو صحیح الحدیث قرار دیا ہے وقال الشیبانی مع ابی بالکوفۃ سنۃ 270ھ

(1) المستدرک ج 1 ص346 رقم 815 (2) تاریخ البغداد ج 12 ص79
(3) شعب الایمان ج 5 ص279 رقم 3423 وغیرھا

﴿حدیث نمبر 187 تا 188﴾ قال قال عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال علمنا رسول اللہ ﷺ الصلاۃ فکبر ورفع یدیہ فلما رکع طبق یدیہ بین رکبتیہ قال فبلغ ذلک سعدا رضی اللہ عنہ فقال صدق اخی کنا نفعل ھذا ثم امر نا بھذا یعنی الامساک علی الرکبتین۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (السنن الکبیر للبیھقی ج 2 ص 112 رقم 2532 باب من لم یذکر الرفع الاعند الافتتاح)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمیں رسول اقدس ﷺ نے نماز سکھائی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کر لیا یہ بات جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا تحقیق ہم یہی فعل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ رکوع میں اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 189 تا 190﴾ وعن عبدالرحمن بن الاسود عن ابیہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال علمنا رسول اللہ ﷺ الصلاۃ فکبر و رفع یدیہ فلما رکع طبق یدیہ بین رکبتیہ فبلغ سعدا رضی اللہ عنہ فقال صدق اخی وقد کنا نفعل ذلک ثم امر نا بھذا یعنی بالامساک علی الرکبتین۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔ (معرفۃ السنن والآثار للبیھقی ج 2 ص 438 رقم 3376 باب وضع الیدین علی الرکبتین فی الرکوع ونسخ التطبیق)

"سیدنا عبدالرحمٰن بن الاسودؒ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اقدس ﷺ نے نماز سکھائی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا جب رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کیا یہ بات جب سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ کہا تحقیق ہم یہی فعل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ رکوع میں اپنے ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے

عبداللہ بن محمدؒ و محمد بن ایوب کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبداللہ بن محمد ابو محمد الکعبیؒ م 349ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المحدث العالم الصادق ابو محمد النیسا بوری محدث کثیر الرحلۃ و والسماع صحیح السماع عنہ الحاکم وغیرہ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 99 (2) تاریخ الاسلام ج 25 رقم 423 وغیرھما
(المستدرک ج 1 ص 105 رقم 135 و الاحادیث المختارۃ ج 7 ص 33 رقم 2419 وغیرھا)

(2) امام محمد بن ایوب الرازیؒ و 200ھ م 292ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ المسند ابو عبداللہ البجلی الرازی وثقہ غیر واحد وھو محدث ابن محدث۔ والحافظ الثقۃ المعمر المصنف وانتھی الیہ علو الاسناد بالعجم مع الصدق والمعرفۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 160 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 471 وغیرھما
(صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 563 رقم 2099 والاحادیث المختارۃ ج 2 ص 381 رقم 763 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 191﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) ؓ قال علمنا رسول اللہ ﷺ الصلاۃ فکبرو رفع یدیہ ثم رکع وطبق یدیہ بین رکبتیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الاوسط لابن المنذر ج 3 ص 151 رقم 1394 باب ذکر التطبیق)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمیں رسول اقدس ﷺ نے نماز سکھائی تو تکبیر تحریمہ کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کرلیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 192﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) ؓ قال علمنا النبی ﷺ (الصلاۃ) فکبرو رفع یدیہ ثم رکع فطبق یدیہ بین رکبتیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 222 رقم 2541 باب من کان یطبق یدیہ)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷜ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمیں رسول اقدس ﷺ نے نماز سکھائی تو تکبیر تحریمہ کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان کرلیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔ بالتحقیق حدیث ابن مسعود ﷜ صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 193 تا 194﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) ﷜ انہ قال الا اریکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ الصلاۃ فکبرو رفع یدیہ جین افتتح الصلاۃ فلما رکع طبق یدیہ و جعلھما بین فخذیہ فلما صلی قال ھکذا فعل رسول اللہ ﷺ ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ۔ (مسند البزاز ج 5 ص 46 رقم الحدیث 1608)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷜ سے روایت ہے فرمایا کہ آپ ﷜ نے فرمایا میں کیا تمہیں رسول اقدس ﷺ کی نماز (پڑھ کر) نہ دکھاؤں پس آپ ﷜ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا جس وقت نماز شروع کی جب آپ نے رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو رانوں کے درمیان کرلیا جب نماز پڑھ لی تو فرمایا اس طرح رسول اقدس ﷺ فعل کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام احمد البزارؒ و امام محمد بن العباس الضبی اطلنہ محمد بن العباس بن خالدؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوبکر احمد بن عمرو البزار المصریؒ و213ھ م292ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ العلامۃ صاحب المسند الکبیر المعلل واثنی علیہ و ثقہ غیر واحد والشیخ الامام الحافظ الکبیر و ارتحل وثقۃ والحافظ الکبیر اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص166 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص532 وغیرھما

(صحیح ابی نعیم ج 3 ص392 رقم 3038 والاحادیث المختارۃ ج 4 ص65 رقم 1289 وغیرھا)

(2) امام محمد بن العباسؒ م 266ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو عبداللہ محمد بن العباس بن خالد احد العدول الثقات من المشھورین بالفضل و کان من ثقات اخواننا والسلمی الاصبھانی الرجل الصالح صدوق من عباد اللہ الصالحین صاحب فضل و عبادۃ قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ اصبھان ج 2 ص165 (2) تاریخ الاسلام ج 20 ص167 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 195 تا 196﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) ؓ قال علمنا رسول اللہ ﷺ الصلاۃ (کبر)فرفع یدیہ ثم رکع فطبق و وضع یدیہ بین رکبتیہ فبلغ ذلك سعدا ؓ فقال صدق اخی کنا نفعل ھذا ثم امر نابھذا و وضع یدیہ علی رکبتیہ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم(الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار للحازمی ج 84 باب ماجاء فی التطبیق فی الرکوع)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے فرمایا آپ ؓ نے فرمایا ہمیں رسول اقدس ﷺ نے نماز سکھائی تو (تکبیر تحریمہ کہی) اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں کے درمیان رکھا یہ بات سیدنا سعد ؓ کو پہنچی تو آپ ؓ نے فرمایا میری بھائی نے سچ کہا ہم یہی فعل کرتے تھے پھر ہمیں حکم ہوا کہ ہم اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام حازمیؒ، امام محمد بن ابراھیم، امام ابوزکریا العبدیؒ، امام محمد بن احمد الکاتبؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن موسیٰ الحازمیؒ و548ھ م584ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ البارع النسابۃ و تفقہ بھافی مذھب الشافعی و جالس العلماء و تمیز وفھم و صار من احفظ الناس للحدیث واسانیدہ و رجالہ مع زھد و کان ثقۃ حجۃ نبیلا زاھدا عابدا والامام الحافظ الحجۃ قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 4 ص105 (2) سیر اعلام النبلاء ج 15 ص353 وغیرھما

(2) امام محمد بن ابراھیم الفارسیؒ یہ امام حازمی کے استاذ ہیں مجھے ان کے حالات نہیں ملے

لیکن صحیحہ حازمی حدثنا نہ فہو ثقۃ عندہ مگر امام حازمی جیسے ناقد نے ان کی مروی احادیث سے حجت پکڑی اور صحیح کہا ہے۔

(الاعتبار للحازمی ج 1 ص25، 29، 37، 45، 54، 85، 154، 160، 177، 240، 241 وغیرھا)

(3) امام یحییٰ بن عبدالوہاب بن مندۃؒ و434ھ م 511ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ العالم المسند ھو جلیل القدر وافر الفضل واسع الروایۃ ثقۃ حافظ مکثر صدوق کثیر التصانیف حسن السیرۃ قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 4ص33 (2) سیر اعلام النبلاء ج 19 ص395 وغیرھما

(3) الاحادیث المختارۃ ج 1 ص210 رقم 111

(4) امام محمد بن احمد ابو طاھر الکاتب الاصبہانیؒ و363ھ م445ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث الثقۃ بقیۃ المسندین وحدث عنہ ابو زکریا بن مندۃ وغیرہ ثقۃ ولم یحدث فی وقتہ اوثق من واکثر حدیثا صاحب الاصول قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 17 ص631 (2) تاریخ الاسلام ج 30 ص116 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 197﴾ فقد قال الامام الحافظ بن الحافظ الکوفۃ ابو محمد سفیان بن وکیع الرواسیؒ رایت ابی (وکیع بن الجراحؒ) وکان لا یرفع یدیہ الاعند تکبیرۃ الافتتاح قال ابیؒ رایت الاعمشؒ وکان لا یرفع یدیہ الاعند تکبیرۃ الافتتاح قال الاعمشؒ ورایت ابراھیمؒ (النخعی) وکان لا یرفع یدیہ الاعند الافتتاح قال ابراھیمؒ و رایت علقمۃ (بن قیسؒ) لا یرفع یدیہ الاعند الافتتاح قال علقمۃ ورایت عبداللہ (بن مسعود ﷛) وکان لا یرفع یدیہ الاعند الافتتاح وقال عبداللہ ﷛ ورایت النبی ﷺ وکان لا یرفع یدیہ الاعند الافتتاح۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (القند فی ذکر علماء السمر قندی للنسفی ج 1 ص69 رقم 66 طبع)

"سیدنا امام حافظ بن حافظ محدث کوفہ ابو محمد سفیا بن وکیع الرواسی م 247ھ نے فرمایا میں نے اپنے والد امام وکیع بن الجراحؒ م 197ھ کو دیکھا اور وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کی تکبیر کے وقت میرے والد (امام وکیعؒ) نے فرمایا کہ میں نے امام اعمشؒ م 148ھ کو دیکھا اور وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کی تکبیر کے وقت۔ امام اعمشؒ نے فرمایا کہ میں ابراھیم النخعیؒ م 96ھ کو دیکھا وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر

شروع نماز کے وقت۔امام ابراھیم النخعیؒ نے فرمایا کہ میں نے امام علقمۃ بن قیسؒ م 63ھ کو دیکھا وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت امام علقمۃؒ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ 32ھ کو دیکھا وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا نبی اقدس ﷺ 11ھ کو دیکھا وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ امام وکیعؒ ،امام اعمشؒ ،امام ابراھیم النخعیؒ ،امام علقمہؒ کا ترجمہ نقل ہو چکا ہے اس کے علاوہ راویوں کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(1) امام عمر بن محمد النسفی الحنفیؒ و 461ھ م 537ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو کان اماما فاضلا مبرزا متفننا صنف فی کل نوع من العلم فی التفسیر والحدیث والشروط واصولیا متکلما مفسر امحدثا فقیہا حافظا نحویا لغویا زکیا فطنا احد الائمۃ الاربعۃ المشہورین بالحظ الوافر من العلوم والقبول التام عند الخاص والعام قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ اسلام ج 36 ص 447 (2) طبقات المفسرین لادۃ ج 1 ص 171)

(2) امام عبدالرحمٰن بن محمد ابوسعد الادریسی الاستراباذی السمرقندیؒ و 327ھ م 405ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو کان حافظا جلیل القدر کثیر الحدیث و شاھد الحفاظ و کتب الحدیث الکثیر علی اتقا ن ومعرفۃ تامۃ وصنف الکتب و کان ثقہ قرار دیا ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 176)

(1) الانساب السمعانی ج 1 ص 139 (2) المنتظم لابن الحوزی ج 15 ص 107)

(3) امام عبداللہ بن محمد بن شاہؒ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے ذکرہ النسفی فی زمرۃ علماء السمرقند و قال السمعانیؒ وعلی الحزریؒ والقرشی و تقی الدین الغزیؒ وغیرھم وعبداللہ بن محمد بن شاہ الفقیہ السمرقندی و ذکرہ الخطیب من مشائخ الادریسی لہٰذا یہ صدوق حسن الحدیث ہے۔

(القند فی ذکر علماء السمرقند للنسفی ص 335 رقم 545 و النساب ج 6 ص 235 ج 7 ص 276 وللباب للحزری ج 2 ص 54 و تاریخ بغداد ج 9 ص 149 و الحواھر المضیۃ ج 1

ص99 ، والطبقات السنیة ج 1 ص107 وغیرھا)

(4) امام محمد بن محمد ھو ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن محمد بن جعفر الکاغذی السمرقندیؒ روی عن محمد بن یوسف الفریابی وطلحۃ بن منصور الفقیہ و عبداللہ بن محمد بن مسمدۃ ھو شیخ الادریسی و عبداللہ بن محمد بن شاہ السمر قندی وغیرھما عبداللہ بن محمد بن شاہ سمعت ابا الحسن محمد بن عبداللہ الکاغذی و عبدالرحمن بن محمد الاستراباذی والادریسی قال حدثنی محمد بن عبداللہ بن محمد بن جعفر الکاغدی السمرقندیؒ ۔ والشیخ ابو الحسن الکاغذی مقبول الحدیث ہے۔

(تاریخ الاسلا ج 23 ص636 و تاریخ بغداد ج 11 ص209 و تاریخ دمشق ج 29 ص316 وسیر اعلام النبلاء ج 11 ص298 والجواھر المضیۃ ج 1 ص69 و توجیح الشتبہ ج 7 ص7 و تبصیر المنتبہ ج 3 ص1092 واللباب فی تھذیب ج 2 ص33 ، 402 ، ج 3 ص141 والکفایہ ج 1 ص320 والمنفق المتفرق ج 3 ص1837 والانساب للسمعانی ج 6 ص149 ، ج 10 ص118 ، ج 12، ص4 ،ص181 و المنتقی للمقدسی ج 1 ص364)

﴿حدیث نمبر 198﴾ حکی عنہ (یعنی عن) ابی ھریرۃ سلم بن احور الشابورتزی انہ قال صلیت مع سفیان بن وکیع فی مسجد عثمان بن ابی شیبۃ فرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لم یعد فسئل عن ذلک فقال صلیت مع ابی فرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لم یعد (وقال صلیت مع ابی حنیفۃ فرفع یدیہ فی اول الکتبیرۃ ثم لم یعد) فقال صلیت خلف حماد ھکذا الی عبداللہ بن مسعود الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی فرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لم یعد فقال صلیت خلف ابراھیم فرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لم یعد فقال صلیت خلف علقمۃ فرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لم یعد فقال صلیت خلف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لم یعد فقال صلیت خلف) النبی صلی اللہ علیہ وسلم (فرفع یدیہ فی اول التکبیرۃ ثم لم یعد) ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا (الانساب للسمعانی ج 8 ص3 رقم الترحمۃ 2225)

"سیدنا ابوھریرۃ سلم بن احور شابورتزیؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے سفیان بن وکیع م 247ھ کے ساتھ مسجد عثمان بن ابی شیبہؒ م 239 ھ میں نماز پڑھی تو

انہوں نے رفع الیدین اول تکبیر تحریمہ میں کی (پھر پوری نماز میں) نہیں کی پس میں نے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد وکیعؒ م 197ھ کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے بھی اول تکبیر تحریمہ میں رفع الیدین کیا پھر دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے امام ابوحنیفہؒ م 150ھ کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے بھی اول تکبیر میں رفع الیدین کیا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا انہوں نے فرمایا کہ میں امام حمادؒ م 120ھ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بھی اول تکبیر تحریمہ میں میں رفع الیدین کیا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابراھیمؒ م 96ھ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بھی اول تکبیر تحریمہ میں رفع الیدین کیا (پھر پوری نماز میں دوبارہ نہیں کیا) انہوں نے فرمایا کہ میں نے علقمہؒ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بھی اول تکبیر تحریمہ میں رفع الیدین کیا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے اول تکبیر تحریمہ میں رفع الیدین کیا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے بھی اول تکبیر تحریمہ میں رفع الیدین کیا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا"

تنبیہ: قال ابوشعیب یہ ہم نے اسلوب عبارت سے محذوف کو ظاہر کیا ہے جیسا کہ الانساب سمعانی کی عبارت سے ظاہر ہوتا ہے اور اس کے قریب عبارت (القند فی ذکر علماء السمر قند ص 69) میں موجود ہے ہم اس کو نقل کر چکے ہیں۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام سمعانیؒ وامام ابوھریرۃ شابور تزیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوسعد عبدالکریم السمعانی المروزیؒ و 506ھ م 562ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ البارع العلامة صاحب التصانیف و کان ثقة حافظا حجة واسع الرحلة

عـدلا و کـان صـدوقـا والامام الحافظ الکبیر والاوحد الثقة محدث خراسان صاحب المصنفات الکثیرة قراردیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ للذہبی ج 4 ص75 (2) سیر اعلام النبلاء للذہبی ج 15 ص189

(2) امام ابوھریرۃ سلم بن احور الشابورتزیؒ وقـال الامام السمعانی شیخ من ھذہ القریة مـن الـمتاخرین لاباس بہ حکی عنہ انہ قال صلیت مع سفیان بن وکیع ۔ (الانساب لـلـسمعانی ج 8 ص3 رقم الترجمہ 2255 طبع حیدرآباد و اللباب فی تھذیب الانساب لابن الاثیر ج 2 ص171 و 172)

﴿حدیث ابن مسعود من طریق ابن ادریس درج ذیل کتب میں ہیں﴾

(1) شرح السنة للبغوی ج 3 ص94 باب ھئیة الرکوع
(2) فتح الباری لا بن رجب ج 7 ص154 باب وضع الاکف علی الرکب فی الرکوع
(3) فتح الباری لابن حجر ج 2 ص274 قولہ باب وضع الاکف علی الرکب فی الرکوع
(4) شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص344 باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع
(5) عون المعبود شرح ابی داؤد ج 2 ص319 باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ج 3 ص84
(6) تحفة الاحوذی شرح الترمذی ج 2 ص102 باب ماجاء فی وضع الیدین علی الرکبتین فی الرکوع
(7) مرعاة المفاتیح للمبارکفوری ج 3 ص84 الفصل الثالث
(8) جامع الاصول لابن الأثیر ج 5 ص369 (باب) ھئیة الرکوع والسجود
(9) بیان الوھم والایھام) لابن القطان ج 3 ص366
(10) تحفة الاشراف للمزی ج 7 ص114 رقم 9469 عبدالرحمن بن الاسود عن علقمة
(11) جامع المسانید لابن کثیر ج 3 ص363 رقم 3977 علقمة بن قیس عنہ
(12) اتحاف المھرة لابن حجر ج 10 ص357 رقم 12928 علقمة بن قیس عن ابن مسعود
(13) اطراف المسند لا بن حجر ج 4 ص190 رقم 5647 علقمة بن قیس عن ابن مسعودؓ
(14) کنزل العمال للعلی المتقی ج 8 ص 126 رقم 22217 رقم 22659
(15) جامع الاحادیث للسیوطی ج 37 ص176 رقم 40320
(16) صحیح ابی داؤد بتحقیق الالبانی ج 3 ص337 باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ج 4 ص23
(17) صحیح و ضعیف ابی داؤد بتحقیق الالبانی ج 1 ص2 رقم 747
(18) صحیح وضعیف النسائی بتحقیق الالبانی ج 3 ص175 رقم 1031
(19) التنکیل للمعلمی ج 2 ص772
(20) الحاوی الکبیر فی فقہ الامام الشافعی للماوردی ج 2 ص117 مسألة یصنع راحتیہ۔

(21) المحلی بالآثار لابن حزم 2 ص304 مسألة التطبیق فی الصلاۃ
(22) الاحکام الکبری لاشبیلی ج2 ص228 باب وضع الاکف علی الرکب عند الرکوع
(23) موسوعة اقوال الامام احمد بن حنبل ج 4 ص338 حدیث عبدالله بن مسعودؓ
(24) المسند الموضوعی الجامع الکتب العشرۃ ج 11 ص163 سنن الصلاۃ
(25) الشافی فی شرح مسند الشافعی ج 1 ص628۔
(26) النفع الشذی شرح جامع الترمذی ج 4 ص408 باب ماجاء فی رفع الیدین علی الرکبتین فی الرکوع
(27) نخب الافکار فی تنقیح معانی الاثار للعینی ج 4 ص168 باب التکبیر للرکوع
(28) التحبیر لایضاح معانی التیسیر لامیر الیمانی ج 5 ص345 هئیه الرکوع والسجود
(29) نیل الاوطار للشوکانی ج 2 ص283 باب الذکر فی الرکوع والسجود
(30) کوثر المانی الداری ج 9 ص267 الحدیث الحادی والستون
(31) الاحکام الصغری لاشبیلی ج 1 ص238 باب تکبیرۃ الاحراح و هئیة الصلاۃ
(32) الاحکام الوسطی ج 1 ص393 باب تکبیرۃ الاحرام و هئیة الصلاۃ
(33) جمع الفوائد من جامع الاصول ج 1 ص249 رقم 1477 القنوت والرکوع والسجود
(34) الهدایة فی تخریج احادیث الهدایة للغماری ج 3 ص100 باب رفع الیدین
(35) علل الحدیث لابن ابی حاتم ج 2 ص124
(36) مختصر خلافیات للبیهقی لاحمد بن فرح ج 2 ص76
(37) بستان الاحبار ج 1 ص269 باب الزکر فی الرکوع والسجود
(38) شرح ابن ماجه للمغلطائی ج 1 ص1480 باب الرکوع فی الصلاۃ
(39) توجیهه النظر الی اصول الاثر للجزائری ج 2 ص614 رقم 7

﴿حدیث عبداللہ بن مسعودؓ مسلسل بالعمل ہے﴾

(1) سیدنا محمد عربی ﷺ سے ترک رفع الیدین فی الصلاۃ الافی الافتتاح الصلاۃ ثابت ہے۔(مسند ابی حنفیه ص 144، 148 وصحیح نسائی ج 1 ص158 و صحیح ترمذی ج 1ص59 و صحیح ابی دائود ج 1 ص116)

(2) سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے ترک رفع الیدین فی الصلاۃ الافی الافتتاح الصلاۃ ثابت ہے۔

(مسند ابی حنفیه ص 144، 148 وصحیح نسائی ج 1 ص158 و صحیح ترمذی ج 1ص59 و صحیح ابی دالود ج 1 ص116 و سنن الطحاوی ج 1 ص227 و خلافیات للبیهقی ج 2 ص358

(3) سیدنا علقمہؒ واسودؒ وغیرھما سے ترک رفع الیدین فی الصلاۃ الافی الافتتاح الصلاۃ

ثابت ہے۔(موطا محمد ج1 ص 58 وابن ابی شیبۃ ج 1 ص214 وعمدۃ القاری ج5 ص272 و شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص302)

(4) سیدنا ابراھیمؒ وعبدالرحمٰن بن الاسودؒ سے ترک رفع الیدین فی الصلاۃ بعد الافتتاح ثابت ہے۔(موطا محمد ج1 ص 58 وابن ابی شیبۃ ج 1 ص214 وعمدۃ القاری ج5 ص272 و شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص302)

(5) سیدنا حماد بن ابی سلیمانؒ وعاصم بن کلیبؒ سے ترک رفع الیدین فی الصلاۃ بعد الافتتاح ثابت ہے۔(صحیح ترمذی ج 1 ص59 وابن ابی شیبہ ج1ص216 وعمدۃ القاری للعینی ج5 ص 272 و شرح ابی داؤد ج 3 ص 302)

(6) سیدنا امام اعظم ابوحنیفہؒ وامام سفیان ثوریؒ وغیرھما سے ترک رفع الیدین فی الصلاۃ الا فی الافتتاح ثابت ہے۔(کتاب الحجۃ الامام محمد ج 1 ص 74 و سنن الطحاوی ج 1 ص 227 وصحیح ترمذی ج 1 ص59 و عمدۃ القاری ج 5 ص 272 و جزء البخاری ص54)

(7) سیدنا ابو یوسف القاضیؒ ومحمد بن الحسن الشیبانیؒ ووکیع بن الجراحؒ وغیرھم سے ترک رفع الیدین فی الصلاۃ الا فی الافتتاح الصلاۃ ثابت ہے۔(موطا محمد ج 1 ص 54 کتاب الحجۃ الامام محمد ج 1 ص94 وسنن الطحاوی ج1 ص227 جزء رفع الیدین للبخاری ص54)

الحمد للہ اہل السنت والجماعت حنفیہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کی اتباع و پیروی اور سنت پر عامل ہیں اور ان کو مخالفت سنت کا بلا دلیل طعنہ دینا محض سینہ زوری ہے۔وللہ الحمد

﴿درج ذیل آئمہ نے حدیث ابن مسعودؓ کو صحیح کہا ہے﴾

تنبیہ: قال ابوشعیب حدیث کی صحت ائمہؒ سے صریح اور بوجہ احتجاج واستدلال ہم ذکر کریں گے۔

(1) قال النبی ﷺ وما حدثکم ابن مسعودؓ و فصدقوہ وفی روایۃ وماحدث ثم ابن مسعودؓ فاقبلوہ (صحیح ترمذی ج5 ص668 وصحیح ابن حبان ج 15 ص328)

(2) امام علقمۃ بن قیس الکوفیؒ م 63ھ روی لہ عمل علیہ فھو صحیح عندہ (صحیح النسائی ج 1 ص158 ، ص161 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص116 و صحیح ترمذی ج 1 ص59 و مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص214 عمدۃ القاری ج5 ص272)

(3) امام الاسود بن یزید الکوفیؒ م 75ھ روی لہ وعمل علیہ فھو صحیح عندہ (صحیح نسائی ج 1 ص158، ص161 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص116 وصحیح ترمذی ج 1ص59 و مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص214 عمدۃ القاری ج5 ص272)

(4) امام ابراھیم الکوفیؒ م 96ھ استدل و احتج بہ فھو صحیح عندہ (کتاب الحجۃ ج 1 ص75 وموطا لامام محمد ج 1 ص96 ومسند ابی حنیفۃ بروایۃ البخاری ص177 وعمدۃ القاری ج5 ص272 وغیرھا)

(5) امام عبدالرحمن بن الاسود الکوفیؒ م 99ھ روی لہ وعمل علیہ فھو صحیح عنہ (صحیح نسائی ج 1 ص158، 161 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص116 وصحیح ترمذی ج 1 ص59 وغیرھا)

(6) امام حصین بن عبدالرحمن الکوفیؒ م 136ھ روی لہ وعمل علیہ فھو صحیح عندہ (موطا امام محمد ج 1 ص58 وکتاب الحجۃ ج 1 ص97 وصحیح ترمذی ج 1 ص59 سنن الطحاوی ج 1 ص224 وغیرھا)

(7) امام مغیرۃ بن مقسم الکوفیؒ م 136ھ روی لہ وعمل علیہ فھو صحیح عندہ (سنن الطحاوی ج 1 ص224 و صحیح ترمذی ج 1 ص59 و مصنف ابن ابی شیبۃ ج1 ص213 وغیرھا)

(8) امام حماد بن ابی سلیمان الکوفیؒ م 120ھ روی لہ و عمل علیہ فھو صحیح عندہ (مسند ابی حنیفۃ بروایۃ البخاری ص144 و مسند ابی یعلی ج 8 ص453 وصحیح ترمذی ج 1 ص59 وغیرھا)

(9) امام عاصم بن کلیب الکوفیؒ م 137ھ روی لہ وعمل علیہ فھو صحیح عندہ (صحیح نسائی ج 1 ص 158، 161 و صحیح ابی داؤد ج 1ص116 و صحیح ترمذی ج 1 ص59 وغیرھا)

(10) امام اعظم فی الفقہاء ابی حنیفۃ الکوفیؒ م 150ھ واستدل و احتج وقال صحیح (مسند ابی حنیفۃ بروایۃ البخاری ص 144 و جامع المسانید ج 1 ص433 و مسند ابی حنیفۃ بروایۃ الحصکفی ص 420 وسنن الطحاوی ج 1 ص 227 وغیرھا)

(11) امام سفیان الثوری الکوفیؒ م 161ھ روی لہ وعمل علیہ فھو صحیح عندہ (صحیح النسائی ج 1 ص158، 161 وصحیح ابی داؤد ج 1 ص116 وصحیح ترمذی ج 1 ص59 و جزء رفع الیدین للبخاری ص54 وعمدۃ القاری ج5 ص272 وغیرھا

(12) امام ابو یوسف القاضیؒ م 182ھ روی لہ و عمل علیہ فھو صحیح عندہ (موطا محمد ج ص58 وکتاب الحجۃ ج 1 ص96 وسنن الطحاوی ج 1 و صحیح ترمذی ج 1 ص59 وغیرھا)

(13) امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ م 189ھ روی لہ و عمل علیہ واحتج لہ فھو صحیح عندہ (موطا محمد ج 1 ص59 و کتاب الحجۃ ج 1 ص97 وسنن الطحاوی ج1 ص 227 وغیرھا)

(14) امام وکیع بن الجراحؒ الکوفی م 197ھ روی لہ وعمل علیہ فھو صحیح عندہ (صحیح نسائی ج 1 ص 158، 161 و صحیح ابن داؤد ج 1 ص116 وصحیح ترمذی ج 1 ص59 و جزء رفع الیدین ص 54 وغیرھا)

(15) امام عثمان بن ابی شیبہ الکوفیؒ م 239ھ روی لہ و عمل علیہ فھو صحیح عندہ (صحیح ابی داؤد ج 1 ص116 و صحیح ترمذی ج 1 ص59 و التمھید لابن عبدالبر ج 9 ص213 وغیرھا)

(16) امام ھناد بن سری الکوفیؒ م243ھ روی لہ عمل علیہ فھو صحیح عندہ (صحیح ترمذی ج 1 ص59 و التمھید لابن عبدالبر ج 9ص213 والاستذکار لابن عبدالبر ج 1 ص 408 وغیرھا)

(17) امام ابن القاسمؒ م 191ھ روی لہ عمل علیہ فھو صحیح عندہ (المدونۃ الکبری ج 1 ص 165 و

التمہید لابن عبدالبر ج 9 ص212 والاستذکار لابن عبدالبر ج 1 ص408 وغیرھا)
(18) امام سحنونؒ م 240ھ روی لہ عمل علیہ فھو صحیح عندہ (المدونۃ الکبری ج 1 ص و التمہید لابن عبدالبر ج 9 ص212 والاستذکار لابن عبدالبر ج 1 ص408 وغیرھا)
(19) امام ابو بکر بن ابی شیبۃ الکوفیؒ م 335ھ استدل و احتج بہ فھو صحیح عندہ (مصنف ج 1 ص213 و صحیح ترمذی ج 1 ص59 والتمہید لابن عبدالبر ج 1 ص 213 وغیرھا)
(20) امام محمد بن نمیر الکوفیؒ م 234ھ روی لہ عمل علیہ فھو صحیح عندہ (علل الدارقطنی ج 5 ص127 و صحیح ترمذی ج 1 ص 59 و التمہید لابن عبدالبر ج 9 ص213 وغیرھا)
(21) امام اسحاق بن ابراھیم المروزیؒ م 246ھ قال بہ ناخذ فی صلاۃ کلھا فھو صحیح عندہ (سنن الدارقطنی ج)
(22) امام محمد بن اسمعیل البخاریؒ م 256ھ وقال صحیح) (جزء رفع الیدین ص28، 78)
(23) امام ابوداؤدؒ م 275ھ و قال ذکرت صحیح و مایشبہ ویقاربہ فھو صحیح عندہ (تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص127 صحیح ابی داؤد ج 1 ص116 وتاریخ بغداد ج10 ص75 وغیرھا)
(24) امام ابو عیسی الترمذیؒ م 289ھ وقال حسن (صحیح) (صحیح ترمذی ج 2 ص41 و شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص 346 والبنایہ للعینی ج2 ص256 وغیرھا)
(35) امام احمد النسائیؒ م 303ھ وقال صحیح (زھر الربی ص 3 و صحیح النسائی ج 1 ص158، 161 والنکت لابن حجر ص 64 وغیرھا)
(26) امام ابو علی الطوسیؒ م 313ھ وقال حدیث حسن (مختصر الاحکام للطوسی ج1 ص103)
(27) امام ابو یعلیؒ م 307ھ روی لہ و عمل علیہ فھو صحیح عندہ (مسند ابی یعلی ج 9 ص203 وسیر اعلام النبلاء الذھبی ج 11 ص110 وغیرھا)
(28) امام ابو جعفر الطحاویؒ م 321ھ وقال صحیح (سنن الطحاوی ج 1 ص11، 224)
(29) امام ابو محمد البخاریؒ م 340ھ روی لہ عمل علیہ وھو صحیح عنہ . (مسند ابی حنیفہ بروایۃ البخاری ص144، 148 وجامع المسانید للخوارزمی ج1 ص433 و العبر ذھبی ج2 ص60 وغیرھا)
(30) امام ابو علی النیسا بوریؒ م 349ھ قال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی ص 3 وغیرہ)
(31) امام ابو علی ابن السکنؒ م 353ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی ص 3 وغیرہ)
(32) امام محمد بن معاویۃ الاحمرؒ م 358ھ وقال قال النسائی صحیح (النکت لابن حجر ص65 وغیرہ)
(33) امام ابو بکر ابن السنیؒ م 364ھ (سمع الصحیح النسائی وفھو صحیح عندہ (زھر الربی ص 3 وغیرہ)
(34) امام ابو احمد ابن عدیؒ م 365ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی ص 3 وغیرہ)
(35) امام دار قطنیؒ م 385ھ وقال اسنادہ صحیح و صحیح بروایۃ النسائی (علل الحدیث ج ص زھر الربی ص 3)
(36) امام ابو عبداللہ الحاکمؒ م 405ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (النکت ص 164 زھر الربی ص3)
(37) امام عبدالغنی بن سعیدؒ م 409ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (ایضاً)
(38) امام ابو الحسن القدوریؒ م 328ھ واحتج واستدل بحدیث فھو صحیح عندہ (التحریر للقدوری ج 2 ص518/523)
(39) امام ابو یعلی الخلیلیؒ م 446ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی ص3)

(40) امام ابن حزمؒ الاندلسی م 456ھ وقال الخبر صحیح (المحلی ج 4 ص 121)
(41) امام ابو بکر الخطیبؒ م 463ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی ج 3 وغیرہ)
(42) امام ابو بکر محمد السرخسیؒ م 490ھ واستدل حدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (المبسوط ج 1 ص 14)
(43) امام موفق المکیؒ م 568ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج مناقب موفق المکی ج 1 ص 131
(44) امام ابو طاھر السلفیؒ م 576ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی ص 3)
(45) امام ابو بکر الکاسانیؒ م 587ھ واستدل بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (بدائع الصنائع ج 1 ص 484)
(46) امام ابن القطان الفاسیؒ م 628ھ وقال اقرب الی الصحۃ (بیان الوھم ج 3 ص 367)
(47) امام محمد بن محمود الخوارزمیؒ م 655ھ واستدل بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (مقدمہ جامع المسانید ج 1 ص 433)
(48) امام ابن الترکمانیؒ م 745ھ و قال صحیح علی شرط مسلم (الجوھر النقی ج 2 ص 77)
(49) امام مغلطائیؒ م 762ھ وقال فعلی ھذا یکون حدیثا صحیحا (شرح ابن ماجہ ج 1 ص 1468)
(50) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 743ھ وقال الرجوع الی صحۃ الحدیث (نصب الرایہ ج 1 ص 395
(51) امام عثمان الزیلعی م 743ھ واستدل بحدیث ابن مسعودؓ و حسنہ ترمذی و صحیح عندہ (تبیین الحقائق ج 1 ص 120)
(52) امام عبدالقادر القرشیؒ م 775ھ و استدل بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (الحاوی ج 1 ص 530)
(53) امام محمد بن محمود البابرتیؒ م 786ھ واستدل بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (العنایہ ج 1 ص 310)
(54) امام محمد بن محمد الکردریؒ م 827 واستدل بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (مناقب کردری ج 1 ص 174)
(55) امام محمود بن العینیؒ م 855 و قال صحیح ورجالہ رجال الصحیح (نخب الافکار ج 1 ص 601)
(56) امام ابن الھمامؒ م 861ھ و استدل بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (فتح القدیر ج 1 ص 269)
(57) امام ابن مندہؒ م 395ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی ص 3 وغیرہ)
(58) امام ابو محمد المنبجیؒ م 686ھ و احتج بحدیث ابن مسعودؓ و عند ترمذی حسن فھو صحیح عندہ (اللباب ج 1 ص 231)
(59) امام ابن عبدالھادیؒ م 744ھ وقال رواہ ابو داؤد والنسائی والترمذی وقال حدیث حسن (تنقیح التحقیق لا بن عبدالھادی ج 2 ص 140)
(60) امام ابن دقیق العیدؒ م 702ھ وقال رجالہ ثقات فھو صحیح عندہ (نصب الرایہ ج 1 ص 394)
(61) امام ابن رشدؒ م 595ھ واحتج بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (بدایۃ المجتھد ج 1 ص 142)
(62) امام عمر الاسکندریؒ م 734ھ واحتج بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (ریاض الافھام ج 2 ص 187)
(63) امام ابن حجرؒ م 852ھ وقال وقد صححہ بعض اھل الحدیث (فتح الباری ج 2 ص 220)
(64) امام ابو بکر الجصاصیؒ م 370ھ واحتج بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (شرح مختصر الطحاوی ج 1 ص 600)
(65) امام یوسف الملطیؒ م 803ھ واحتج بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (المعتصر ج 1 ص 36)

(66) امام ابن نجیم المصریؒ م 970ھ واحتج بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (البحر الرائق 1 ص341)
(67) امام ابو محمد عبدالوھابؒ م 422ھ واحتج بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (الاشراف ج 1 ص230)
(68) امام ابو بکر محمد الصقلیؒ م 451ھ واستدل بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (الجامع المسائل ج 2 ص495)
(69) امام محمد بن علی المازریؒ م 536ھ واحتج بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (شرح التلقین ج 1 ص549)
(70) امام احمد بن ادریس القرافیؒ م 684ھ واحتج بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (الذخیرۃ ج2 ص219)
(71) امام علی بن خلف ابن بطالؒ م 449ھ واحتج بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (شرح البخاری ج 2 ص354)
(72) امام محمود بن احمد البخاریؒ م 616ھ واستدل بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (المحیط البرھانی ج 2 ص99)
(73) امام ابن الملقنؒ م 804ھ وقال عن الترمذی حدیث حسن (البدر المنیر ج 3 ص481)
(74) امام علی القاریؒ م 1014ھ وقال عن الترمذی حسن (مرقاۃ ج 2 ص668)
(75) امام محمد ابن الحاجؒ م 879ھ واحتج بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (التقریر والتحبیر ج 3 ص27)
(76) امام محمد بن الحارث القیروانیؒ م 361ھ روی لہ واحتج بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (اخبار الفقہاء ج 27)
(77) امام محمد مرتضی الزبیدیؒ م 1205ھ وقال صحیح (عقود الجواھر ج 1 ص102)
(78) امام عبدالحق الاشبیلیؒ م 581ھ وقال عن الترمذی حدیث حسن (الاحکام الکبری ج 2 ص191)
(79) امام محمد عبدالباقی الزرقانیؒ م 1122ھ وقال قد صححہ بعض اھل الحدیث (شرح المؤطاء ج 1 ص295)
(80) امام محمد ھاشم السندھیؒ م 1154ھ وقال بعضھا جید صحیح علی شرط البخاری ومسلم وبعضھا حسن (کشف الرین ص 56)
(81) امام عبدالحق محدث دھلویؒ م 1052ھ عن الترمذی وقال حسن صحیح عندہ (شرح سند الاسعادۃ)
(82) امام احمد ولی اللہ الدھلویؒ م 1176ھ واستدل بحدیث ابن مسعودؓ فھو صحیح عندہ (شرح موطا)
(83) امام محمد قطب الدین الدھلویؒ م 1176ھ وقال عن الترمذی حسن صحیح (مظاھر حق ج 1 ص 257، 264)
(84) امام جلال الدین السیوطیؒ م 911ھ وقال حسنہ الترمذی و صححہ ابن حزم والدار قطنی وابن القطان (اللآلی المصنوعۃ ج 2 ص18)
(85) علامہ عبداللطیف سندھیؒ م 1189ھ وقال (صحیح) (ذب ذبابات ج 2ص608)
(86) امام عبدالحی لکھنویؒ م 1304ھ و قال (صحیح) (شرح موطا ص89)
(87) امام محمد عابد سندھیؒ م 1257ھ وقال (صحیح) (مواھب اللطیفۃ قلمی ص 259)
(88) امام محمد بن علی النیمویؒ م 1322ھ وقال وھو حدیث صحیح و حسن صحیح (آثار السنن ص 132)
(89) امام خلیل احمد سھارنپوریؒ م 1346ھ قال عن الائمۃ حسن صحیح (بذل المجھود ج 2 ص21)

(90) امام سید محمد انور شاہ کشمیریؒ م 1350ھ وقال اسنادہ صحیح وھو صحیح بقرائن قطعیۃ (نیل الفرقدین ص56 ص 111)

(91) امام محدث ظفر احمد العثمانیؒ م 1394ھ وقال عن المۃ حسن صحیح و اسنادہ صحیح (اعلاء السنن ج 3 ص45,46)

(92) امام سید محمد یوسف البنوریؒ م 1394ھ (معارف السنن ج ص)

(93) امام شیخ الاسلام شبیر احمد العثمانیؒ م1371ھ وقال صحیح (فتح الملھم ج 2 ص12)

(94) امام شیخ الحدیث محمد زکریا المدنیؒ 14ھ (اوجزہ المسالک ج 1 ص)

(95) علامہ محمد صدیق نجیب آبادیؒ م ھ وقال صحیح (انوارالمحمود شرح ابی داؤد ج 1 ص200)

(96) امام محدث محمد حسن السنبھلی م 1305ھ وقال صحیح (تنسیق النظام ج ص51)

(97) علامہ دکتور حسین سلیم اسد وقال اسنادہ صحیح (تعلیق علی مسند ابی یعلی ج 8 ص454)

(98) علامہ احمد محمد الشاکر المصریؒ م ھ وقال وھو حدیث صحیح وماقالوافی تعلیلہ لیس بعلۃ (شرح الترمذی ج 2 ص41)

(99) علامہ محمد خلیل ھراس وقال ھو حدیث صحیح (تعلیق علی محلی ج 2 ص292)

(100) علامہ شعیب الارناؤط وقال حسنہ الترمذی و صححہ غیر واحدۃ الحفاظ (تعلیق علی شرح السنہ ج 3 ص24)

(101) علامہ محمد زھیر الشاویش وقال حسنۃ الترمذی و صححہ غیر واحد من الحفاظ (تعلیق علی شرح السنۃ ج3 ص24)

(102) علامہ خالد محمود الرباط وقال حسنۃ الترمذی و صححہ غیر واحد من الحفاظ ھو حدیث صحیح (تحقیق علی شکل الآثار ج 2 ص11)

(103) علامہ انیس بن احمد وقال اسناد الطوسی حسن و صححہ ابن حزم (تحقیق علی مختصر الاحکام ج 2 ص103)

(104) علامہ عبدالمعطی امین قلعجی وقال صححہ ابن حزم وغیرہ من الحافظ وھو حدیث صحیح (تعلیق علی معرفۃ السنن ج 2 ص422)

(105) علامہ حسین بن اسماعیل الجمل وقال ھذا حدیث حسن و صححہ ابن حزم (تحقیق و تعلیق علی خلاصۃ الاحکام ج 1 ص355)

(106) علامہ محمد عدنان درویش وقال ورجال سند الامام کلھم ثقات و رجال رجالہ رجال الصحیحین (تعلیق علی بدائع ج 1 ص484)

(107) علامہ محمد فضل المراد وقال وصح اسنادہ وقال ولکل ثقات فیما روو (تحقیق علی اللباب ج 1 ص256)

(108) علامہ عبدالقادر الارناؤط وقال واسنادہ صحیح (تعلیق علی جامع الاصول ج 5 ص301)

(109) علامہ شیخ محقق محمد عوامہ وقال رواہ الترمذی و حسنہ ابن حزم صححہ (تعلیق علی نصب الرایہ ج 1 ص394)

(110) علامہ نور الدین طالب وقال رواہ الترمذی وقال حسن (تعلیق علی ریاض الافھام ج 2 ص187)

(111) علامہ محمد صبحی ابومصعب وقال سند صحیح (تعلیق علی التحبیر لایضاح ج 5 ص223)

(112) علامه عبدالله لبسام وقال حسنه الترمذی و صححه ابن حزم (تیسیر الاعلام شرح عمدۃ الاحکام ج 1 ص152)
(113) امام حافظ ابو الحجاج المزیؒ م 742 ھ وقال ترمذی فی الصلاۃ وقال حسن (تحفۃ الاشراف ج 7 ص113)
(114) علامه ابو علی سلیمان وقال رواہ الترمذی وقال حسن و صححه الالبانی (تعلیق علی جمع الفوائد ج 1 ص221)
(115) امام علی بن محمد الکنانیؒ م 963 ھ وقال عن الائمة حسنه الترمذی و صححه ابن حزم والدارقطنی و ابن القطان وغیرهم ووافق الحافظ ابن حجرؒ (تنزیه الشریعة ج 2 ص101,102)
(116) امام محمد طاهر الفتانیؒ م 986 ھ وقال ابن حجر حسنه الترمذی وصححه غیره ۔ فقد صححه ابن حزم والدارقطنی وابن القطان و غیرهم وبوب النسائی علیه الرخصة فی ترکه ونقل ابن حجر فی تخریج احادیث الهدایة تصحیحه عن الدارقطنی و ابن القطان ۔ (تذکرۃ الموضوعات ج 1 ص39)
(117) علامه طاهر محمد الدریزی وقال عن الترمذی حسن (تخریج احادیث المدونة ج 1 ص403)
(118) علامه سید هاشم عبدالله الیمانی وقال صحیح (حاشیة الدرایة ج 1 ص150)
(119) علامه محمد ناصر الدین الالبانی م 1420 ھ قلت وحالفه الترمذی فقال حدیث حسن والحق انه حدیث صحیح و اسناده صحیح علی شرط مسلم (مشکوٰۃ المصابیح بتحقیق الالبانی ج 1 ص254 وصحیح ابی داؤد ج 3 ص338 رقم 733 وغیرهما)
(120) امام ابن القیمؒ م 751 ھ وقال صحیح تهذیب السنن ج 1 ص863
(121) امام ابو موسی المدینیؒ و قال صحیح بروایة احمد خصائص المسند
(122) امام قاسم بن قطلوبغاؒ م 879 ھ وقال صحیح التعریف الاخبار قلمی ص 167 ص125)
(123) امام عبدالحی م 1304 ھ ان طریق حدیث ابن مسعودؓ تبلغ درجة الحسن التعلیق الممجد ج 1 ص388)

درج ذیل آئمہؒ نے حدیث ابن مسعودؓ من طریق ابن ادریسؒ کو صحیح کہا ہے

(1) الامام الحافظ محمد البخاریؒ م 256 ھ و هذا المحفوظ عند اهل النظر من حدیث ابن مسعودؓ (جزء البخاری ص 28)
(2) الامام ابو داؤد السجستانیؒ م 275 ھ وقال صحیح (ابوداؤد ج 1 ص199 وغیرہ)
(3) الامام النسائیؒ م 303 ھ وقال صحیح (المجتبیٰ ج 2 ص184 و زهر الربی ص3)
(4) الامام ابن الجارودؒ م 307 ھ (وقال صحیح) (المنتقی ج 59)
(5) الامام ابن خزیمہؒ م 311 ھ وقال صحیح (ابن خزیمه ج 1 ص301)
(6) الامام الدار قطنیؒ م 385 ھ وقال ثابت صحیح (دارقطنی ج 2 ص137)۔
(7) الامام الحاکم النیسا بوریؒ م 405 ھ وقال صحیح علی شرط مسلم (المستدرک ج 1 ص346)
(8) الامام البیهقیؒ م 458 ھ بوجه احتجاج صحیح (سنن کبری ج 2 ص112)
(9) الامام ابن الاثیرؒ م 606 ھ بوجه احتجاج صحیح (الشافی ج 1 ص628)
(10) الامام ابن سید الناسؒ م 734 ھ بوجه احتجاج صحیح (النفع الشذی ج 4 ص408)
(11) الامام الذهبیؒ م 738 ھ قال علی شرط مسلم (تلخیص المستدرک ج 1 ص 346)

(12) الامام المغلطائی م 762ھ صحیح علی شرط مسلم (شرح ابن ماجہ ج 1 ص1480)

(13) الامام ابن رجبؒ م 795ھ اسناد صحیح ثابت (فتح الباری ج 7 ص154)

(14) الامام ابن حجرؒ م 852ھ ثابت صحیح (اتحاف المهرۃ ج 10 ص357)

(15) الامام العینیؒ م 855ھ صحیح علی شرط مسلم (شرح ابی داؤد ج 3 ص344)

(16) العلامہ الامیر یمانی م 1182ھ وقال صحیح (التحیرہ ج 5 ص345)

(17) العلامۃ الشوکانیؒ م 1255ھ بوجہ احتجاج صحیح (نیل الاوطار ج 2 ص283)

(18) العلامۃ العظیم آبادیؒ م 1329ھ (المحفوظ) (عون المعبود ج 3 ص318)

(19) العلامۃ المبارکفوریؒ م 1353ھ (وقال المحفوظ) (تحفۃ الاحوذی ج 2 ص93)

(20) الامام ابن القطانؒ م 628ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (بیان الوہم ج 3 ص366)

(21) العلامۃ الالبانیؒ م 1420ھ صحیح علی شرط مسلم (صحیح ابی داؤد ج 3 ص337)

(22) الامام احمد بن حنبلؒ م 241ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (العلل لاحمد ج 1 ص371)

(23) الامام الحازمیؒ م 584ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (الاعتبار ص84)

(24) العلامۃ طاهر الجزائریؒ م 1338ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (توجیہ النظر ج 2 ص614)

(25) الامام علی الماوردیؒ م 450ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (الحاوی ج 2ص117)

(26) الامام ابن حزمؒ م 456ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (المحلی ج 2 ص304)

(27) الامام عبدالحق الاشبیلیؒ م 581ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (الاحکام الکبری ج 2 ص228)

(28) الامام ابو علی النیسابوریؒ م 349ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی ص 3)

(29) الامام ابن عدیؒ م 365ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی ص 3)

(30) الامام ابن السکنؒ م 353ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی ص 3)

(31) الامام ابن مندۃؒ م 395ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی ص 3)

(32) الامام عبدالغنی بن سعیدؒ م 409ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی ص 3)

(33) الام ابو یعلی الخلیلیؒ م 446ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی ص 3)

(34) الامام ابو بکر الخطیبؒ م 463ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی ص 3)

(35) الامام ابو طاہر السلفیؒ م 576ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی ص 3)

﴿نقشہ حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ﴾

﴿سیدنا محمد عربی امام اعظم فی الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سیدنا علقمۃ بن قیسؒ — سیدنا الاسود بن یزیدؒ

سیدنا عبدالرحمٰن بن الاسودؒ　　　　سیدنا ابراھیم النخعیؒ

سیدنا عاصم بن کلیب الجرمیؒ　　　　سیدنا حماد بن ابی سلیمانؒ ومغیرۃؒ وحصینؒ

سیدنا سفیان ثوریؒ، سیدنا ابوبکر النھشلیؒ، سیدنا ابن ادریس　　　　سیدنا ابوحنیفہ وسیدنا محمد بن جابر الیمامیؒ وحفصؒ

سیدنا وکیع وابن المبارکؒ ومعاویہؒ، وخالدؒ وابوحنیفہؒ والاشجعیؒ　　　　سیدنا سفیان بن عیینہؒ وشقیق البلخیؒ واسحاق المروزیؒ

سیدنا سوید بن نصرؒ ومحمودؒ وھنادؒ وابن القاسمؒ واحمدؒ وعثمانؒ وابن ابی شیبہؒ وابن نمیر وغیرھما　　　　سیدنا ابو یعلی وسلیمان الشاذکونیؒ وعباس بن حمزہؒ

سیدنا ابوداؤد والنسائی وترمذی وغیرھم　　　　سیدنا محمد بن احمد الحیریؒ　　　　محمد بن سعید المروزیؒ

﴿جدول حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ﴾

(1) صحیح النسائی	1	2	(2) صحیح ابی داؤد	1	2
(3) صحیح ترمذی	1	2	(4) المدونۃ الکبری	1	2
(5) ابن ابی شیبۃ	1	2	(6) مسند احمد	1	2
(7) مسند ابی یعلی	1	2	(8) مختصر الاحکام للطوی	1	2
(9) سنن کبری نسائی	1	2	(10) سنن الطحاوی	1	2
(11) شرح مشکل الآثار	1	2	(12) الفوائد لا بن المقری	1	2
(13) الاوسط لابن الآثار	1	2	(14) الاوسط لابن المنذر	1	2
(15) المحلی لابن حزم	1	2	(16) سنن کبری للبیھقی	1	2
(17) التمھید لابن عبدالبر	1	2	(18) التحقیق لابن الجوزی	1	2
(19) علل الحدیث للدارقطنی	1	2	(20) مسند ابی حنیفۃ بروایۃ البخاری	1	2
(21) موطا امام محمد	1	2	(22) کتاب الحجۃ الامام محمد	1	2

(23) سنن الدارقطنی	1 2	(24) خلافیات للبیہقی	1 2
(25) سنن کبریٰ للبیہقی	1 2	(26) معرفۃ السنن للبیہقی	1 2
(27) القند فی ذکر علماء السمرقند	1 2	(28) الانساب للسمعانی	1 2

﴿حدیث نمبر 199﴾ قد روی الامام الحافظ المحدث الفقیہ الکبیر ابو حنفیہ التابعی الکوفیؒ قال سمعت الشعبی یقول سمعت البراأبن عازب ؓ یقول کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ لایعود برفعھما حتیٰ یسلم من صلاتہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مسند ابی حنفیۃ بروایۃ ابی نعیم ج 1 ص156 عن عامر الشعبی)

"سیدنا امام ابوحنیفہؒ نے روایت کیا فرمایا میں نے سیدنا شعبیؒ سے سنا انہوں نے فرمایا میں سیدنا براء بن عازب ؓ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے تھے حتی کہ نماز کے سلام پھیرنے تک رفع الیدین دوبارہ نہ کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ امام ابوحنیفہؒ کی توثیق نقل ہو چکی ہے باقی رواۃ کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانیؒ و336ھ م430ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الکبیر محدث العصر الاصبہانی الصوفی الاحول واجاز لہ مشایخ الدنیا ولم ار احداطلق علیہ اسم الحافظ غیر ابی نعیم کان حفاظ الدنیا قد اجتمعوا عندہ والامام الحافظ الثقۃ العلامۃ شیخ الاسلام اور ائمہؒ نے ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص195	(2) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص155
(3) معجم ابن عساکر ج 1 ص29 رقم 13	(94 الاحادیث المختارۃ ج 1 ص232

(2) امام ابوالقاسم عبداللہ بن بالویہؒ م373ھ یہ مشہور امام ہیں امام حاکم وغیرہ نے ان کو تاریخ نیساپور میں ذکر کیا ھے مثلاً عبد الله بن الحسین بن بالویہ بن یحییٰ الوراق المعروف بابی القاسم الصوفی النیسابوری روی عنہ ابو نعیم الحافظؒ و

ابن بطةؒ وسعد الشعیبیؒ و ابو نصر بن قتادةؒ ابو اسماعیل الھرویؒ و غیرھم یہ غیر مجروح یعنی صدوق مقبول الحدیث ہیں۔

(1) تاریخ نیسا بور ج 1 ص90 (2) المنتخب من کتاب السیاق ج 1 ص190 وغیرھما

تنبیہ : جناب علوئی مرحوم نے لکھا کہ زمانہ تدوین حدیث اور تیسری صدی ہجری کے بعد اگر راوی روایت حدیث علم اور کسی نیک صفت کے ساتھ مشہور ہو جائے اور اس پر کوئی جرح ثابت نہ ہو تو یہ ضروری نہیں کہ ضرور اس کی توثیق ثابت کی جائے بلکہ راجح یہی ہے کہ ایسے راوی کی روایت حسن لذاتہ کے درجے سے نہیں گرتی الحدیث ش55 ص38۔ واللہ اعلم

(3) امام بکر بن عبداللہ الحبال الرازیؒ یہ مشہور امام ہیں اور میرا گمان ہے کہ یہ حنفی ہے ائمہؒ نے ان کو خصوصاً امام ابوالقاسم القزوینیؒ 623ھ نے ان کو یوں ذکر کیا ہے مثلاً

بکر بن عبداللہ بن محمد بن خالد قاضی الری سمع بقزوین ابا الحسن القطان وذکر الخلیل الحافظ انہ ادرکہ من شیوخ ابیہ جماعة وسمع من بعدھم و ھو الامام القاضی اور یہ مقبول الحدیث ہے اور یاد رہے بکر بن عبداللہ کی کنیت ابو علی ہے یہ کوئی الگ شخصیت نہیں ہے۔

(1) التدوین فی اخبار قزوین ج 2 ص356 (2) الاکمال لابن ماکولا ج 2 ص379 وغیرھما

تنبیہ: امام بکر الحبال الرازیؒ کے والد عبداللہ بن محمد بن خالد الرازی کان علی قضاء قزوین عالم بھذا الشان لہ تصانیف فی المعجم و کان فقیھا علی مذھب الکوفیین م 312 ، و کان حافظا عالما بالحدیث ہیں (الارشاد للخلیلی ج 2 ص763 والتدوین فی اخبار قزوین ج3 ص244) لہٰذا امام بکر بن عبداللہ الحبال الرازیؒ یقیناً حنفی ہے ان پر جرح مذہبی تعصب کی وجہ سے بعض نے کی ہے جو اصول جرح وتعدیل کے لحاظ سے مردود ہے اور بکر بن عبداللہ الحبال الرازی القاضیؒ صدوق مقبول الحدیث ہیں۔ وللہ الحمد

(4) امام علی بن محمد بن روح المصیصیؒ م275ھ روی عن ابی وغیرہ روی عنہ بکر الحبالؒ و محمد بن احمدؒ و احمد بن ابراھیمؒ و عبداللہ بن جعفرؒ و عبداللہ والد ابی نعیمؒ وغیرھم و ھو معروف غیر مجروح صدوق حسن الحدیث ہے۔

(1) تاریخ اصبهان ج 1 ص429 (2) تاریخ دمشق ج 32 ص453 وغیرهما

(5) امام محمد بن روح المصیصی والمصریؒ م 245ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو وکان متعبدا وکان صدوقا و ھو صدوق و ثقة وکان رجلا صالحاً قرار دیا ہے۔

(1) الجرح والتعدیل ج 7 ص255 (2) تاریخ الاسلام ج 18 ص 434

(3) الثقات للسخاوی ج 1 ص129 وغیرھا

(6) امام روح بن ابی الحرش المصیصی (قال ابو شعیب اظنه الصیرفی) قال الامام اسلم بن سھل الواسطیؒ م 292ھ روح بن یزید الصیرفی و ابنه محمد بن روح۔ محمد بن روح المصیصی والصیرفی یه غیر مجروح حسن الحدیث ہے۔

(1) تاریخ واسط ج 1 ص247 (2) مسند ابی حنفیه بروایة ابی نعیم ص156

(7) امام عامر بن شراحیل الشعبی الکوفیؒ و17ھ م103ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشعبی علامة التابعین ابو عمرو الکوفی کان اماما حافظا فقیها متفننا ثبتا متقنا و عنه ابو حنیفه و ھو اکبر شیخ لابی حنیفة ومرسل الشعبی صحیح و ثقة مشھور فقیه فاضل اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص63 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص287 وغیرھما

(3) صحیح بخاری ج 1 ص11 رقم 10 (4) صحیح مسلم ج 1 ص75 رقم 99

(8) سیدنا وامامنا براء بن عازب الانصاریؓ یہ مشہور جلیل القدر صحابی ہیں اور الصحابة کلھم عدول ضابطہ ہے۔

(1) الاستیعاب لابن عبدالبر ج 1 ص155 (2) الاصابة لابن حجر ج1 ص411 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 200﴾ عن البراء بن عازب ؓ (قال کان رسول الله ﷺ اذا کبر رفع یدیه حتی یری ابهامه قریبا من اذنیه) وزاد مرة واحدة ثم لا تعد لرفعها فی تلک الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ وقال الامام البخاری و المحفوظ ماروی عنه الثوری و شبعة وابن عیینه قدیماً۔ (مصنف عبدالرزاق ج 2 ص70 رقم 2531 باب تکبیرة الافتتاح و رفع الیدین، جزء البخاری ص31)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب تکبیر تحریمہ

کہتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے قریب کر لیتے ایک مرتبہ پھر پوری نماز میں رفع الیدین دوبارہ نہ کرتے تھے۔

﴿تحقیق السند﴾ امام عبدالرزاق بن الھمامؒ وامام سفیان بن عیینہؒ ان کا ترجمہ گزر چکا ہے وہ ثقہ ہیں باقی درج ذیل ہے۔

(1) امام یزید بن ابی الزیاد الکوفیؒ و47ھ م136ھ یہ صحیح بخاری معلقاً وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث ابو عبدالله الهاشمي الكوفي معدود في صغار التابعين رای انسا رضي الله عنه و كان من اوعية العلم و فهو على العدالة و الثقة فهو مقبول القول ثقة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 276 (2) المعرفة والتاريخ ج 3 ص 81

(صحیح البخاری ج 7 ص 151 باب لبس القسی صحیح مسلم ج 3 ص 1637 رقم 2)

(2) امام عبدالرحمٰن بن ابی لیلی الانصاری الکوفیؒ و22ھ م83ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام ابو عيسى الانصاري الكوفي الفقيه والد القاضي محمد ۔ والامام العلامة الحافظ والمدني ثم الكوفي ثقة من الثانية اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 47 (2) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص 150

(3) تقریب ج 1 ص 349 وغیرها

(صحیح البخاری ج 1 ص 158 رقم 792 و صحیح مسلم ج 1 ص 163 رقم 281)

﴿حدیث نمبر 201 تا 206﴾ وعن البراء ﷛ ان رسول الله ﷺ كان اذا افتتح الصلاة رفع يديه الى قريب من اذنيه ثم لايعود ۔ قال ابو شعيب اسانيدهم صحاح على شرط مسلم ۔ (الصحيح و السنن لابی داؤد ج 1 ص 200 رقم 749 و 750 و 752 باب من لم يذكر الرفع عند الركوع)

"سیدنا براء بن عازب ﷛ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کانوں کے قریب تک کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔
سوائے امام محمد بن الصباح البزازؒ وامام شریک القاضیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔
(1) امام محمد بن الصباح البزاز البغدادیؒ و150ھ م227ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ المتقن مصنف السنن ثقة حجة والثقة المامون و ثقة صاحب حديث و البغدادى ثقة حافظ من العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج2 ص32 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص484 وغیرهما
(صحیح البخاری ج 1 ص164 رقم 823 وصحیح مسلم ج 1 ص210 رقم 235)

(2) امام شریک بن عبداللہ القاضی الکوفیؒ و95ھ م177ھ یہ صحیح بخاری معلقاً وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو القاضى ابو عبدالله النخعى الكوفى احد الائمة الاعلام هوا علم بحديث اهل بلده من سفيان ليس به بأس قلت (اى الذهبى) كان شريك حسن الحديث اماما فقيها ومحدثا مكثرا و حديثه من اقسام الحسن صدوق و كان عدلا فاضلا عابدا شديدا على اهل البدع من الثامنة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص170 (2) سير اعلام النبلاء ج 7 ص246
(3) تقریب ج 1 ص266 وغیرها
(صحیح البخاری ج 2 ص73 رقم 1250 و صحیح مسلم ج 1ص337 رقم 457)

﴿حدیث نمبر 207﴾ وعن البراء ﷜ قال كان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع يديه نحو راسه ثم لايعود ـ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط مسلم ـ (مسند ابى يعلى ج 3 ص248 رقم 1690)

"سیدنا براء بن عازب ﷜ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین (کانوں) وسر کے برابر کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ نہ کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 208﴾ وعن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول الله ﷺ حین افتتح الصلاۃ کبر و رفع یدیه حتی کادتا تحاذیان اذنیه ثم لم یعد۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم۔ (مسند ابی یعلی ج 3 ص248 رقم 1691)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا یہاں تک کہ اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر کرلیا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 209﴾ وعن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول الله ﷺ رفع یدیه حین استقبل الصلاۃ حتی رأیت ابهامیه قریبا من اذنیه ثم لم یرفعهما۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم (مسند ابی یعلی ج 3 ص249 رقم 1692)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی حتی کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے قریب کر کے رفع الیدین کیا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 210﴾ وعن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ قال کان النبی ﷺ اذا کبر لافتتاح الصلاۃ رفع یدیه حتی یکون ابهاماه قریباً من شحمتی اذنیه ثم لایعود۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیره۔ (السنن الطحاوی ج 1 ص224 رقم 1346 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کیلئے تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتی کہ اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے قریب کر لیتے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق وحال نقل ہو چکا ہے۔

﴿حدیث نمبر 211﴾ وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی علیه السلام یرفع یدیه حین یفتتح الصلاۃ ثم لایعود۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح علی

شرط مسلم ۔ (امالی ابن مندۃ ج 1 ص196 رقم 188)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی علیہ السلام کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا پھر (پوری نماز) میں دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن مندۃؒ، امام ابو بکر محمد بن الحسینؒ وامام عبدالرحمٰن بن بشر بن الحکمؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن اسحاق بن مندۃ الاصبہانیؒ و 310ھ م395ھ یہ مشہور امام ہیں ا۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الجوال محدث العصر ابو عبداللہ و کان ختام الرحالین و فرد والمکثرین مع الحفظ و المعرفة والصدق و کثرة التصانیف بنو مندة اعلام الحفاظ فی الدنیا قدیما و حدیثا و کان جبلا من الجبال ۔ والامام الحافظ الجوال محدث الاسلام اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 3 ص157 (2) سیر اعلام النبلاء ج 17 ص28 وغیرهما

(معجم ابن عساکر ج 1 ص12 رقم 3، الاحادیث المختارة ج 9 ص 94 رقم 78)

(2) امام ابو بکر محمد بن الحسین النیسابوری القطانؒ و241ھ م332ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو القطان الشیخ العالم الصالح مسند خراسان قلت (ای الذهبی) احسبه جاور وسماعه صحیح کثیر فی الثقفیات و مسند نیسا بور اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 15 ص318 (2) تذکرة الحفاظ ج 3 ص42 وغیرهما

(الایمان لابن مندة ج 1 ص120 رقم 2 و التوحید لابن مندة ج 1 ص147 رقم 294 و شرح السنة ج 1 ص65 رقم 31 و معجم ابن عساکر ج 2 ص804 رقم 1010)

(3) امام عبدالرحمٰن بن بشر بن الحکم النیسابوریؒ و180ھ م260ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہما کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو و اتفقوا علی توثیقه و ثقة من العاشرة اور

ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذيب الاسماء ج 1 ص 294 (2) تقريب لا بن حجر ج 1 ص 337 وغيرها

(صحيح البخاري ج 3 ص 50 رقم 2040 و صحيح مسلم ج 1 ص 43 رقم 13)

﴿حدیث نمبر 212 تا 213﴾ وعن البراء (بن عازب) ﷺ قال كان النبي ﷺ

اذا افتتح الصلاة رفع يديه ثم لا يعود ۔ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط

مسلم (جزء من حديث ابي على الصواف ج 1 ص 46 رقم 45)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب نبی اقدس ﷺ نماز شروع کرتے

تو رفع الیدین کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے راویوں کی تعدیل و توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے

امام ابو علیؒ، امام بشر بن موسیٰؒ، امام موسیٰ بن داؤدؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو علی محمد بن احمد الصواف البغدادیؒ و 270ھ م 359ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ

نے ان کو الشيخ الامام المحدث الثقة الحجة و كان ثقة مامونا ما رايت مثله في

التحرر و المحدث الحجة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 16 ص 184 (2) العبر في خبر من غبر ج 2 ص 104 وغيرهما

(صحيح ابي نعيم ج 1 ص 46 رقم 27 و الفضاء والقدر للبيهقي ج 1 ص 225 رقم 282 و شعب

الايمان للبيهقي ج 11 ص 247 رقم 8491 والاحاديث المختارة ج 1 ص 179 رقم 87)

(2) امام بشر بن موسیٰ البغدادیؒ و 195ھ م 288ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو

المحدث الامام الثبت ابو على الاسدى البغدادى ثقة نبيل و الامام الحافظ الثقة

المعمر و كان ثقة امينا عاقلا ركينا و كان احمد بن حنبل يكرم بشر بن موسى

و كتب له الى الحميدى الى مكة ثقة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 2 ص 140 (2) سير اعلام النبلاء ج 13 ص 352 وغيرهما

(صحيح ابي عوانه ج 1 ص 353 رقم 1264 والمستدرك للحاكم ج 1 ص 46 رقم 7 و

صحيح ابي نعيم ج 1 ص 42 رقم 15 و معجم ابن عساكر ج 1 ص 21 رقم 11 والاحاديث

المختارة ج 1 ص 93 رقم 14)

(3) امام موسیٰ بن داؤد الضبیؒ م 217ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ابی داؤد ونسائی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الضبی الحافظ ابو عبدالله الکوفی قاضی طرسوس و کان مصنفا مکثرا مامونا ثقة صاحب حدیث و الشیخ الامام الثقة وعالمها و کان زاهد ثقة صاحب حدیث اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 277 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 137 وغیرهما

(صحیح مسلم ج 1 ص 400 رقم 571 و صحیح نسائی ج 2 ص 168 رقم 985 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 90 رقم 188 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص 275 رقم 964 و سنن الطحاوی ج 1 ص 130 رقم 807 والمستدرك للحاکم ج 2 ص 25 رقم 2197 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص 168 رقم 1254 و الاحادیث المختارة ج 9 ص 521 رقم 503)

﴿حدیث نمبر 214 تا 215﴾ وعن یزید بن ابی زیاد قال سمعت ابن ابی لیلی یقول سمعت البراء (بن عازب) ﷛ فی هذا المجلس یحدث قوما منهم کعب بن عجرة ﷛ قال رأیت رسول الله ﷺ حین افتتاح الصلاة یرفع یدیه فی اول تکبیرة۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا ۔ (سنن الدارقطنی ج 2 ص 48 رقم الحدیث 1127 باب ذکر التکبیر و رفع الیدین)

"سیدنا یزید بن ابی زیادؒ سے روایت ہے فرمایا میں نے سیدنا ابن ابی لیلیٰؒ سے سنا انہوں نے فرمایا میں نے سیدنا براء بن عازب ﷛ سے سنا اس مجلس میں اور حدیث بیان کی ایک قوم میں جن میں کعب بن عجرہ ﷛ بھی موجود تھے۔ فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین اول تکبیر میں (ہی) کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے راوی امام یزید بن ابی زیادؒ، امام ابن ابی لیلیٰؒ، امام دارقطنی کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے باقی راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن علی بن العلاءؒ و 235ھ م 318ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ المحدث الثقة القدوة الجوزجانی ثم البغدادی و کان شیخا صالحا بکاء خاشعا ثقة ابو عبدالله اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 474 (2) تذکرة الحفاظ ج 3 ص 43 وغیرهما

(السنن الدارقطنی ج 5 ص 203 رقم 4202 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 175 رقم 198)

(2) امام احمد بن المقدام ابو الاشعث البصریؒ و156ھ م235ھ یہ صحیح بخاری و صحیح ترمذی و صحیح نسائی و ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام المتقن الحافظ و ثقة و كان صاحب حديث محله الصدق و البصرى المحدث و صدوق صاحب حديث من العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 9 ص554 (2) تقريب ج 1 ص85

(صحيح البخارى ج 3 ص54 رقم 2057 و صحيح ابن خزيمه ج 1 ص48 رقم 91 و صحيح ابن حبان ج 1 ص486 و سنن الدار قطني ج 2 ص163 رقم 1333 والمستدرك للحاكم ج 1 ص262 رقم 565 و صحيح ابى نعيم ج 2 ص308 رقم 1606 و الاحاديث المختارة ج 6 ص35 رقم 1995)

(3) امام محمد بن بکر البرسانیؒ م203ھ یہ صحیح بخاری و مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام الحديث الثقة و كان والله ظريفا صاحب ادب ثقة و كان احد الثقات الادبأ النظر قاء و صدوق من التاسعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 8 ص136 (2) تقريب ج 1 ص177

(صحيح البخارى ج 2 ص151 رقم 1608 و صحيح مسلم ج 1 ص124 رقم 226)

(4) امام شعبۃ بن الحجاج البصریؒ و82ھ م160ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحجة الحافظ شيخ الاسلام ابو بسطام و محدثها و امير المومنين فى الحديث و الامام الحافظ عالم اهل البصرة و شيخها و كان من اوعية العلم لايتقدمه احد فى الحديث فى زمانه و ثقة حافظ متقن و كان عابدا من السابعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 1 ص144 (2) تقريب ج 1 ص266 وغيرها

(صحيح البخارى ج 1 ص11 رقم 10 و صحيح مسلم ج 1 ص43 رقم 13)

﴿حدیث نمبر 216 تا 217﴾ و عن البراء (بن عازب) رضي الله عنه انه رأى رسول الله ﷺ حين افتتاح الصلاة رفع حتى يحاذى بهما اذنيه ثم لم يعد الى شئى من ذلك حتى فرغ من صلاته ۔ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط مسلم جدا۔ (السنن الدار قطني ج 2 ص49 رقم 1129 ، 1130 باب ذكر التكبير)

"سیدنا براء بن عازب ﷛ سے روایت ہے انہوں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر تک کیا پھر نماز سے فارغ ہونے تک کسی جگہ بھی رفع الیدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام یحییٰ بن محمدؒ وامام اسماعیل بن زکریاؒ وامام عدی بن ثابتؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام یحییٰ بن محمد بن صاعد البغدادیؒ و228ھ م318ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ امام الثقة ابو محمد الهاشمی البغدادی ثقة ثبت حافظ و هو فوق بن ابی دائود فی الفهم الحفظ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص240 (2) سیر اعلام النبلاء ج 18 ص306 وغیرهما

(سنن الدار قطنی ج 2 ص104 رقم 1225 والمستدرك للحاکم ج 2 ص58 رقم 2315 وصحیح ابی نعیم ج 2 ص103 و حلیة الاولیاء لابی نعیم ج 7 ص361 و شرح السنة للبغوی ج 6 ص353 رقم 1797 و معجم ابن عساکر ج 1 ص63 رقم 61 والاحادیث المختارة ج 2 ص75 رقم 453)

(2) امام اسماعیل بن زکریا الخلقانی الکوفیؒ و108ھ م173ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المحدث الحافظ ابو زیاد الکوفی الخلقانی و ثقة لیس به بأس وهو مقارب الحدیث و صدوق من الثامنة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص427 (2) تقریب ج 1 ص107 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 3 ص65 رقم 2118 و صحیح مسلم ج 1 ص234 رقم 279)

(3) امام عدی بن ثابت الکوفیؒ م116ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الواعظ الانصاری صدوق ثقة ثبت الکوفی ثقة من الرابعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص188 (2) تقریب ج 1 ص388 وغیرها

(صحیح البخاری ج 1 ص 20 رقم 55 و صحیح مسلم ج 1 ص 85 رقم 129)

﴿حدیث نمبر 218﴾ و عن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ انه قال رأیت رسول الله ﷺ حین قام الی الصلاة فکبر و رفع یدیه حتی ساوی بهما اذنیه ثم لم یعد۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح و رواته ثقات۔ (السنن الدارقطنی ج 2 ص 51 رقم 1132 باب ذکر التکبیر و رفع الیدین)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت نماز کی طرف کھڑے ہوئے تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر تک کیا۔ پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے راویوں میں امام یزید بن ابی زیادؒ و عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ باقی راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوبکر احمد بن محمد الآدمیؒ و 237ھ م 317ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المقرئی المعمر المعروف بالحمزی و کان صالحا ثقة عالما و ان یوسف القواس ذکره فی جملة شیوخه الثقات و الشیخ الصالح و کان رجلا صالحا اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 24 ص 201 (2) تاریخ بغداد ج 6 ص 56 وغیرهما

(شرح السنة للبغوی ج 15 ص 86 رقم 4281 و الاحادیث المختارة ج 7 ص 142 رقم 2575)

(2) امام عبداللہ بن ایوب المخرمیؒ و 175ھ م 265ھ یہ صحیح ابی عوانہ وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث الفقیه الورع ابو محمد البغدادی المخرمی و هو صدوق و الزاهد الورع اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 60 (2) النجوم الزاهرة ج 3 ص 41 وغیرهما

(صحیح ابی عوانه ج 1 ص 423 رقم 1573 و صحیح ابو نعیم ج 1 ص 110 رقم 102، معجم ابن عساکر ج 1 ص 67 رقم 66)

(3) امام علی بن عاصم الواسطیؒ و 105ھ م 201ھ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح ترمذی و صحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام العالم شیخ المحدثین مسند العراق ابو الحسن القرشی و کان رحمه الله من اهل الدین و الصلاح و الخیر البارع فکان معروفا فی

الحدیث و محدث واسط و صدوق من التاسعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص29 (2) تقریب ج 1 ص403 وغیرهما

(صحیح ابی دائود ج 3 ص195 رقم 3134 و صحیح ابن خزیمه ج 3 ص330 رقم 2189 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص96 رقم 303 و سنن الطحاوی ج 1 ص369 رقم 2172 و سنن الدارقطنی ج 1 ص95 رقم 166 والمستدرك للحاكم ج 2 ص152 رقم 2621 و شرح السنة للبغوی ج 10 ص351 رقم 2616 و معجم ابن عساكر ج 1 ص 142 رقم 154 و الاحادیث المختارة ج 9 ص511 رقم 494 وغیرها)

(4) امام محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی الانصاری الکوفیؒ م 148ھ یہ صحیح بخاری معلقاً و سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو (الحافظ) امام العلم مفتی الکوفة و قاضیها الفقیه المقرئی و کان افقه اهل الدنیا و کان فقیها صدوقا صاحب سنة جائز الحدیث قلت (ای الذهبی) حدیثه فی وزن) الحسن و لا یرتقی الی صحة القاضی فقیه ثقة عدل اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص128 (2) المعرفة والتاریخ ج 3 ص94 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 2 ص66 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص233 رقم 881 و صحیح الترمذی ج 2 ص437 رقم 552 و صحیح النسائی ج 4 ص141 رقم 2149 و لمنتقی لابن الجارود ج 1 ص118 رقم 451 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص197 رقم 380 و مختصر الاحکام للطوسی ج 3 ص432 رقم 717 و صحیح ابی عوانه ج 2 ص179 رقم 2751 و سنن الطحاوی ج 1 ص15 رقم 23 والسنن الدارقطنی ج 1 ص225 رقم 447 والمستدرك للحاكم ج 3 ص36 رقم 4338 و الشرح السنة للبغوی ج 4 ص186 رقم 1035 والاحادیث المختارة ج 2 ص262 رقم 640 رقم 655 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 219﴾ و عن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ انه قال صلیت خلف النبی ﷺ فکبر فرفع یدیه حتی حاذی اذنیه فی اول مرة لم یزد علیها۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم۔ (التمهید ج 9 ص214)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر تک کیا اول (نماز میں) ایک مرتبہ (باقی نماز میں اس (عمل سے) زیادہ نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ ثقہ صدوق ہیں۔ سوائے امام ابونعیمؒ، امام موسیٰ بن محمد الانصاریؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابونعیمؒ فضل بن دکین الکوفیؒ و130ھ م219ھ یہ صحیح بخاری ومسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثبت الکوفی و اثبت و کان غایۃ فی الاتقان حافظ متقن مات شھیدا و مشھور بکنیۃ ثقۃ ثبت من التاسعۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص273 (2) تقریب ج 1 ص446 وغیرھما
(صحیح البخاری ج 1 ص33 رقم 113 و صحیح مسلم ج 1 ص179 رقم 320)

(2) امام موسیٰ بن محمد الانصاریؒ الکوفیؒ م 169ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو موسیٰ بن محمد الانصاری یعد فی الکوفیین الثقۃ و اللہ لاباس بہ قرار دیا ہے۔

(1) الجرح والتعدیل ج 8 ص160 (2) الثقات بن حبان ج 7 ص457 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 220﴾ و عن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ انہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی تحاذی اذنیہ ثم لایعود۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم۔ (التمہید لابن عبدالبر ج 9 ص215)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کانوں کے برابر کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے راوی امام شریکؒ، امام یزید بن ابی زیادؒ، امام عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے باقی راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) احمد بن محمد القرطبیؒ و320ھ م401ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث الثقۃ لادیب و کان خیرا صالحا شاعر اعالی الاسناد واسع الروایۃ صدوقا و کان راسا فی العلم والعمل اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 17 ص148 (2) تاریخ الاسلام ج 28 رقم 37 وغیرھما

(محلی لابن حزم ج 3 ص10 وغیرہ)

(2) امام احمد بن الفضل الدینوریؒ و267ھ م349ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو بکر سمع من جعفر بن محمد الفریانی و من ابی جعفر محمد بن جریری الطبری کتابه فی التاریخ المعروف بذیل المذیل و کتاب صریح السنة له وغیرهما وسمع الحدیث من جماعة بغداد و البصرة والشام و لزم محمد بن جریر الطبریی وخدمه و تحقق به وسمع مصنفاته اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) جذوة المقتبس ج 1 ص140 (2) تاریخ علماء الاندلس ج 1 ص75 وغیرھما

(المحلی لا بن حزم ج 11 ص330 ,329)

(3) امام محمد بن جریری الطبریؒ و224ھ م310ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام العلم الفرد الحافظ ابو جعفر الطبری احد الاعلام و صاحب التصانیف وتکلم علی تصحیح الحدیث و الامام العلم المجتهد عالم العصر و کان ثقة صادقا حافظا راسا فی التفسیر اماما فی الفقه والا جماع والاختلاف علامة التاریخ و ایام الناس اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص201 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص165 وغیرھما

(المستدرك للحاكم ج 1 ص397 رقم 978 و ج 2 ص460 رقم 3587 التمهید ج 8 ص169)

(4) امام اسماعیل بن موسی الفزاریؒ و155ھ م245ھ یہ مشہور امام صحیح ابی داؤد وصحیح ترمذی وصحیح ابن ماجه وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الفزاری الشیخ الامام محدث الکوفة ابو محمد قیل ابو اسحاق صدوق وکوفی ثقة اور ائمہؒ نے ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص176 (2) تاریخ الاسلام ج 18 ص178 وغیرھما

(صحیح ابی داؤد ج 2 ص 246 رقم 2149 و صحیح ترمذی ج 4 ص280 رقم 1844 و صحیح ابن خزیمه ج 3 ص3 رقم 1505 و صحیح ابن حبان ج 13 ص10 رقم 5704 والشرح السنة للبغوی ج 11 ص329 رقم 2893 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 221﴾ و عن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا کبر رفع یدیہ حتی نری ابھامیہ قریبا من اذنیہ و قال زاد قال مرۃ اخری ثم لم یعد لرفعھما تلک الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تظنیا۔ (الفصل للوصل لابی بکر الخطیب ج 1 ص 367 باب ذکر الاحادیث المسندۃ)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ (میں نے دیکھا) انگوٹھوں کو کانوں کے قریب کرتے پھر پوری نماز میں کسی جگہ دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ امام عبدالرزاقؒ، امام ابن عیینہؒ، امام یزیدؒ، امام عبدالرحمٰنؒ، امام خطیبؒ کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ باقی راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوعلی احمد بن محمد الصیدلانیؒ م 422ھ ائمہؒ نے ان کو سمع من الطبرانی و عنہ ابو بکر الخطیب البغدادی فھو صدوق مقبول عندالخطیب وغیرہ۔

(1) تاریخ الاسلام ج 9 ص 385 (2) ھدایۃ النھایۃ ج 1 ص 101
(3) المفترق والمفترق ج 1 ص 133 رقم 278 (4) الفصل للوصل ج 1 ص 63

(2) امام اسحاق بن ابراھیم الدبریؒ و195ھ م288ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ العالم المسند الصدوق راویۃ عبدالرزاق سمع تصانیفہ منہ و سماعہ صحیح واللہ ھو صدوق مارأیت فیہ خلافا والمحدث وکان صدوقا اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 416 (2) العبر فی خبر من عبر ج 1 ص 410 وغیرھما (صحیح ابن ماجہ ج 1 ص 215 رقم 657، و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 23 رقم 19 والمستدرک للحاکم ج 2 ص 169 رقم 2666 و صحیح ابی نعیم ج 4 ص 67 رقم 3247 و شرح السنۃ للبغوی ج 1 ص 25 رقم 11 و معجم ابن عساکر ج 2 ص 658 رقم 816 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص 466 رقم 340 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 222﴾ و عن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ انہ رأی النبی ﷺ حین افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی حاذا ابھما اذنیہ ثم لم یعد الی شئی من ذلک حتی فرغ

من صلاة ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔
(الوصل للوصل للخطیب ج 1 ص 368)

"سیدنا براء بن عازب ﷛ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر کیا۔ پھر (پوری نماز) میں دوبارہ نماز سے فارغ ہونے تک رفع الیدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 223﴾ وعن البراء بن عازب ﷛ ان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع یدیه الی قریب من اذنیه ثم لایعود۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم ۔ (الفصل للوصل للخطیب ج 1 ص 373)

"سیدنا براء بن عازب ﷛ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو رفع الیدین کانوں کے قریب تک کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابوعمر الھاشمیؒ و محمد بن احمد اللؤلؤی کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوعمر القاسم بن جعفر الھاشمیؒ و322ھ م414ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الفقیه المعمر مسند العراق القاضی الهاشمی العباسی البصری و انتهی الیه علو الاسناد باللبصرة و کان ثقة امینا ولی القضا باالبصرة اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 31 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 228 وغیرهما
(شرح السنة للبغوی ج 11 ص 213 رقم 2781 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 570 رقم 704 والاحادیث المختارة ج 1 ص 428 رقم 307 وغیرها)

(2) امام احمد بن محمد ابو علی اللؤلؤیؒ م 333ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث الصدوق سمع من ابی داؤد السجستانی وراویة السنن عن ابی داؤد اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 508 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 45 وغیرهما

(شرح السنة للبغوی ج 3 ص358 رقم 802 و ج 11 ص213 رقم 2781 و الاحادیث المختارۃ ج1 ص393 و ج 2 ص 152 رقم 527)

حدیث نمبر 224 وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ ﷺ حین قام الی الصلاۃ فکبر ورفع یدیہ حتی ساوی بھما اذنیہ ثم لم یعد ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم تغلیبا۔ (الفصل للوصل للخطیب ج 1 ص375)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر کیا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا"

تحقیق السند اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

حدیث نمبر 225 وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ انہ رأی النبی ﷺ حین افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی حاذی بھما اذنیہ ثم لم یعد الی شئی من ذالک حتی فرغ من صلاتہ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (التحقیق لابن الجوزی ج 1 ص333 رقم 425 الحدیث الثانی)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر تک کیا پھر دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا نماز کے فارغ ہونے تک"

تحقیق السند اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابن عبدالخالقؒ وامام عبدالرحمن بن احمدؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالحسین عبدالحق بن عبدالخالق الیوسفیؒ و494ھ م 575ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو الشیخ العالم الخیر المسند الثقۃ ابو الحسین البغدادی الیوسفی من بیت الحدیث و الفضل وھو اثبت اقرانہ و کان حافظا لکتاب اللہ دینا ثقۃ و کان صالحا فقیرا اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 15 ص 246 (2) تذکرۃ الحفاظ ج 4 ص 107
(3) الاحادیث المختارۃ ج 1 ص362 رقم 251 ج 2 ص159 رقم 538 وغیرھما

(2) امام ابوطاہر عبدالرحمٰن بن احمد البغدادیؒ و435ھ م511ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کوالشیخ الامین العدل المسند کان من اھل الدین والثقۃ والسنۃ و کان رئیسا وافر الجلالۃ اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 14 ص252 (2) العبر فی خبر من غبر ج 2 ص397 وغیرھما (معجم ابن عساکر ج 1 ص532 رقم 655 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص362 رقم 251)

﴿حدیث نمبر 226 تا 228﴾ وعن البراء (بن عارب) ؓ قال رأیت رسول اللہ ﷺ فرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لم یعد۔قال ابو شعیب اسانیدھم صحاح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (فوائد ابی المقری ج 1 ص63 رقم 63)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے رفع الیدین (نماز کی) اول تکبیر میں کیا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ قال ابوشعیب اس حدیث کی سند کے تمام راویوں کی تعدیل و توثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 229﴾ وعن البراء بن عازب ؓ کان رسول اللہ ﷺ یرفع یدیہ فی اول تکبیرفی الصلاۃ ثم لا یعود۔قال ابو شعیب اسنادہٗ صحیح علی شرط مسلم۔ (حدیث ابی الفضل الزھری ج 1 ص170 رقم 105)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ رفع الیدین نماز کی اول تکبیر میں کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام ابوالفضل الزھریؒ، امام ابراھیم بن عبداللہؒ، امام صالح بن مالکؒ، امام ابوعمر البزازؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالفضل عبیداللہ الزھریؒ و290ھ م381ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کوالشیخ العالم الثقۃ العابد مسند العراق و تفرد فی زمانہ و ھو شیخ ثقۃ مجاب

الدعوۃ ثقۃ صاحب کتاب اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 377 (2) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 122 وغیرھما

(معجم ابن عساکر ج 1 ص 57 رقم 53 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص 343 رقم 235)

(2) امام ابراھیم بن عبداللہ المخرمیؒ م 304 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المخرمی المحدث المعمر ابو اسحاق ابن المحدث البغدادی صدوق و المخرمی الفقیہ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 14 رقم 196 (2) تاریخ بغداد ج 7 ص 40 وغیرھما

(المستدرک للحاکم ج 1 ص 135 رقم 220 و الاحادیث المختارۃ ج 2 ص 50 رقم 429)

(3) امام صالح بن مالک الخوارزمیؒ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو عبداللہ الخوارزمی سکن بغداد مستقیم الحدیث و کان صدوقا اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) الجرح و التعدیل ج 4 ص 416 (2) الثقات لابن حبان ج 8 ص 318 وغیرھما

(صحیح ابن حبان ج 3 ص 373 رقم 1093 والاحادیث المختارۃ ج 6 ص 90 رقم 2071)

(4) امام ابوعمر دینار بن عمر البزاز الکوفیؒ یہ ادب المفرد للبخاری و صحیح ابن ماجہ و سنن طحاوی وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو عمر البزاز ثقۃ و کان ثقۃ ثقۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الجرح و التعدیل ج 3 ص 430 (2) موسوعۃ اقوال احمد ج 1 ص 358 وغیرھما

(سنن الطحاوی ج 1 ص 145 رقم 894 و الاحادیث المختارۃ ج 12 ص 92 رقم 107)

﴿حدیث نمبر 230﴾ وعن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ انہ النبی ﷺ کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلاۃ ثم لایعود۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح ورواۃ ثقات۔ (اخبار القضاۃ للمحمد بن خلف الوکیعی ج 3 ص 253)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند کے راویوں کی تعدیل و توثیق ہو چکی ہے۔ سوائے امام محمد بن خلفؒ، امام عباس بن محمد الدوریؒ، امام یحیٰی بن معینؒ، امام عافیۃ بن یزیدؒ و امام حکم بن عتیبۃؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن خلف ابو بکر الملقب بوکیعؒ م 306ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث الاخباری القاضی صاحب التالیف المفیدۃ و کان نبیلا فصیحا فاضلا من اهل القرآن و الفقه و النحو له تصانیف کثیرة و القاضی ثقة جلیل اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص145 (2) غایة النهایة ج 2 ص 137 وغیرهما

(الاحادیث المختارة ج 5 ص15 رقم 1616 و ج 9 ص 347 رقم 314)

(2) امام عباس بن محمد الدوریؒ و185ھ م 271ھ یہ صحیح ابی داؤد والنسائی و ترمذی و ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام الدوری صاحب یحییٰ بن معین ثقة الامام الحافظ الثقة الناقد احد الاثبات المصنفین اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص119 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص152 وغیرهما

(صحیح ابی داؤد ج 3 ص173 رقم 3062 و صحیح ترمذی ج 3 ص266 رقم 938 و صحیح نسائی ج 1 ص86 رقم 135 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص1445 رقم 4320، المنتقی لابن الجارود ج 1 ص187 رقم 750 وصحیح ابن خزیمه ج 3 ص14 رقم 1525 و مختصر الاحکام للطوی ج 4 ص204 رقم 859 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص19 رقم 14 و صحیح ابن حبان ج 1 ص347 رقم 137 و المستدرک ج 1 ص68 رقم 50 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص89 رقم 126 و شرح السنة ج 1 ص 257 رقم 117 و معجم ابن عساکر ج 2 ص905 رقم 1145 و الاحادیث المختارة ج 1 ص169 رقم 77)

(3) امام یحییٰ بن معین الحنفیؒ و158ھ م 233ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الفرد سید الحفاظ الثقة المامون احد الأئمة فی الحدیث واحد الثقات هو الامام الحافظ الجهبذ شیخ المحدثین البغدادی احد الاعلام و یحییٰ اوثق واجل وامام و احد الائمة فی الحدیث ثقة مامون و کل حدیث لایعرفه یحییٰ بن معین فلیس هو بحدیث فانه متقن ثبت و کان حنیفا اور ائمہؒ نے ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص14 (2) سیر اعلام النبلاء ج 9 ص123 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 5 ص26 رقم 3751 و صحیح مسلم ج 2 ص706 رقم 1018)

(4) امام عافیہ بن یزید الجعفی الکوفیؒ م180ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو عافیة القاضی الکوفی احد الاعلام تفقه علی ابی حنیفة و برع فی الفقه و کان عالماً زاهداً ثقة مامون و کان من اصحاب ابی حنیفة و کان فقیها صالحا والکوفی صدوق من السابعة قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص 398 (2) النجوم الزاهرة ج 2 ص 100
(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص 287 وغیرها

(5) امام حکم بن عتیبة الکوفیؒ و33ھ م115ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الفقیه الکوفی شیخ الکوفة ثقة ثبت فقیه صاحب سنة واتباع والامام الکبیر عالم اهل الکوفة و کان صاحب عبادة و فضل ثقة ثبت فقیه من الخامسة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 88 (2) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص 511
(3) تقریب ج 1 ص 175 وغیرهما
(صحیح البخاری ج 1 ص 34 رقم 117 و صحیح مسلم ج 1 ص 231 رقم 275)

﴿حدیث نمبر 231﴾ عن البراء (بن عازب) ؓ عن النبی ﷺ مثله یعنی اذا افتتح الصلاة رفع یدیه ثم لایعود ۔ قال ابو شعبة اسناده صحیح ورواته ثقات (جزء من حدیث ابی علی الصواف ج 1 ص 46 تحت رقم 45)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔مثل پہلی حدیث کے یعنی آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے (پوری نماز میں)دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 232 تا 233﴾ عن البراء (بن عازب) ؓ عن النبی ﷺ مثل حدیث فیه انه کان اذا افتتح الصلاة رفع یدیه ثم لایعود ۔ قال ابو شعبة اسنادهما صحیح ورواته کلهم ثقات (تاریخ بغداد ج 12 ص 303 رقم 6752)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔مثل پہلی حدیث کے کہ آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور پھر

(پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام علی بن احمد المقریؒ، امام ابراھیم بن احمد القرمیسینیؒ، امام عبدالباقی بن محمد الطحانؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام علی بن احمد المقریؒ و 328ھ م 417ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحمامی الامام المحدث مقری العراق البغدادی و کان صدوقا دینافاضلا و مقرئی العصر اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 128 (2) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 183 وغیرھما

(والسنن الکبری للبیھقی ج 1 ص 495 رقم 1583 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 154 رقم 170)

(2) امام ابراھیم بن احمد القرمیسینیؒ م 358ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المحدث الصادق الصالح ابو اسحاق الجوال الرحال و کان ثقۃ صالحاً قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 213 (2) تاریخ الاسلام ج 26 ص 175 وغیرھما

(3) امام عبدالباقی بن محمد الطحانؒ و 344ھ م 432ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الطحان الشیخ الثقۃ ابو القاسم و بغدادی ثقۃ عاش ثمانیا و ثمانون سنۃ قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 196 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 266 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 234﴾ وعن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ قال کان النبی ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ قریبا من اذنیہ او نحوا من ذلک ثم لم یعد۔ قال ابو شعب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم (مسند الرویانی ج 1 ص 239 رقم 344)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کانوں کے قریب تک کرتے اور پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام محمد بن ہارونؒ، امام محمد بن اسحاقؒ، امام معلیٰ بن منصورؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن ھارون ابو بکر الرویانیؒ م 307 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الرویانی الحافظ الامام صاحب المسند المشھور و ثقة و الامام الحافظ الثقة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص226 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 310 وغیرھما

(الاحادیث المختارة ج 2 ص353 رقم 735)

(2) امام محمد بن اسحاق الصغانیؒ و180 ھ م270 ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ابی داؤد وترمذی و نسائی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الحجة محدث بغداد ھو ثبت صدوق ثقة مامون ثقة فوق الثقة و کان احد الاثبات المتقنین وثقة ثبت من الحادیة عشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص116 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص592

(3) تقریب ج 1 ص467 وغیرھا

(صحیح مسلم ج 1 ص44 رقم15 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص125 رقم 460 و صحیح ترمذی ج 4 ص289 رقم 1860 وصحیح نسائی ج 3 ص71 رقم 1344 وصحیح ابی عوانہ ج 1 ص18 رقم 10 و مختصر الاحکام للطوسی ج 1 ص340 رقم 107 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص148 رقم 212 و الاحادیث المختارة ج 4 ص421 رقم 1597 وغیرھا)

(3) امام معلی بن منصور الرازی الحنفیؒ و150 ھ م211 ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ ابو یعلی الرازی ثم البغدادی احد الاعلام و کان من اوعیة العلم و ثقة غیر واحد ثقة نبیل صاحب سنة و ثقة متقن فقیه و لم ارله حدیثا منکرا و کان صاحب سنة و اتباع و ثقة سنی فقیه من العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص276 (2) تقریب ج 1 ص541 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 3 ص77 رقم 2197 و صحیح مسلم ج 1 ص384 رقم 540 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 235﴾ عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء (بن عارب) ؓ قال رأیت رسول الله ﷺ حین افتتح الصلاة کبر حتی رأیت ابهامیه حذا اذنیه ثم لم یرفعهما حتی سلم ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح وروا ته ثقات (تاریخ اصبهان اخبار اصبهان ج 1 ص370)

"سیدنا براء بن عازب ﷜ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو تکبیر تحریمہ کہی حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کیا پھر (نماز میں) رفع الیدین نہیں کیا حتیٰ کہ سلام پھیر دیتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی سند میں امام ابن ابی لیلیٰ، امام عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، امام حکم بن عتیبہ، امام ابو یوسف، امام ابو نعیم کی توثیق نقل ہو چکی ہے باقی راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابواحمد محمد بن احمد العسال القاضیؒ و 269 ھ م 359 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ العلامة القاضی صاحب التصانیف و کان احد الائمة فی علم الحدیث فهما و اتقانا و امانة ولم نرمثله فی الاتقان والحفظ هو ثقة مامون حافظ متقن عالم بهذا الشان اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 3 ص 68 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 139 وغیرهما
(الاحادیث المختارة ج 5 ص 60 رقم 1680 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 49 رقم 37)

(2) امام محمد بن جعفر الاشعریؒ م 307 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو بکر الاشعری القزاز شیخ کثیر الحدیث ثقة وعنه العسال قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ اصبهان ج 2 ص 229 (2) تاریخ الاسلام ج 23 ص 217 یہ ثقہ بالاجماع ہے۔

(3) امام رجاء بن صهیب الجروانی الاصبهانیؒ م 251 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو قال ابو الشیخ یکنی ابا غسان وانه لم یکن باصبهان افضل منه وانه کان مجاب الدعوة ویروی عن روح وغیره واحد الزاهدین وغیره قرار دیا ہے۔

(1) طبقات المحدثین ج 2 ص 323 (2) سیر السلف ج 1 ص 1313 وغیرهما

(4) امام حسین بن حفص الہمدانیؒ و 132 ھ م 212 ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ابن ماجہ وسنن الطحاوی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الثقة الجلیل الفقیه الاوحد نقل علما کثیرا و تفقه وافتی بمذهب الکوفیین وکان الیه ریاسة اصبهان و قضاؤها وامر

الفتاوی ومحله الصدق وكان وجه الناس و زينتهم وقاضی اصبهان ومفتيها و صدوق من العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 8 ص 421 (2) العبر في خبر من عبر ج 1 ص 284

(3) تقريب ج 1 ص 166 وغيرها

(صحيح مسلم ج 4 ص 2050 رقم 31 و صحيح ابی عوانه ج 4 ص 376 رقم 7008 و صحيح ابی حبان ج 1 ص 420 رقم 191 و صحيح ابن ماجه ج 2 ص 1434 رقم 4289 و صحيح ابن خزيمه ج 3 ص 233 رقم 1954 و سنن الطحاوی ج 3 ص 263 رقم 5283 و المستدرك للحاكم ج 1 ص 221 رقم 449 و معجم ابن عساكر ج 2 ص 1025 رقم 1318 والاحاديث المختارة ج 2 ص 386 رقم 770 وغيرها)

﴿حدیث نمبر 236 تا 237﴾ و عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ كان اذا افتتح الصلاة رفع يديه ثم لا يرفعهما حتى يفرغ ۔ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط البخاری و مسلم تغليبا۔ (مصنف ابن ابی شيبه ج 1 ص 213 رقم 2440)

" سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر (نماز) سے فارغ ہونے تک دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقيق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 238 تا 239﴾ و عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ كان يرفع يديه اذا افتتح الصلاة ثم لا يرفعهما حتى ينصرف ۔ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط البخاری و مسلم تغليبا۔ (المدونة الكبرى ج 1 ص 166 رفع اليدين الركوع و الاحرام)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اللہ اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر رفع الیدین نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نماز ختم کر دیتے تھے"

﴿تحقيق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے اور وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔ وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 240﴾ و عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال رأيت رسول الله ﷺ كان

یرفع یدیه حین افتتح الصلاة ثم لا یرفعهما حتی انصرف ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الصحیح والسنن لابی دائود ج 1ص 116 رقم 752 باب من لم یذکر الرفع عندالرکوع)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا پھر رفع الیدین نہیں کیا حتیٰ کہ نماز ختم کردی"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے حسین بن عبدالرحمٰنؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حسین بن عبدالرحمٰن الجرجانیؒ م 253ھ یہ صحیح ابی داوٗد وصحیح نسائی وصحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو ابو علی الجرجرائی وکان ثقۃ ومقبول من العاشرۃ اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 19 ص120 (2) تقریب ج 1 ص167 وغیرهما

(صحیح ابی داؤد 2 ص31 رقم 1301 و صحیح نسائی ج 1 ص75 رقم 105 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص95 رقم 257 و الاحادیث المختارة ج 10 ص101 رقم 97)

﴿حدیث نمبر 241 تا 242﴾ و عن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ کان اذا افتتح الصلاة رفع یدیه ثم لا یرفع حتی ینصرف۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مسند ابی یعلی ج 3 ص248 رقم 1689)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اقدس ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر رفع الیدین نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نماز ختم کردیتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 243﴾ وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ مثله (اذا کبر لافتتاح الصلاة ورفع یدیه حتی یکون ابهاماه قریبا من شحمتی اذنیه ثم لایعود۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (السنن الطحاوی ج 1 ص224 رقم 1347 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے پہلی حدیث کی مثل روایت کیا یعنی آپ ﷺ شروع نماز کیلئے جب تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب کرتے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عمرو بن عونؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عمرو بن عون الواسطیؒ م 225ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثبت ابو عثمان والواسطی ثقة ثقة رجل صالح و ثقة ثبت من العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 12 (2) سیر اعلام النبلاء، ج 8 ص 477
(3) تقریب ج 1 ص 425 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 1 ص 89 رقم 402 و صحیح مسلم ج 1 ص 173 رقم 305 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 244تا245﴾ وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ مثله (اذا كبر لافتتاح الصلاة ورفع يديه حتى يكون ابهاماه قريبا من شحمتى اذنيه ثم لايعود ـ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط البخارى ومسلم تغليبا۔
(السنن الطحاوی ج 1 ص 224 رقم 1348)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے پہلی حدیث کی مثل روایت کیا یعنی آپ ﷺ نے شروع نماز کیلئے جب تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے قریب کر لیتے پھر (پوری نماز میں) رفع الیدین دوبارہ نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 246﴾ وعن براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ قال رأيت رسول الله ﷺ اوجب الصلاة فرفع يديه حتى حاذتا باذنيه مرة واحدة لايزيد على ذلك۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخارى ومسلم تغليبا۔ (مسند الرویانی ج 1 ص 248 رقم 348)

"سیدنا براء بن عازب ﷛ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز کو لازم کیا تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانون کے برابر تک کیا ایک مرتبہ پھر پوری نماز میں رفع کو الیدین کو اس سے زائد نہ کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام زیاد البکائیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام زیاد بن عبداللہ البکائیؒ م183ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وترمذی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ الحافظ المحدث ابو محمد الکوفی لیس بہ بأس ثقة صدوق و صدوق ثبت من الثامنة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص475 (2) تقریب ج 1 ص220 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 4 ص19 رقم 2805 و صحیح مسلم ج 2 ص760 رقم 1080 و صحیح الترمذی ج 3 ص 234 رقم 898 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص136 رقم 395 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص264 رقم 529 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص375 رقم 1359 و صحیح ابن حبان ج 5 ص564 رقم 2190 و المستدرك ج 2 ص 107 رقم 2480 و صحیح ابی نعیم ج 3 ص 149 رقم 2421 و الاحادیث المختارۃ ج 3 ص76 رقم 883 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 247﴾ وعن البراء بن عازب ﷛ عن رسول الله ﷺ انه كان اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يكون قريبا من اذنيه ثم لا يرفعهما حتى ينصرف۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاري ومسلم تغليبا۔ (معجم ابن الاعرابی ج 1 ص 312 رقم الحدیث 585)

"سیدنا براء بن عازب ﷛ سے روایت ہے وہ رسول اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ کانوں کے قریب کر لیتے پھر رفع الیدین نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نماز ختم کر دیتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن الاعرابیؒ، امام محمدؒ، امام بکرؒ، امام عیسیٰؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن محمد ابو سعید ابن الاعرابیؒ و246ھ م340ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان

کوالامام الحافظ الزاهد شیخ الحرم الصوفی صاحب التصانیف و کان ثقة ثبت عارفا عابدا ربانیا کبیر القدر بعید الصیت والامام المحدث القدوة الحافظ شیخ الاسلام نزیل مکة وشیخ الحرم و کان کبیر الشان اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج3 ص47 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص27 وغیرهما

(شرح السنة للبغوی ج 4 ص270 رقم 1088 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص 30 رقم 21 و لاحادیث المختارة ج 7 ص224 رقم 2663 وغیرها)

(2) امام محمد بن عبید اللہ المنادیؒ و 171ھ م272ھ یہ صحیح بخاری وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کوابن المنادی الامام المحدث الثقة شیخ وقته ابو جعفر البغدادی صدوق والمحدث صدوق من العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص555 (2) تقریب ج 1 ص495 وغیرها

(صحیح البخاری ج 6 ص175 رقم 4961 و صحیح ابی عوانة ج 1 ص46 رقم 111 وصحیح ابن حبان ج 16 ص145 رقم 7180 والمستدرک ج 1 ص51 رقم 17 و معجم ابن عساکر ج 1 ص286 رقم 337 والاحادیث المختارة ج 1 ص128 رقم 136 وغیرها)

(3) امام بکر بن عبد الرحمن القاضی الکوفیؒ م211ھ یہ صحیح النسائی وصحیح ابی داؤد وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو القاضی من اهل الکوفة ثقة ثقة من التاسعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 ص146 (2) تقریب 1 ص127 وغیرهما

(صحیح ابی داؤد ج 2 ص272 رقم 2242 و صحیح النسائی ج 4 ص223 رقم 2427 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص1248 وغیرها)

(4) امام عیسی بن المختار الکوفیؒ یہ صحیح ابی داؤد وصحیح النسائی وصحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کوالانصاری ثقة صالح وثقة من التاسعة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) موسوعة اقوال الدارقطنی ج 2 ص509 (2) الثقات لابن شاهین ج 1 ص176

(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص440 وغیرها

(صحیح ابی داؤد ج 2 ص273 رقم 2242 و صحیح النسائی ج 4 ص223 رقم 2427 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص1248 و سنن الطحاوی ج 1 ص93 رقم 602 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 248 تا 249﴾ وثنا شعبة عن یزید بن ابی زیاد قال سمعت ابن ابی لیلی یقول سمعت البراء (بن عازب) ﷛ فی هذا المجلس یحدث قوما فیهم کعب بن عجرة ﷛ قال رأیت النبی ﷺ حین افتتح الصلاة رفع یدیه فی اول تکبیرة۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔
(امالی المحاملی بروایة ابن یحییٰ البیع ج 1 ص 396 رقم 463)

"سیدنا شعبہؒ نے بیان کیا وہ سیدنا یزید بن ابی زیاد سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا کہ میں نے سیدنا ابن ابی لیلیٰؒ سے سنا فرمایا کہ میں نے سیدنا براء بن عازب ﷛ سے سنا آپ ﷛ نے ایک قوم میں حدیث بیان کی جس میں سیدنا کعب بن عجرۃ ﷛ بھی موجود تھے فرمایا کہ میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا جس وقت آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو رفع الیدین اول تکبیر میں کیا ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 250﴾ وعن یزید بن ابی زیاد قام سمعت ابن ابی لیلی یقول سمعت البرا بن عازب ﷛ فی هذا المجلس یحدث قوما قال رأیت رسول الله ﷺ حین افتتح الصلاة رفع یدیه فی اول تکبیرة الحدیث قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (الذیل علی جزء بقی بن مخلد لابن بشکوال ج 1 ص 114 رقم 49)

"سیدنا یزید بن ابی زیادؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابن ابی لیلیٰؒ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے سیدنا برا ابن عازب ﷛ ایک قوم کی مجلس میں بیان کرتے ہوئے سنا فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین اول تکبیر میں (ہی) کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن بشکوالؒ، امام عمر بن انسؒ، امام مکی بن علیؒ اور امام احمد بن زریقؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو القاسم خلف بن عبد الملک بن بشکوالؒ القرطبی و 494ھ م 578ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام المتقن و کان متسع الروایة شدید العنایة

بھا و عارفا بو جوھھا حجة مقدما علی اھل وقته حافظا ھافلا اخباریاتا ریخیا والامام الحافظ الناقد المجود محدث الاندلیس قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 4 ص 90 (2) سیر اعلام النبلاء ج 15 رقم 338 وغیرھما

(2) امام احمد بن عمر ابوالعباس العذریؒ و 393ھ م 478ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ المحدث الثقة ابو العباس العذری و کان حافظا محدثا متقنا اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 18 ص 567 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 338 وغیرھما

(حجة الوداع لابن حزم ج 1 ص 353 رقم 393 و الاحکام لابن حزم ج 6 ص 25 والمحلی لابن حزم ج 1 ص 385 وغیرھا)

(3) امام مکی بن علی الحریریؒ م 422ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو کان ثقة وروی عنه الخطیب و ثقة ونصر بن البطر وجماعة ومن اھل بغداد و کان ثقة قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 15 ص 150 (2) تاریخ الاسلام ج 29 ص 98

(3) الانساب ج 4 ص 139 وغیرھا

(4) احمد بن عبداللہ بن رزیق البغدادی ثم المصریؒ م 391ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو نزیل مصر ثقة و کان صاحب حدیث و ثقه قرار دیا ہے۔

(1) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 180 (2) تاریخ الاسلام ج 27 رقم 247 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 251 تا 254﴾ و عن یزید بن ابی زیاد قال سمعت ابن ابی لیلی یقول سمعت البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ فی ھذا المجلس یحدث قوما فیھم کعب بن عجرة رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی ﷺ حین افتتح الصلاۃ رفع یدیه فی اول تکبیرۃ۔ قال ابو شعیب اسانیدھم صحاح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا ۔ (الفصل للوصل للخطیب ج 1 ص 370 ، اما حدیث شعبة)

"سیدنا یزید بن ابی زیادؒ سے روایت ہے فرمایا میں نے سیدنا ابن ابی لیلیؒ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک مجلس میں بیان کرتے ہوئے سنا جس میں سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے فرمایا کہ میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا

آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین اول تکبیر میں (ہی) کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابوبکر البرقانیؒ، امام ابومحمد الاکفانیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوبکر احمد بن محمد البرقانیؒ و 336ھ م 425ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ شیخ الفقهاء و المحدثین الشافعی و صنف التصانیف و خرج علی الصحیحین و کان ثقة و رعا ثبتا و عارفا بالفقه و هو ثقة اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 3 ص 183 (2) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 160 وغیرهما

(الاحادیث المختارة ج 1 ص 321 رقم 2216 و الاسماء والصفات للبیهقی ج 1 ص 480 رقم 410)

(2) امام عبداللہ بن محمد الاکفانیؒ و 316ھ م 405ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابن الاکفانیؒ قاضی القضاة ببغداد الشافعی المعروف بابن الاکفانی والامام الحبر القاضی له روایة فی الحدیث وفضائل قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 2 ص 565 (2) دیوان الاسلام ج 1 ص 194 وغیرهما

﴿حدیث نمبر 255 تا 256﴾ وعن یزید بن ابی زیاد قال سمعت ابن ابی لیلی یقول سمعت البراء (بن عازب) ﷛ یحدث قوما فیهم کعب بن عجرة ﷛ قال رأیت النبی ﷺ حین افتتح الصلاة رفع یدیه و فی روایة یرفع یدیه فی اول تکبیرة۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (مسند احمد ج 30 ص 624 رقم 18692 وسنن الدارقطنی ج 2 ص 48 رقم 1127)

"سیدنا یزید بن ابی زیادؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابن ابی لیلیؒ سے سنا وہ ایک قوم میں حدیث بیان کر رہے تھے جس میں سیدنا کعب بن عجرة ﷛ بھی موجود تھے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین اول تکبیر میں (ہی) کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے محمد بن جعفرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن جعفر غندر البصری م 193ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ المتقن المحود و کان اصح الناس کتابا والحافظ المحود الثبت احد المتقنین قلت (ای الذہبی) اتفق ارباب الصحاح علی الاحتجاج بغندر المعروف بغندر ثقۃ صحیح الکتاب من التاسعۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے

-

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص230 (2) تقریب ج 1 ص 472 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص15 رقم 32 و صحیح مسلم ج 1 ص47 رقم 24)

﴿حدیث نمبر 257 تا 258﴾ و عن یزید بن ابی زیاد قال سمعت ابن ابی لیلی یقول سمعت البراء (بن عازب) ﷛ یحدث قوما فیھم کعب بن عجرۃ ﷛ قال رأیت النبی ﷺ حین افتتح الصلاۃ رفع یدیہ وفی روایۃ یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (العلل و معرفۃ الرجال لاحمد ج 1 ص368 و سنن الدارقطنی ج2 ص48 رقم 1127)

" سیدنا یزید بن ابی زیادؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابن ابی لیلیٰؒ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے سیدنا براء بن عازب ﷛ سے سنا وہ ایک قوم میں حدیث بیان کر رہے تھے اس میں سیدنا کعب بن عجرۃ ﷛ بھی موجود تھے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین اول تکبیر میں (ہی) کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 259 تا 262﴾ و عن یزید بن ابی زیاد قال سمعت ابن ابی لیلی قال سمعت البراء (بن عازب) ﷛ یحدث قوما فیھم کعب بن عجرۃ ﷛ قال رأیت رسول اللہ ﷺ حین افتتح الصلاۃ رفع یدیہ وفی روایۃ یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ۔ قال ابو شعیب اسانیدھم صحاح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا ۔ (المعرفۃ والتاریخ للفسوی ج 3 ص80 و سنن الدارقطنی ج 2ص48 رقم 1127)

" سیدنا یزید بن ابی زیادؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابن ابی لیلیٰؒ سے سنا انہوں

نے فرمایا کہ میں نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ایک قوم میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا اس میں سیدنا کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین اول تکبیر میں (ہی) کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق وتعدیل نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام یعقوب الفسویؒ، امام بکر بن خلفؒ، امام محمد بن المثنیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام یعقوب بن سفیان الفارسیؒ و 190 ھ م 277 ھ یہ صحیح ترمذی وصحیح نسائی وغیرہما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام الحجة صاحب التاريخ الكبير والمشيخة الامام الحافظ الحجة الرحال محدث اقليم فارس لابأس به ثقة حافظ من الحادية عشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 2 ص122 (2) تقريب ج 1 ص608 وغيرها

(صحيح الترمذی ج 5 ص202 رقم 2953 و صحيح النسائی ج 6 ص262 رقم 3687 و صحيح ابن خزيمه ج 1 ص128 رقم 260 و صحيح ابی عوانه ج 1 ص27 رقم 29 و صحيح ابن حبان ج 7 ص319 رقم 3547 والمستدرك ج 1 ص91 رقم 102 و صحيح ابی نعيم ج 1 ص366 رقم 710 و شرح السنة للبغوی ج 4 ص129 رقم 994 والاحاديث المختارة ج 5 ص10 رقم 1613 وغيرها)

(2) امام بکر بن خلف ابو بشر البصریؒ م 240 ھ یہ صحیح بخاری وصحیح ابی داؤد وصحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو صدوق ثقة وختن المقری صدوق من العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذيب ج 1 ص480 (2) تقريب لا بن حجر ج 1 ص126 وغيرها

(صحيح البخاری ج 1 ص112 رقم 530 وصحيح ابی داؤد ج 4 ص249 رقم 4784 و صحيح ابن ماجه ج 1 ص62 رقم 175 و صحيح ابی عوانه ج 1 ص162 رقم 468 و سنن الطحاوی ج 1 ص92 رقم 590 و صحيح ابن حبان ج 3 ص415 رقم 1133 و المستدرك ج 1 ص330 رقم 764 والاحاديث المختارة ج 4 ص316 رقم 1496 وغيرها)

(3) امام محمد بن المثنی البصریؒ و 167 ھ م 252 ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے

اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الحجة محدث البصرة و اثبت وثقة ثبت من العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2ص73 (2) تقریب ج 1 ص505 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1ص12 رقم 16 و صحیح مسلم ج 1 ص47 رقم 24)

﴿حدیث نمبر 263﴾ وعن البراء بن عازب ؓ قال كان رسول الله ﷺ اذا كبر رفع يديه حتى يرى ابهامه قريبا من اذنيه ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (مصنف عبدالرزاق ج 2 ص70 رقم 2530 باب تکبیرة الافتتاح)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے قریب کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 264﴾ وعن البراء بن عازب ؓ قال رأيت النبی ﷺ رفع يديه حتى كادتا تحاذيان باذنيه ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (مصنف ابن ابی شیبه ج 1 ص211 رقم 2411 باب الی ابن یبلغ بیدیه)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے (نماز شروع کی) رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے قریب تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام رایوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 265﴾ وعن براء بن عازب ؓ قال رأيت رسول الله ﷺ حين افتتح الصلاة رفع يديه فی رواية ثم لم يعد ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (مسند احمد ج 30 ص441 رقم 18487 ، و مسند ابی یعلی ج 3 ص248 رقم 1691)

" سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع

الیدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 266﴾ وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی تکون ابہاماہ حذاأذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم و البخاری تعلیقا۔ (مسند احمد ج 30 ص614 رقم 18674)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نے جب (نماز شروع کی) تو رفع الیدین کیا حتی کہ کانوں کے برابر انگوٹھوں کو کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے الامام اسباط بن محمد کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) الامام اسباط بن محمد القرشی الکوفی" و150ھ م200ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں سائمہ نے ان کو الشیخ الامام المحدث ابو محمد الکوفی ثقۃ و کان ثقۃ صاحب حدیث و ثقۃ من التاسعۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص95 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص98 وغیرھا (صحیح البخاری ج 6 ص44 رقم 4579 و صحیح مسلم ج 1 ص418 رقم 596)

﴿حدیث نمبر 267﴾ وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی تکون ابہاماہ حذاأذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم و البخاری تعلیقا۔ (مسند الامام احمد ج 30 ص619 رقم18682)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتی کہ انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 268﴾ وعن البراء بن عازب ؓ قال کان النبی ﷺ اذا کبر رفع یدیه حتی نری ابهامیه قریبا من اذنیه ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (مسند احمد ج 30 ص 631 رقم 18702)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتی کہ انگوٹھوں کو اپنے کانوں کے قریب کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 269﴾ وعن البراء بن عازب ؓ قال رایت رسول الله ﷺ حین افتتح الصلاۃ رفع یدیه حتی حاذتا ابهامیه او تحاذیان أذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (مسند ابی یعلی ج 3 ص 218 رقم 1658)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں برابر تک کیا

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے زکریہ الواسطیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام زکریا بن یحییٰ الواسطیؒ و150ھ م235ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ذکریا بن یحییٰ زحمویه من اهل واسط و کان من المتقین فی الروایات ثقة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ واسط ج 1 ص 197 (2) الثقات لابن حبا ج 8 ص 253 وغیرهما

(صحیح ابن حبان ج 7 ص 242 رقم 2977 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 47 رقم 31 و معجم ان عساکر ج 1 ص 39 والاحادیث المختارة للمقدسی ج 2 ص 276 رقم 657 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 270 تا 271﴾ وعن البراء (بن عازب) ؓ قال کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیه حتی یحاذی بهما اذنیه فذکرت ذالك لعدی بن ثابت فقال قد سمعت البراء ؓ یذکر ذلك ۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (مسندابی یعلی ج 3 ص 255 رقم 1701)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ کانوں کے برابر کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 272﴾ ونا البراء بن عازب ؓ انہ رأی رسول اللہ ﷺ حین قام الی الصلاۃ رفع یدیہ حتی کانتا عند منکبیہ فحاذی ابھامیہ باذنیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (مسند الرویانی ج 1 ص238 رقم 343)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو رفع الیدین کیا حتی کہ ہاتھوں کو قریب کندھوں کے اور انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابوسعیدؒ، امام ابن فضیلؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوسعید عبداللہ بن سعید الاشج الکوفیؒ م 257ھ یہ صحیح بخاری و مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام شیخ الاسلام الکندی الکوفی الحافظ محدث الکوفۃ و صاحب التصانیف و التفسیر ھو امام اھل زمانہ صدوق ثقۃ من صغار العاشرۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص66 (2) تقریب ج 1 ص305 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 9 ص58 رقم 7119 وصحیح مسلم ج 2 ص736 رقم 1066)

(2) امام محمد بن فضیل ابوعبدالرحمٰن الکوفیؒ م195ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الصدوق الحافظ و کان من علماء الحدیث ثقۃ ھو حسن الحدیث صدوق عارف من التاسعۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص 577 (2) تقریب ج 1 ص502 و غیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص16 رقم 38 و صحیح مسلم ج 1 ص121 رقم 217)

﴿حدیث نمبر 273﴾ وعن البراء بن عازب ؓ قال رأیت رسول اللہ ﷺ اذا اوجب الصلاۃ رفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (مسند الرویانی ج 1 ص 240 رقم 347)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب لازم کیا نماز کو تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں ۔

﴿حدیث نمبر 274 تا 275﴾ وعن البراء بن عازب ؓ انہ رأی النبی ﷺ حین قام کبر و رفع یدیہ قال وحدثنی ایضاً عدی بن ثابت عن البراء ؓ عن النبی ﷺ مثلہ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (مسند الرویانی ج 1 ص 241 رقم 349)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت (نماز کیلئے) کھڑے ہوئے تو تکبیر کہہ کر رفع الیدین کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام اسحاق بن شاھین ؒ، امام خالد الحذاء ؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام اسحاق بن شاھین الواسطی ؒ م 251ھ یہ صحیح بخاری وصحیح النسائی وغیرھما کے راوی ہیں ۔ ائمہ ؒ نے ان کو ابو بشر الواسطی ثقة مستقیم الحدیث صدوق من العاشرۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 ص 117 (2) تقریب ج 1 ص 101 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 3 ص 41 رقم 1980 و صحیح ابن خزیمہ ج 3 ص 324 رقم 2176 ومختصر الاحکام للطوسی ج 1 ص 214 رقم 36 و صحیح ابی عوانہ ج 3 ص 250 رقم 4846 و صحیح ابن حبان ج 5 ص 35 رقم 1742 والمستدرک ج 1 ص 135 رقم 224 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص 10 رقم 849 و شرح السنۃ للبغوی ج 5 ص 98 رقم 1311 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص 178 رقم 202 و الاحادیث المختارۃ ج 5 ص 251 رقم 1879)

(2) امام خالد بن مہران الحذاء البصریؒ م 141ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو خالد الحذاء هو الحافظ الثبت محدث البصرة وثقه غير واحد وهو ثقة يرسل من الخامسة وقداشار حماد بن زيد الى ان حفظه تغير لما قدم من الشام اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 1 ص112 (2) تقریب ج 1 ص191 وغیرها

(صحیح البخاری ج 1 ص97 رقم 447 وصحیح مسلم ج 1 ص55 رقم 43)

﴿حدیث نمبر 276﴾ وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال كان النبی ﷺ اذا كبر لافتتاح الصلاة رفع يديه حتى يكون ابهاماه قريبا من شحمتي اذنيه و في رواية ثم لايعود۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط مسلم و البخاری تغليبا الاموءمل وهذا فی المتابعة ۔ (سنن الطحاوی ج 1 ص196 رقم 1165 باب رفع اليدين فی افتتاح الصلاة)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی اقدس ﷺ نے جب نماز کیلئے تکبیر کہتے تو رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔ سوائے مؤمل کے یہ متابعۃً ہے۔

﴿حدیث نمبر 277﴾ وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ رفع يديه حين افتتح الصلاة ۔ قال ابو شعيب اسناده وسط۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ج 2 ص84 رقم 1325)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک نبی اقدس ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام احمد بن صدقہؒ، امام محمد بن حربؒ، امام حفص بن عمر الثقفیؒ، امام حمزۃ بن الزیاتؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن محمد بن صدقہ ابو بکر البغدادیؒ م 293ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو

الامام الحافظ و کان موصوفا بالضبط والاتقان و کان من الضبط والحذق علی نهایة والامام الحافظ المتقن الفقیه و کان موصوفا بالاتقان والتثبت اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص222 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص53 وغیرھما

(الاحادیث المختارۃ ج 1 ص345 رقم 237وغیرھا)

(2) امام محمد بن حرب الواسطیؒ م255ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وصحیح ابی داؤد کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو النسائی ابو عبداللہ بن اھل واسط ثقة و کان ثقة والواسطی صدوق من صغار العاشرۃ اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 9 ص125 (2) تهذیب الکمال ج 25 رقم 39

(3) تقریب ج 1 ص473 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 2 ص102 رقم 1389 و صحیح مسلم ج 1 ص326 رقم 439 وغیرھما)

(3) امام حفص بن عمر الثقفی الکوفیؒ روی عن حمزۃ الزیات القاریؒ وغیرہ وروی عنه مروان بن معاویه و محمد بن حرب الواسطی وھما ثقتان من رجال الصحیح و حفص بن عمر الثقفی معروف لیس بمجهول کما فی الاصول۔ فانظر

(1) التاریخ الکبیر للبخاری ج 6 ص143 (2) علل الحدیث لابن ابی حاتم ج 3 ص637 وغیرھما

(4) امام حمزۃ بن حبیب الزیات الکوفیؒ و80ھ م156ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ابی داؤد والنسائی والترمذی وابن ماجه وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام القدوۃ شیخ القراء و کان اماما فیها لکتاب اللہ قانتا اللہ ثخین الورع رفیع الذکر عالما بالحدیث والفرائض اصله فارسی و کان من الائمة العالمین والقاری الکوفی صدوق من السابعة اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص535 (2) تقریب ج 1 ص179 وغیرھما

(صحیح مسلم ج 1 ص418 رقم 596 وم صحیح ابی داؤد ج 2 ص194 رقم 1941 و صحیح الترمذی ج 5 ص463 رقم 3385 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص1042 رقم 3119 و صحیح ابن خزیمه ج 4 ص139 رقم 2535 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص527 رقم 1970 و سنن الطحاوی ج 4 ص307 رقم 7052 و صحیح ابن حبان ج 3 ص92 رقم 810 والمستدرك للحاکم ج 1

ص170 رقم 315 و الاحادیث المختارة ج 2 ص167 رقم 541 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 278﴾ وعن البراء بن عازب ﷺ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی تکونا حذو اذنیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (السنن الکبری للبیھقی ج 2 ص40 رقم 2309 باب من قال)

"سیدنا براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ کانوں کے برابر کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو الحسن العلویؒ، امام ابوبکر الدقاقؒ، امام احمد بن الازھرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالحسن محمد بن الحسین العلویؒ م 401ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو العلوی الامام السید المحدث الصدوق مسند خراسان النیسا بوری الحسیب رئیس السادة حدث عنہ الحاکم وابو بکر البیھقی وھو اکبر شیخ لہ و کان سید انبیلا صالحا اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 536 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص199 وغیرھما (المستدرک ج 4 ص394 رقم 8042 و سنن الکبری للبیھقی ج 5 ص232 رقم 9626 ، وشعب الایمان للبیھقی ج 3 ص370 رقم 1830 و معرفة السنن للبیھقی ج 8 س246 رقم 11818 و شرح السنة ج 3 ص225 رقم 715 والاحادیث المختارة ج 5 ص170 رقم 1791)

(2) امام ابوبکر محمد بن احمد بن دلویہ الدقاقؒ م329ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابوبکر الدقاق نیسا بور صدوق والدولی من اھل نیسا بور کان شیخا صالحا ثقة مامونا اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 24 ص267 (2) الانساب للسمعانی ج 5 ص370 وغیرھما (شرح السنة للبغوی ج 3 ص225 رقم 715 وسنن الدارقطنی ج 2 ص168 رقم 1339 وغیرھا)

(3) امام احمد بن الازھر النیسا بوریؒ و 171ھ م263ھ یہ صحیح نسائی وصحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ ثقة الرحال الجوال ابو الازھر العبدی النیسا بوری و کان من علماء المحدثین صدوق لاباس صدوق من الحادیة عشرة اوران سے

مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 97 (2) تقریب ج 1 ص 77 وغیرھا

(صحیح النسائی ج 3 ص 262 رقم 1803 و صحیح ابن ماجہ ج 1 ص 27 رقم 71 رقم 72 و صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 87 رقم 175 وصحیح ابی عوانہ ج 1 ص 132 رقم 395 و صحیح ابن حبان ج 5 ص 289 رقم 1959 و سنن الدارقطنی ج 2 ص 168 رقم 1339 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص 54 رقم 26 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص 230 رقم 262 والاحادیث المختارۃ ج 7 ص 21 رقم 2400 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 279﴾ وعن البراء بن عازب ؓ قال رأیت رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاۃ کبر ورفع یدیه الی اذنیه حتی یکون ابهاماہ قریبا من اذنیه ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (امالی المحاملی بروایة ابن مهدی ج 1 ص 179 رقم 342)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا کانوں کی طرف حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کے قریب کرلیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام جریرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام جریر بن عبدالحمید الکوفیؒ و110ھ م188ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الحجة محدث الری رحل الیه المحدثون لثقة و حفظه وسعة علمه و ثقة صدوق ومجمع علی ثقة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 199 (2) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص 478 وغیرھما

(صحیح البخاری ج 2 ص 103 رقم 1392 و صحیح مسلم ج 1 ص 330 رقم 448)

﴿حدیث نمبر 280﴾ وعن البراء بن عازب ؓ قال رأیت رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاۃ کبر ورفع یدیه الی اذنیه حتی یکون ابهامیه قریبا من اذنیه ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (امالی ابی عبدالله المحاملی ج 1 ص 90 رقم 89)

"سیدنا براء بن عازب ﷜ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا کانوں کی طرف حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کے قریب کرلیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 281 تا 283﴾ وعن البراء بن عازب ﷜ قال کان رسول الله ﷺ اذا کبر رفع یدیه حتی نری ابهامیه قریبا من اذنیه ۔ قال ابو شعیب اسانیدهم صحاح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (الفصل للوصل للخطیب ج 1 ص 369 حدیث سفیان الثوری)

"سیدنا براء بن عازب ﷜ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کے قریب کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل و توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام علی بن یحییٰ و امام ابن ابی مریم و امام فریابی کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام علی بن یحییٰ بن جعفر الاصبهانی و 333 م 422 ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو الشیخ الامام المحدث الرحال الثقة ابو الحسن الاصبهانی قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 168 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 248 وغیرهما

(2) امام عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم المصری م 281 ھ۔ ائمہ نے ان کو سمع محمد بن یوسف الفریابی وغیرہ وعنه الطبرانی وغیرہ اور یہ مجروح راوی ہیں لیکن اس حدیث میں امام اسحاق الدبری نے ان کی متابعت کی ہے۔

(1) مغانی الاخیار ج 2 ص 132 (2) تاریخ الاسلام ج 21 ص 205

(3) امام محمد بن یوسف الفریابی الترکی و 120 ھ م 212 ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو والامام الحافظ شیخ الاسلام و کان رجلا صالحا وثقة صدوق و من اکبر شیخ للبخاری و ثقة فاضل من التاسعة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص289 (2) تقریب ج 1 ص515 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص25 رقم 68 و صحیح مسلم ج 3 ص1298 رقم 1671)

﴿حدیث نمبر 284 تا 285﴾ وعن البراء بن عازب ؓ قال رأیت رسول الله ﷺ رفع یدیه حین افتتح الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط مسلم جدا و البخاری تغلیبا۔ (الفصل للوصل للخطیب ج 1 ص371)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عمر بن نوحؒ، امام حسنؒ، امام فضل بن عبداللہؒ، امام مالک بن اسماعیلؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عمر بن نوح البجلیؒ و277ھ م364ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو حدث عنه ابو بکر البرقانی و غیرہ قال البرقانی عمر بن نو ح البجلی صاحب کتاب متثبت جدا ما رأیت فی شیوخنا بعد ابی علی الصواف افضل منه و شیخ جلیل من ثقات البغداد یین قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 13 ص117 (2) تاریخ الاسلام ج 26 ص460)

(2) امام حسن بن صاحب الشاشی ابو علیؒ م 314ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ ابو علی الشاشی حافظ کبیر و ثقة و الامام الحافظ الجوال قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص4 (2) الارشاد للخلیلی ج 3 ص875 وغیرھا

(3) امام فضل بن عبداللہ المالینی الھرویؒ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہ نے ان کو الھروی ابو العباس عن مالک بن سلیمان السعدی وعنه جماعة و شھر نه عند من کتب من اصحابنا حدیثه و تکلم فیه ابن حبان وھو مختلف فیه و صححه البغوی حدیثه قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 21 ص239 (2) میزان الاعتدال ج 3 ص353 وغیرھا

(شرح السنة للبغوی ج 3 ص231 رقم 721)

(4) امام مالک بن سلیمان الھرویؒ م 214ھ یہ مختلف فیہ راوی ہیں مگر ائمہؒ نے ان کو

صدوق والھروی صاحب التفسیر یروی عنہ الھرویون النیسا بوریون ذکرہ ابن حبان فی الثقات اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) المغنی فی الضعفاء ج 2 ص538 (2) مشتبہ اسامی المحدثین ج 1 ص243

(3) الثقات لابن حبان ج 9 ص165 وغیرھا

(شرح السنۃ للبغوی ج 3 ص231 رقم 721)

﴿حدیث نمبر 286﴾ وعن البراء بن عازب ﷺ قال رأیت النبی ﷺ حین کبر بفاتحۃ الکتاب للصلاۃ رفع یدیہ حتی کا دیحاذی بھما اذنیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (الفصل للوصل للخطیب ج1 ص371 من طریق ھیشم)

"سیدنا براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت تکبیر فاتحہ الکتاب نماز کیلئے کہی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ دونوں کانوں کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام حسن بن ابی بکرؒ، امام احمد بن محمد القطانؒ، امام اسماعیل بن اسحاقؒ، امام حجاج بن منہالؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حسن بن ابی بکر البغدادیؒ و 337ھ م 425ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابن شاذان الامام الفاضل الصدوق مسند العراق وکان صحیح السماع صدوقا ثقۃ قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص134 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص252 وغیرھما

(2) امام احمد بن محمد ابو سھل القطانؒ و 259ھ م 350ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو سھل القطان الامام المحدث الثقۃ مسند العراق البغدادی و روی الکثیر وتفرد فی زمانہ وکان صدوقا ادیبا شاعرا وھو صدوق والمحدث الاخباری الادیب مسند و ثقہ اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص93 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص84

(سنن الدارقطنی ج 1 ص88 رقم 152 و المستدرک ج 1 ص281 رقم 619 و شرح السنۃ للبغوی ج 2 ص346 رقم 460 و معجم ابن عساکر ج 1 ص133 رقم 143 وغیرھا)

(3) امام اسماعیل بن اسحاق القاضی المالکیؒ و179ھ م282ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو القاضی الامام شیخ الاسلام ابو اسحاق البصری ثم البغدادی المالکی الحافظ صاحب التصانیف و شیخ مالکیة العراق وعالمهم وتفقه باحمد بن المعدل و اخذ علم الحديث و علله عن علی بن المدینی و کان عالما متقنا فقيها شرح مذهب مالك و احتج له و صنف المسند وصنف فی علوم القرآن و قد صنف موطا اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 2 ص149 (2) سير اعلام النبلاء ج 13 ص339 وغيرهما

(صحيح ابن عوانه ج 1 ص109 رقم 338 و المستدرك ج 1 ص83 رقم 82 و صحيح ابی نعيم ج 1 ص212 رقم 370 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص5 رقم 1 والاحاديث المختارة ج 1 ص 307 رقم 198 وغيرها)

(4) امام حجاج بن منهال ابو محمد البصریؒ م 217ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو والحافظ الإمام القدوة العابد الحجة و ثقة فاضل من التاسعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 8 ص419 (2) تقريب لابن حجر ج 1 ص153 وغيرها

(صحيح البخاری ج 5 ص26 رقم 3749 و صحيح مسلم ج 3 ص1278 رقم 3 وصحيح ابی داؤد ج 4 ص230 رقم 4716 و صحيح النسائی ج 6 ص244 رقم 3635 و صحيح ابن خزيمه ج 1 ص380 رقم 775 و صحيح ابی عوانه ج 1 ص537 رقم 2012 و سنن الطحاوی ج 1 ص13 رقم 1 وصحيح ابن حبان ج 2 ص35 رقم 328 وغيرها)

﴿حدیث نمبر 287﴾ وعن البراء بن عازب ؓ قال كان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يكون ابهاماه حذو اذنيه ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط مسلم والبخاری تغليبا۔(الفصل للوصل للخطيب ج1 ص372 حديث اسباط بن محمد)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن رزقؒ وامام اسماعیل بن محمد الصفارؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن احمد بن رزق المعروف باابن رزقویہ البغدادیؒ و335ھ م412ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث المتقن المعمر شیخ بغداد و کان ثقة صدوقا کثیر السماع والکتابة حسن الاعتقاد مدیما للتلاوة محدث بغداد اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص50 (2) تذکرة الحفاظ ج 3 ص170 وغیرهما
(معجم ابن عساکر ج 1 ص67 رقم 66 وغیرها)

(2) امام اسماعیل بن محمد الصفارؒ و247ھ م341ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام النحوی الادیب مسند العراق ابو علی البغدادی و کان ثقة متعصبا للسنة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص46 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص82 وغیرهما
(سنن الدار قطنی ج 1 ص212 رقم 425 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص24 رقم 27 و معجم ابن عساکر ج 1 ص67 رقم 66 والاحادیث المختارة ج 5 ص99 رقم 1730)

﴿حدیث نمبر 288﴾ وعن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ کان اذا قام الی الصلاة کبر و رفع یدیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (الفصل للوصل للخطیب ج 1 ص372 حدیث خالد بن عبدالله)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ جب نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کہتے اور رفع الیدین کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن الحسین القطانؒ، امام عبداللہ بن جعفر بن درستویہؒ، امام ابو عمر النمریؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن الحسین القطان البغدادیؒ و335ھ م415ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ العالم الثقة المسند ابو الحسین البغدادی و هو مجمع علی ثقة و کان ثقة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص89 (2) المنتظم لا بن الجوزی ج 15 ص169 وغیرهما
(الاحادیث المختارة ج 9 ص426 رقم 396 و معجم ابن عساکر ج 2 ص821 رقم 1031)

(2) امام عبداللہ بن جعفر بن درستویہؒ و 258ھ ، 335ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابن درستویہ الامام العلامۃ شیخ نحو ابو محمد الفارسی وبرم فی العربیۃ وصنف التصانیف و رزق الاسناد العالی و کان ثقۃ و ثقۃ غیر واحد اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص100 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص76 وغیرھما
(المستدرک للحاکم ج 1 ص91 رقم 102 والاحادیث المختارۃ ج 5 ص10 رقم 1613 وغیرھا)

(3) امام ابوعمر حفص بن عمر النمری الحوضیؒ م 225ھ یہ صحیح بخاری و صحیح نسائی و صحیح ابی داؤد وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کوالحافظ المحود ثبت متقن ثقۃ ثبت من کبار العاشرۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص296 (2) تقریب ج 1 ص173 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 1 ص45 رقم 168 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص6 رقم 23 و صحیح ترمذی ج 5 ص456 و صحیح النسائی ج 8 ص15 رقم 4726)

﴿حدیث نمبر 289 تا 290﴾ وعن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ انہ رأی النبی ﷺ حین قام الی الصلاۃ کبر و رفع یدیہ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (الفصل للوصل للخطیب ج 1 ص373 حدیث خالد)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت نماز کی طرف کھڑے ہوئے تو رفع الیدین کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام محمد بن یحییٰ بن ھارونؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوجعفر محمد بن یحییٰ بن ھارونؒ الاسکافیؒ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ثقۃ مامون قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 4 ص674 (2) موسوعۃ اقوال الدار قطنی ج 2 ص636 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 291 تا 292﴾ وعن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ انہ رأی النبی ﷺ حین قام الی الصلاۃ کبر و رفع یدیہ۔ قال و حدثنی ایضا عدی بن ثابت عن ا براء (بن

عازب) رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ مثلہ و ھذا ھو الصواب ۔ قال ابو شعیب اسناھما صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (السنن الدارقطنی ج 2 ص 51 رقم 1131)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت نماز کی طرف کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 293﴾ وعن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یکون ابھاماہ حذو اذنیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (مجموع فیہ مصنفات ابی الحسن الحمامی ج 1 ص 240 رقم 364)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتی کہ انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 294﴾ وعن البراء (بن عازب) رضی اللہ عنہ انہ قال رأیت رسول اللہ ﷺ حین افتتح الصلاۃ کبر و رفع یدیہ حتی رأیت ابھامیہ قریبین من اذنیہ ۔ قال ابو شعیب ھذا حدیث صحیح و رواتہ ثقات۔ (موضع اوھام الجمع والتفریق ج 2 ص 547 رقم 522)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا حتی کہ میں نے دیکھا کہ اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہیں سوائے امام علی بن ابی علیؒ وامام محمد بن زید بن علیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام علی بن ابی علی ھو علی بن المحسن التنوخیؒ و325ھ م447ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو ابو القاسم القاضی العالم المعمر و کان متحفظا فی الشھادۃ عند الحکام صدوقا فی الحدیث و کان محتاطا صدوقا اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 17 ص649 (2) المنتظم لابن الجوزی ج 15 ص353 وغیرھما
(معجم ابن عساکر ج 1 ص196 رقم 225)

(2) امام محمد بن زید بن علی ابوعبداللہ الانصاری الکوفی ؒ م 377 یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ ؒ نے ان کو و کان قد سکن الکوفۃ فنسب الیھا ثقۃ نبیل و ثقۃ امین قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 3 ص211 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص150 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 295﴾ وعن البراء بن عازب ؓ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا کبر یرفع یدیہ حتی نری ابھاماہ قریبا من اذنیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم و االبخاری تغلیبا۔ (المعرفۃ والتاریخ للفسوی ج 3 ص79 و80)

" سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے حتی کہ انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیتے تھے "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق ہو چکی ہے۔ سوائے امام قبیصہ ؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام قبیصۃ بن عقبۃ السوائی الکوفی ؒ م215 ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ ؒ نے ان کو الحافظ الثقۃ المکثر و کان ثقۃ رجلا صالحا لاباس و صدوق من التاسعۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص274 (2) تقریب ج 1 ص453 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 1 ص16 رقم 34 و صحیح مسلم ج 2 ص672 رقم 977)

﴿حدیث نمبر 296﴾ وعن البراء (بن عازب) ؓ ان رسول اللہ ﷺ کان اذا قام الی الصلاۃ کبرورفع یدیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (المعرفۃ والتاریخ للفسوی ج 3 ص80)

" سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 297 تا 298﴾ وعن البراء بن عازب ﷺ قال رأیت رسول الله ﷺ حین قام الی الصلاۃ کبرورفع یدیہ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیحان علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (المعرفۃ والتاریخ للفسوی ج 3 ص80)

"سیدنا براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت نماز کی طرف کھڑے ہوئے تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے سعید بن منصورؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام سعید بن منصور ابو عثمانؒ م 227ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام الحجۃ المجاور صاحب السنن ثقۃ من المتقنین الاثبات ممن جمع وصنف و ثقۃ مصنف من العاشرۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص5 (2) تقریب ج 1 ص241 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 1 ص 173 رقم 873 و صحیح مسلم ج 1 ص116 رقم 201)

﴿حدیث نمبر 299﴾ و(عن البراء بن عازب ﷺ مثلہ) قال رأیت رسول الله ﷺ حین قام الی الصلاۃ رفع یدیہ حتی کانتا عند منکبیہ وحاذی بابھامیہ اذنیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (المعرفۃ والتاریخ ج 3 ص80)

"سیدنا براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے وہ پہلی حدیث کی مثل بیان کیا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت نماز کی لئے کھڑے ہوئے تو رفع الیدین کیا حتی کہ کندھوں کے قریب اور ہاتھوں کو اور انگوٹھوں کو کانوں کے برابر تک کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام علی بن المنذرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام علی بن المنذر الکوفیؒ م256ھ یہ صحیح ترمذی وصحیح نسائی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔

ائمہؒ نے ان کو علی بن المنذر الطریقی الاودی وهو ثقة صدوق و محله الصدق ومن اهل الكوفة ثقة والكوفي صدوق من العاشرة الاوان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الجرح والتعدیل ج 6 ص 206　　(2) تقریب ج 1 ص 405 وغیرھا

(صحیح الترمذی ج 5 ص 55 رقم 3693 وصحیح النسائی ج 4 ص 157 رقم 2205 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 19 رقم 48 و صحیح ابن خزیمه ج 2 ص 253 رقم 1269 و صحیح ابن حبان ج 12 ص 198 رقم 5377 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص 270 رقم 485 والاحادیث المختارة ج 8 رقم 219 رقم 258 وغیرھا

﴿حدیث نمبر 300 تا 301﴾ وعن البراء (بن عازب) ﷺ قال رأيت رسول الله ﷺ حين افتتح الصلاة كبر و رفع يديه حتى كادتا أن تحاذيا اذنيه ـ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط مسلم والبخاري تعليقا ـ (المعرفة والتاريخ ج 3 ص 80)

"سیدنا براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت نماز شروع کرتے تو تکبیر (تحریمہ) کہتے اور رفع الیدین رفع الیدین کرتے حتی کہ کانوں کے برابر کر لیتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے دونوں طریقوں کے راویوں کی توثیق و تعدیل نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 302﴾ وعن البراء بن عازب ﷺ كان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذى بهما شحمة اذنيه الحديث ـ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيره ـ (تاريخ واسط الاسلم بن سهل ج 1 ص 246)

"سیدنا براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتی کہ کانوں کے لو کے برابر کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام اسلم بن سہل الواسطیؒ م 292ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو بحشل هو الحافظ الصدوق محدث واسط وصاحب تاريخها ابو الحسن والحافظ الصدوق المحدث

مورخ مدینہ واسط وھو ثقة ثبت امام یصلح للصحیح اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔
(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص173 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص531 وغیرھما
(صحیح ابی عوانہ ج 2 ص137 رقم 2588 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص322 رقم 614
والاحادیث المختارۃ ج 9 ص409 رقم 384 وغیرھا)
(2) امام ابوالحسن احمد بن اسماعیل الواسطیؒ ائمہؒ نے انکو وذکر اسلم بن سھل فی تاریخہ
واحتج الطبرانی فی معجم الکبیر والزیلعی فی نصب الرایہ ولم یذکر الجرح والتعدیل
فھو حسن الحدیث ۔
(1) تاریخ واسط ج 1 ص246 (2) المعجم الکبیر ج 3 ص207 وغیرھما
(3) امام عبداللہ بن حکیم الداھریؒ یہ مختلف فیہ ہے۔ائمہؒ نے ان کو ابو بکر الداھری و
ثقہ سعدویہ و ھو ثقة و بعض الناس قد مشاہ و قواہ قرار دیا ہے۔
(1) تاریخ الاسلام ج 11 ص203 (2) الکامل لابن عدی ج 5 ص227
(3) میزان الاعتدال ج 2 ص410 وغیرھا
(4) امام زکریا بن ابی زائدۃ الکوفیؒ م149ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے راوی
ہیں۔ائمہؒ نے ان کو قاضی الکوفة یعد فی صغار التابعینؒ و حدیثہ قوی و کوفی ثقة من
اصحاب الشعبی والکوفی ثقة من السادسة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔
(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص327 (2) الثقات للعجلی ج 1 ص165
(3) تقریب ج 1 ص216 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 1 ص20 رقم 52 و صحیح مسلم ج 1 ص223 رقم 261)
(5) امام ابواسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی الکوفیؒ و33ھ م129ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و
سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ احد الاعلام رای علیا رضی اللہ
عنہ وھو یخطب ثقة یشبہ الزھری فی الکثرۃ وھو احفظ من ابی اسحاق الشیبانی
والحافظ شیخ الکوفة وعالمھا و محدثھا و کان رحمہ اللہ من العلماء والعاملین ومن جلة
التابعین و ھو ثقة حجة بلا نزاع وثقة مکثر عابد من الثالثة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح
قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص86 (2) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص392
(3) تقریب ج 1 ص429 وغیرھما
(صحیح البخاری ج 1 ص17 رقم 40 و صحیح مسلم ج 1 ص43 رقم14)

﴿حدیث نمبر 303﴾ وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیه حتی یکون ابھاماہ حذو منکبیه۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (المتفق و المتفرق للخطیب ج 3 ص2101 رقم 1791)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 304﴾ وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاۃ کبر ورفع یدیه الی اذنیه حتی تکون ابھاماہ قریباً من اذنیه۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (تاریخ بغداد للخطیب ج8 ص184)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر تحریمہ کہی اور رفع الیدین کیا کانوں کی طرف حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کے قریب کر لیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابو عمر عبدالواحد کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو عمر عبدالواحد بن محمد الفارسیؒ و 318ھ م410 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو عمر ابن مھدی الشیخ الصدوق المعمر مسند الوقت الفارسی ثم البغدادی ثقة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص28 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص218 وغیرھما
(معجم ابن عساکر ج 1 ص629 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص227 رقم 124 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 305﴾ وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان النبی ﷺ اذا کبر یرفع یدیہ حتی نری ابھامیہ قریباً من اذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (السنن الدار قطنی ج 2 ص48 رقم 1126)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے حتی کہ انگوٹھوں کو کانوں کے قریب کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام احمد بن عیسیٰؒ، امام اسحاق بن رزیقؒ، امام ابراھیم بن خالدؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن عیسی بن السکین البلدیؒ م 323ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو العباس الشیبانی البلدی و کان ثقة رحمه الله تعالی وسکن بغداد و کان ثقة اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 24 ص122 (2) تاریخ البغداد ج 5 ص461 وغیرھما

(صحیح ابن حبان ج 3 ص174 رقم 892 وصحیح ابی نعیم ج 4 ص71 رقم 3262 وغیرھا)

(2) امام اسحاق بن زریق رأس العینؒ م 259ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ثقة و کان راویا لابراھیم بن خالد اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 ص121 (2) الانساب ج 6 ص122 وغیرھما

(صحیح ابن حبان ج 5 ص157 رقم 1850 والمستدرك للحاكم ج 1 ص139 والاحادیث المختارة ج 6 ص234 وموارد الظمان ج 1 ص387 رقم 1606 وغیرھا)

(3) امام ابراھیم بن خالد المؤذنؒ م 187ھ یہ صحیح نسائی وصحیح ابی داؤد وغیرھما کے راوی ہیں۔ ان کو ثقه غیر واحد والصغانی المؤذن ثقة من التاسعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 14 ص39 (2) تقریب ج 1 ص89 وغیرھما

(صحیح ابی داؤد ج 4ص175 رقم 4511 وصحیح النسائی ج 2 ص160 رقم 958 و صحیح ابن حبان ج 5ص285 رقم 1956 والمستدرك للحاكم ج 1 ص139 رقم 228 والاحادیث المختارة ج 6 ص234 رقم 2251 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 306 تا 307﴾ وعن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف

رسول الله ﷺ فکبر برفع یدیه حتی حاذی باذنیه۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط مسلم جدا والبخاری تغلیبا۔ (مجموع فیه مصنفات ابی جعفر البختری ج 1 ص399 رقم 592و 593)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے آپ ﷺ نے جب تکبیر تحریمہ کہی تو رفع الیدین کیا حتی کہ کانوں کے برابر کرلیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے۔ سوائے محمد البختریؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوجعفر محمد بن عمرو البختریؒ و251ھ م339ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابن البختری مسند العراق الثقة المحدث الامام البغدادی و کان ثقة مامونا و کان ثقة ثبتا و محدث بغداد اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص57 وغیرهما (شرح السنة للبغوی ج 6 ص158 رقم 1660 و معجم ابن عساکر ج 1 ص34 رقم 27 والاحادیث المختارة ج 4 ص128 رقم 1341)

﴿حدیث نمبر 308 تا 309﴾ وعن البراء بن عازب ؓ قال کان النبی ﷺ یرفع یدیه حین یقوم فی الصلاة حتی یری ابهامأه ثم عند اذنیه۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیحان علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (طبقات المحدثین والواردین علیها لابی الشیخ ج 3 ص73)

"سیدنا براء بن عازب ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی اقدس ﷺ جس وقت نماز کے شروع میں کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے حتی کہ اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے نزدیک کرلیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہوچکی ہے سوائے امام ابو الشیخ وامام محمد بن مندةؒ امام احمد بن معاویہؒ، امام ابراهیم طهمانؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالشیخ عبداللہ بن محمد الاصبهانیؒ و274ھ م369ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ

نے ان کو حافظ اصبہا ن و مسند زمانہ الامام صاحب المصنفات السائرۃ و یعرف بابی الشیخ و کان مع سعۃ علم و غزارۃ حفظہ صالحا خیر اقانتا اللہ صدوقا و کان حافظا ثبتا متقنا و کان احد الاعلام صنف الاحکام و التفسیر و کان ثقۃ و الامام الحافظ الصادق محدث اصبہان و ہو احد عباد اللہ الصالحین ثقۃ مامون اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص105 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص305 وغیرھما
(صحیح ابی نعیم ج 1 ص41 رقم 12 و شرح السنۃ للبغوی ج 2 ص400 رقم 500 و معجم ابن عساکر ج 2 ص1020 رقم 1312 و الاحادیث المختارۃ ج 5 ص200 رقم 1825 وغیرھا

(2) امام محمد بن یحیٰی بن مندۃ ابو عبداللہ الاصبہانیؒ و220ھ م 301ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام الرحال والامام الکبیر الحافظ المجود و جمع وصنف اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص219 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص115 وغیرھما
(صحیح ابی نعیم ج 1 ص 131 رقم 158 وغیرھا)

(3) امام احمد بن معاویۃ الفرسانیؒ م206ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو و کان سمعتہا فی التعبد والاتباع والاقتدا و سمعا الحدیث من اصحاب الثوری والحسین بن حفص وغیرہٗ و من المتعبدین و روی عنہ محمد بن یحییٰؒ و محمد ابن الجارود و ابن المقریؒ وابو صالح الوراقؒ وغیرھم قرار دیا ہے۔

(1) حلیۃ الاولیاء ج 13 ص394 (2) طبقات المحدثین ج 3 ص73 وغیرھما

(4) امام ابراہیم بن طہمان الخراسانیؒ م163ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ ابو سعید الہروی ثم النیسا بوری عالم خراسان وکان صحیح الحدیث ثقۃ و الامام عالم خراسان ولاباس بہ حسن الحدیث صدوق و ہو ثقۃ وکان شیخا واسع القلب ومقارب وثقۃ من السابعۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص157 (2) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص64

(3) تقریب ج 1 ص 90 وغیرھما

(صحیح البخاری ج 2 ص 5 رقم 892 و صحیح مسلم ج 2 ص 858 رقم 954)

﴿حدیث نمبر 310﴾ وعن البراء (بن عازب) ﷺ قال کان النبی ﷺ یرفع یدیه اذا کبر حذو اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (جزء رفع الیدین للبخاری ج 1 ص 30 رقم 34)

"سیدنا براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی اقدس ﷺ رفع الیدین کرتے تھے جب تکبیر تحریمہ کہتے کانوں کے برابر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام بخاریؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

﴿حدیث نمبر 311﴾ وعن البراء بن عازب ﷺ ان رسول الله ﷺ کان یرفع یدیه اذا کبر حتی نری ابهاماه قریبا من اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا۔ (معرفة علوم الحدیث للحاکم ج 1 ص 80)

"سیدنا براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ بیشک رسول اقدس ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ اپنے انگوٹھے کانوں کے قریب کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابوالحسن احمد العنزیؒ، امام عثمان بن سعید الدارمیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالحسن احمد بن محمد العنزیؒ م 346ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الطرائفی الشیخ المسند الامین العنزی و کان صدوقا و کان من اصحاب الصدق و المحدثین اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 2 ص 92 (2) تاریخ نیسابور ج 1 ص 78 وغیرھما

(المستدرك للحاکم ج 1 ص 246 رقم 519 و شرح السنة للبغوی ج 7 ص 3 رقم 1840 والاحادیث المختارة ج 6 ص 233 رقم 2250 وغیرہ)

(2) امام عثمان بن سعید الدارمیؒ م 280ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الدارمی

الحافظ الامام الحجة ابو سعید محدث هراة وتلك البلاد و الامام العلامة الحافظ الناقد شیخ تلك الدیار صاحب المسند الکبیر و التصانیف واخذ علم الحدیث وعلله وفاق اهل زمانه و کان اماما یقتدی به فی حیاتة وبعد مماته اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص146 (2) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص319 وغیرها (المستدرك للحاکم ج 1 ص170 رقم 52 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص415 رقم 500 والاحادیث المختارة ج 2 ص197 رقم 580 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 312تا 313﴾ وعن البراء (بن عازب)رضی اللہ عنہ عن النبی رسول الله ﷺ نحوه یعنی حدیث شعبة عن یزید قال رأیت رسو ل الله ﷺ حین افتتح الصلاة رفع یدیه فی اول تکبیرة) قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (العلل و معرفة الرجال لاحمد روایة ابنه ج 1 ص372رقم 715)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین اول تکبیر (ہی) میں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے سوائے امام ابووکیع الجراحؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام الجراح بن ملیح الرواسی الکوفی ؒ م175ھ یہ ادب المفرد للبخاری وصحیح مسلم وصحیح ابی داؤد وترمذی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الجراح بن ملیح والد وکیع لیس به بأس ثقة و حدیثه لابأس به و هو صدوق لم اجد فی حدیثه منکرا وصدوق من السابعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص574 (2) تقریب ج 1 ص138 وغیرهما (صحیح مسلم ج 1 ص20 و صحیح ابی داؤ د ج 3 ص361 رقم 3828 و صحیح ترمذی ج 3 ص325 رقم 1014 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص5 رقم 8 و صحیح ابی عوانه ج 4 ص447 رقم 7283 والمستدرك ج 4 ص240 رقم 7500 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 314﴾ عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول الله ﷺ حین داخل فی الصلاة رفع یدیه حذ أ اذنیه ولم یعد ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط

مسلم والبخاری تغلیبا الاابراهیم۔ (خلافیات للبیهقی ج 2 ص365 رقم 1712 طبع مصر)

"سیدنا براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نماز میں داخل ہوئے تو رفع الیدین کانوں کے برابر کیا اور (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام ابراھم بن ابی صالح ونضر بن شمیل" ان کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(1) امام ابراھیم بن ابی صالح ابو اسحاق الثقفی المروزی قاضی نیسا بوری" م 246ھ یہ مجروح راوی ہیں مگر سکت عنہ البیھقی اور انکے ثقہ متابعہ ہیں اور ائمہ" نے ان کا ذکر کیا ہے۔

(1) التاریخ نیسا بور ج 1 ص17 رقم 95 (2) المغنی فی الضعفا ج 1 ص17 رقم 99
(3) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص367

(2) امام نضر شمیل البصری" م 203ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربع کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ" نے ان کو الامام الحافظ العلامة ثقة ثبت صاحب سنه و نزیل مرو ثقة ثبت من کبار التاسعة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص229 رقم 293 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص562 رقم 7135
(صحیح البخاری ج 1 ص103 رقم 482 ، صحیح مسلم ج 1 ص67 رقم 43)

﴿حدیث نمبر 315﴾ عن البراء بن عازب ﷺ قال کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع یدیه حتی تحاذیان منکبیه ثم لایعود ولرفعهما حتی ینصرف۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (الخلافیات للبیهقی ج 2 ص368 رقم1721)

"سیدنا براء بن عازب ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو رفع الیدین کرتے حتی کہ کندھوں کے برابر کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے احمد بن عبدالحمید الحارثیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن عبد الحمید ابو جعفر الحارثی الکوفیؒ م 269ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المحدث الصدوق وکوفی ثقۃ اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص508 رقم 188 (2) موسوعۃ اقوال الدار قطنی ج 1 ص72 رقم 259 (صحیح ابی عوانہ ج 1 ص61 رقم 160، الایمان لابن مندۃ ج 2 ص630 رقم 579، المستدرک ج 1 ص413 رقم 1029، صحیح ابی نعیم ج 1 ص384 رقم 761، شرح السنۃ ج 11 ص280 رقم 283، معجم ابن عساکر ج 2 ص633 رقم 781، الاحادیث المختارۃ ج 13 ص159 رقم 257)

﴿حدیث نمبر 316﴾ عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلاۃ ثم لا یرفع حتی ینصرف ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الخلافیات للبیهقی ج 2 ص370 رقم 1724)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) رفع الیدین نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہونے تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں حدیث بالتحقیق والیقین حدیث صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 317﴾ عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی ﷺ حین قام الی الصلاۃ فکبر ورفع یدیہ حتی ساوی بھما اذنیہ ثم لم یعد ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم والبخاری و تغلیبا۔ (الخلافیات للبیهقی ج 2 ص370 رقم 1725)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر کیا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو عبد الرحمٰن السلمیؒ کے ان کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو عبد الرحمٰن محمد الحسین السلمی النیسابوریؒ و330ھ م412ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ العالم الزاہد شیخ المشایخ الصوفی و صنف رجمع و محلہ

کبیر و کان مع ذلك صاحب حدیث محمودا ۔ والام الحافظ المحدث و کان مر ضیا عن الخاص والعام والموافق والمخالف قرار دیا ہے۔(تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص66 و سیر اعلام النبلاء ج 3 ص43)

﴿حدیث نمبر 318 تا 319﴾ عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ کبر و رفع ید یہ یقول ھکذا حتی یحاذی باذنیہ قال یزید فذکرت ذلك لعدی بن ثابت قال سمعت البراء یذکر ذلك ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح (القند فی ذکر علماء السمر قند ج 2 ص502 رقم 873)

"سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر تحریمہ کہتے اور رفع الیدین کرتے اسی طرح کہا حتی کہ اپنے کانوں کے برابر کرتے سیدنا یزیدؒ نے فرمایا میں نے اس کو سیدنا عدی بن ثابت سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے اسی طرح ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے عمر النسفیؒ و عمران بن عیینہؒ و یزید بن ابی زیادؒ وعبدالرحمن بن ابی لیلیؒ وعدی بن ثابتؒ وابوسعد الادریسیؒ کے باقی حضرات کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوحفص عمر بن احمد الشیبی الدیزکیؒ م 511ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الشیخ الامام اور علماء سمرقند میں ذکر کیا ہے۔ یہ حسن الحدیث ہے۔

(القند فی ذکر علماء السمر قند ج 2ص476 رقم 821 و الانساب للمعانی ج 5 ص444 و ص 445 رقم 1664 و ذیل تاریخ بغداد ج 20 ص99 وغیرھا

(2) امام ابوحفص عمر بن احمد الشاھین یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ قال الامام النسفیؒ الحافظ ابو حفص عمر بن احمد الفارسی السمر قندیؒ الامام اور علماء سمرقند میں ذکر کیا ہے مقبول الحدیث ہے۔(القند فی ذکر علماء السمر قندی ج2 ص476 و الانساب ج 5 ص445)

(3) امام معتمر بن جبریل ابوسلیمان الکرمیتیؒ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المؤدب السمر قندی و کان شیخا فاضلا ثقۃ دینا حسن الاصول من اھل السنۃ قرار دیا ہے۔

(الانساب للسمعانی ج 9 ص317 ، ج 11 ص89 و تلخیص المتشابۃ للخطیب ج 1

ص29 و تاریخ الاسلام ج 23 ص420 و اکمال الاکمال لابن نقطه ج 3 ص328 و التقید الابن نقطة ج 1 ص394 و تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص207 و سیر اعلام النبلاء ج 11 ص247 و طبقات المفسرین للداؤدی ج 2 ص10 و غیرھا)

(4) امام فتح بن عبید ابونصر السمر قندیؒ م 274ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ قال الامام النسفیؒ ابو نصر الفتح بن عبید السمر قندی الکرابیسیؒ ھو من العلماء السمر قند مقبول الحدیث ہے۔

(القند فی ذکر علماء السمر قند ج 2 ص670 رقم 1180 و تاریخ الاسلام ج 17 ص217 و تاریخ بغداد ج 5 ص97 و الاکمال لابن ماکولا ج 2 ص179 و تهذیب الکمال ج 20 ص320 و تهذیب لابن حجر ج 7 ص283 و لسان المیزان ج 5 ص370 و الانساب للسمعانی ج 7 ص2 ج 11 ص90 و ص 313 و اللباب لابن الاثیر ج 2 ص89 ج 3 ص360 و معجم البلدان ج 3 ص167 و غیرھا)

(5) امام علی بن حکیم ابوالحسن الکوفیؒ م 231ھ یہ ادب المفرد للبخاری و صحیح مسلم و صحیح النسائی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ثقة لیس به بأس صدوق کان ثقة صالحا و ثقة من العاشرة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذیب لابن حجر ج 7 ص 311 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص400

(صحیح مسلم ج 2 ص990 رقم 1358 و صحیح النسائی ج 5 ص116 رقم 2634 و سنن الطحاوی ج 2 ص10 رقم 2983 و المستدرک ج 1 ص355 رقم 844 و صحیح ابی نعیم ج 4 ص35 رقم 3159 و الاحادیث المختارة ج 2 ص82 رقم 459 و غیرھا

﴿درج ذیل آئمہ نے حدیث براء بن عازبؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابوحنیفہؒ م 150ھ نے بوجہ احتجاج و صحیح قرار دیا ھے۔ (مسند ابی حنیفه)

(2) امام سفیان ثوریؒ م 161ھ نے بوجہ احتجاج قرار دیا ھے (سنن الکبری للبیهقی)

(3) امام ابو داؤد م 275ھ نے صحیح قرار دیا ھے (ابو داؤد و تذکرہ)

(4) امام ابن مندہؒ م 395ھ نے بروایة ابی داؤد صحیح کہا ھے (زھر الربی)

(5) امما ابو ویوسف القاضیؒ م 182ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ھے (الامالی)

(6) امام عبدالرزاقؒ م 211ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ھے (مصنف عبدالرزاق)

(7) امام ابن ابی شیبہؒ م 235ھ بوجہ احتجاج صحیح کہا ھے (مصنف ابن ابی شیبه)

(8) امام بکاریؒ م 256ھ نے محفوظ صحیح کہا ھے (جز رفع الیدین)

(9) امام ابو یعلیؒ م 307ھ نے روی له و عمل به صحیح سمجھا ھے (مسند ابی یعلی وغیرہ)

(10) امام ابو جعفر الطحاویؒ م 321ھ نے صحیح کہا ہے (سنن الطحاوی)

(11) امام ابن بطالؒ م 449ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (شرح البخاری)

(12) امام ابن عبدالبرؒ م 463ھ نے محفوظ صحیح کہا ہے (التمہید)

(13) امام مغلطائیؒ م 762ھ نے بوجہ احتجاج کہا ہے (شرح ابن ماجہ)

(14) امام محمود بن احمد العینیؒ م 855ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (عمدۃ القاری)

(15) امام ابن الترکمانیؒ م 745ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (الجوہر النقی)

(16) امام زیلعیؒ م 762ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (نصب الرایہ)

(17) امام ابو طاہر السلفیؒ م 576 نے بروایۃ ابی داؤد صحیح کہا ہے (زہر الربی)

(18) امام دارقطنیؒ م 385ھ نے بروایۃ ابی داؤد نے اس کو اصحاہ یعنی صحیح کہا ہے (اطراف الغرائب)

(19) امام علی القاریؒ م 1014ھ ثبت یعنی صحیح کہا ہے (الاسرار المرفوعۃ)

(20) امام ابو محمد المنجیؒ م 686ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (اللباب)

(21) امام عثمان الزیلعیؒ م 743ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (تبیین الحقائق)

(22) امام ابن القاسم المصریؒ م 191ھ بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (المدونۃ الکبری)

(23) امام سحنونؒ م 240ھ بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (المدونۃ الکبری)

(24) امام ابو موسی المدینیؒ م 581ھ نے بروایۃ احمد صحیح کہا ہے (خصائص المسند)

(25) امام ابو نعیم اصبہانیؒ م 430ھ نے جزماً احتجاج کی وجہ سے صحیح کہا ہے (مسند ابی حنیفۃ)

(26) امام ابو الفضل یمانی بن موسیؒ القاضی م 544 نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (اکمال المعلم)

(27) امام ابو حفص عمر المالکیؒ م 734ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (ریاض الافہام)

(28) امام احمد بن عمر القرطبیؒ م 656ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (المفہم)

(29) علامہ احمد بن محمد الغماریؒ م 138ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (الہدایۃ فی تخریج)

(30) امام ابن الہمامؒ م 861ھ و قال صحیح (فتح القدیر)

(31) امام ابو علی الحسن المرغینانیؒ م 893 و بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (الہدایۃ)

(32) امام ابن نجیم المصریؒ م 970ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ھے (البحر الرائق)

(33) امام احمد بن محمد القدوریؒ م 428ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ھے (التجرید)

(34) امام ابو محمد عبدالوھاب القاضیؒ م 422ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ھے (الاشراف)

(35) امام ابو بکر محمد الصقلی المالکیؒ 451ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ھے (الجماع المسائل)

(36) امام ابو الولید ابن رشد المالکیؒ م 595ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ھے (بدایۃ المجتہد)

﴿نقشہ حدیث سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا محمد امام اعظم فی الانبیاء وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ

سیدنا عامر الشعبیؒ — سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ — سیدنا عدی بن ثابتؒ

سیدنا ابوحنیفہؒ — سیدنا یزید بن ابی زیادؒ — سیدنا حاکم بن عتیبہؒ — سیدنا عیسیٰ بن عبدالرحمٰن

سیدنا ہارونؒ الصمعی — الاعمشؒ — سفیانؒ — بن عیینہؒ — ہشیمؒ — ابن ادریسؒ — اسرائیلؒ — اسماعیلؒ — موسیٰ الانصاریؒ — شریک القاضیؒ

سیدنا محمد بن رواحؒ — عبدالرزاقؒ — مؤملؒ — اسحاقؒ — نضر بن شمیلؒ — لوینؒ — محمد بن الصباحؒ — ابونعیمؒ — معلی بن منصورؒ — اسماعیل الفزاریؒ

علی بن محمد الصمعیؒ — اسحاقؒ — ابوبکرؒ — ابوداؤدؒ — محمد بن ماجہؒ — محمد بن اسحاقؒ — احمد بن زہیرؒ — محمد بن جریرؒ — ابراہیمؒ

﴿جدول حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ﴾

(1) مسند ابی حنیفہؒ	1	2	(2) صحیح ابی داؤد	1	2
(3) مسند ابن یعلی	1	2	(4) حدیث ابی علی	1	2
(5) سنن الطحاوی	1	2	(6) سنن الدارقطنی	1	2
(7) التمہید لابن عبدالبر	1	2	(8) الفصل للموصل	1	2
(9) مصنف عبدالرزاق	1	2	(10) مصنف ابن ابی شیبہ	1	2
(11) التحقیق لابن الجوزی	1	2	(12) فوائد ابن المقری	1	2

(13) اخبار القضاۃ	1	2	(14) مسند الرویانی	1	2
(15) اخبار اصبہان	1	2	(16) معجم ابن الاعرابی	1	2
(17) خلافیات للبیہقی	1	2	(18) سنن کبری للبیہقی	1	2
(19) معرفۃ السنن للبیہقی	1	2	(20) تاریخ بغداد	1	2

﴿حدیث نمبر 320﴾ وثنا الزهری قال اخبرنی سالم بن عبدالله عن ابیه (عبدالله بن عمر) رضی الله عنهما قال رأیت رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع یدیه حذو منکبیه واذا ارا ادا یرکع وبعد ما یرفع راسه من الرکوع فلایرفع ولا بین السجدتین۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔ (مسند الحمیدی ج 2 ص 277 رقم 614 مطبوعه مکتبة السلفیة المدینة المنوره فی نسخة ج 1 ص 515 رقم 626 طبع دار السقا دمشق سوریا 1996ء)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کیا اور جب ارادہ کیا رکوع کا اور اس کے بعد رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین نہیں کیا اور سجدوں کے درمیان میں بھی رفع الیدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام الحمیدی عبداللہ بن الزبیرؒ وامام محمد بن مسلم الزھری وامام سالم بن عبداللہ عمر المدنیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام الحمیدی عبداللہ بن الزبیر القرشی المکیؒ م 219ھ یہ صحیح بخاری ومقدمہ صحیح مسلم وصحیح نسائی وابی داؤد وترمذی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحمیدی الامام العلم الحافظ الفقیه امام اثبت الناس فی سفیان بن عیینة و کان من کبار ائمة الدین و هو معدود فی کبار اصحاب الشافعی ثقة حافظ فقیه اجل اصحاب ابن عیینة من العاشرة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 9 ص 31 (2) تقریب ج 1 ص 303 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 6 رقم 1 ومقدمه مسلم ج 1 ص 20 وغیرها)

(2) امام محمد بن مسلم الزھری ابوبکر المدنیؒ و50ھ م124ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ابو بکر الزھری المدنی اعلم الحفاظ الامام الفقیہ الحافظ متفق علی جلالۃ واتقانہ و زاد ابن حجر و ثبتہ وھو رؤوس الطبقۃ الرابعۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص83 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص551

(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص506 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص7 رقم 3 و صحیح مسلم ج 1 ص52 رقم 23 وغیرھا)

(3) امام سالم بن عبداللہ بن عمر المدنیؒ م106ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ابو عمرو یقال ابو عبداللہ العدوی المدنی الفقیہ الحجۃ احد جمع بین العلم والعمل والزھد والشرف والامام الزاھد الحافظ مفتی المدینۃ مدنی تابعی ثقۃ روی لہ الجماعۃ وابو جعفر الطحاوی اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص68 (2) سیر اعلام النبلاء ج 4 ص457

(3) مغانی الاخیار ج 1 ص365 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص14 رقم 24 و صحیح مسلم ج 1 ص156 رقم 277)

﴿حدیث نمبر 321﴾ واخبرنی سالم بن عبداللہ عن ابیہ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما) قال رأیت رسول اللہ ﷺ بمثلہ (یعنی اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا ارا اذا یرکع وبعد ما یرفع راسہ من الرکوع فلایرفع ولایرفع بین السجدتین)۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (صحیح ابی عوانہ ج 1 ص423 رقم 1575 طبع دار المعرفۃ بیروت 1419ء وفی نسخۃ، ج 2 ص334 رقم 1251 طبع دارالکتب العلمیۃ 1427ء)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا (پہلی حدیث کے مثل) یعنی آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کیا اور جب ارادہ کیا رکوع کا اور بعد رکوع سے سر اٹھانے کے تو رفع

الیدین نہیں کیا اور سجدوں کے درمیان میں بھی رفع الیدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابوعوانہؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام یعقوب بن اسحاق ابوعوانہ الاسفرائنیؒ و230ھ م316ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو عوانة الحافظ الثقة الكبير صاحب الصحيح المسند المخرج على صحيح مسلم وله فيه زيادات عدة ومن علماء الحديث واثباتهم وهو ثقة جليل والامام الحافظ الكبير الجوال اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 3 ص3 (2) سير اعلام النبلاء ج 11 ص256 وغيرهما (شرح السنة للبغوی ج 1 ص31 و معجم ابن عساكر ج 1 ص20 رقم 377 والاحاديث المختارة ج 8 ص48 وغيرها)

﴿حدیث نمبر 322 تا 324﴾ وعن سالم عن ابيه (عبدالله بن عمر) رضى الله عنهما قال رأيت رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذى بهما و قال بعضهم حذو منكبيه واذا اراد اذان يركع وبعد ما يرفع راسه من الركوع لا يرفعهما وقال بعضم ولا يرفع بين السجدتين والمعنى واحد)۔ قال ابو شعيب اسانيدهم صحاح على شرط البخارى و مسلم ۔ (صحيح ابى عوانه ج 1 ص423 رقم 1572 بيان رفع اليدين و فى نسخة ج 2 ص334 رقم 1251)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کیا اور جب رکوع کا ارادہ کیا اور رکوع سے سر اٹھایا تو رفع الیدین نہیں کیا اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بھی رفع الیدین نہیں کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام سعدان بن نصرؒ و شعیب بن عمروؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) سعدان بن نصر المخرمیؒ م265ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشيخ العالم المحدث الصدوق ابو عثمان الثقفى البغدادى البزاز صدوق ثقة مامون اوران سے

مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 59 (2) تذکرۃ الحفاظ ج2 ص 110 وغیرھما

(المنتقی لابن الجارود ج 1 ص 138 رقم 524 وصحیح ابی عوانہ ج 1 ص 317 رقم 1104 و شرح السنۃ للبغوی ج 3 ص 271 رقم 748 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 34 رقم 27 والاحادیث المختارۃ ج 3 ص 61 رقم 865 وغیرھا)

(2) امام شعیب بن عمرو الدمشقی" و 171ھ م 261ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ" نے ان کو المحدث المسند ابو محمد الصبغی اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 27 (2) تاریخ دمشق ج 23 ص 112 وغیرھما

(صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 42 رقم 95، والمستدرک ج 3 ص 373 رقم 5425 و شرح السنۃ للبغوی ج 11 ص 335 رقم 3001 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 377 رقم 454 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 325﴾ وعن سالم عن ابیہ (عبداللہ بن عمر) رضی اللہ عنہما قال رأیت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (جزء سعدان بن نصر ج 1 ص 40 رقم 137 طبع مکۃ المکرمۃ والریاض 1420ھ)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حافظ صدوق ہیں۔ حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 326﴾ وعن سالم عن ابیہ (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) قال رأیت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 211 رقم 2409 (باب) الی این یبلغ بیدیہ)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حافظ صدوق ہیں۔حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 327﴾ وعن سالم عن ابیه (عبدالله بن عمر)رضی الله عنهما قال رایت النبی ﷺ اذا افتتح الصلاة یرفع یدیه حتی یحاذی بهما منکبیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (السنن الطحاوی ج 1 ص195 رقم1159 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلاة)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کندھوں کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام یونس بن عبدالاعلیٰؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام یونس بن عبدالاعلی الصدفیؒ و170ھ م264ھ یہ صحیح مسلم وصحیح نسائی وصحیح ابن ماجہ وغیرھا کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو عالم الدیار المصریة الامام ابو موسی الصدفی المصری الحافظ المقری الفقیه والامام شیخ الاسلام و کان من کبار العلماء فی زمانه ثقة واتفقوا علی توثیقه و جلالة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص84 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص53

(3) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص269 وغیرھا

(صحیح مسلم ج 1 ص134 رقم 240 و صحیح النسائی ج 1 ص221 رقم 449 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص68 رقم 192 وصحیح ابن خزیمه ج 1 ص4 رقم 3 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص31 رقم 52 و سنن الطحاوی ج 1 ص14 رقم 16 و صحیح ابن حبان ج 1 ص356 رقم 143 و سنن الدارقطنی ج 1 ص78 رقم 134 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 217 رقم 384 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص123 رقم 67 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص23 رقم 12 والاحادیث المختارة ج 1 ص278 رقم 168 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 328﴾ ومن طریق ابن شهاب (عن سالم عن ابیه عبدالله بن

عمر رضی اللہ عنہما قال رأیت النبی ﷺ اذا افتتح الصلاۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (السنن الطحاوی ج 1 ص195 رقم1160 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ دونوں کندھوں کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ قال ابوشعیب اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے وہ سب ثقہ حافظ صدوق ہیں اور بالتحقیق حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 329﴾ ومن طریق ابن شھاب فذکر باسنادہ مثلہ (یعنی عن سالم عن ابیہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال رأیت النبی ﷺ اذا افتتح الصلاۃ یرفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔(السنن الطحاوی ج 1 ص195 رقم1161 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے پہلی حدیث کی مثل یعنی آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ اپنے کندھوں کے برابر کیا "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے سوائے ابن مرزوقؒ وامام بشر بن عمرؒ وامام مالک بن انسؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابراھیم بن مرزوق البصری نزیل مصرؒ م 270ھ یہ صحیح نسائی وسنن الطحاوی وغیرھما کے روای ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الحجۃ وصالح وکان ثقۃ ثبتا و ذھب بصرہ قبل موتہ ولاباس وھو ثقۃ صدوق وعنہ المصریون وصدوق البصری نزیل مصر ثقۃ من الحادیۃ عشرۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص58 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص94 وغیرھما (المنتقی لابن الجارود ج 1 ص14 رقم 2 و صحیح ابن خزیمہ ج 2 ص333 رقم 1409 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص32 رقم 55 و سنن الطحاوی ج 1 ص20 رقم 58و سنن الدار قطنی ج 1 ص383 رقم 572 والمستدرک ج 1 ص44 رقم 3و شرح السنۃ للبغوی ج 11

ص 357 رقم 3016 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 15 رقم 6 وغیرھا)

(2) امام بشر بن عمر ابو محمد الزهرانی المصری م 207ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ الثبت صدوق ثقة و کان ثقة روی له الجماعة و ابو جعفر الطحاوی و ثقة من التاسعة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 246 (2) مغانی الاخیار ج 1 ص 98

(3) تقریب ج 1 ص 163 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 6 ص 77 رقم 4692 و صحیح مسلم ج 2 ص 803 رقم 1146)

(3) امام مالک بن انس المدنیؒ و 93ھ م 179ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی روای اور ائمہ اربعہ میں سے ہیں۔ ائمہ نے ان کو الامام الحافظ فقیه الامة شیخ الاسلام ابو عبدالله المدنی الفقیه امام دار الهجرة و مالك اثبت فی کل شئی و کان مالك بن انس یسال ابا حنیفة و یاخذ بقوله سرا و کان ثقة ماموناً ثبتا ورعا فقیها عالما حجة روی له الجماعة و ابو جعفر الطحاوی و المدنی الفقیه امام دار الهجرة راس المتقنین و کبیر المثبتین اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 154 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص 3

(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص 516 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 14 رقم 24 و صحیح مسلم ج 1 ص 40 رقم 11 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 330﴾ وعن جابر قال رأیت سالم بن عبدالله حین افتتح الصلاة رفع یدیه حذو منکبیه فسألته عن ذلك فقال رأیت ابن عمر رضی الله عنهما یفعل ذلك وقال ابن عمر رضی الله عنهما رأیت رسول الله ﷺ یفعل ذلك۔ قال ابو شعیب رجاله کلهم ثقات الا جابر و حدیث صحیح لغیرهٖ۔ (السنن الطحاوی ج 1 ص 195 رقم 1162 باب رفع الیدین فی افتتاح)

"جابر سے روایت ہے فرمایا کہ میں سیدنا سالم بن عبداللہ کو دیکھا اس نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کیا میں نے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ

میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے اسی طرح فعل کیا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اسی طرح فعل کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کے تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ باقی راویوں کی توثیق وتعدیل درج ذیل ہے۔

(1) امام فھد بن سلیمان المصریؒ م 275 ھ یہ سنن الطحاوی وصحیح ابن خزیمہ وابی عوانہ وغیرھا کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو فهد بن سليمان ابو محمد الكوفي النحاس نزيل مصر وكان ثقة ثبتا و احد مشايخ ابی جعفر الطحاوی اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاريخ الاسلام للذهبي 20 ص416 (2) مغانی الاخيار للعينی ج 2 ص459 وغيرهما (صحيح ابن خزيمه ج 1 ص95 رقم 188 و صحيح ابی عوانه ج 1 ص90 رقم 277 و سنن الطحاوی ج 1 ص12 رقم 5 و سنن الدارقطنی ج 4 ص68 رقم 3105 والمستدرك ج 4 ص424 رقم 8154 و صحيح ابی نعيم ج 3 ص279 رقم 2728 والاحاديث المختارة ج 7 ص96 رقم 2509 و اتحاف المهرة ج 18 ص135 رقم 23448 وسلسلة الاحاديث الصحيحة ج 5 ص208)

(2) امام علی بن معبد ابوالحسنؒ م 218 ھ یہ صحیح النسائی وصحیح ترمذی وسنن الطحاوی وغیرھا کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الفقيه الرقی نزيل مصر من كبار الائمة و كان يذهب فی الفقه مذهب ابی حنيفة ثقة و هو من اصحاب محمد بن الحسن الشيبانی صاحب الامام ثقة والرقی نزيل مصر ثقة فقيه من كبار العاشرة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 9 ص40 (2) مغانی الاخيار للعينی ج 2 ص361
(3) تقريب لابن حجر ج 1 ص405 وغيرها
(صحيح النسائی ج 5 ص276 رقم 3082 و صحيح ترمذی ج 5 ص515 رقم 3484 و صحيح ابن خزيمه ج 1 ص143 رقم 282 و صحيح ابی عوانه ج 3 ص262 رقم 4898 وسنن الطحاوی ج 1 ص15 رقم 23 و صحيح ابن حبان ج 14 ص308 رقم 6398 والمستدرك ج 2 ص227 رقم 2835 و الاحاديث المختارة ج 1 ص484 رقم 360 وغيرها)

(3) امام عبیداللہ بن عمرو الرقی الجزریؒ د 101 ھ م 180 ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن

اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ مفتی الجزیرۃ ابو وھب الرقی و کان ثقۃ و کان ثقۃ صدوقا کثیر الحدیث روی لہ الجماعۃ وابو جعفر الطحاوی و ثقۃ فقیہ من الثامنۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ للذھبی ج 1 ص177 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 2 ص282

(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص373 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 6 ص127 و صحیح مسلم ج 1 ص 232 رقم 276)

(4) امام زید بن ابی انیسۃ الرھاویؒ م 124ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی روای ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام احد الاثبات و کان ثقۃ کثیر الحدیث فقیھا راویۃ للعلم روی لہ الجماعۃ و ابو جعفر الطحاوی و ثقۃ لہ افراد من السادسۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص105 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص353

(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص222 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 3 ص35 رقم 6 و صحیح مسلم ج 1 ص232 رقم 276 وغیرھا)

(5) امام جابر بن یزید الجعفی الکوفیؒ م 128ھ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح ترمذی و صحیح ابن ماجہ وغیرھا کے راوی ہیں۔ یہ مختلف فیہ بلکہ عند الجمہور ضعیف ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو قال کذبہ الشعبی وابی حنیفۃ وابن عینیۃ وغیرھم ووثقہ شعبۃ و وکیع جابر بن یزید ابو عبداللہ الکوفی ضعیف رافضی من الخامسۃ قرار دیا ہے۔

(1) تھذیب ج 2 ص46 (2) تقریب ج 1 ص137 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 331 تا 332﴾ وعن سالم بن عبداللہ عن ابیہ رضی عنہ عنھما ان رسول اللہ ﷺ کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ اذا افتتح التکبیر للصلاۃ۔ وقال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔ (المدونۃ الکبری ج 1 ص165 (باب) رفع الیدین فی الرکوع والاحرام)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیشک رسول اقدس ﷺ رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے تھے جب نماز کیلئے تکبیر افتتاح کہتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حافظ

صدوق ہیں۔حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 333﴾ وسالم بن عبداللہ بن عمر عن ابیہ رضی عنہ عنہما (قال) رأیت رسول اللہ ﷺ اذا استفتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یحاذی منکبیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔ (المحلی بالآثار لابن حزم ج 2 ص264 مسألۃ ورفع الیدین للتکبیر مع الاحرام فی اول الصلاۃ فرضی لاتجزی الصلاۃ)

"سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عبداللہ بن ربیعؒ وامام عمر بن عبدالملکؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبداللہ بن ربیع القرطبیؒ و330ھ م415ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ابو محمد التمیمی القرطبی و کان ثبتا صالحا دینا قانتا یعرف بابن ینوش قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 28 ص374 (2) الصلۃ لابن بشکوال ج 1 ص253 وغیرھما

(2) امام عمر بن عبدالملک القرطبیؒ م356ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو المحدث المشھور و کان لہ حظ من العربیۃ والشعر والغرب قرار دیا ہے۔

(1) جمھرۃ انساب العرب ج 1 ص418 (2) تاریخ علماء الاندلس ج 1 ص368 وغیرھا

﴿حدیث نمبر 334﴾ وعن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ الی منکبیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ جید (المعجم الاوسط للطبرانی ج 1 ص218 رقم 711)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو رفع الیدین کندھوں کی طرف کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں میں امام طبرانیؒ کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے باقی راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن علی ابو العباس الابارؒ م290ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الأبار

الحافظ الامام محدث بغداد و کان ثقة حافظا متقنا حسن المذهب و کان ازهر الناس و الحافظ المتقن الامام الربانی من علماء الأثر اور ائمہؒ نے ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص157 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص468 وغیرھما

(المستدرک ج 1 ص88 رقم 94 وصحیح ابی نعیم ج 2 ص432 رقم 1894 والاحادیث المختارۃ ج 2 ص109 رقم 483 وغیرھا)

(2) امام سلیمان بن منصور البلخیؒ م240ھ یہ صحیح النسائی وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو سلیمان بن منصور البلخي ثقة مستقیم الحدیث صدوق لاباس به اور ائمہؒ نے ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 ص279 (2) الکاشف ج 1 ص464

(3) تہذیب الکمال ج 12 ص75 وغیرھا

(صحیح النسائی ج 1 ص58 رقم 75 وغیرھا)

(3) امام مسلم بن خالد الزنجی المکیؒ و100ھ م180ھ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح ابن ماجہ وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الفقیه شیخ الحرم المشهور بالزنجی و کان فقیها عابد یصوم الدهر لیس به بأس هو حسن الحدیث لاباس به والامام فقیه مکة و ثقة و کان من فقهاء اهل الحجاز ومنه تعلم الشافعی الفقه و فقیه صدوق من الثامنة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص187 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص35

(3) تقریب ج 1 ص539 وغیرھا

(المنتقی لابن الجارود ج 1 ص159 رقم 626 و صحیح ابن خزیمہ ج 2 ص348 رقم 1400 و صحیح ابی عوانہ ج 3 ص85 رقم 4290 و سنن الطحاوی ج 1 ص1224 و صحیح ابن حبان ج 6 ص138 رقم 2376 والمستدرک ج 1 ص157 رقم 281 و شرح السنة للبغوی ج 3 ص77 رقم 604 وغیرھا)

(4) امام اسماعیل بن امیۃ المکیؒ م 139ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو هو اثبت من ایوب بن موسی والقرشی هو ثقة و کان ثقة

كثير الحديث روى له الجماعة وابو جعفر الطحاوى وثقة ثبت من السادسة اورائمہ نے ان سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام للذهبی ج 8 ص372 (2) مغانى الاخيار للعينى ج 1 ص58

(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص106 وغيرها

(صحيح البخارى ج 2 ص119 رقم 1458 وصحيح مسلم ج 1 ص51 رقم 31)

(5) امام نافع مولی ابن عمرؓ المدنی م 117 ھ یہ صحیح البخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو ابو عبدالله القرشى ثم العدوى الامام المفتى الثبت عالم المدينة العمرى واصح الاسانيد مالك عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنه ثقة نبيل ومدنى تابعى ثقة وروى له الجماعة وابو جعفر الطحاوى وثقة ثبت فقيه مشهور من الثالثة اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص95 (2) مغانى الاخيار للعينى ج 3 ص109

(3) تقریب ج 1 ص559 وغيرها

(صحيح البخارى ج 1 ص38 رقم 133 وصحيح مسلم ج 1 ص79 رقم 111)

﴿حدیث نمبر 335﴾ وعن نافع عن ابن عمر رضى الله عنهما ان رسول الله ﷺ كان يرفع يديه حذو منكبيه (يعنى فى افتتاح الصلاة) ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخارى ومسلم تغليبا ۔(مسند الامام احمد ج 10 ص93)

"سیدنا (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ (شروع نماز میں) رفع الیدین کندھوں کی برابر کرتے تھے"

﴿تحقيق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے۔ سوائے امام عبداللہ العمری کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبداللہ بن عمر بن حفص العمری المدنیؒ م 171 ھ یہ صحیح مسلم وصحیح النسائی وصحیح ابی داؤد وصحیح ترمذی وصحیح ابن ماجہ کے مختلف فیہ راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو المحدث الامام الصادق العمرى المدنى وكان عالما عاملا خيرا حسن الحديث لاباس به صويلح وكان رجلا صالحا واخو عبيدالله بن عمر ليس به باس يكتب حديثه صدوق

العمری المدنی ضعیف عابد من السابعۃ اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص 37 (2) تقریب ج 1 ص 314 وغیرھا

(صحیح مسلم و صحیح ابی داؤد ج 1 ص 61 رقم 236 و صحیح ترمذی ج 3 ص 201 رقم 854 و صحیح النسائی ج ص رقم وصحیح ابن ماجہ ج 1 ص 200 رقم 612 والمنتقی لا بن الجارود ج 1 ص 33 رقم 89 و صحیح ابن خزیمہ ج 2 ص 343 رقم 1431 و صحیح ابی عوانہ ج 3 ص 422 رقم 5559 و سنن الطحاوی ج 1 ص 334 رقم 1963 و المستدرک ج 3 ص 37 رقم 4332 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص 219 رقم 251 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 336﴾ وعن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ ﷺ کان اذا کبر رفع یدیہ حذو منکبیہ ۔ قال ابو شعیب ھذا حدیث صحیح لغیرہٖ ۔ (فوائد ابی عثمان البحیری ج 1 ص 32 رقم 32 مخطوط)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کندھوں کی برابر کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔
سوائے امام نافع المدنیؒ ۔

(1) امام ابوعثمان سعید بن محمد البحیری النیسابوری و 364ھ م 451ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو البحیری الشیخ الجلیل الثقۃ وخرج لہ الفوائد وغزا الھند والروم و شیخ کبیر ثقۃ فی الحدیث و محدث خراسان ومسندھا اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 323 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 298 وغیرھما

(معجم ابن عساکر ج 2 ص 1020 رقم 1312 و الاحادیث المختارۃ ج 6 ص 52 رقم 2027 وغیرھا)

(2) امام زاھر بن احمد السرخسیؒ و 294ھ م 389ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام العلامۃ فقیہ خراسان شیخ القرأ و المحدثی ابو علی زاھر بن احمد السرخسی وکان عندہ الموطاء الشافعی شیخ عصرہ بخراسان واحد الائمۃ وعمر

دھرا اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 431 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 176 وغیرھما

(السنن الکبری للبیھقی ج 7 ص 204 رقم 13727 و شرح السنۃ للبغوی ج 1 ص 53 رقم 25 ومعجم ابن عساکر ج 2 ص 719 رقم 893 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص 139 رقم 50 وغیرھا)

(3) امام الحسین بن سعید المطبقیؒ و 233ھ م 328ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابوعبداللہ البزار المعروف بابن المطبقی یقال انہ کان علویا و کان ثقۃ و کان صحیح الفھم والعقل والجسم و بغدادی ثقۃ قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 8 ص 665 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 29 وغیرھما

(4) امام محمد رابن الحارث ھواحمد بن عبدالرحمٰن البکریؒ یہ عندالجمہو رضعیف ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ذکرہ ابن حبان فی الثقات و کان یسرق الحدیث وھو احمد بن عبدالرحمن قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 ص 35 (2) المغنی فی الضعفا ج 1 ص 128 وغیرھما

(5) امام بقیۃ بن الولید الشامیؒ و 110ھ م 197ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ یہ مختلف فیہ عندالجمہو رثقہ ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ محدث الشام اذا روی بقیۃ عن ثقۃ فھو حجۃ و کان شیخا واسع العلم کبما ظریفا والحافظ العالم محدث حمص احد المشاھیر الاعلام و کان من اوعیۃ العلم و ثقۃ حسن الحدیث اذا حدث عن المعروفین و کان ثقۃ فی الروایۃ عن الثقات ضعیفا فی روایۃ عن غیر الثقات واستشھد بہ البخاری و فی صحیح وروی لہ سلم فی المتابعات و صدوق کثیر التدلیس عن الضعفاء اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 211 (2) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص 457

(3) تقریب ج 1 ص 126 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 143 رقم 707 و صحیح مسلم ج 2 ص 1053 رقم 1429 وصحیح ابی داؤد ج 1 ص 45 رقم 175 و صحیح ترمذی ج 4 ص 173 رقم 1635 وصحیح النسائی ج 1 ص 274 رقم 557 و صحیح ابن ماجہ ج 1 ص 35 رقم 92

والمنتقی لابن الجارود ج 1 ص 18 رقم 19 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 236 رقم 798 و فوائد التمام الرازی ج 1 ص 125 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 50 رقم 39 و شرح السنۃ ج 9 ص 355 رقم 2420 و معجم ابن عساکر ج 2 ص 1124 رقم 1462 رقم 1463 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص 408 رقم 290 و غیرھا)

(6) امام عبیداللہ بن عمر العمری المدنیؒ م 147ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الثبت و ثقۃ ثبت من الخامسۃ اوران سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 21 (2) تقریب ج 1 ص 373

(صحیح بخاری ج 1 ص 94 رقم 432 و صحیح مسلم ج 1 ص 74 رقم 111)

﴿حدیث نمبر 337﴾ وعن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ ﷺ کان یرفع یدیہ الی منکبیہ اذا کبر للفاتحۃ ۔ قال ابو شعیب ھذا حدیث صحیح لغیرہٖ ۔ (الکامل لا بن عدی ج 7 ص 109 رقم 1551)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ جب نماز کوشروع کر نے کے لئے تکبیر کہتے تو رفع الیدین کندھوں کی طرف کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ قال ابوشعیب اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے سوائے امام ابن عدیؒ وامام نافع کے۔

(1) امام زید بن عبدالعزیز الموصلیؒ یہ صحیح ابن حبان وغیرہ کے راوی ہیں۔ابو جابر الموصلی وعنہ ابن عدیؒ و ابو الشیخ و ابو بکر الاسماعیلیؒ و عبداللہ بن الحسینؒ و ابن المقریؒ وغیرھم وھو معروف ثقۃ صدوق

ان سے مروی احادیث کوصحیح قرار دیا ہے۔فانظر

(1) تاریخ الاسلام ج 23 ص 312 (2) معجم ابن بکر الاسماعیلی ج 2 ص 646 وغیرھما

(صحیح ابن حبان ج 4 ص 271 رقم 1423 و ج 8 ص 128 رقم 3339 وغیرھا)

(2) امام مسعود بن جویریۃ ابوسعید الجزریؒ م 248ھ یہ صحیح النسائی وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الموصلی ابو سعید صدوق من العاشرۃ لاباس بہ وکان نبیلا من

الرجال مستقم الحدیث ثقة اور ائمہؒ نے ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تقریب ج 1 ص528 (2) تاریخ الاسلام ج 18 ص495

(3) الثقات لابن حبان ج 9 ص191 وغیرھا

(صحیح النسائی ج 8 ص213 والاحادیث المختارۃ ج 2 ص100 و ص121)

(3) امام ابو حفص عمر بن ایوب الموصلیؒ م 189ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ابی داؤد والنسائی وابن ماجہ والطحاوی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو حفص الموصلی لیس بہ باس ثقة مامون وکان فقیھا وکان یفتی بالموصل وصنف فی الفقه من الحدیث کتبا و صدوق من التاسعة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذیب الکمال ج 21 ص278 (2) مغانی الاخیار ج 2 ص371

(3) تقریب ج 1 ص410 وغیرھا

(صحیح مسلم ج 3 ص1647 رقم 2077 و صحیح ابی داؤد ج 3 ص262 رقم 3407 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص582 رقم 1820 وسنن الطحاوی ج 1 ص86 رقم 549 وصحیح ابی نعیم ج 2 ص372 وغیرھا)

(4) امام غالب بن عبید اللہ الجزریؒ م150ھ یہ مجروح راوی ہے لیکن ان کے متابع ہیں۔ ائمہ نے ان کو الجندی العقیلی وھو ضعیف متروك الحدیث ومنکر الحدیث کہا ہے۔

(1) المعرفة والتاریخ ج 2 ص437 (2) التاریخ الکبیر للبخاری ج 7 ص101

(3) المغنی فی الضعفاء ج 2 ص505 وغیرھا

﴿حدیث نمبر 338﴾ وعن سالم عن ابن عمر رضی اللہ عنهما ان النبی ﷺ کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلاة ثم لایعود۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (الخلافیات للبیهقی ص 179 قلمی فاس مراکو و ج 2 ص386 رقم 1758 طبع مصر)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بیشک نبی اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ قال ابو شعیب اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو سعد الشعیبیؒ، امام محمد بن غالبؒ، امام احمد بن محمد البرائیؒ، امام

عبداللہ بن عون الخرازؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوسعد سعید بن محمد الشعیبیؒ اظنہ م410ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو العدل ابو سعد الکرابیسی معروف من اهل الحدیث سمع هو ابوه واولاده واشتهرو ابه و ابنه اسماعیل سمع الکثیر و هو ابو سعد سمع حوالی الخمسین والثلاث مائة و رحل فی طلبه وادرك الاسانید العالیة بالعراقین و صنف وجمع الابواب وافاد الاولاد روی عنه ابو عثمان سعید بن محمد البحیریؒ و محمد بن الحسن المقدسیؒ و ابو بکر البیهقیؒ و ابو القاسم المطهر بن بحیروؒ و اسماعیلؒ ابنه و الحاکم النیسابوریؒ وغیرهم و فی ترجمة اسماعیل المحدث بن المحدث قال ابو شعیب هو المحدث العدل والمعروف هو ثقة صدوق حسن الحدیث اور بیہقی وغیرہ نے ان سے احتجاج کیا ہے۔

(1) المنتخب من کتاب السیاق ج 1 ص247 (2) تاریخ نیسابور ج 1 ص88 (3) توضیح المشتبه لا بن ناصر ج 5 ص343، الاعتقاد للبیهقی ج 1ص159 و سنن الکبری للبیهقی ج 4 ص 364 رقم 8003 و شعب الایمان للبیهقی ج 8 ص80 رقم 552 وغیرها)

(2) امام محمد بن غالب بن الصفار ابوعبداللہ القرطبی المالکیؒ م270ھ أو 291ھ أو 295ھ أو 296ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابن الصفار مفتی الاندلس ابو عبدالله القرطبی الفقیه المالکی احد الائمة وكان حافظا للفقه و عالما بالشروط متقدما فیها والمعروف بابن الصفار اندلسی محدث قرار دیا ہے۔ قال ابو شعیب هو معروف ثقة صدوق ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص57 (2) تاریخ الاسلام ج 22 ص288 وغیرهما

(3) امام احمد بن محمد بن خالد ابوالعباس البراثی البغدادیؒ م300ھ أو 302ھ أو 303ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو البراثی الامام المقری المحدث المجود ابو العباس البغدادی ثقه مامون سمع عبدالله بن عون الخراز وغیره وعنه ابو بکر الاسماعیلی و محمد بن غالب القرطبی و غیرهما والبراثی ضابط جلیل اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص58 (2) تاریخ بغداد ج 6 ص130
(3) غایة النهایة ج 1 ص113 وغیرها

(صحیح ابی نعیم ج 2 ص 46 رقم 942 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 219 رقم 251)

(4) امام عبداللہ بن عون الخراز البغدادیؒ و 149ھ م 232ھ یہ صحیح مسلم و صحیح ابی عوانہ و صحیح النسائی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث الزاھد العابد برکة الوقت البغدادی الخراز حدث عنه مسلم فی الصحیح ثقة صالح مامون و کان من خیار عباد الله و کان من الابدال ابو محمد البغدادی ثقة عابد من العاشرة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 375 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص 467

(3) تقریب ج 1 ص 317 وغیرھا

(صحیح مسلم ج 2 ص 904 رقم 1231 و صحیح ابن حبان ج 15 ص 565 رقم 7091 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 127 رقم 146 و الاحدیث المختارة ج 4 ص 133 رقم 1344 والسنن الکبری للنسائی ج 6 ص 233 رقم 6635 والمنتقی لابن الجارود ج 1 ص 24 رقم 48 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 339﴾ عن عبدالله بن عمر رضی الله عنهما قال کنا مع رسول الله ﷺ بمکة نرفع ایدینا فی بدء الصلاة وفی داخل الصلاة عند الرکوع فلما هاجر النبی ﷺ الی المدینة ترك رفع الیدین فی داخل الصلاة عند الرکوع و ثبت علی رفع الیدین فی بدء الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح ورجاله کلهم ثقات ۔ (اخبار الفقهاء والمحدثین للقیروانی ص 214 رقم 378)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم (صحابہؓ) مکہ مکرمہ میں رسول اقدس ﷺ کے ساتھ (یعنی باجماعت نماز میں) رع الیدین ابتداء الصلاۃ اور رکوع وغیرہ (یعنی سجدوں) میں کرتے تھے۔ جب نبی اقدس ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو (ایام اخیرہ میں) رکوع (وسجود) کے وقت رفع الیدین ترک کردی چھوڑ دی اور ابتداء نماز کی رفع الیدین کبھی نہیں چھوڑی "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے کچھ راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے باقی راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔۔

(1) امام محمد بن الحارث القیروانیؒ م 361ھ اَو 371ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان

کوالحافظ ابوعبداللہ الخشنی القیروانی المغربی والحافظ الامام صاحب التوالیف ومن اھل القیروان و کان حافظا عالما و من اھل العلم والفضل فقیه محدث و جمع کتابا فی اخبار القضاۃ بالاندلس و کتابا آخر فی اخبار الفقھاء والمحدثین قراردیا ہے۔ قال ابو شعیب ھو معروف فقیه محدث ثقة صدوق صحیح الحدیث ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص138 (2) تاریخ علماء الاندلس ص 383
(3) جذوۃ المقتبس ص61 وغیرھا

(2) امام عثمان بن محمد بن احمد بن مدرک القمریؒ م 320ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کوقال الامام الجرح والتعدیل الناقد خالد بن سعد القرطبی الاندلسیؒ م 353ھ عثمان بن محمد ممن عنی بطلب العلم و درس المسائل و عقد الوثائق مع فضله و کان مفتی اھل موضعه و کان معتنیا بالعلم حافظ للمسائل۔ قال ابو شعیب اثنی علیه الائمة ھو ثقة صدوق صحیح الحدیث ہے۔

(1) اخبار الفقھاء والمحدثین ص216 (2) تاریخ علماء الاندلس ص243 وغیرھما

(3) امام عبیداللہ بن یحیٰ ابومروان اللیثی القرطبی الاندلسؒ و210ھ م298ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الفقیه الامام المعمر ابو مروان اللیثی الاندلس القرطبی مسند قرطبة روی عن والده الامام یحییٰ الموطاء و تفقه به و کان کریما عاقلا عظیم الجاہ والمال مقدما فی الشوری منفردا رئاسة البلد غیر مدافع و کان جلیلا نبیلا کبیر الشان وثقه محمد بن ابراھیم وغیرہ قراردیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص518 (2) تاریخ الاسلام ج 22 ص200 (3) اخبار الفقھاء والمحدثین ص170 وغیرھا

(4) امام عثمان بن سوادۃ بن عباد القرطبیؒ متوفی تقریبا 235ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو من اھل قرطبة کان ثقة مقبولا عند القضاۃ والحکام و کان من اھل الخیر والفضل و کان من اھل الزھد والعبادۃ و کثرۃ التلاوۃ و کانت له رحلة لقی فیھا زھیر بن عباد وغیرہ قراردیا ہے۔

(1) اخبار الفقھاء للقیروانی ص214 (2) تاریخ علماء الاندلس ص242

(5) امام حفص بن میسرۃ الصنعانیؒ م 181ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المحدث الامام الثقة لابأس به محله الصدق و كان ناسكا ربانيا و ليس به بأس ثقة صالح الحديث يكتب حديثه الصنعانی نزيل عسقلان ثقة من الثامنة اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص266 (2) مغانی الاخیار ج 1 ص239
(3) تقریب ج 1 ص174 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 2 ص131 رقم 1509 و صحیح مسلم ج 1 ص375 رقم 526)

(6) امام زید بن اسلم العدوی المدنیؒ م 136ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام ابو عبدالله العمری المدنی الفقيه و كان من العلماء الابرار والامام الحجة القدوة وروى عنه الامام ابو حنيفة و هو معدود فی مشايخه ثقة من اهل الفقه و العلم وكان عالما بتفسير القرآن وروى له الجماعة وابو جعفر الطحاوی وثقة عالم من الثالثه اور ان سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص99 (2) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص316
(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص222 وغیرھا (4) مغانی الاخیار ج 1 ص352
(صحیح البخاری ج 1 ص15 رقم 29 وصحیح مسلم ج 1 ص87 رقم 80)

﴿حدیث نمبر 340﴾ وعن نافع عن ابن عمر رضي الله عنهما عن النبی ﷺ قال ترفع الايدی فی سبع مواطن فی افتتاح الصلاة و عند البيت وعلى الصفاء و المروة وبعرفات وبالمزدلفة و عند الجمرتين ۔ قال ابو ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاری و مسلم تغليبا۔ (السنن الطحاوی ج 2 ص176 رقم 3821 باب رفع اليدين عند رؤية البيت)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رفع الیدین سات مقامات پر کیا جائے۔ (1) شروع نماز میں (2) بیت اللہ کی زیارت کے وقت (3) صفاء پر (4) مروہ پر (5) عرفات میں (6) مزدلفہ میں وقوف کے وقت (7) رمی جمار کے وقت۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام فضل بن موسیٰ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام فضل بن موسی المروزی السینانی الحنفیؒ و115ھ م192ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو السینانی الحافظ الامام الحجة ابو عبدالله احد ائمة خراسان و سینان من قری مرو هو اثبت من ابن المبارك ثقة صاحب سنة و هو الامام الحافظ الثبت ومن جملة اصحاب ابی حنیفة ثقه صدوق صالح روی له الجماعة وابو جعفر الطحاوی والمروزی ثقة ثبت من كبار التاسعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص217 (2) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص537
(3) مغانی الاخیار ج 2 ص453 (4) تقریب ج 1 ص447 وغیرها
(صحیح البخاری ج 1 ص63 رقم 274 و صحیح مسلم ج 2 ص1005 رقم 1378)

﴿حدیث نمبر 341﴾ وعن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی ﷺ مثله (یعنی قال ترفع الایدی فی سبع مواطن فی افتتاح الصلاة و عند البیت وعلی الصفا و المروة و بعرفات و بالمزدلفة و عند الجمرتین)۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (السنن الطحاوی ج 2 ص176 رقم 3822 باب ایضاً)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں پہلی حدیث کی مثل یعنی آپ ﷺ نے فرمایا رفع الیدین سات مقامات پر کیا جائے۔(1) شروع نماز میں (2) بیت اللہ کی زیارت کے وقت (3) صفا پر (4) مروہ پر (5) عرفات میں (6) مزدلفہ میں وقوف کے وقت (7) رمی جمار کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے محاربیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدالرحمٰن بن محمد بن زیاد المحاربی الکوفیؒ م195ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن

اربعہ وطحاوی کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ العالم ابو محمد ثقة صدوق والحافظ الثقة الکوفی و ثقة صدوق اذا حدث عن الثقات روی له الجماعة وابو جعفر الطحاوی ولا بأس به من التاسعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص228 (2) مغانی الاخیار ج 2 ص211

(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص349 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص31 رقم 97 وصحیح مسلم ج 3 ص1222 رقم 1588)

﴿حدیث نمبر 342﴾ عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی ﷺ قال ترفع الایدی فی سبع مواطن افتتاح الصلاۃ واستقبال البیت والصفا والمروۃ والموقفین عند الحجر ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مسند الزار بحواله کشف الاستار عن زوائد البزار للهیثمی ج 1 ص251 رقم 519 باب رفع الیدین)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ رفع الیدین سات مقامات میں کیا جائے شروع نما میں، استقبال بیت اللہ کے وقت، صفاء پر، مروہ پر، موقوفین کے وقت اور عند الحجر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حافظ صدوق ہیں بالتحقیق حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 343﴾ و عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال النبی ﷺ ترفع الایدی فی سبعة مواطن (فی افتتاح الصلاۃ واستقبال البیت والصفا والمروۃ وبعرفات ویجمع وفی المقامین وعندالجمرتین ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (صحیح ابن خزیمه ج 4 ص209 رقم 2703 باب کراهة رفع الیدین عند رؤیة البیت)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا کہ رفع الیدین سات مقامات میں کیا جائے یعنی شروع نماز میں، استقبال بیت اللہ کے وقت، صفا پر، مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں جمع ہو کر وقوف کے وقت اور رمی جمار کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حافظ صدوق ہیں بالتحقیق حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 344﴾ وعن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی ﷺ قال لا ترفع الایدی الافی سبعة مواطن فی افتتاح الصلاة واستقبال الکعبة وعلی الصفاء والمروة وبعرفات وبجمع وفی المقامین وعندالجمرتین ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (جزء رفع الیدین للبخاری ج 1 ص59 رقم 81)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رفع الیدین نہ کرو مگر سات مقامات میں یعنی شروع نماز میں، استقبال بیت اللہ کے وقت، صفاء پر، مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں جمع ہو کر وقوف کے وقت اور رمی جمار کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حافظ صدوق ہیں بالتحقیق حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 345﴾ وعن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما مرة موقوفا علیهما ومرة مرفوعاً الی النبی ﷺ (یعنی لا ترفع الایدی الافی سبع مواطن) الحدیث ۔ قال ابو شعیب علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (السنن الکبری للبیهقی ج 5 ص117 رقم 10 و نخب الافکار ج 4 ص164)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مرفوعا وموقوفا یعنی آپ ﷺ نے فرمایا کہ رفع الیدین سات مقامات میں کی جائے۔ شروع نماز میں، استقبال بیت اللہ کے وقت، صفاء پر، مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں جمع ہو کر وقوف کے وقت اور رمی جمار کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حافظ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 346﴾ عن ابن عمر رضي الله عنهما أن النبی ﷺ کان یرفع

یدیہ اذا کبر ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔
(الاغراب للنسائی ج 1 ص170 رقم 96)
"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیشک نبی اقدس ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تھے تو رفع الیدین کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے محمد بن رافع ؒ و علی بن حفص ؒ وطاؤس ؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن رافع النیسابوری ؒ م 245 یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرھما کے راوی ہیں۔
ائمہ ؒ نے ان کو الحافظ القدوۃ ابو عبداللہ القشیری النیسا بوری احد الاعلام ثقۃ مامون و عالم ثقۃ مخرج فی الصحیحین و ثقۃ عابد من الحادیۃ عشرہ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔
(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص72 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص478 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 3 ص185 رقم 2701 و صحیح مسلم ج 1 ص50 رقم 28)

(2) امام علی بن حفص المدائنی ؒ م 228 ھ یہ صحیح مسلم وصحیح النسائی وابی داؤد والترمذی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہ ؒ نے ان کو ابو الحسن البغدادی اصلہ المدائنی و کان احمد یحبہ حبا شدیدا ثقۃ لیس بہ بأس صالح الحدیث و المدائنی نزیل بغداد صدوق من التاسعۃ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔
(1) تہذیب لابن حجر ج 7 ص309 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص400 وغیرھما
(صحیح مسلم ج 1 ص10 رقم 2 و صحیح ابی داؤد ج 4 ص298 رقم 499 ، نسائی ج 8 ص37 رقم 4782، صحیح ابن حبان ج 1 ص214 رقم 30 وصحیح ابی نعیم ج 1 ص46 رقم 30 وغیرھا)

(3) امام طاؤس الیمانی ؒ م 106 ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ ؒ نے ان کو الفارسی الفقیہ القدوۃ عالم الیمن الحافظ قال سفیان الثوری کان طاؤس یتشیع و روی لہ الجماعۃ وابو جعفر الطحاوی و الیمانی ثقۃ فقیہ فاضل من الثالثہ اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔
(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص38 (2) مغانی الاخیار ج 2 ص16

(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص 281 وغیرها

(صحیح البخاری ج 1 ص 53 رقم 218 وصحیح مسلم ج 1 ص 45 رقم 22)

﴿حدیث نمبر 347﴾ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنهما مرة موقوفا علیهما ومرة مرفوعاً الی النبی ﷺ یعنی ترفع الایدی فی سبع مواطن عند افتتاح الصلاۃ و استقبال البیت و (علی) الصفاء والمروۃ والموقوفین (وبالمزدلفه) والجمرتین ۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح (معرفة السنن والاثار للبیهقی ج 7 ص 201 رقم 9804 و نصب الرایه ج 1 ص 391)

"سیدنا نافع سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مرفوعاً نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رفع الیدین سات مقامات پر کی جائے ۔شروع نماز کے وقت اور بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت اور صفا و مروہ پر اور موقوف عرفات میں اور مزدلفہ میں اور رمی جمار کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور حدیث بالتحقیق حسن صحیح ہے۔وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 348﴾ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ ﷺ ترفع الایدی فی سبع مواطن عند استفتاح الصلاۃ و استقبال البیت و الصفا والمروۃ والموقوفین والجمرتین ۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ۔ (الخلافیات للبیهقی ج 2 ص 372 ص 373 رقم 1729)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رفع الیدین سات مقامات پر کی جائے شروع نماز کرتے وقت اور استقبال بیت (بیت اللہ کو دیکھنے) کے وقت اور صفا و مروہ پر اور موقوف عرفات میں اور مزدلفہ میں اور رمی جمار کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے امام ابو زکریا یحییٰ العنبری ؒ کے ان کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوزکریا یحییٰ بن محمد بن عبداللہ العنبری النیسابوریؒ و 268ھ م 344ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو العنبری الامام الثقة المفسر المحدث الادیب العلامة المعدل و کان من المشاهیر من علماء المحدثین اور ائمہؒ نے ان سے مروی احادیث کو

صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 101 (2) الانساب للسمعانی ج 9 ص 388

(مستدرک ج 1 ص 112 رقم 152 والسنن الصغیر للبیهقی ج 4 ص 222 رقم 346)

﴿حدیث نمبر 349﴾ عن سالم عن ابیه (عبدالله بن عمر) رضی الله عنهما ان النبی ﷺ کان اذا قام فی (افتتاح) الصلاة) رفع یدیه ۔ قال ابو شعیب اسناده جید (تاریخ دمشق ج 54 ص 62 رقم 6596)

"سیدنا سالم سے روایت ہے وہ اپنے والد سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک نبی اقدس ﷺ جب شروع نماز میں کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق درج ذیل ہے سوائے ابن عساکرؒ وزھریؒ وسالمؒ کے۔

(1) امام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراھیم المصری و434ھ م525ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المعدل الشاهد مسند الدیار المصریة و شیخ الاسکندریه و الشیخ العالم المعمر الثقة مسند الاسکندریة قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 36 ص 134 (2) سیر اعلام النبلاء ج 14 ص 399

(2) امام ابوالحسن علی بن عبیداللہ بن محمد الحمد انی المصریؒ م 445ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المحدث الامام الرحال الصوفی صاحب السداسیات و آخر من حدث عنه ابو عبدالله قرار دیا ہے۔فهو حسن الحدیث ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 269 (2) تاریخ الاسلام ج 30 ص 115

(3) امام محمد بن عبداللہ النهر دیریؒ ائمہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے حدث عن محمد بن المعافی الصیداوی وروی عنه ابو الحسن علی بن محمد الحافظ ولم یذکره جرحا وتعدیلا فهو مقبول الحدیث ہے۔

(1) تاریخ دمشق ج 54 ص 64 (2) مختصر تاریخ دمشق ج 22 ص 341

(4) امام محمد بن المعافی ابوعبداللہ الصیداویؒ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو صدوق و ابن المعافی غیر مختلفین فی امره فی الثقة وقال الدارقطنی ماعلمت الاخیرا و کان

ثقة عالما قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ دمشق ج 56 ص 12 (2) تاریخ اسلام ج 23 ص 335

(5) امام ابوعبداللہ محمد بن صدقۃ الحمصی المکتب" یہ صحیح نسائی وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہ" نے ان کو صدوق لابأس به و کان معلما من الحادیة عشر ۃ اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تہذیب لابن حجر ج 9 ص 231 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 484

(صحیح نسائی ج 3 ص 227 رقم 1668 و صحیح ابن حبان ج 6 ص 109 رقم 2340)

(6) امام محمد بن حمیر الحمصی" م 200ھ یہ صحیح بخاری وصحیح نسائی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہ" نے ان کو المحدث العالم شیخ حمصی ثقة لیس به بأس و صدوق من التاسعة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص 20 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 475

(صحیح البخاری ج 5 ص 65 رقم 3919 و صحیح النسائی ج 6 ص 26 رقم 3140 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 152 رقم 446 و مختصر الاحکام للطوسی ج 3 ص 126 رقم 403 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص 132 رقم 396 و السنن الطحاوی ج 1 ص 383 رقم 2257 و صحیح ابن حبان ج 4 ص 323 رقم 1463 سنن الکبری للبیهقی ج 3 ص 575 رقم 6731 و الاحادیث المختارة ج 1 ص 234 رقم 129)

(7) امام ابراھیم بن ابی عبلة الشامی المقدسی" و 61ھ م 152ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرھما کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ" نے کو الامام القدوة شیخ فلسطین من بقایا التابعین له فضل و جلالة و ثقة غیر واحد و ثقة من الخامسة اوران سے مروی احادیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 323 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 92

(صحیح البخاری ج 5 ص 65 رقم 3919 و صحیح مسلم ج 2 ص 1027 رقم 1406)

حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما لفظ ثم لا یعود درج ذیل کتب میں ہے

(1) شرح سنن ابن ماجه للحافظ المغلطائی ج 1 ص 1472 باب رفع الیدین اذا رکع

(2) شرح ابی داؤد للحافظ العینی" ج 3 ص 298 باب فی رفع الیدین

(3) نیل الاوطار للشوکانی ج 2 ص 210 باب رفع الیدین و بیان صفة و مواضعه

(4) مرعاة المفاتیح للمبارکفوری ج 3 ص 22 الفصل الاول

(5) نصب الرایۃ للحافظ الزیلعی ج 1 ص404 باب صفۃ الصلوٰۃ

(6) البدر المنیر للحافظ ابن الملقن ج 1 ص482 الحدیث التاسع

(7) التلخیص الحبیر للحافظ ابن حجر ج 3 ص546 باب صفۃ الصلاۃ

(8) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ للالبانی ج 2 ص346 رقم 943

(9) الفقہ الاسلامی و ادلتہ ج 2 ص60 رفع الیدین فی غیر تکبیرۃ الاحرا)

(10) المنار المنیف فی الصحیح و الضعیف للحافظ ابن القیم ج 1 ص138 فصل 47

(11) الاسرار المرفوعۃ للحافظ علی القاری ج 1ص494

﴿حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما لفظ حتی یحاذی منکبیہ و کبر للفاتحۃ درج ذیل کتب میں ہے﴾

(12) تحفۃ الاشراف للحافظ المزی ج 5 ص369 سفیان بن عیینۃ الھلالی رقم 6816

(13) الدرایۃ علی الھدایۃ للحافظ ابن حجر ج 1 ص127 تحت رقم 141 باب صفۃ الصلاۃ

(14) مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر للفقیہ شیخ زادہ ج 1 ص92 فصل صفۃ الشروع فی الصلاۃ

(15) حاشیۃ الطحاوی للشیخ احمد الطحاوی ج 1 ص256 فصل فی بیان سننھا

﴿حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما لفظ رفع یدیہ الی منکبیہ درج ذیل کتب میں ہے﴾

(16) بحر الرائق شرح کنز الرقائق للفقیہ ابن نجیم ج 1 ص322 آداب الصلاۃ

(17) الحاوی الکبیر فی فقہ مذھب الامام الشافعی للفقیہ الماوردی ج 2 ص99 مسألۃ

﴿حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما لفظ حذو منکبیہ درج ذیل کتب میں ہے﴾

(18) صحیح مسلم ج 1 ص292 رقم 390 باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین

(19) معجم ابن الاعرابی ج 2 ص582 رقم 1116 باب ی حکماً

(20) سنن الدارقطنی ج 2 ص40 رقم 1114 باب ذکر التکبیر و رفع الیدین عند الافتتاح

(21) شرح البخاری لابن بطال ج 2 ص356 باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاول

(22) الاستذکار لابن عبدالبر ج 1 ص412 باب افتتاح الصلاۃ

(23) التمھید لابن عبدالبر ج 9 ص229 الحدیث الرابع و العشرون

(24) احکام الاحکام شرح عمدۃ الاحکام لابن دقیق العید ج 1 ص237

(25) فتح الباری للحافظ ابن رجب ج 6 ص325 باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولیٰ

(26) طرح التثریب للعراقی ج 2 ص256 فائدة هل یقارن الرفع التکبیر فی الصلاة
(27) شرح الزرقانی علی الموطا للامام الزرقانی ج 1 ص299
(28) سبل للامیر الیمانی ج 1 ص 244 (باب) رفع الیدین فی اول الصلاة
(29) الالمام باحادیث الاحکام للحافظ ابن دقیق العید ج 1 ص157 رقم 247 باب صفة الصلاة
(30) البدر المنیر للحافظ ابن الملقن ج 3 ص359 الحدیث السابع۔
(31) خلاصة البدر المنیر للحافظ ابن الملقن ج 1 ص113 باب کیفیة الصلاة
(32) تخریج احادیث الاحیاء للحافظ العراقی ج 1 ص181
(33) اتحاف المهرة للحافظ ابن حجر ج 9 ص 121 رقم 10650
(34) اطراف المسند المعتلی للحافظ ابن حجر ج 3 ص519 رقم 4687
(35) التلخیص الحبیر للحافظ ابن حجر ج 1 ص540
(36) العلل الحدیث للحافظ الدار قطنی ج 13 ص13 رقم 2902
(37) ذخیرة الحفاظ للحافظ ابن القیسرانی ج 2 ص836
(38) بدائع الصنائع للحافظ ابی بکر الکاسانی ج 1 ص199
(39) البحر الرائق للحافظ الفقیه ابن نجیم ج 1 ص322 آداب الصلاة
(40) البیان و التحصیل للحافظ ابن رشد ج 1 ص413 مسألة احرم بالصلاة
(41) بدایة المجتهد للحافظ ابن رشد ج 1 ص142 الفصل الثانی الافعال التی
(42) فتح العزیز بشرح الوجیز للحافظ الغزالی ج 3 ص269
(43) المجموع شرح المهذب للحافظ النووی ج 3 ص308 مسائل تتعلق بالتکبیر
(44) کفایة الاخیار فی حل غایة الاختصار للحافظ ابی بکر الحسینی ج 1 ص113 باب هیئات الصلاة
(45) اسنی المطالب فی شرح روض الطالب للحافظ ذکریا الانصاری 1 ص145
(46) الاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع للحافظ الشربینی ج 1 ص132 فصل فی ارکان الصلاة
(47) غایة البیان شرح زبد ابن رسلان للحافظ محمد الرملی ج 1 ص94 المقدمة۔
(48) نهایة المحتاج الی شرح المنهاج للحافظ محمد الرملی ج 1 ص463 الثامن من ارکان الحج
(49) حاشیة الجمل علی شرح المنهج للعلامة الجمل ج 1 ص338 باب صفة الصلاة
(50) حاشیة البجیرمی علی الخطیب للشیخ سلیمان لبجیرمی ج 2 ص17 فصل فی ارکان الصلاة
(51) اعانة الطالبین علی حل الفاظ فتح المعین للعلامة ابی بکر الدسیاطی ج 1 ص157 باب الصلاة
(52) الروض المربع للحافظ البهوتی ج 1 ص87 باب صفة الصلاة
(53) کشاف القناع عن متن الاقناع للحافظ البهوتی ج 1 ص333 باب صفة الصلاة

حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما لفظ ترفع الایدی ولا ترفع الایدی

درج ذیل کتب میں ہے

(54) شرح ابی داؤد للحافظ العینی ج 3 ص300 باب فع رفع الیدین

(55) مرعاة المفاتح ج 9 ص103 الفصل الثانی

(56) نصب الرایة للحافظ الزیلعی ج 1 ص390 باب صفة الصلاة

(57) البدر المنیر للحافظ ابن الملقن ج 3 ص483

(58) کشف الاستار للحافظ الهیثمی ج 1 ص251 باب رفع الیدین

(59) مجمع الزوائد للحافظ الهیثمی ج 2 ص103 رقم 2595 باب التکبیر

(60) اتحاف المهرة للحافظ ابن حجر ج 8 ص77 رقم 8944

(61) الدرایة للحافظ ابن حجر ج 1 ص149 رقم 180

(62) المبسوط للحافظ السرخی ج 2 ص60 ، ص65 ج 4 ص69

(63) بدائع الصنائع للحافظ الفقیه الکاسانی ج 1 ص199

(64) الهدایة فی شرح بدایة المبتدی ج 1 ص85

(65) المحیط البرهانی للحافظ الفقیه محمود البخاریؒ ج 1 ص359

(66) الاختیار لتعلیل المختار للحافظ الفقیه عبدالله بن محمود ج 1 ص49

(67) تبین الحقائق شرح کنز الدقائق للحافظ الزیلعی ج 1 ص120 فصل الشروع فی الصلاة

(68) العنایة شرح الهدایة للحافظ الفقیه البابرتی ج 1 ص39 باب صفة الصلاة ج 2 ص498

(69) البنایة شرح الهدایة للحافظ المحدث العینی ج 2 ص253

(70) البیان فی مذهب الامام الشافعی للحافظ الفقیه العمرانی ج 4 ص270

(71) اسنی المطالب فی شرح روضی الطالب للحافظ الزکریا ج 1 ص487

(72) مغنی المحتاج للحافظ محمد الشربینی ج 2 ص261

(73) المغنی لابن قدامة للحافظ ابن قدامة ج 3 ص336 مسألة استحباب دخول المحرم

(74) العدة شرح العمدة للحافظ ابو محمد المقدسی ج 1 ص200 باب دخول مکة

(75) الشرح الکبیر علی متن المقنع للحافظ ابو الفرج المقدسی ج 3 ص381

(76) مختصر اختلاف العلماء لابی جعفر الطحاوی ج 2 ص131

(77) مختصر خلافیات البیهقی لاحمد بن فرح ج 2 ص82

(78) المنار المنیف للحافظ ابن القیم ج 1 ص138

(79) السیرة النبویه للحافظ ابن کثیر ج 4 ص302 باب دخوله النبی صلی الله علیه وسلم

(80) البدایة والنهایة للحافظ ابن کثیر ج 5 ص170 باب دخول النبی صلی الله علیه وسلم

(81) ریاض الافهام فی شرح عم دة الاحکام للحافظ ابی حفص المالکی ج 2 ص189

(82) نخب الافکار فی تنقیح مبانی الاخبار للحافظ للعینی ج 4 ص162 باب التکبیر للرکوع

(83) شرح ابن ماجۃ للمغلطائی ج 1 ص1471 باب رفع الیدین اذا رکع واذا رافع

(84) المسند الفردوس للدیلمی ج 5 ص536 رقم 9010 باب الیاء

(85) التنبیہ علی مشکلات الھدایۃ للحافظ الفقیہ علی ابن ابی العز ج 2 ص567 باب صفۃ الصلاۃ

(86) الجوھر النیرۃ للحافظ الفقیہ ابی بکر الزبیدی ج 1 ص54 باب صفۃ الصلاۃ

(87) النھر الفائق شرح کنز الدقائق للحافظ الفقیہ عمر بن ابراھیم ج 1 ص219 فرع

(88) شرح التلقین للحافظ محمد بن علی المالکی ج 1 ص550

(89) الاشراف علی مذاھب العلماء للحافظ ابن المنذر ج 3 ص269 باب رفع الیدین عند رؤیۃ البیت

﴿نقشہ حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا محمد عربی امام اعظم فی الانبیاء وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

سیدنا سالمؒ — سیدنا نافعؒ — سیدنا زید بن اسلمؒ

سیدنا زھریؒ — سیدنا ابن ابی لیلیٰؒ — سیدنا اسماعیل بن امیہؒ — سیدنا حفص بن میسرہؒ

سیدنا مالک المدنیؒ — سیدنا وکیع بن الجراح — ابن عیینہ — مسلم بن خالد الزنجی — والمحاربی — سیدنا عثمان بن سوادۃ بن عبادؒ

سیدنا عبداللہ بن عونؒ — ابوکریبؒ — الحمانیؒ — سعد ابن نصرؒ — شعیب بن عمروؒ — عبداللہ الکرخیؒ — عبیداللہ بن یحییٰ اللیثی — الحمیدیؒ

احمد بن محمد البراثیؒ — ابوبکر البزارؒ — بشر بن موسیٰؒ — ابوعوانہؒ — عثمان بن محمد الفقیریؒ — محمد بن سلیمانؒ

جدول حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

کتاب		کتاب	
(1) مسند الحمیدی	8 7 4 3 1	(2) صحیح ابی عوانہ	8 7 4 3 1
(3) خلافیات بیہقی	2 1	(4) مصنف ابن ابی شیبہ	2 1
(5) سنن الطحاوی	1	(6) جزء سعدان بن نصر	1
(7) المدونۃ الکبری	1	(8) معجم الاوسط للطبرانی	1
(9) مسند الامام احمد	1	(9) مسند الامام احمد	1
(11) الکامل لابن عدی	1	(12) اخبار الفقہاء للقیروانی	4321
(13) مسند البزار بحوالہ کشف	2 1	(14) سنن الکبری للبیہقی	1
(15) معرفۃ السنن للبیہقی	1	(16) خلافیات بیہقی	1
(17) الاغراب للنسائی	1	(18) تاریخ دمشق	1
(19) صحیح ابن خزیمہ	1	(20) جزء رفع الیدین للبخاری	2 1

درج ذیل آئمہ نے حدیث عبداللہ بن عمرؓ کو صحیح کہا ہے

(1) امام ابن القاسمؒ م 191ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (المدونۃ الکبری)

(2) امام سحنون بن سعیدؒ م 191ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (المدونۃ الکبری)

(3) امام ابن ابی شیبہؒ م 235ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (مصنف ابن ابی شیبہ)

(4) امام طحاویؒ م 321ھ وقال صحیح (سنن الطحاوی)

(5) امام ابو عوانہؒ م 316ھ وقال صحیح (صحیح ابی عوانہ)

(6) امام ابن حزمؒ م 456ھ وقال صحیح (المحلی)

(7) امام ذہبیؒ م 748ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (تذکرۃ الحفاظ)

(8) امام نوویؒ م 676ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (شرح مسلم)

(9) امام ابو الفضل العراقیؒ م 806ھ وقال صحیح بروایۃ (طرح التثریب)

(10) امام ابن حجر عسقلانیؒ م 852ھ وقال صحیح بروایۃ لابی عوانہ (طرح التثریب)

(11) امام محمود العینیؒ م 855ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (عمدۃ القاری)

(12) امام ابو بکر السیوطیؒ م 911ھ وقال (تدریب الراوی)

(13) امام محمد البکریؒ م 1057ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (دلیل الفالحین)

(14) امام ابن الملقنؒ م 804ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (البدر المنیر)

(15) امام احمد البوصیریؒ م 840ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (مصباح الزجاجہ)

(16) امام محمد السخاویؒ م 902 وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (مفتاح الھیثم)

(17) امام عثمان ابن الصلاحؒ م 902ھ وقال صحیح بروایۃابی عوانہ (صیانۃ صحیح مسلم)

(18) امام محمد الزرکشیؒ م 794ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (النکت علی ابن الصلاح)

(19) امام ابو اسحاق الابنوسیؒ م 802ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (الشذا الضیاح)

(20) امام محمد الامیر الیمانیؒ م 1182ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (توضیح الافکار)

(21) امام ابن کثیر الدمشقیؒ م 774ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (الباعث الحثیث)

(22) امام عبدالحی ابن العمادؒ م 1089ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (شذرات الذھب)

(23) امام مغلطائی م 762ھ وقال لاباس بسندہ وصحیح بروایۃ ابی عوانہ (شرح ابن ماجہ)

(24) امام طاھر الجزائریؒ م 1338ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (توجیھہ النظر)

(25) امام علی بن ابی الکرم الجزریؒ م 630ھ وقال صحیح بروایۃ ابی عوانہ (الکامل فی التاریخ)

(26) امام محمد بن خسرؒ م 885ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (درر الاحکام)

(27) امام ابو موسی المدینیؒ م 581ھ وقال صحیح بروایۃ احمد (خصائص المسند للمدینی)

(28) امام ابو بکر الکاسانیؒ م 587ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (بدائع الصنائع)

(29) امام ابو طاھر السلفیؒ م 57ھ وقال صحیح بروایۃ ابی داؤد (زھر الربی)

(30) امام ابو الحسون القدوریؒ م 437ھ وقال صحیح بروایۃ ابی داؤد (زھر الربی)

(31) امام محمد ھاشم السندھیؒ م 1174 وقال صحیح (المواھب اللطیفہ)

(32) امام سید محمد انور شاہ الکشمیریؒ م 1350ھ وقال صحیح (نیل الفرقدین)

(33) امام سید محمد یوسف البنوریؒ م 1394ھ وقال صحیح (معارف السنن)

(34) امام ظفر احمد العثمانیؒ م 1394ھ وقال فالحدیث حسن (اعلاء السنن)

(35) امام الحقق ثقۃ محمد امین الاوکارویؒ م 1420ھ وقال اسنادہ غایۃ الصحۃ (تجلیات صفدر)

(36) امام ابو محمد الزیلعیؒ 762ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (نصب الرایہ)

(37) امام علی القاریؒ م 1014ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (الاسرار المرفوعہ)

(38) امام ابن الھمامؒ م 861ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (فتح القدیر)

(39) امام محمد البابرتیؒ م 786ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (العنایہ)

(40) امام ابن قدامۃ م 620ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (المغنی)

(41) امام ابو محمد المقدسیؒ م 624ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (العدۃ)

(42) امام عبدالرحمن المقدسیؒ م 612ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (الشرح الکبیر)

﴿حدیث نمبر 350﴾ وعن مقسم عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی ﷺ ترفع الایدی فی سبع مواطن فی افتتاح الصلاة وعندالبیت والصفا والمروه وبعرفات وبالمزدلفه وعندالجمرتین۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (السنن الطحاوی ج 2 ص176 رقم 3821 باب رفع الیدین عند رؤیة البیت)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ نے فرمایا رفع الیدین سات مقامات میں کی جائے۔ شروع نماز میں، بیت اللہ کی زیارت کے وقت، صفا پر، مروہ پر، عرفات میں، مزدلفہ میں اور رمی جمار کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حافظ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 351﴾ عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی ﷺ قال لا ترفع الایدی الافی سبع مواطن حین یفتتح الصلاة وحین یدخل المسجد الحرام فینظر الی البیت یقوم علی الصفا وحین یقوم علی المروة وحین یقف مع الناس عشیة عرفة وبجمع والمقامین حین یرمی الجمرة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح وروایة ثقات۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 11 ص385 رقم 13072)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ نے فرمایا رفع الیدین نہ کرو مگر سات مقامات میں (1) جس وقت نماز شروع کرو (2) جس وقت مسجد الحرام میں داخل ہو کر بیت اللہ کی طرف دیکھو (3) جس وقت صفا پر کھڑے ہو (4) جس وقت مروہ پر کھڑے ہوں (5) جس وقت عرفات میں لوگوں کے ساتھ (6) مزدلفہ میں جمع ہو کر (7) اور جس وقت رمی جمار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن عثمان بن ابی شیبہؒ، امام محمد بن عمرانؒ، امام عمران بن ابی لیلیٰؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن عثمان بن ابی شیبة الکوفیؒ م 297ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو

الحافظ البارع محدث الکوفة ابو جعفر العبسی الکوفی ثقة لم ارله حدیثا منکرا ونسمع شیوخ اهل الحدیث و الامام الحافظ المسند و جمع و صنف و کان من اوعیة العلم و لا بأس به اوران سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 17 (2) سیر اعلام النبلاء ج 14 ص 21 وغیرهما

(صحیح ابی عوانه ج 4 ص 37 رقم 5947 والمستدرک ج 1 ص 93 رقم 117 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 40 رقم 11 والسنن الکبری للبیهقی ج 4 ص 46 رقم 6896 والکفایه فی علم الروایة ج 1 ص 137 والاحادیث المختارة ج 2 ص 27 رقم 406 وغیرها)

(2) امام محمد بن عمران بن ابی لیلی الانصاری الکوفیؒ م 228ھ یہ ادب المفرد للبخاری و صحیح ترمذی وغیرہما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو عبدالرحمن الکوفی و کان من خیار الناس و کوفی صدوق والکوفی ثقة و صدوق من العاشرة اوران سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذیب الکمال ج 26 ص 229 (2) تقریب ج 1 ص 500 وغیرها

(سنن الطحاوی ج 1 ص 160 رقم 962 والمستدرک ج 3 ص 364 رقم 5405 وتلخیص المستدرک ج 3 ص 364 رقم 5405)

(3) امام عمران بن ابی لیلی الانصاری الکوفیؒ یہ صحیح ترمذی و صحیح ابن ماجہ و سنن الطحاوی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو عمران بن محمد والد محمد بن عمران الأنصاری الکوفی وذکره ابن حبان فی الثقات و مقبول من الثامنة ۔ قال ابو شعیب هو ثقه صدوق اوران سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذیب الکمال ج 22 ص 349 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 430 وغیرها

(صحیح ابن ماجه ج 2 ص 1032 رقم 3091 وسنن الطحاوی ج 1 ص 160 رقم 962)

﴿حدیث نمبر 352﴾ عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی ﷺ انه قال ترفع الایدی فی (بدء) الصلاة واذا ری البیت وعلی الصفا و المروة وعیشیة عرفة وبجمع و عند الجمرتین وعلی المیت ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔(مسند الشافعی ج 1 ص 125 ومن کتاب المناسك)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں

کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شروع نماز میں رفع الیدین کرو اور جب بیت اللہ کو دیکھو اور صفا اور مروہ پر اور عرفہ میں اور مزدلفہ میں جمع کے وقت اور رمی اجمار کے وقت اور میت پر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کے تعدیل و توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن ادریس الشافعیؒ، امام سعید بن سالمؒ وابن جریجؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن ادریس الشافعیؒ و 150ھ م 204ھ یہ صحیح البخاری معلقا و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشافعی الامام العلم حبر الامة ابو عبدالله المکی ثم المصری ناصر الحدیث و ثقة لیس به بأس صدوق و کان حافظ للحدیث بصیرا بعلله و الامام عالم العصر فقیه الملةحبب الیه الفقه فساد اهل زمانه و صنف التصانیف و دون العلم اور ان سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص265 (2) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص236 وغیرهما

(صحیح ابی داؤد ج 2 ص263 رقم 2206 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص149 رقم 434 و صحیح ابن خزیمه ج 2 ص90 رقم 980 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص293 رقم 1033 و سنن الطحاوی ج 1 ص99 رقم 624 وغیرها)

(2) امام ابو عثمان سعید بن سالم المکیؒ م 199ھ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح نسائی وغیرهما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث ابو عثمان المکی لیس به بأس محله الصدق حسن الحدیث صدوق لابأس به معتدل الحدیث و روی له ابو دائو و ابو جعفر الطحاوی و صدوق و کان فقیها من کبار التاسعة اور ان سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص75 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص389

(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص236 وغیرها

(صحیح ابی داؤد ج 3 ص212 رقم 3206 و صحیح النسائی ج 6 ص232 رقم 3605 و صحیح ابن خزیمه ج 3 ص292 رقم 2100 و صحیح ابی عوانه ج 2 ص322 رقم 3294 و سنن الطحاوی ج 1 ص66 رقم 388 والمستدرک للحاکم ج 2ص55 رقم 2304 و شرح السنة ج 7 ص116 رقم 1907 وغیرها)

(3) امام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج المکیؒ و71ھ م151ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام العلامة الحافظ شيخ الحرم المكى صاحب التصانيف واول من دون العلم بمكة وكان من بحور العلم وكان من اوعية العلم قلت (اى الذهبى) الرجل فى نفسه ثقة حافظ لكنه يدلس بلفظ عن وثقة فقيه فاضل من السادسة و ذكره ابو جعفر الطوسى من رجال العامة يعنى من الشيعة اوران سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 6 ص325 (2) مغانى الاخيار للعينى ج 2 ص250
(3) تقريب لابن حجر ج 1 ص363 (4) رجال كشى ص 390 وغيرها
(صحيح البخارى ج 1 ص67 رقم 296 و صحيح مسلم ج 1 ص50 رقم 28)

﴿حدیث نمبر 353﴾ عن ابن عباس رضى الله عنهما يحدث عن النبى ﷺ انه قال ترفع الايدى فى سبع مواطن فى بدء الصلاة واذارأيت البيت وعلى الصفا و المروة وعشية عرفة وبجمع و عند الجمرتين وعلى الميت ـ قال ابو شعيب اسناده صحيح ورواته ثقات۔ (اخبار مكة للازرقى ج 1 ص279 باب مايقال عند النظر الى الكعبة)

" سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں وہ نبی اقدس ﷺ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شروع نماز میں رفع الیدین کرو اور جب بیت اللہ کو دیکھو اور صفا اور مروہ پر اور عرفہ میں اور مزدلفہ میں جمع کے وقت اور رمی اجمار کے وقت اور میت پر "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن عبداللہؒ وامام احمد بن محمد الازرقیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن عبداللہ بن احمد ابوالولید الازرقی المکیؒ م250ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الازرقى المكى الشافعى الشيخ الحافظ المحدث صاحب تاريخ مكة المشهور ـ الازرقى وقد حسن فى تصنيف ذلك الكتاب غاية الاحسان قرار دیا ہے۔

(1) ديوان الاسلام ج 1 ص108 (2) الانساب ج 1 ص 184 وغيرهما

(2) امام احمد بن محمد الازرقی المکیؒ م 222ھ یہ صحیح بخاری وسنن الطحاوی وصحیح ابی عوانہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو احمد بن محمد بن الوليد الازرقى ثقة كثير الحديث وهو

ثقة حدابی الولید الازرقی و کان احد اوصاء الشافعی وثقة من العاشرة اوران سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تہذیب لابن حجر ج 1 ص79 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص84 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص42 رقم 155 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص125 رق 371 و شرح النسۃ للبغوی ج 8 ص264 وسنن الطحاوی ج 1 ص124 رقم 755 و المستدرک ج 1 ص157 رقم 281 وصحیح ابی نعیم ج 3 ص352 رقم 3910 و شرح السنۃ للبغوی ج 8 ص264 رقم 2185 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 354﴾ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما ترفع الایدی فی سبعۃ مواطن فی افتتاح الصلاۃ و عند البیت وعلی الصفا والمروۃ و بعرفات و بالمزدلفۃ وعندالجمرتین قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔

(صحیح ابی خزیمہ ج 4 ص209 رقم 2703)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ نبی اقدس ﷺ نے فرمایا رفع الیدین ساتھ مقامات میں کیا جائے۔یعنی شروع نماز میں واستقبال بیت اللہ کے وقت اور صفا پر اور مروہ پر اور عرفات میں اور مزدلفہ میں اور رمی اجمار کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے وہ سب ثقہ حافظ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 355﴾ عن ابن عباس رضی اللہ عنھما عن النبی ﷺ قال ترفع الایدی فی سبع مواطن افتتاح الصلاۃ واستقبال البیت وعلی الصفا و المروۃ والموقفین وعند الحجر) قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔(مسند البزار بحوالہ کشف الاستار ج 1 ص251 رقم 519)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رفع الیدین ساتھ مقامات میں کیا جائے۔ شروع نماز میں اور استقبال بیت اللہ کے وقت اور صفا پر اور مروہ پر اور موقفین میں اور عندالحجر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے وہ

سب ثقہ حافظ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 356 تا 357﴾ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی ﷺ انہ قال ترفع الایدی فی (بدء) الصلاۃ اذا رأی البیت البیت وعلی الصفا و المروۃ و عشیۃ عرفۃ و بجمع عندالجمرتین و علی المیت ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح و رواتہ ثقات۔(السنن الکبری للبیہقی ج 5 ص 117 رقم 9210 باب رفع الیدین اذا رأی البیت)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا رفع الیدین (سات مقامات میں کیا جائے) شروع نماز میں اور جب بیت اللہ کو دیکھو اور صفا پر اور مروہ پر اور عرفہ میں اور جمع مزدلفہ میں اور رمی جمار کے وقت اور میت پر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام ابوبکر بن الحسن القاضیؒ، امام محمد بن یعقوبؒ الاصم، امام ربیع بن سلیمانؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوبکر احمد بن الحسن القاضی النیسابوریؒ و 325ھ م 421ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحیری الامام العالم المحدث مسند خراسان قاضی القضاۃ النیسا بوری الشافعی وھو ثقۃ فی الحدیث و کان بصیرا بالمذھب فقیہ النفس بفھم الکلام اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 17 ص 356 (2) تاریخ الاسلام ج 29 ص 27 وغیرھما (شرح السنۃ للبغوی ج 1 ص 56 رقم 27 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 21 رقم 11 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص 340 رقم 233 وغیرھا)

(2) امام محمد بن یعقوب الاصم النیسابوریؒ و 247ھ م 346ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الأصم الامام المفید الثقۃ محدث المشرق و کان محدث عصرہ بلا مدافعۃ و کان حسن الخلق سخی النفس فانہ ثقۃ صدوق والامام المحدث مسند العصر رحلۃ الوقت اوران سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 52 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 54 وغیرھما

(المستدرک للحاکم ج 1 ص706 رقم 1926 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص384 رقم 761 و شرح السنۃ للبغوی ج 1 ص199/198 رقم 99 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص43 رقم 37 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص340 رقم 233 رقم 1719 وغیرھا)

(3) امام ربیع بن سلیمان المرادی المصریؒ و174ھ م280ھ یہ صحیح ابی داؤد وصحیح النسائی و ترمذی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام محدث الدیار المصریۃ ابو محمد المؤذن صاحب الشافعی و ناقل علمہ ثقۃ والامام المحدث الفقیہ الکبیر بقیۃ الاعلام و کان من کبار العلماء اوران سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص124 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص589 وغیرھما

(صحیح ابی داؤد ج 2 ص109 رقم 1599 و صحیح النسائی ج 4 ص128 رقم 2101 وصحیح ابن ماجہ ج 1 ص149 رقم 434 والمنتقی لابن الجارود ج 1 ص21 رقم 33 و صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص28 رقم 30 وصحیح ابی عوانہ ج 1 ص44 رقم 102 و سنن الطحاوی ج 1ص15 رقم 20 و صحیح ابن حبان ج 1 ص456 رقم 222 وسنن الدار قطنی ج 2 ص83 رقم 1187 و المستدرک ج 1 ص44 رقم 4 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص103 رقم 1091 و شرح السنۃ للبغوی ج 1 ص199 رقم 99 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص158 رقم 68 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 358 تا 359﴾ وعن ابن عباس رضی اللہ عنھما عن النبی ﷺ انہ قال ترفع الایدی فی (بدء) الصلاۃ اذا رأی البیت البیت وعلی الصفا و المروۃ و عشیۃ عرفۃ وبجمع وعندالجمرتین و علی المیت ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح ورواتہ ثقات۔ (معرفۃ السنن والآثار للبیھقی ج 7 ص201 رقم 9800 القول عندروایۃ البیت)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا رفع الیدین شروع نماز میں کی جائے اور جب بیت اللہ کو دیکھو اور صفا پر اور مروہ پر اور عرفہ میں اور جمع مزدلفہ میں اور رمی جمار کے وقت اور میت پر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابوزکریا یحییٰ بن ابراھیمؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوزکریا یحییٰ بن ابراھیم المزکی النیسابوریؒ و333ھ م414ھ یہ مشہور امام

ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ الامام الصدوق القدوۃ الصالح شیخ الترکیۃ ببلدہ أملی مدۃ علی ورع واتقان و کان شیخا ثقۃ نبیلا خیر ازاھدا ورعا متقنا و کان بصیر ابمذھب الشافعی ومسند نیسا بور صاحب الاملی قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص69 (2) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص173 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 360 تا 362﴾ و عن ابن عباس رضی اللہ عنھما عن النبی ﷺ قال ترفع الایدی فی (بدء) الصلاۃ واذا رای البیت وعلی الصفا و المروۃ و عشیۃ عرفۃ وبجمع وعندالجمرتین و علی میت ۔ قال ابو شعیب اسانیدھم صحاح و حدیثہ صحیح لغیرہٗ۔ (الشرح السنۃ للبغوی ج 7 ص99 باب رفع الیدین عند رؤیۃ البیت)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا رفع الیدین شروع نماز میں کرو اور جب بیت اللہ کو دیکھو اور صفا پر اور مروہ پر اور عرفہ میں اور جمع مزدلفہ میں اور رمی جمار کے وقت اور میت پر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عبدالوھاب الکسائیؒ ، امام عبدالعزیز الخلالؒ ، ومام احمد الصالحیؒ ، امام محمد العارفؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدالوھاب بن محمد الکسائی الخطیب ابوالحسنؒ ائمہؒ نے ان کو صححہ البغوی حدیثہ وھو ثقۃ عندہ و ذکرہ السمعانی فی الانساب وھو حسن الحدیث

(1) شرح السنۃ للبغوی ج 1 ص198/199 رقم 99 (2) الانوار فی شمائل النبی المختار للبغوی ج 1 ص179 رقم 217 (3) الانساب للسمعانی ج 1 ص94 وغیرھا)

(2) امام عبدالعزیز بن احمد ابومحمد الخلالؒ ائمہؒ نے ان کو صححہ البغوی حدیثہ وھو ثقۃ عندہ وذکر السمعانی فی الانساب وحسنہ المغلطائی حدیثہ یہ حسن الحدیث ہے۔

(1) شرح السنۃ للبغوی ج 1 ص99 رقم 99 (2) شرح سنن ابن ماجہ للمغلطائی ج 1 ص 716 (3) الانوار فی شمائل النبی المختار للبغوی ج 1 ص179 رقم 217 (4) الانساب للسمعانی ج 10 ص68 وغیرھا

(3) امام احمد بن عبداللہ الصالحی ابوحامدؒ ائمہؒ نے ان کو صححہ البغوی حدیثہ و حسنہ

المغلطائی حدیثه و هو ثقة عندهما

(1) شرح السنة للبغوی ج 1 ص56 رقم 27 (2) الانوار فی شمائل النبی المختار للبغوی ج 1 ص9 رقم 9 (3) شرح سنن ابن ماجه للمغلطائی ج 1 ض716

(4) امام محمد بن احمد العارف ابوالفضل المهینی "ائمہ" نے ان کو صححه البغوی حدیثه و حسنه المغلطائی حدیثه وهو ثقة عندهما و ذکره القزوینی والذهبی والسمعانی و ابن نقطه و ابن کثیر وغیرهم

(1) شرح السنة للبغوی ج 1 ص198 رقم 99 (2) شرح ابن ماجه للمغلطائی ج 1 ص716

﴿حدیث نمبر 363﴾ عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی ﷺ انه قال ترفع الایدی فی (بدء) الصلاة واذا رأی البیت وعلی الصفا و المروة و عشیة عرفة وبجمع وعندالجمرتین و علی المیت ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح ورواة ثقات۔ (کتاب الام ج 2 ص174 باب القول عند روية البیت)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا رفع الیدین شروع نماز میں کرو اور جب بیت اللہ کو دیکھو اور صفا پر اور مروہ پر اور عرفہ میں اور جمع مزدلفہ میں اور رمی جمار کے وقت اور میت پر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حافظ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 364﴾ وعن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی ﷺ قال ترفع الایدی اذا رأی البیت وعلی الصفا و المروة وبعرفة و بجمع وعندالجمرتین (واذ اقیمت الی الصلاة) قال الامام ابو علی الطوسیؒ هذا حدیث حسن قال ابو شعیب حسن من اقسام الصحیح۔ (مختصر الاحکام للطوسی ج 4 ص87 رقم 786 باب ماجاء فی الرخصةفی رفع الیدین عن روية الیت)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا رفع الیدین کرو جب بیت اللہ کو دیکھو اور صفا پر اور مروہ پر اور عرفہ میں اور جمع مزدلفہ میں اور رمی جمار کے وقت اور جب نماز کے لئے کھڑے ہو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام حفص بن عمر السیاریؒ، امام سیف بن عبید اللہؒ، امام سرار بن مجشرؒ، امام ورقاءؒ، امام عطاء بن السائبؒ، امام سعید بن جبیرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حفص بن عمرو ابوبکر السیاری البصریؒ م 289ھ یہ مشہور امام ہیں۔ حفص بن عمر و قدم بغداد و حدث بها و كان ثقة و من اهل البصرة روى عنه اهل العراق اور ان سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 9 ص 93 (2) الثقات لابن حبان ج 8 ص 201 وغیرهما

(والاحادیث المختارة ج 8 ص 48 رقم 39، صحیح ابی عوانه ج 8 ص 48)

(2) امام سیف بن عبید اللہ ابوالحسنؒ البصری یہ صحیح النسائی وصحیح المختارۃ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو سیف بن عبید الله الحرمی البصری وثقه غیر واحد و من خیار خلق الله و كان ثقة البصری صدوق من التاسعة اور ان سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذیب لابن حجر ج 4 ص 295 (2) تقریب ج 1 ص 169 وغیرهما

(صحیح النسائی ج 4 ص 225 والاحادیث المختاره ج 10 ص 293 رقم 310)

(3) امام سرار بن مجشر ابوعبیدۃ العنزی البصریؒ م 165ھ یہ صحیح النسائی والطبرانی وصحیح المختارہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو عبیدة العنزی البصری ثقة و كان ثقة والبصری ثقه من الثامنة اور ان سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) المؤتلف للدارقطنی ج 3 ص 1318 (2) الجرح والتعدیل ج 4 ص 325

(3) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 229 وغیرها

(السنن الکبری للنسائی ج 8 ص 231 رقم 9086 ومختصر الاحکام للطوسی ج 4 ص 85 رقم 786)

(4) امام ورقاء بن عمر الیشکری ابوبشرؒ م 161ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحجة شیخ السنة ثقة صاحب سنة و ثقة صالح و صالح الحدیث وروی له الجماعة وابو جعفر الطحاوی و صدوق من السابعة اور ان سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص169 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص153
(3) تقریب ج 1 ص580 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 1 ص41 رقم 143 و صحیح مسلم ج 1 ص327 رقم 442)

(5) امام عطاء بن السائب الکوفیؒ م136ھ یہ صحیح بخاری وصحیح ابی داؤد وصحیح النسائی و ترمذی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ محدث الکوفة و کان من کبار العلما و ھو ثقة و عطاء ثقة ثقة رجل صالح و کان من خیار عباد الله وروی عنه الامام ابو حنیفة وغیرہ و صدوق من الخامسة اوران سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص263 (2) مغانی الاخیار ج 2 ص322
(3) تقریب ج 1 ص391 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 8 ص119 رقم 6578 و صحیح مسلم ج 1 ص5 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص65 رقم 249 و صحیح ترمذی ج 3 ص209 رقم 864 و صحیح النسائی ج 1 ص132 رقم 243 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص230 رقم 703 والمنتقی لابن الجارود ج 1 ص42 رقم 129 وصحیح ابن خزیمه ج 1 ص302 رقم 598 و مختصر الاحکام للطوسی ج 1 ص453 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص75 رقم 220 و سنن الطحاوی ج 1 ص221 رقم 1323 و صحیح ابن حبان ج 2 ص35 رقم 3280 والمستدرك للحاکم ج 1ص124 رقم 189 وشرح السنة للبغوی ج 5 ص47 رقم 1268 والاحادیث المختارة ج 2 ص74 رقم 451وغیرھا)

(6) امام سعید بن جبیر ابوعبداللہ الکوفیؒ م95ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الفقیه احد الاعلام و الامام الحافظ المقری المفسر الشهید و کان من کبار العلماء و ھو ثقة امام حجة علی المسلمین ثقة ثبت فقیه من الثالثه اوران سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص60 (2) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص187
(3) تقریب ج 1 ص234 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 1ص8 رقم 5 و صحیح مسلم ج 1 ص113 رقم 193 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 365﴾ وعن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی ﷺ قال ترفع الایدی فی سبعة مواطن فی بدء الصلاة واذا رأیت البیت وعلی الصفا و المروة و عشیة

عرفة و بجمع و عندالجمرتين و علی الميت ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح و رواته ثقات ۔ (مسند ابن ابی عمر العوفی بحواله المطالب العالية ج 6 ص 391 و نخب الافكار رقم 1201)

" سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں ۔ آپ ﷺ نے فرمایا رفع الیدین سات مقامات میں کی جائے شروع نماز میں کرو اور جب بیت اللہ کو دیکھو اور صفا پر اور مروہ پر اور عرفہ میں اور جمع مزدلفہ میں اور رمی جمار کے وقت اور میت پر "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل و توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن ابی عمرؒ، و امام ھشام بن سلیمانؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنیؒ م 243ھ یہ صحیح مسلم و صحیح النسائی و الترمذی و ابن ماجہ کے راوی ہیں ۔ ائمہؒ نے ان کو العدنی الحافظ المسند المحاور بمكة و صنف المسند شيخ الحر م فی زمانه و كان صالحا عابدا و صدوق صالح و الامام المحدث الحافظ و كان صدوقا و صدوق صنف المسند من العاشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 2 ص 65 (2) سير اعلام النبلاء ج 9 ص 490

(3) تقريب لا بن حجر ج 1 ص 513 وغيرها

(صحيح مسلم ج 1 ص 62 و صحيح ترمذی ج 1 ص 66 رقم 47 و صحيح النسائی ج 1 ص وصحيح ابن ماجه ج 1 ص 148 رقم 429 و صحيح ابی عوانه ج 1 ص 91 رقم 281 و سنن الطحاوی ج 1 ص 285 رقم 1698 و صحيح ابن حبان ج 3 ص 206 رقم 927 و المستدرك ج 1 ص 381 رقم 922 و صحيح ابی نعيم ج 1 ص 119 رقم 127 و شرح السنة للبغوی ج 3 ص 45 رقم 576 و الاحاديث المختارة ج 1 ص 412 رقم 293 وغيرها)

(2) ھشام بن سلیمان المخزومی المکیؒ یہ صحیح مسلم و صحیح ابن ماجہ و سنن الطحاوی وغیرھا کے راوی ہیں ۔ ائمہؒ نے ان کو المخزومی المكی صدوق و محله الصدق ماارى بحديثه باسا مقبول من الثامنة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاريخ الاسلام ج 13 ص 431 (2) تقريب لابن حجر ج 1 ص 572 وغيرها

(صحيح مسلم ج 2 ص 902 رقم 1229 وصحيح ابن ماجه ج 2 ص 967 رقم 2897 و صحيح

ابی عوانہ ج 2 ص349 رقم 3384 وسنن الطحاوی ج 3 ص188 رقم 5034 و صحیح ابی نعیم ج 3 ص332 رقم 2867 والاحادیث المختارۃ ج 2 ص195 رقم 577 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 366﴾وعن ابن عباس رضی اللہ عنھما ان النبی ﷺ قال السجود علی سبعۃ اعضاء الیدین والقدمین والرکبتین والجبھۃ ورفع الایدی اذا رأیت البیت وعلی الصفا والمروۃ و بعرفۃ وبجمع وعندرمی الحمار واذا قیمت الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح وروانہ ثقات۔(المعجم الکبیر للطبرانی ج 11 ص452 رقم 12282)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیشک نبی اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے دونون ہاتھ اور دونوں قدم اور دونوں گھٹنے اور پیشانی اور رفع الیدین کیا جائے جب بیت اللہ کو دیکھو اور صفا پر اور مروہ پر اور عرفات میں اور جمع مزدلفہ میں، رمی جمار کے وقت اور جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عمرو بن یزید ابو برید الجرمیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو برید الجرمی عمرو بن یزیدؒ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ثقہ صدوق وثق وشیخ النسائی ووثقۃ ولا بأس بہ و صدوق اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تھذیب ج 8 ص120 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص428 وغیرھما

(صحیح النسائی ج 1 ص84 رقم 130 والاحادیث المختارۃ ج 9 ص481 رقم 464 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 367﴾وبہ (عن ابن عباس رضی اللہ عنھما) ان النبی ﷺ قال السجود علی سبعۃ اعضاء الیدین والقدمین والرکبتین والجبھۃ ورفع الایدی اذا رأیت البیت وعلی الصفا و المروۃ و بعرفۃ وبجمع وعندرمی الحمار واذا قیمت الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح وروانہ ثقات ۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ج 2 ص192 رقم 1687 ، 1688)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیشک نبی اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے دونوں ہاتھ اور دونوں قدم اور دونوں گھٹنے اور پیشانی اور رفع الیدین کیا جائے جب بیت اللہ کو دیکھو اور صفا پر اور مروہ پر اور عرفات میں اور جمع مزدلفہ میں، رمی جمار کے وقت اور جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حافظ ہیں اوراس صحیح حدیث پر اہل السنت والجماعت حنفیہ ومالکیہ کا عمل ہے۔وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 368تا 369﴾وعن ابن عباس رضی الله عنهماان النبی ﷺ قال السجود علی سبعة اعضاء الیدین والقدمین والرکبتین والجبهة ورفع الایدی اذا رأیت البیت وعلی الصفا و المروة و بعرفة وبجمع وعندرمی الجمار واذا قیمت الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح ورواته ۔(الاحادیث المختارة ج10 ص294 رقم 309 و310 وقال المقدسی صحیح)

" سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے بیشک نبی اقدس ﷺ نے فرمایا کہ سجدہ سات اعضاء پر ہوتا ہے دونوں ہاتھ اور دونوں قدم اور دونوں گھٹنے اور پیشانی اور رفع الیدین کیا جائے جب بیت اللہ کو دیکھو اور صفا پر اور مروہ پر اور عرفات میں اور جمع مزدلفہ میں، رمی جمار کے وقت اور جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام مقدسیؒ، امام محمد بن احمد بن نصرؒ وفاطمہ بنت سعدؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ضیاء الدین المقدسیؒ و 569 ھ م 643 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام العالم الحافظ الحجة محدث الشام و ثقة ودینا من العلماء الربانین وحافظ متقن حجة عالم بالرجال والشیخ الامام الحافظ القدوة المحقق المجود الحجة بقیة السلف وحافظ ثقة جبل دین خیر قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 4 ص133 (2) سیر اعلام النبلاء ج 16 ص352 وغیرهما

(2) امام محمد بن احمد ابو جعفر الصید لانیؒ و509ھ م603ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الصیدلانی الشیخ الصدوق المعمر مسند الوقت لاصبهان وکان یعرف بسلفة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 16 ص14 (2) تذکرة الحفاظ ج 4 ص120

(3) الاحادیث المختارة ج 1 ص93 رقم 14 ، ص133 رقم 46 رقم 48 وغیرها

(3) سیدہ فاطمہ بنت سعد الخیر الانصاریہؒ و532ھ م600ھ یہ مشہور عالمہ محدثہ ہیں۔ائمہؒ نے ان کو المسندة فاطمة بن سعد الخير و الشيخة المسندة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 4 ص109 (2) ديوان الاسلام ج 3 ص405
(الاحاديث المختارة ج 1 ص93 رقم 14 ص143 رقم 46 ص 135 رقم 148 وغيرها)

﴿حدیث نمبر 370﴾ و عن ابن عباس رضى الله عنهما ان رسول الله ﷺ كان يرفع يديه على الجنازة فى اول تكبيرة ثم لايعود ۔ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيرهٗ (السنن الدار قطنی ج 2 ص438 رقم 1832 باب وضع اليمنى على اليسرى)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ نماز جنازہ کی اول تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے پھر (باقی تکبیرات میں) رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقيق السند﴾ اس حدیث کے کچھ راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے باقی راویوں کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبیداللہ بن جریر بن جبلہؒ و198ھ م262ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو العتكى البصرى ثقة و كان ثقة قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8ص428 (2) تاريخ بغداد ج 12 ص31 وغيرهما

(2) امام حجاج بن نصیر ابو محمد الفسطاطی البصریؒ م 213ھ یہ صحیح ترمذی والطحاوی وغیرہما کے مختلف فیہ راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو كان شيخا صدوق و كان معروفا ثقة وضعيف ولابأس به اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذيب لابن حجر ج 2 ص208 (2) معانى الاخيار ج 1 ص180
(صحيح ابى عوانه ج 1 ص165 رقم 481 وسنن الطحاوى ج 1 ص177 رقم 1059 وصحيح ابن حبان ج 11 ص498 والمستدرك للحاكم ج 1 ص126 رقم 193 و صحيح ابى نعيم ج 1 ص295 رقم 547 و شرح السنة للبغوى ج 14 ص268 رقم 4067 والاحاديث المختارة ج 1 ص115 رقم 34وغيرها)

(3) امام الفضل بن السکن الانصاریؒ ائمہؒ نے ان کو ضعفه الدار قطنی وسكت عنه البخاری و

ابی حاتم واہنہ وقال العقیلی مجہول قرار دیا ہے یہ متابعۃ ہیں۔

(1) المغنی فی الضعفاء ج 2 ص 511 (2) التاریخ الکبیر للبخاری ج 7 ص 119 وغیرھما

(4) امام ھشام بن یوسف الصنعانی ؒ م 197ھ یہ صحیح بخاری وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔

ائمہ ؒ نے ان کو ثقة متقن والامام الثبت والقاضی ثقة من التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص 231 (2) تقریب ج 1 ص 573 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 67 رقم 296 و صحیح ابی داؤد ج 2 ص 203 رقم 1985 و صحیح ترمذی ج 3 ص 483 رقم 1185 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص 1428 رقم 4267 و المنتقی لابن الجارود ج 1 ص 217 رقم 851 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص 374 رقم 1356 وسنن الطحاوی ج 1 ص 231 رقم 1383 و صحیح ابن حبان ج 4 ص 271 رقم 1423 والمستدرك للحاكم ج 1 ص 343 رقم 510 و صحیح ابی نعیم ج 3 ص 270 رقم 2703 و شرح السنة للبغوی ج 10 ص 9 رقم 2433 والاحادیث المختارة ج 1 ص 522 رقم 388 وغیرھا)

(5) امام معمر بن راشد الیمنی الحنفی ؒ و95ھ م 153ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہ ؒ نے ان کو الامام الحجة وھو من اثبت الناس فی الزھری وکان اول من صنف بالیمن و ثقة ثبت فاضل ومن کبار السابعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 142 (2) تقریب ج 1 ص 541 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 8 رقم 6 وصحیح مسلم ج 1 ص 54 رقم 40)

﴿حدیث نمبر 371﴾ وعن ابن عباس رضی الله عنهما ان رسول الله ﷺ کان یرفع یدیه علی الجنازة فی اول تکبیرة ثم لایعود ۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیرہ۔ (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج 3 ص 449)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ نماز جنازہ کی پہلی تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے پھر (باقی تکبیرات میں) رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عیسیٰ بن موسیٰ الحنبلی ؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عیسیٰ بن موسیٰ ابو موسیٰ الختلیؒ م 275ھ ائمہؒ نے ان کو روی عنه العقیلی و ابن عدی ولم یذکر جرحا و تعدیل لا ولم ینفردبه و قال العقیلی مجهول ۔ لیکن اس حدیث میں حسین بن اسماعیل المحاملی جیسے ثقہ محدث نے متابعت تامہ کر رکھی ہے۔ (سنن الدارقطنی)

(1) تاریخ مولد العلماء ج 2 ص 595 (2) تاریخ بغداد ج 2 ص 504
(3) الضعفاء الکبیر للعقیلی ج ص (4) الکامل الابن عرب ج 6 ص 53 وغیرها

﴿حدیث نمبر 372 تا 374﴾ عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی ﷺ قال لا ترفع الایدی فی سبعة مواطن فی افتتاح الصلاة واستقبال االکعبة وعلی الصفاو المروة وبعرفات وبجمع وفی المقامین وعند الجمرتین۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح (جزء رفع الیدین للبخاری ص 59 رقم 81، 82)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا رفع الیدین نہ کرو مگر سات مقامات پر (1) شروع نماز میں (2) استقبال کعبہ کے وقت (3) صفا پر (4) مروہ پر (5) عرفات میں (6) جمع مزدلفہ میں (7) اور رمی جمار کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے علی بن مسھرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام علی بن مسھر الکوفیؒ م 189ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ وهو اثبت من ابی معاویة فی الحدیث و ثقة من الثامنة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 212 (2) تقریب ج 1 ص 405
(3) صحیح بخاری ج 1 ص 67 رقم 302 (4) صحیح مسلم ج 1 ص 89 رقم 137

﴿حدیث نمبر 375﴾ عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ ترفع الایدی فی سبع مواطن عند استفتاح الصلاة واستقبال البیت والصفاو المروة والموقفین والجمرتین۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الخلافیات للبیهقی ج 2 ص 372 رقم 1729)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ رفع الیدین سات مقامات میں کرو جس وقت نماز شروع کرو اور استقبال بیت اللہ کے وقت اور صفا پر اور مروہ پر جس وقت وقوف کرو اور جمرتین کے وقت"

﴿درج ذیل ائمہؒ نے حدیث ابن عباسؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابو بکر الجصاص الرازیؒ م 370ھ و قال صحیح بوجه احتجاج (الفصول)

(2) امام محمد السرخسیؒ م 483ھ و قال صحیح بوجه احتجاج (المبسوط)

(3) امام ابو بکر الکاسانیؒ م 587ھ وقال صحیه بوجه احتجاج (بدائع الصنائع)

(4) امام علی بن ابی بکر المرغینانیؒ م 593ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (الهدایة)

(5) امام محمود البخاریؒ م 616ھ و قال صحیح بوجه احتجاج (المحیط)

(6) امام عبدالله ابو الفضلؒ م 983 وقال صحح بوجه احتجاج (الاختیار)

(7) امام عثمان الزیلعیؒ م 743ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (تبیین الحقائق)

(8) امام محمد البابرتیؒ م 786ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (العنایة)

(9) امام ابو بکر الیمنیؒ م 800ھ وقال صحیه بوجه احتجاج (الجوهرة)

(10) امام محمود العینیؒ م 855ھ قال صحیح بوجه احتجاج (البنایه)

(11) امام محمد بن خسروؒ م 885 وقال صحیح بوجه احتجاج (دارالاحکام)

(12) امام حافظ الدین النفیؒ م 710ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (کنزالدقائق)

(13) امام محمد امین ابن عابدینؒ م 125ھ و قال صحیح بوجه احتجاج (ردالمحتار)

(14) امام یحییٰ العمرانیؒ م 558ھ و قال صحیح بوجه احتجاج (البیان فی مذهب)

(15) امام ابن قدامة المقدسیؒ م 620 وقال صحیح بوجه احتجاج (المغنی)

(16) امام عبدالرحمن المقدسیؒ م 624ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (العدة)

(17) امام عبدالرحمن المقدسیؒ م 682ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (الشرح الکبیر)

(18) امام ابو جعفر الطحاویهؒ 321ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (سنن الطحاوی)

(19) امام حسین البکریؒ م 966ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (تاریخ الخمیس)

(20) امام مغلطائیؒ م 762ھ قال صحیح بوجه احتجاج (شرح ابن ماجه)

(21) امام ابو الحسن الهیثمیؒ م 807ھ وقال حدیثه حسن انشاء الله (مجمع الزوائد)

(22) امام علی القاریؒ م 1014ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (الاسرار المرفوعه)

(23) امام ابو الولید الازرقیؒ م 250ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (اخبار المکة)

(24) امام ابو محمد المنبحیؒ م 886ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (الکتاب)

(25) امام ابو الحسن القدوری م 427ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج(القدوری)

(26) امام محمد الخطیب الشربینی م 977ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (مغنی المحتاج)

(27) امام محمد الشافعی م 204ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج(مسند الشافعی)

(28) امام ابو بکر البیہقی م 458ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (معرفة السنن)

(29) امام ابو محمد البغوی م 516ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (الشرح السنة)

(30) امام محمد ابن ضزی م 741ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج(القوانین الفقیھہ)

(31) امام ابو الحسن الماوردی م 450ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج(الحاوی الکبیر)

(32) امام ابن کثیر م 774ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (لابن کثیر)

(33) امام ابو علی الطوسی م 312ھ وقال ھذا حدیث حسن (مختصر الاحکام)

(34) امام ابو سلیمان الخطابی م 388ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج(معالم السنن)

(35) امام ابو محمد الزیلعی م 762ھ قال صحیح بوجہ احتجاج (نصب الرایہ)

(36) علامہ حسن الصنعانی م 1276ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (فتح الغفار)

(37) امام ابن الھمام م 861ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (فتح القدیر)

(38) امام محمد ھاشم الزھبی م 1174ھ قال صحیح بوجہ احتجاج (کشف الرین)

(39) امام العزیزی وقال صحیح بوجہ احتجاج (سراج المیزاج)

(40) امام سید محمد انور شاہ الکشمیری م 1350ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (الفرقدین)

(41) امام ظفر احمد العثمانی م 1394ھ وقال رجال کلھم ثقات (اعلاء السنن)

﴿نقشہ حدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما﴾

سیدنا محمد عربی امام اعظم فی الانبیا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

سیدنا سعید بن جبیرؒ | طاؤس الیمانیؒ | سیدنا مقسم مولی بن الحارث

سیدنا عطاء بن السائبؒ | عبداللہ بن طاؤس وابن جریجؒ | حکم بن عتیبہؒ
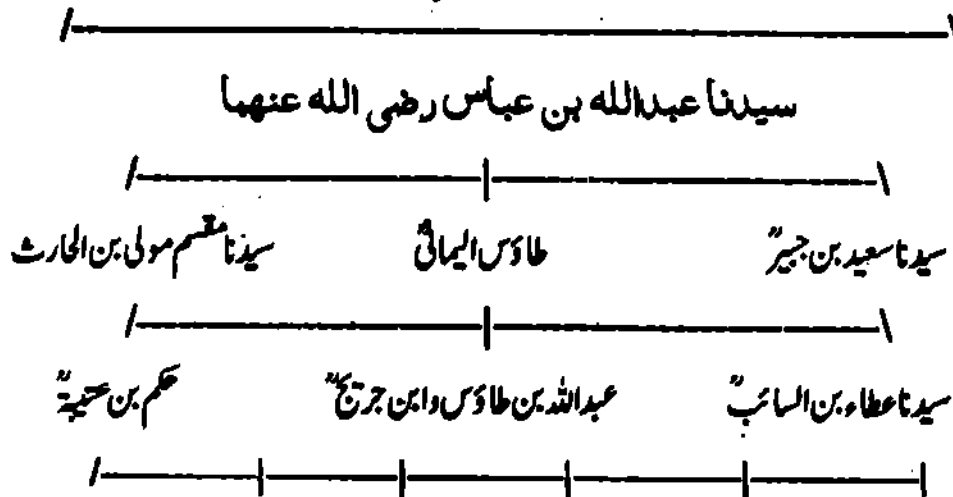
سیدنا ورقاء　سیدنا ابن ابی لیلیٰ　سرار بن مجشر　معمر بن راشد　مسلم بن خالد　سعید بن سالم

سیدنا الشافعی　سیف بن عبید اللہ　عمران بن ابی لیلیٰ　احمد بن الولید الازارقی　وکیع　علی بن مسہر　المحاربی　فضل بن موسیٰ　ھشام

بنارتج بن سلیمان　محمد الازارقی　عبداللہ الاشج　حفص السیاری　نعیم بن حماد　عمر بن یزید　محمد بن عمران

فضل بن السکن　حمانی　ابن ابی داؤد　محمد بن عثمان بن ابی شیبہ　ابو العباس

ابن خزیمہ　ابو علی الطوسی　ابو جعفر الطحاوی　احمد النسائی　طبرانی　احمد بن سلیمان　عبدالعزیز الخلال

سیدنا طحاوی　سیدنا طبرانی　عبدالوہاب　النسائی

جدول حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

(1) سنن طحاوی	1	(2) المعجم الکبیر للطبرانی	1 2
(3) مسند الشافعی	1	(4) اخبار مکہ للزرقی	1
(5) صحیح ابن خزیمہ	1	(6) مسند ابزار و بحوالہ کشف	1
(7) سنن کبری للبیہقی	1	(8) معرفۃ السنن للبیہقی	1
(9) شرح السنۃ	1	(10) کتاب الام للشافعی	1
(11) مختصر الاحکام للطوسی	1	(12) مسند ابن ابی عمر بحوالہ المطالب	1
(13) المعجم الاوسط للطبرانی	1	(14) الاحادیث المختارۃ	1
(15) سنن الدارقطنی	1 2	(16) الضعفاء الکبیر للبیہقی	1 2
(17) جزء رفع الیدین للبخاری	1 2	(18) الخلافیات للبیہقی	1

﴿حدیث نمبر 376﴾ وعن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ(ابو لیلی الانصاری)ﷺ قال کان رسول اللہﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتیٰ یحاذی اذنیہ۔ قال ابو شعیب ھذا حدیث صحیح لغیرہٖ (المؤتلف والمختلف للدارقطنی ج 2 ص 649 باب ابو حازم)

"سیدنا ابو لیلیٰ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز

شروع کرتے تھے تو رفع الیدین کرتے حتی کہ کانوں کے برابر کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے عباد بن موسیٰؒ واسماعیل بن جعفرؒ وحبیب بن حسانؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عباد بن موسی الختلیؒ م 230ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرھما کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ثقة ليس به بأس وثقة من العاشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذيب الكمال ج 14 ص 161 (2) تقريب لابن حجر ج 1 ص 291 وغيرها
(صحيح بخاری ج 8 ص 66 رقم 6299 و صحيح مسلم ج 3 ص 1658 رقم 2094)

(2) امام اسماعیل بن جعفر الانصاری المدنیؒ 130ھ م 180ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام العالم المقرى المدني الفقيه ثقة مامون و ثقة ثبت من الثامنة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 1 ص 184 (2) تقريب لابن حجر ج 1 ص 106 وغيرها
(صحيح البخاری ج 1 ص 16 رقم 33 و صحيح مسلم ج 1 ص 41 رقم 9)

(3) امام حبیب بن حسان بن ابی الاشرسؒ یہ راوی عند الجمہور متکلم فیہ راوی ہیں۔

(1) الكامل لابن عدی ج 3 ص 311 (2) الضعفاء الصغير للبخاری ج 1 ص 42
(3) للسان الميزان لابن حجر ج 2 ص 167 وغيرها یہ متابعؒ ہے۔

(4) امام خازم بن ابی خازمؒ ائمہ نے ان کو ذکر کیا ہے قال الدار قطنیؒ خازم ابی خازمؒ روی عنه حبیب بن حسان وقال ابن ماکولا وخازم بن ابی خازم عن عبدالرحمن بن ابی ليلى روى عنه حبيب بن حسان یہ مقبول الحدیث ہے۔

(1) الموتلف والمختلف ج 2 ص 949 (2) الاكمال لابن ماكولا ج 2 ص 284 وغيرهما

﴿حدیث نمبر 377﴾ وعن عبدالرحمن بن ابی ليلى عن ابيه (ابی ليلى) رضی الله عنه قال رأيت النبی ﷺ اذا كبر رفع يديه حذا اذنيه ـ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيرهٗ ـ (تهذيب مستمر لاوهام لابن ماكولا ج 1 ص 176)

"سیدنا ابو لیلی انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب تکبیر تحریمہ کہی تو کانوں کے برابر رفع الیدین کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن ماکولا، امام یعقوب بن اسحاق الحرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام علی بن ھبۃ اللہ ابن ماکولاؒ و402ھ م478ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابن ماکو الحافظ البارع مصنف الکمال وغیرہ ذالک وکان حافظا متقنا عنی بھذا الشان الناقد النسابۃ الحجۃ قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 4 ص3 (2) سیر اعلام النبلاء ج 14 ص 73 وغیرھما

(2) امام یعقوب بن اسحاق الحرمی البغدادی م290ھ یہ متکلم فیہ راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو قال الدارقطنی ضعیف یہ متابعۃ ہے۔

(1) تاریخ البغداد ج 16 ص424 (2) تاریخ الاسلام ج 21 ص336 وغیرھما

﴿نقشہ حدیث سیدنا ابو لیلیٰ الانصاری رضی اللہ عنہ﴾

﴿سیدنا محمد عربی امام اعظم فی الانبیاء خاتم النبیینﷺ﴾

سیدنا ابو لیلی انصاری رضی اللہ عنہ

سیدنا عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ

سیدنا خازم بن ابی خازمؒ

سیدنا حبیب بن حسانؒ

سیدنا اسماعیل بن جعفرؒ

سیدنا عباد بن موسیٰؒ

سیدنا محمد بن اسحاق صغانیؒ

/—————————\

سیدنا اسماعیل بن محمد الصفارؒ

/—————————\

سیدنا امام دارقطنیؒ

﴿جدول حدیث ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ﴾

(1) الموتلف للدارقطنی	1
(2) تهذیب مستمر لابن ماکولا	1

﴿حدیث نمبر 378﴾ عن عامر بن عبدالله بن الزبیر عن ابیه رضی الله عنهما قال رأیت رسول الله ﷺ افتتح الصلاة فرفع یدیه حتی جاوزبهما اذنیه۔ قال ابو شعیب

اسناده حسن (مسند الامام احمد ج28 ص23، رقم16099)

"سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے حتیٰ کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بڑھاتے کانوں کے برابر تک"

﴿تخقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔سوائے امام احمد بن حنبلؒ کے

(1) امام عبدالقدوس بن بکر بن خنیس ابوالجہم الکوفیؒ یہ صحیح ترمذی وصحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں آئمہ نے ان کو ثقة و لاباس به من التاسعة اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لا ابن حبان ج 8 ص419 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 360 وغیرها

(صحیح الترمذی ج 3 ص304 رقم986 ، صحیح ابن ماجه ج1 ص38 رقم100 ، المستدرك ج 3 ص 735رقم 6670)

(2) امام حجاج بن ارطاة الکوفیؒ م145ھ یہ ادب المفرد للبخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ائمہ نے ان کو الامام مفتی العراق الکوفی احد الاعلام و کان فقیها و صدوق من السابعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 139 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 152 وغیرها

(صحیح مسلم ج 1 ص245 رقم298 ، صحیح ابی داؤد ج 1 ص80 رقم299 ، صحیح ترمذی ج 2 ص 437 رقم551 ، صحیح النسائی ج 2 ص125 رقم886 ، صحیح ابن ماجه ج 1 ص5 رقم9 ، صحیح ابن خزیمه ج 3 ص 223 رقم1955 ، سنن الطحاوی ج 1 ص 60 رقم334 ، صحیح ابن حبان ج 9 ص 93 رقم3783 ، المستدرك ج 2 ص500 رقم3715 ، الاحادیث المختارة ج1 ص 431 وغیرها)

(3) امام عامر بن عبداللہ بن الزبیر القرشیؒ م121ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الاما الربانی المدنی احد العباد وکان عابدا فاضلا ثقة عابد من الرابعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص319 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص288 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 1 ص33 رقم107 ، صحیح مسلم ج1 ص385 رقم543 وغیرهما)

﴿حدیث نمبر 379﴾ عن عامر بن عبدالله بن الزبیر عن ابیه رضی الله عنهما قال رأیت رسول الله ﷺ حین افتتح الصلاة رفع یدیه حتی حاذتا ابهامیه اذنیه ـ قال ابو شعیب اسنادہٗ حسن (معجم ابی یعلی ج 1 ص 89 رقم81)

"سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام احمد بن منیعؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد منیعؒ ابو جعفر البغدادیؒ و160ھ م244ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الثقة رحل و جمع و صنف المسند وثقة حافظ من العاشرة اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 483 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 85 وغیرها

(صحیح البخاری ج 7 ص 133 رقم 5680، صحیح مسلم ج3 ص849 رقم1191)

﴿حدیث نمبر 380﴾ و عن عامر بن عبدالله بن الزبیر عن ابیه رضی الله عنهما انه قال رأیت النبی ﷺ حین افتتح الصلاة رفع یدیه حتی جاوز بهما اذنیه۔ قال ابو شعیب

اسنادہ حسن (المعجم الکبیر للطبرانی ج 13 ص 101 رقم242)

"سیدنا عبداللہ بن زبیر ﷛ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے حتیٰ کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بڑھاتے کانوں کے برابر تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔ لہٰذا حدیث ابن الزبیر رضی اللہ عنہما براویۃ الطبرانی حسن صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 381 تا 382﴾ وعن عامر بن عبداللہ بن الزبیر عن ابیہ رضی اللہ عنہما قال رأیت النبی ﷺ حین افتتح الصلاۃ فرفع یدیہ حتی جاوزبھما اذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادھما حسن (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم ج9 ص224)

"سیدنا عبداللہ بن زبیر ﷛ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے حتیٰ کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بڑھاتے کانوں کے برابر تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام حسن بن محمد بن کیسانؒ وعلی بن محمد بن جیشؒ اور امام موسیٰ بن ھارونؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حسن بن محمد بن کیسانؒ ابو محمد الحربیؒ م358ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو کان ثقۃ و اخو علی و کان ثقۃ من کبار شیوخ ابی نعیم اور ان سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 8 ص 447 (2) تاریخ الاسلام ج 36 ص 177
(صحیح ابی نعیم ج1 ص93 رقم62)

(2) امام محمد بن علی بن حبیش ناقد م359ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہ نے ان کو ثقۃ و کان شیخا ثقۃ صالحا اور ائمہؒ نے ان سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے

(1) تاریخ بغداد ج4 ص 154 (2) العبر فی خبر من عبر ج 3 ص 57 وغیرھما
(صحیح ابی نعیم ج 1 ص97 رقم73، و السنن الکبری بیھقی ج 2 ص 290 rqm والاحادیث المختاری ج2 ص 348 رقم 728 وغیرھا)

(3) امام موسیٰ بن ہارون بن عبداللہ ابو عمران البغدادی و224ھ م294ھ یہ مشہور

امام ہے ائمہؒ ان کو الحافظ الامام الحجۃ و کان ثقۃ حافظا و الحافظ الکبیر الناقد محدث العراق اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج 2 ص 176 (2) سیر اعلام النبلاء ج 9 ص 491 وغیر ھما

(صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 301 رقم 594 و سنن الدارقطنی ج 1 ص 191 رقم 379 والمستدرک ج 1 ص 139 رقم 228 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 36 رقم 3 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 476 رقم 578 والاحدیث المختارۃ ج 3 ص 276 رقم 1087 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 383﴾ وعن عامر بن عبداللہ بن الزبیر عن ابیہ ﷜ (قال) رأیت النبی ﷺ یفتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی جاوز بھما اذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ حسن

(التاریخ الکبیر للبخاری ج 6 ص 121 رقم 1902 عبدالقدوس)

"سیدنا عبداللہ بن زبیر ﷜ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ نماز شروع کرتے حتیٰ کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو بڑھاتے کانوں کے برابر تک"

﴿تحقیق السند﴾ قال ابوشعیب اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے اطنہ امام بخاری نے امام احمد بن حنبلؒ کے واسطے سے روایت کی ہے بالتحقیق یہ حدیث صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 384 تا 385﴾ عن عامر بن عبداللہ بن الزبیرؓ عن ابیہ قال رأیت النبی ﷺ افتتح الصلاۃ فرفع یدیہ حتی تحاوز بھما اذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادھما حسن۔ (مسند احمد بن منیع بحوالہ اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج 2 ص 155 رقم 1242)

"سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ کانون کے برابر تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں اور حدیث بالیقین صحیح ہے۔

﴿حدیث عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما درج ذیل کتب میں ھیں﴾

(1) جامع المسانید ج 5 ص 207 رقم 6343 (2) مجمع الزوائد ج 2 ص 101 رقم 2582

(3) اتحاف المھرۃ ج 6 ص 628 رقم 7124 (4) اطراف المسند ج 3 ص 9 رقم 3132

(5) التحقیق لا بن الجوزی ج 1 ص332
(6) تنقیح التحقیق ج 2 ص131 رقم 1645
(7) تنقیح التحقیق للذھبی ج1 ص 135
(8) اتحاف الخیرۃ المھرۃ ج 2 ص155 رقم 1242
(9) المطالب العالیہ ج 4 ص 46 رقم 461
(10) العنایۃ شرح الھدایۃ ج1 ص 310
(11) البنایہ شرح الھدایۃ ج 2 ص258
(12) عمدۃ القاری علی البخاری ج5 ص273
(13) نصب الرایہ ج 1 ص 392
(14) البدار المنیر ج 3 ص 484
(15) الدرایۃ فی تخریج احادیث الھدایۃ ج 1 ص 149
(16) المقصد فی زوائد المسند ج 1 ص245 رقم 751

﴿درج ذیل ائمہؒ نے حدیث ابن الزبیرؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام محمد البابرتیؒ م 786ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے۔(العنایۃ)

(2) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 761ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے (نصب الرایہ)

(3) امام محمود العینیؒ م 857ھ نے بوجہ احتجاج کہا ہے (البنایہ)

﴿نقشہ حدیث سیدنا عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما﴾

﴿حدیث نمبر 386﴾ عن محمد بن ابی یحیی قال صلیت الی جنب عباد بن عبداللہ بن الزبیر قال فجعلت ارفع یدی فی کل رفع ووضع قال وصلینا الصلاۃ قال یا ابن اخی رأیتك ترفع فی کل رفع ووضع وان رسول اللہ ﷺ کان اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیه فی أول الصلاۃ ثم لم یرفعهما فی شیء حتی فرغ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (الخلافیات للبیھقی ج 2 ص 387 رقم1759)

"سیدنا محمد بن ابی یحییٰ نے فرمایا میں نے سیدنا عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی فرمایا میں نے ہر اونچ نیچ میں رفع الیدین کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے نماز پڑھی فرمایا کہ اے میرے بھائی کے بیٹے میں نے تجھے دیکھا کہ تو نے ہر اونچ نیچ میں رفع الیدین کی اور بیشک رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو رفع الیدین اول میں کرتے تھے پھر پوری نماز میں کسی جگہ رفع الیدین نہ کرتے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جاتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام حفص بن غیاثؒ و محمد بن ابی یحییٰؒ و امام عباد بن الزبیرؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حفص بن غیاث الکوفی و 117ھ م 195ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الکوفی ثقة ثبت اور صحیح حدیث قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 217 (2) تقریب ج 1 ص 173 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 61 رقم 259، صحیح مسلم ج 1 ص 52 رقم 35 وغیرھا)

(2) امام محمد بن ابی یحییٰ اسلمیؒ المدنی م 147ھ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح النسائی و صحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المحدث و کان ثقة کثیر الحدیث و صدوق من العامسة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) طبقات لابن سعد ج 1 ص 359 (2) تقریب ج 1 ص 513 و غیرھا

(صحیح ابی داؤد ج 3 ص 225 رقم 3260 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص 1049 رقم 3139 و سنن الطحاوی ج 1 ص 12 رقم 4 وصحیح ابن حبان ج 8 ص 55 رقم 3265 و المستدرك ج 2 ص 3286 و الاحادیث المختارة ج 9 ص 336 رقم 303 وغیرھا)

(3) امام عباد بن عبداللہ بن الزبیر ابو یحییٰ ائمہ نے ان کو الامام الکبیر القاضی ابو یحییٰ القرشی و ثقة من الثالثة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص 123 (2) تقریب ج 1 ص 290 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 2 ص 113 رقم 1434 وصحیح مسلم ج 2 ص 668 رقم 973 وغیرھا)

﴿حدیث عباد بن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ درج ذیل کتب میں ہیں﴾

(1) نصب الرایہ ج1 ص404
(2) شرح سنن ابن ماجہ ج1 ص 1473
(3) مرعاۃ علی المشکوٰۃ ج 3 ص22
(4) البدر المنیر ج 3 ص483
(5) الدرایۃ لا بن حجر ج 1 ص 152
(6) الاسرار المرفوعۃ ج 1 ص494
(7) المنار المنیف ج 1 ص 139
(8) شرح ابی داؤد ج 3 ص 298
(9) تحفۃ الاحوذی ج 2 ص 99

﴿درج ذیل ائمہؒ نے حدیث بن عباد بن الزبیرؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام زیلعی م 762ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے۔ (نصب الرایۃ)

(2) امام مغلطائی م 762ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے۔ (شرح ابن ماجہ)

(3) محمود العینیؒ م 855ھ نے بوجہ احتجاج صحیح کہا ہے۔ (شرح ابی داؤد)

﴿نقشہ حدیث سیدنا عباد بن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما﴾

سیدنا محمد عربی امام اعظمؑ فی الانبیاء وخاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا عباد بن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما

سیدنا محمد بن ابن یحییٰ

سیدنا حفص بن غیاثؒ

سیدنا حسن بن ربیعؒ

سیدنا محمد بن اسحاقؒ

سیدنا محمد بن یعقوبؒ

سیدنا ابوعبداللہ الحاکمؒ

سیدنا ابوبکر السیکی

﴿جدول حدیث عباد﴾

(1) خلافیات بیهقی	1	2
(2) نصب الرایہ	1	2
(3) شرح ابن ماجه	1	2
(4) شرح ابی داؤد	1	2
(5) الدرایۃ	1	2

﴿حدیث نمبر 387 تا 388﴾ و عن ابن بریدة عن ابیه ﷺ ان النبی ﷺ ان یرفع یدیه اذا افتتح الصلاة حتیٰ یحاذی اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده حسن رواته ثقات (معجم ابن الاعرابی ج 2 ص 122 رقم 190)

"سیدنا بریدہ ؓ سے روایت ہے کہ بیشک نبی اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ کانوں کے برابر تک کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق درج ذیل ہے۔ سوائے ابن الاعرابی کے

(1) امام ابوجعفر محمد بن عبید الکوفیؒ یہ صحیح ابن ماجہ و صحیح ابی عوانہ وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو جعفر الکوفیؒ ثقة صدوق صدوق من الحادثه عشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذیب لابن حجر ج9 ص 331 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص 495 وغیرهما

(صحیح ابن ماجه ج2 ص1158 رقم 3501 و صحیح ابن عوانه ج1 ص20 رقم16 وغیرها

(2) امام محرز بن ھشام الکوفیؒ یہ سنن الطحاوی وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو ذکرہ ابن حبان فی الثقات و ھو شیخ الطحاوی اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 9 ص 191 (2) معانی الاخبار ج 3 ص 18 وغیرهما

(سنن الطحاوی ج 1 ص 252 رقم 1397)

(3) امام ربیع بن سھل الفزاری "یہ مختلف فیہ روای ہیں۔ ائمہ نے ان کو قال دحیم ثقة تکلم فیه غیر واحد قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 12 ص 152 (2) الجرح و التعدیل ج 3 ص 463 وغیرھما

(4) امام مالک بن مغول ابوعبداللہ البجلی الکوفی" م 159ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الامام الثقة المحدث الکوفی ثقة ثبت من السابعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 583 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص 9

(3) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 517 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 4 ص 14 رقم 3782 و صحیح مسلم ج 1 ص 55 رقم 44)

(5) امام علقمہ بن مرثد ابوالحارث الکوفی" یہ صحیح بخاری صحیح مسلم و سنن اربعہ کی اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الامام الفقیه الحجة هو ثبت فی الحدیث ثقه من السادسة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص 509 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 397 وغیرھما

(صحیح البخاری ج 2 ص 98 رقم 1369 و صحیح مسلم ج 1 ص 232 رقم 277)

(6) امام سلیمان بن بریدة الاسلمی المروزی" و 15ھ م 106ھ یہ صحیح مسلم سنن اربعہ کے روای ہیں۔ ائمہ نے ان کو تابعی ثقة هو اکبر من اخیه و ثقة من الثالثة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات للعجلی ج 1 ص 200 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 250 وغیرھا

(صحیح مسلم ج 1 ص 232 رقم 277 و صحیح ابو داؤد ج 1 ص 44 رقم 172 و صحیح ترمذی ج 1 ص 89 رقم 61 و صحیح النسائی ج 1 ص 258 رقم 519 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 170 رقم 510 و المنتقی لا بن الجارود ج 1 ص 13 رقم 1 و صحیح ابن خزیمة ج 1 ص 9 رقم 12 و مختصر الحکام للطوسی ج 1 ص 242 رقم 50 و صحیح ابوعوانه ج 1 ص 200 رقم 647 و سنن الطحاوی ج 1 ص 41 رقم 221 و صحیح ابن حبان ج 4 ص 359 رقم 1492 و سنن الدار قطنی ج 4 ص 77 رقم 3129 و المستدرک ج 1 ص 505 رقم 1306 و صحیح نعیم ج 1 ص 103 رقم 84 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص 448 رقم 231)

(7) سیدنا وامامنا بریدۃ بن حصیب اسلمی ابو سھل صحابی اسلم قبل بدر ؓ م 63ھ یہ مشہور جلیل القدر الصحابی ہے۔(الاصابۃ ج 1 ص 418 وتقریب ج 1 ص 68)

﴿نقشہ حدیث سیدنا بریدۃ اسلمی رضی اللہ عنہ

سیدنا محمد عربی امام اعظم النبیا و خاتم الانبیاء وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا بریدۃ اسلمی رضی اللہ عنہ

سیدنا سلیمان بن بریدۃؒ

سیدنا علقمۃ بن مرثدؒ

سیدنا مالک بن مغولؒ

سیدنا ربیع بن سھلؒ

سیدنا محرز بن ھشام الخزاعیؒ

سیدنا ابن الاعرابی

﴿جدول حدیث بریدۃ رضی اللہ عنہ﴾

(1) معجم ابن الاعرابی 1

﴿حدیث نمبر 389﴾ عن ابی ھریرۃ ؓ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا دخل فی الصلاۃ رفع یدیہ مدا ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (الصحیح والسنن لابی داؤد ج 1 ص 200 رقم 753 باب لم یذکر الرفع عند الرکوع)

" سیدنا ابو ہریرۃ ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز میں داخل

ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق درج ذیل ہے سوائے امام ابو داؤد اور مسددؒ کے۔

(1) امام یحییٰ بن سعید القطان الحنفیؒ و120ھ م198ھ یہ صحیح البخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام العلم سید الحفاظ و کان نقی الحدیث لایحدث الاعن ثقة و کان ثقة حجة رفیعا مامون اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ للذهبی ج 1 ص 218 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 591وغیرها

(صحیح البخاری ج 1 ص 11 رقم11، و صحیح مسلم ج 1 ص 38رقم 8وغیرها)

(2) امام محمد بن عبدالرحمٰن ابن ابی ذئب المدنیؒ و80ھ م158ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الثبت العابد شیخ الوقت و ثقة متقن امام قدوة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 141 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص 493 وغیرها

(صحیح البخاری ج 1ص 35 رقم119 و صحیح مسلم ج1 ص 139 رقم 246 وغیرها)

(3) امام سعید بن سمعان الزرقی المدنیؒ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح ترمذی و صحیح النسائی وسنن الطحاوی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو سعید بن سمعان مدنی ثقة و الانصاری الزرقی المدنی ثقة ثقة من الثالثه اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات للعجلی ج 1 ص 185 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 237وغیرها

(صحیح ابی داؤد ج1ص 200 رقم 753 و صحیح ترمذی ج 2 ص 5 رقم239 و صحیح النسائی ج 2ص 124 رقم 884 و صحیح ابن خزیمه ج1 ص233 رقم 458 و مختصر الاحکام للطوسی ج 2 ص 79 رقم223 و سنن الطحاوی ج 1 ص195رقم 1157و صحیح ابن حبان ج 5 ص 66 رقم1769 ، و المستدرک ج 1 ص 359 رقم 856وغیرها)

(4) سیدنا وامامنا ابو ہریرة الدوسی الیمنی رضی اللہ عنہ مشہور جلیل القدر صحابی ہیں اور الصحابة کلھم عدول ہیں۔ (الاصابه لابن حجر ج7 ص348 وتقریب لابن حجر ج 1 ص680)

﴿حدیث نمبر 390﴾ عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ لم یکن یقوم الی الصلاة الارفع یدیه مداً۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و

مسلم تغلیباً۔ (سنن الدارمی ج 2 ص 788 رقم 1273)

"سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نماز کیلئے کھڑے نہیں ہوئے مگر اپنے دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے عبداللہ بن عبدالرحمٰن اور عبیداللہ بن عبدالمجید الحنفیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی السمرقندیؒ و 181ھ م 255ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ابی داؤد وصحیح ترمذی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ شیخ الاسلام بسمرقند ابو محمد صاحب المسند ثقة فاضل متقن اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج2 ص 90 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص 311

(صحیح مسلم ج 1 ص 73 رقم 88 و صحیح ابی دائود ج 2 ص 111 رقم 1609 و صحیح ترمذی ج 2 ص 201 رقم 365 ج 4 ص 187 و صحیح ابن حبان ج 8 ص 231 رقم 3447 و الشرح السنة للبغوی ج 4 ص 314 رقم 1054 و الاحادیث المختارة ج 5 ص 66 رقم 1690 وغیرھا)

(2) امام عبیداللہ بن عبدالمجید ابو علی البصریؒ الحنفی م 309ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الصدوق وثقه غیر واحد وصدوق من التاسعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مغانی الاخیار للعینی ج 2 ص 28 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 373 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 8 ص 85 رقم 6399 و صحیح مسلم ج 1 ص 443 رقم 640 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 391﴾ وعن سعید بن سمعان قال دخل علینا ابو هریرة رضی اللہ عنہ مسجد الزرقیین فقال ترک الناس ثلاثة مما کان رسول الله ﷺ یفعل کان اذا دخل الصلاة رفع یدیه مداً سکت هنیئة یسأل الله عزوجل من فضله وکان یکبر اذا خفض و رفع و اذا رکع۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی الشرط البخاری ومسلم تغلیباً۔ (مسند ابی دائود الطیالسی ج 4 ص 127 رقم 2495)

"سیدنا سعید بن سمعان سے روایت ہے فرمایا کہ سیدنا ابو هریرة رضی اللہ عنہ داخل ہوئے مسجد

بنی زریق میں تو فرمایا کہ تین کام رسول اقدس ﷺ کرتے تھے لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے (1) آپ ﷺ جب نماز میں داخل ہوئے تو رفع الیدین لمبی کرتے (2) پھر سکتہ کرتے اللہ تعالیٰ سے ان کے فضل کا سوال کرتے (3) اور جب جھکتے واٹھتے اور جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں سوائے امام ابوداؤد الطیاسیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوداؤد سلیمان الطیاسیؒ د133ھ م204ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الکبیر واحدالاعلام الحفاظ و اصدق الناس و ثقة حافظ من التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 257 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 250 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 4 ص 199 رقم 3604 و صحیح مسلم ج 1 ص 93 رقم 149 و غیرھا)

﴿حدیث نمبر 392﴾ و عن ابو هريرة رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ كان اذا قام يعنى الى الصلوة رفع يديه مداً۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على الشرط البخارى و مسلم تغليباً۔ (مسند الامام احمد ج14 ص 462 رقم8875)

"سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے حسین بن محمدؒ ومحمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبانؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حسین بن محمد ابن بهرام المروزیؒ م 213ھ او214ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم و سنن اربعہ کی اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الثقة وثقة من التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام للنبلاء ج 8 ص 345 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 168 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 4 ص 20 رقم2809 و صحیح مسلم ج1 ص 467 رقم 675 وغیرھا)

(2) امام محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان القرشی المدنیؒ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں ائمہؒ نے ان کوالمدنی وھو ثقۃ و ثقۃ من الثالثہ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) معانی الاخبار للعینی ج 3 ص 546 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص 492 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 2 ص 45 رقم1099 و صحیح مسلم ج ص 432 رقم 617)

﴿حدیث نمبر 393﴾ و عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول ﷺ کان اذا قام فی (افتتاح)الصلاۃ رفع یدیہ مداً۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی الشرط البخاری و مسلم تغلیباً۔ (مسند الامام احمد ج 16 ص 295 رقم 10391 مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ)

"سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ جب نماز کے شروع میں کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے محمد بن عبداللہ بن الزبیرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن عبداللہ بن الزبیر ابواحمد الکوفیؒ 202ھ۔ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں اور ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثبت ثقۃ ثبت من التاسعۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص261 (2) تقریب ج1ص 487 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 1 ص163 رقم820 و صحیح مسلم ج1 ص 107 رقم180)

﴿حدیث نمبر 394﴾ و عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال ترک الناس ثلاثۃ مما کان یعمل بھن رسول اللہ ﷺ کان رسول اللہ ﷺ اذا قام الی الصلاۃ رفع یدیہ مداً ثم سکت قبل القرأن ھنیتۃ یسأل اللہ من فضلہ ویکبر کلما خفض ورفع ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیباً۔ (مسند الامام احمد ج16 ص 295 رقم10493 مسند ابی ھریرۃؓ)

"سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ لوگوں نے تین عمل کرنے چھوڑ دیئے جو رسول اقدس ﷺ کیا کرتے تھے۔ نمبر (1) جب آپ ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو

ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے۔ نمبر (2) پھر سکتہ کرتے قرأت سے پہلے تھوڑے دیر کیلئے جس میں اللہ تعالیٰ سے فضل کا سوال کرتے ثنا وغیرہ پڑھتے۔ نمبر (3) اوہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ ہیں اور حدیث صحیح علی الشرط البخاری و مسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 395﴾ و عن سعید ن سمعان قال دخل علینا ابو هریرة رضی اللہ عنہ مسجد بنی زریق قال ثلاث کان رسول الله ﷺ یفعل بهن ترکهن الناس کان اذا قام الی الصلاة قال هکذا و اشار ابو عامر بیده ولم یفرج بین اصابعه ولم یضمها وقال هکذا ارانا ابن ابی ذئب قال ابوبکر و اشارلنا یحیی بن حکیم ورفع یدیه الی ان قال و کان یقف قبل القرأة هنیئة یسأل الله تعالیٰ من فضله و کان یکبر فی الصلاة کلما سجد ورفع الحدیث۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح۔ (صحیح ابن خزیمه ج1 ص 233 رقم459 باب نشر الاصابع عند رفع الیدین)

"سیدنا سعید بن سمعانؒ سے روایت ہے فرمایا کہ سیدنا ابو هریرةؓ مسجد بنی زریق میں ہمارے پاس آئے۔ فرمایا تین عمل رسول اقدس ﷺ کیا کرتے تھے لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ نمبر (1) جب آپ ﷺ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں سے اشارہ یعنی رفع الیدین کرتے اور اپنی انگلیوں کو زیادہ کشادہ نہ رکھتے اور نہ ہی ملا کر رکھتے۔ نمبر (2) وقف کرتے قرأت سے پہلے تھوڑی دیر کیلئے اللہ تعالیٰ سے فضل کا سوال کرتے یعنی ثنا وغیرہ پڑھتے۔ نمبر (3) اور نماز میں سجدہ کرتے و اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے یحییٰ بن حکیمؒ و ابو عامر العقدیؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام یحییٰ بن حکیمؒ ابو سعید البصریؒ م256ھ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح نسائی و صحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الحجة و کان ممن جمع و صنف ثقة حافظ عابد من العاشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص25 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 23
(3) مغانی الاخیار وللعینی ج 3 ص 203 (4)تقریب لابن حجر ج1 ص 589وغیرھا
(صحیح ابی دائود ج2 ص 21رقم 1262 و صحیح النسائی ج 1 ص 293 رقم612،صحیح ابن ماجه ج 1 ص 17 رقم44 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 8 رقم28 و صحیح ابی عوانه ج1 ص 258 رقم 58و صحیح ابن حبان ج 5 ص 597 رقم 2219، والمستدرك للحاکم ج 4 ص 201 رقم 7366 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 211 رقم369 و الاحادیث المختارة ج 3 ص 65 رقم871 وغیرھا)

(2) امام ابو عامر عبد الملک بن عمرو العقدی البصریؒ م204ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام الثقة ابو عامر البصری ثقة مامون اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 254 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص364 وغیرھا
(صحیح البخاری ج1 ص 11 رقم9 و صحیح مسلم ج 1 ص 63 رقم57 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 396 تا397﴾ عن ابی هریرة ؓ قال ثلاث کان رسول الله ﷺ یفعلهن ترکهن الناس کان اذا قام الی الصلاة رفع یدیه مداً و کان یقف قبل القرأن هنیئة یسأل الله من فضله و کان یکبر کلما خفض و رفع۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 241 رقم 473باب ذکر سوأل العبربه عزوجل)

" سیدنا ابوھریرۃ ؓ سے روایت ہے آپ ؓ نے فرمایا کہ تین عمل ایسے ہیں جو رسول اقدس ﷺ کیا کرتے تھے لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا۔ (1) آپ ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے۔ (2) قرأت سے پہلے تھوڑا سا وقف کرتے اللہ تعالیٰ سے فضل کا سوال کرتے (ثناوغیرہ پڑھتے)۔ (3) اور ہر جھکتے و اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے حسین بن عیسیؒ ومحمد بن اسماعیل بن ابی فدیکؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حسین بن عیسی البسطامیؒ م247ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وصحیح ابی داؤد وصحیح النسائی

وصحیح ابن خزیمہ کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو کان من ثقات المحدثین و صدوق صاحب حدیث من العاشرۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 18 ص 345 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص 188 وغیرھما (صحیح البخاری ج 1 ص43 رقم158، صحیح مسلم ج4 ص2149 رقم 2789)

(2) امام محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک المدنی م 200ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ الکبیر محدث المدینۃ و کان ثقۃ صدوق اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ للذھبی ج 1 ص 252 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص 468 وغیرھما (صحیح البخاری ج1 ص35 رقم719، صحیح مسلم ج1 ص 267 رقم338وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 398 تا399﴾ وعن سعید بن سمعان انہ سمع ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول ثلاث مما کان رسول اللہ ﷺ یعمل بھن ترکھن الناس کان رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ مدا ثم سکت ھنیئۃ یدعو و یسأل اللہ من فضلہ و یکبر کلما رفع و وضع۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری ومسلم تعلیقاً (مختصر الاحکام للطوسی ج2 ص 80 رقم224 باب ماجآء فی نشر الاصابع عند التکبیر)

"سیدنا سعید بن سمعانؒ سے روایت ہے انہوں نے سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے سنا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین عمل رسول اقدس ﷺ کرتے تھے لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا۔ (1) رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو لمبا کرکے اٹھاتے تھے۔ (2) پھر سکتہ کرتے تھوڑی دیر دعا کرتے اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل کا سوال کرتے (ثنا وغیرہ پڑھتے)۔ (3) ہر اٹھتے وجھکتے وقت تکبیر کہتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام محمد بن عبداللہ المخرمیؒ ویزید بن ھارونؒ وخلف بن الولیدؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن عبداللہ المخرمی البغدادیؒ و173ھ م254ھ یہ صحیح بخاری وصحیح ابی داؤد وصحیح النسائی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ الحجۃ وثقۃ حافظ من الحادیۃ عشرۃ وران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1)تذکرة الحفاظ ج2 ص79 (2) تقریب ج1 ص490 وغیرها

(صحیح البخاری ج 7ص 47 رقم5276 و صحیح ابی داود ج 1 ص12 رقم45 و صحیح النسائی ج 1 ص 45 رقم50 و المنتقی لابن الجارود ج 1 ص21 رقم و صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص22 رقم33 و مختصر الاحکام للطوسی ج 2 ص80 رقم224و صحیح ابن حبان ج 6 ص 409 رقم2691 و المستدرک للحاکم ج 3 ص522 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص 321 رقم 11644 و الاحادیث المختارة ج 2 ص293 رقم 674 وغیرھا)

(2)امام یزید بن ھارون ابوخالد الحنفیؒ و118ھ م206ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو المقلوۃ شیخ الاسلام و ثقۃ ثبت متعبد حسن الصلاۃ جدلو ھو من اصحاب ابی حنیفۃ اوران سے مروی حدیث کوصحیح قراردیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 231 (2) مغانی الاختیار ج 3 ص243 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص42 رقم149 و صحیح مسلم ج1 ص 53رقم38)

(3)امام خلف بن الولید ابوجعفر البغدادیؒ م212ھ یہ سنن الطحاوی صحیح ابن خزیمہ وابی عوانہ وغیرھا کے روای ہیں۔ائمہؒ نے ان کوثقۃ ثقۃاوران سے مروی حدیث کوصحیح قراردیا ہے۔

(1) مغانی الاخیار للیعنی ج1 ص 283 (2) تاریخ بغداد ج9 ص267 وغیرهما

(صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 78 رقم 151 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 418 رقم 1549 وسنن الطحاوی ج 1 ص 75 رقم 460 و صحیح ابن حبان ج 5 ص 131 رقم1822 والمستدرک للحاکم ج 2 ص620 رقم 4103 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص33 رقم 17 و الاحادیث المختارة ج 5 ص270 رقم1901 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 400﴾ وعن سعید بن سمعان مولی الزرقیین قال دخل علینا ابو ھریرة ﷛ فقال کان رسول اللہ ﷺ اذا قال الی الصلاة رفع یدھم مدا ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی الشرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (سنن الطحاوی ج1 ص 195 رقم1157 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلاة)

" سیدنا سعید بن سمعانؒ سے روایت ہے کہ ہم پر ابوھریرة ﷛ داخل ہوئے پس فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھوں کولمبا کر کے اٹھاتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ربیع بن سلیمان الجیزی اور اسد بن موسیٰ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ربیع بن سلیمان الجیزی المصری م 256ھ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح النسائی و سنن الطحاوی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو کہا۔ حسن الحدیث صدوقا ثقة من الحادیة عشرة اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص 310 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص206 وغیرھا

(صحیح ابی داؤد ج 1 ص 217 رقم 824 و صحیح النسائی ج 1 ص 107 رقم 181 و المنتقی لابن الجارود ج 1 ص 170 رقم 674 و صحیح ابن خزیمہ ج 4 ص230 رقم2758 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 403 رقم 1479 و سنن الطحاوی ج 1 ص 15 رقم21 والاحادیث المختارة ج 1 ص 298 رقم185 وغیرھا)

(2) امام اسد بن موسیٰ المعروف باسد السنة المصریؒ و 132ھ م212ھ یہ صحیح بخاری معلقا و صحیح ابی داؤد و صحیح النسائی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ المعروف باسد السنة نزل مصر و صنف التصانیف ھو مشھور الحدیث ثقة و صدوق من التاسعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 294 (2) مغانی الاخیار للعینی ج3 ص 504

(صحیح البخاری ج8 ص10 رقم 6016 و صحیح ابی داؤد ج3 ص 19 رقم 2535 و صحیح النسائی ج 6 ص 42 رقم 3175 والمنتقی لابن الجارود ج 1 ص 31 رقم 77 و صحیح ابن خزیمہ ج 4 ص 260 رقم 2732 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 191 رقم 607 و سنن الطحاوی ج 1 ص 15 رقم20 و صحیح ابن حبان ج 4 ص 429 رقم 1563 و المستدرک للحاکم ج 1 ص 409 رقم1017 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 35 رقم 2 و شرح السنة للبغوی ج8 ص17 رقم 2033 والمعجم ابن عساکر ج 1 ص 108 رقم 116 والاحادیث المختارة ج 1 ص 332 رقم 226 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 402﴾ ونا سعید بن سمعان قال دخل علینا ابوھریرة ﷺ فقال کان النبی ﷺ اذا قام الی الصلاة رفع یدیہ مدا۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی الشرط البخاری و مسلم تعلیقا۔ (معجم ابن الاعرابی ج3 ص 1043 رقم 2188)

"سیدنا سعید بن سمعانؓ سے روایت ہے فرمایا کہ سیدنا ابو ھریرہ ﷺ ہم پر داخل ہوئے تو فرمایا

کہ نبی اقدس ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے علی بن داؤد القنطریؒ و آدم بن ابی ایاسؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام علی ابی داؤد القنطری البغدادیؒ م 272ھ یہ صحیح ابن ماجہ وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث الحافظ وثقة غیر و صدوق من الحادیة عشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء، ج 13 ص 143 (2) تقریب ج 1 ص 401 وغیرھا

(مختصر الاحکام للطوسی ج 2 ص 250 رقم 324 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 246 رقم 747 ، سنن الدارقطنی ج 3 ص 109 رقم 2172)

(2) امام آدم بن ابی ایاس المروزی ثم العسقلانیؒ و 132ھ م 221ھ یہ صحیح بخاری و صحیح ترمذی و صحیح النسائی و صحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المحدث الامام الزاھد ثقة مامون اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 299 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص 43 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 11 رقم 10 و صحیح الترمذی ج 4 ص 583 رقم 2369 و صحیح النسائی ج 1 ص 91 رقم 147 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص 1045 رقم 3127 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 345 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص 39 رقم 39 و سنن الطحاوی ج 1 ص 50 رقم 288 و صحیح ابن حبان ج 4 ص 251 رقم 1405 و سنن الدارقطنی ج 3 ص 109 رقم 2172 و المستدرك للحاكم ج 1 ص 52 رقم 20 و شرح السنة للبغوی ج 2 ص 22 رقم 255 و الاحادیث المختارة ج 6 ص 342 رقم 2368 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 402﴾ وعن سعید بن سمعان مولی الزرقین قال دخل علینا ابو هریرةؓ المسجد فقال ثلاث كان رسول الله ﷺ يعمل بهن تركهن الناس كان رسول الله ﷺ اذا قام الى الصلاة رفع يديه مداً و كان يقف قبل القراءة هنية يسأل الله من فضله و كان يكبر في الصلاة كلما ركع وسجدا ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاری ومسلم تغليبا ۔(صحیح ابن حبان ج 5 ص 76 و 77 رقم 1777 ذکر ما يستحب للمصلی)

"سیدنا سعید بن سمعانؒ سے روایت ہے فرمایا سیدنا ابوھریرۃؓ ہم پر داخل ہوئے مسجد میں تو فرمایا کہ تین عمل ایسے جو رسول اقدس ﷺ کیا کرتے تھے لیکن لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔(1) آپ ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے۔(2) اور تھوڑی دیر کیلئے وقف کر کے اللہ تعالی سے ان کا فضل کا سوال کرتے تھے (یعنی ثناء وغیرہ پڑھتے تھے)۔(3) اور نماز میں رکوع و سجدے کے وقت تکبیر کہتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے عبداللہ بن محمد الازدیؒ و اسحٰق بن ابراھیمؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبداللہ بن محمد الازدیؒ یہ صحیح ابی داؤد، صحیح ابی عوانہ و صحیح ابن حبان وغیرھا کے راوی ہیں ۔ائمہؒ نے ان کو وکان ثقة وھو ثقة اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 19 ص 187 رقم 292 (2) الجرح والتعدیل ج 5 ص 162 رقم 749
(3) صحیح ابی عوانہ ج3 ص 200 رقم 4677 (4) صحیح ابن حبان ج 1 ص 193 رقم10
(5) الاحادیث المختارۃ للمقدسی ج 3 ص 262 رقم 1066 وغیرھا

(2) امام اسحاق بن راھویہ النیسابوریؒ و166ھ م238ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ۔ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الکبیر الحنظلی المروزی نزیل نیسابور و ثقة مامون اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج2 ص 17 (2) تقریب لا بن حجر ج 2 ص 99 وغیرھا
(صحیح البخاری ج ص 39 رقم135 و صحیح مسلم ج1 ص 122 رقم 220 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 403﴾ وحدثنا سعید بن سمعان قال جاء ابو ھریرۃ ؓ الی المسجد بنی زریق فقال ثلاث کان رسول اللہ ﷺ یعمل بھن ترکھن الناس کان یرفع یدیہ فی (افتتاح) الصلاۃ مدا و یسکت ھنیئة و یکبر اذا سجد و اذا رفع۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تعلیقا۔ (صحیح النسائی ج 2 ص 124 رقم 883 (باب رفع الیدین)

"سیدنا سعید بن سمعانؒ نے بیان کیا اور فرمایا کہ سیدنا ابوھریرۃؓ مسجد بنی زریق میں آئے پس فرمایا کہ تین عمل ایسے تھے جو رسول اقدس ﷺ کیا کرتے تھے لیکن لوگوں نے

ان کو چھوڑ دیا ہے۔ (1) آپ ﷺ نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے۔ (2) اور تھوڑی دیر کیلئے سکتہ کرتے (ثناء وغیرہ پڑھتے) (3) اور جب سجدہ کرتے و اٹھتے تو تکبیر کہتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عمرو بن علی الفلاسؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عمرو بن علی الفلاس المصریؒ د 161ھ م 249ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام الثبت و ثقة حافظ من العاشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 6 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 434 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 47 رقم 182 و صحیح مسلم ج 1 ص 130 رقم 144)

﴿حدیث نمبر 404﴾ وحدثنی سعید بن سمعان قال جاء ابو ھریرة رضی اللہ عنہ الی مسجد بنی زریق فقال ثلاث کان رسول اللہ ﷺ یعمل بھن ترکھن الناس کان یرفع یدیه فی (افتتاح) الصلاة مداً ویسکت ھنیئة ویکبر اذا سجد و اذا رکع۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (السنن الکبری للنسائی ج 1 ص 460 رقم 959 باب رفع الیدین)

"سیدنا سعید بن سمعانؒ نے بیان کیا اور فرمایا کہ سیدنا ابوھریرة رضی اللہ عنہ مسجد بنی زریق کی طرف آئے اور فرمایا کہ تین عمل رسول اقدس ﷺ کیا کرتے تھے لیکن لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ (1) آپ ﷺ شروع نماز میں ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے۔ (2) اور تھوڑی دیر کیلئے سکتہ کرتے (ثناء وغیرہ پڑھتے)۔ (3) اور جب سجدہ و رکوع کرتے تو تکبیر کہتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل و توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور حدیث صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 405﴾ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ (قال) ثلاث قد ترکھن الناس مافعلھن رسول اللہ ﷺ کان یکبر اذا قام الی الصلاة (رفع یدیه مداً) و یسکت بین القراءة و یسأل اللہ من فضله و کان یکبر فی خفض و رفع به۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی

شرح البخاری و سنن ... جزء رفع الیدین للبخاری ج1 ص 66 رقم 169)

"سیدنا ابوہریرۃ ﷛ سے روایت ہے فرمایا کہ تین عمل لوگوں نے چھوڑ دیے جن کو رسول اقدس ﷺ کیا کرتے تھے۔ (1) آپ ﷺ جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور لمبا کر کے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ (2) تکبیر و قرأت کے درمیان تھوڑی دیر سکتہ کرتے اور اللہ تعالیٰ سے ان کی فضل کا سوال کرتے تھے (ثناء وغیرہ پڑھتے تھے)۔ (3) اور ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے۔"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو عاصم کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو عاصم النبیل الضحاک و 122ھ م 212ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو اتفقوا علی توثیقه و جلالته و حفظه و ثقة ثبت من الناسعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تہذیب الاسماء للنووی ج 2 ص 249 (2) تقریب ج 1 ص 280

(صحیح البخاری ج 2 ص 104 رقم 1385 و صحیح مسلم ج 1 ص 88 رقم 82)

﴿حدیث نمبر 406﴾ وعن سعید بن سمعان قال اتانا ابو هریرة ﷛ فی مسجد بنی زریق فقال ثلاثا کان رسول الله ﷺ یفعلهن ترکهن الناس یرفع یدیه (فی الافتتاح) حتی جاوزتا اذنیه و یسکت بعد القراءة هنیئة یسأل الله من فضله و فی روایة و یکبر کلما رکع و رفع۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔

(المستدرک للحاکم ج 1 ص 338 رقم 781)

"سیدنا سعید بن سمعان سے روایت ہے کہ سیدنا ابوہریرۃ ﷛ ہمارے پاس مسجد بنی زریق میں تشریف لائے اور فرمایا کہ تین عمل ایسے تھے جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے لیکن لوگوں نے چھوڑ دیے ہیں۔ نمبر (1) آپ ﷺ شروع نماز میں رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ کانوں کے برابر کرتے تھے۔ نمبر (2) تھوڑی دیر سکتہ کرتے اللہ تعالیٰ سے ان کا فضل کا سوال کرتے تھے (وفی روایۃ) نمبر (3) اور رکوع میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے"

﴿تحقيق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام احمد بن یعقوب الثقفیؒ امام یوسف بن یعقوبؒ امام محمد بن ابی بکر المقدمیؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوسعید احمد بن یعقوب الثقفی النیسابوریؒ م 357ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الزاھد العابد و عنه الحاکم وغیرہ قدشاخ و المعدل ببغداد و کان ثقة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 25 ص 87 (2) تاریخ بغداد ج 6 ص 480 وغیرها

(المستدرک للحاکم ج 1 ص 44 رقم 3 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص 132 رقم 1193 و شرح السنة للبغوی ج 3 ص 471 وغیرها)

(2) امام یوسف بن یعقوب ابو محمد البغدادیؒ و 208ھ م 297ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو القاضی هو الامام الحافظ و کان ثقة صالحا الامام الحافظ الفقیه۔ الکبیر الثقة القاضی و کان اسنداهل زمانه اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 170 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 54 وغیرها

(صحیح ابی عوانه ج 3 ص 144 رقم 4507 و المستدرک ج 1 ص 77 رقم 68 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 105 رقم 90 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 243 و الاحادیث المختارة ج 1 ص 420 وغیرها)

(3) امام محمد بن ابی بکر المقدمی ابو عبداللہ المصریؒ م 234ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و نسائی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثبت و ثقه غیر واحد و ثقة من العاشرة اور ائمہؒ نے ان سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 9 ص 57 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 470 وغیرها

(صحیح البخاری ج 1 ص 104 رقم 483 و صحیح مسلم ج 1 ص 107 رقم 161 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 407 تا 410﴾ وعن سعید بن سمعان قال أتانا ابو هریرة ﷺ فی مسجد بنی زریق فقال ثلاث کان رسول الله ﷺ یفعلهن ترکهن الناس برفع یدیه اذا ادخل فی الصلاة مداً و یسکت بعد القرأة هنیئة یسأل الله عزو جل من فضله و یکبر اذا رکع و اذا خفض کذا فی هذه الروایة بعد القرأة۔ قال ابو شعیب اسانیدهم صحاح

علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (السنن الکبری للبیھقی ج 2 ص 279 رقم 3085)

"سیدنا سعید بن سمعانؒ سے روایت ہے فرمایا سیدنا ابوھریرۃ ؓ مسجد بنی زریق میں تشریف لائے تو فرمایا کہ تین عمل رسول اقدس ﷺ کیا کرتے تھے لیکن لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ (1) آپ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تھے تو ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے۔(2) اور قرأت کے بعد تھوڑا سا سکتہ کرتے تھے اس میں اللہ تعالٰی سے ان کے فضل کا سوال کرتے تھے (ثناء وغیرہ پڑھتے تھے)۔(3) جب رکوع کرتے اور اس میں جھکتے تو تکبیر کہتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے امام علی بن محمد المقریؒ امام حسن بن محمدؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام علی بن محمد بن المقریؒ ابوالحسن۔ائمہ نے ان کو المقری المحمود وعنه البیهقی اکثر عنه صححه ابن عساکر حدیثه و هو ثقة عنده اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 28 ص 487 (2) معجم ابن عساکر ج 1 ص 154 وغیرھا

(2) امام حسن بن محمد ابومحمد الاسفرائنیؒ م346ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ المحمود کان محدث عصره و من اجود الناس اصولا اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سید اعلام النبلاء ج 12 ص 102 (2) تاریخ الاسلام ج 25 ص 348 وغیرھما

(المستدرك للحاکم ج1 ص289 رقم 6462)

﴿حدیث نمبر 411تا412﴾ وثنا سعید بن سمعان قال اتانا ابو ھریرۃ ؓ فی مسجد بنی زریق قال ثلاث کان رسول الله ﷺ یعمل بھن قد ترکھن الناس کان یرفع یدیه مداً اذا دخل فی الصلاۃ ویکبر کلما رکع ورفع السکوت قبل القراۃ یسأل الله عزو جل من فضله۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح لی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (امالی ابن بشران ج 1 ص 178 رقم 1295)

"سیدنا سعید بن سمعانؒ نے بیان کیا فرمایا کہ سیدنا ابوھریرۃ ؓ ہمارے پاس مسجد بنی

زریق میں تشریف لائے فرمایا کہ تین عمل رسول اقدس ﷺ کیا کرتے تھے لیکن لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ (1) آپ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو رفع الیدین کرتے وقت ہاتھوں کو لمبا کرتے تھے۔ (2) ہر رکوع میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ (3) قرأت سے پہلے سکتہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کے فضل کا سوال کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کی راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن بشرانؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابن بشران ابوالقاسم البغدادیؒ و339ھ م430ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ الامام المحدث الصادق و کان ثقة ثبتا صالحا اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 153 (2) تذکرة الحفاظ ج3 ص 197 وغیرهما (شرح السنة البغوی ج 1 ص118 رقم64 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 142 رقم 154 و الحدیث المختارة ج 5 ص 111 رقم 1735 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 413﴾ عن ابی هریرة رضی الله عنه قال رأیت رسول الله ﷺ یرفع یدیه مداً یعنی فی (افتتاح) الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (السنن الکبری للبیهقی ج 2 ص 42 رقم 2319 باب کیفیة رفع الیدین)

"سیدنا ابوھریرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز شروع کرتے تو ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابوبکر بن فورکؒ و عبداللہ بن جعفرؒ و یونس بن حبیبؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوبکر محمد بن فورک الاصبہانیؒ م406ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام العلامة الصالح شیخ المتکلمین وصنف التصانیف الکثیرة لاستاذ الاصولی أدیب النحوی الواعظ درس بالعراق مدة و مشهدة بالحیرة یزار و یستجاب الدعاء قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص [illegible] (2) تذکرة الحفاظ ج 3 ص 178 وغیرهما

(2) امام عبداللہ بن جعفر بن فارس الاصبہانیؒ و248ھ م346ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ الامام المحدث الصالح مسند اصبہان و کان من الثقات العباد اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 15 ص553 (2) العبرفی من عبرج 2 ص73 و غیرھما

(معجم ابن عساکر ج 1 ص235 رقم 268 و الاحادیث المختارۃ ج 1 ص222 رقم118 و غیرھما)

(3) امام یونس بن حبیب ابو بشر الاصبہانیؒ م 267ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المحدث الحجۃ الاصبہانی و ھو ثقۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 596 (2) العبر فی خبر من عبر ج 1 ص 384 وغیرھما

(صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 26 رقم 27 والمستدرک للحاکم ج 3 ص 8 رقم4271، وصحیح ابی نعیم ج 1 ص44 رقم 21 و شرح السنۃ للبغوی ج 2ص 238 رقم 390 ومعجم ابن عساکر ج 2 ص858 رقم 1078 والاحادیث المختارۃ ج1 ص232 رقم 128 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 414 تا 415﴾ وعن سعید بن سمعان قال دخل علینا ابو هريرة ﷛ مسجد الرزقیین فقال ترك ثلاثة مما كان رسول الله ﷺ یفعل كان اذا دخل الصلاۃ رفع يديه مداً ثم سكت هنيئة يسأل الله من فضله و كان يكبر اذا خفض ورفع و اذا ركع۔ قال ابو شعیب اسنادھماصحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔(تهذیب الکمال ج 10 ص 491 رقم 2293)

"سیدنا سعید بن سمعانؒ سے روایت ہے فرمایا سیدنا ابوھریرۃ ﷛ مسجد بنی زریق میں تشریف لائے تو فرمایا کہ تین عمل ایسے تھے جو رسول اقدس ﷺ کرتے تھے لیکن لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ (1) آپ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے۔ (2) پھر تھوڑی سی دیر سکتہ کرتے اللہ تعالیٰ سے ان کے فضل کا سوال کرتے تھے۔ (3) رکوع میں جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو الحسن ابن البخاریؒ، امام ابو المکارم اللبانؒ امام ابو جعفر الصیدلانیؒ، امام ابو علی الحدادؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالحسن بن البخاریؒ و 595ھ م 690ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ الامام الصالح الورع المعمر العالم مسند العالم فخر الدین و مسند الدنیا الحنبلی اور صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 51 ص 422 (2) العبر فی خبر من غبر ج 3 ص 373 وغیرھما

(2) امام ابوالمکارم اللبانی احمد بن ابی عیسی الاصبہانیؒ و 506ھ م 597ھ یہ مشہور امام ہیں ان کو اللبان القاضی العالم مسند اصبهان ابو المكارم الاصبهانی الشروطی ابن اللبان و هو مكثر عن ابی علی الحداد و القاضی العدل مسند العجم اور قرار دیا ہے

(1) سیر اعلام النبلاء ج 15 ص 453 (2) العبر فی خبر من غبر ج 3 ص 118 وغیرھما

(3) امام ابوجعفر محمد بن احمد بن نصر الصیدلانیؒ و 509ھ م 603ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الصیدلانی الشیخ الصدوق المعمر مسند الوقت و کان یعرف بسلفة الحافظ اور قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 16 ص 14 (2) تذکرۃ الحفاظ ج 4 ص 120

(3) الاحادیث المختارۃ ج 1 ص 93 رقم 14 ، ص 141 رقم 53 ص 200 رقم 104 وغیرھا

(4) امام ابوعلی الحسن بن احمد الحداد الاصبہانیؒ و 419ھ م 515ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ ان کو الحداد الشیخ الامام المقری المجود والمحدث المعمر مسند العصر شیخ اصبهان فی القرأت و الحدیث جمیعا و کان عالما ثقة صدوقا اور صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 14 ص 256 (2) العبر فی خبر من غبر ج 2 ص 404

(معجم ابن عساکر ج 1 ص 235 رقم 268 و الاحادیث المختارۃ ج 1 ص 135 رقم 48)

﴿حدیث نمبر 416﴾ عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یرفع یدیه مداً یعنی فی (داخل) الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (مسند ابی داؤد الطیالسی ج 4 ص 291 رقم 2685)

"سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے وقت ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں اور بالتحقیق حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ صحیح شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 417﴾ عن ابی هریرة ﷜ ان النبی ﷺ کان اذا قام الی الصلاة رفع یدیه مداً۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح البخاری و مسلم تغلیبا۔ (فوائد تمام الرازی ج 2 ص 64رقم 1152)

"سیدنا ابوھریرۃ ﷜ سے روایت ہے کہ بیشک نبی اقدس ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام تمام الرازیؒ امام ابوعلی احمد الحمصیؒ امام بحر بن نصرؒ امام خالد بن عبدالرحمٰنؒ کے ان کی توثیق و تعدیل درج ذیل ہے۔

(1) امام تمام بن محمد الرازیؒ و330ھ م 414ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ المفید الصادق محدث الشام ابو القاسم الرازی و کان ثقة و کان عالما بالحدیث و معرفة الرجال اور قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 17 ص 289 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص226 وغیرهما

(2) امام ابوعلی احمد بن محمد بن فضالۃ الحمصیؒ م339ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المحدث الحجة الحمصی الصفار المشهور بالموسی و کان ثقة و کانت کتبه جیادا قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 25 (2) المنتظم لابی الجوزی ج 14 ص 81 وغیرهما

(3) امام بحر بن نصر الخولانی المصریؒ و 174ھ م268ھ یہ مسند مالک وصحیح ابن خزیمہ وسنن الطحاوی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الخولانی الامام المحدث الثقة ابو عبدالله المصری و ثقة غیر واحد و کان احد الثقات الاثبات اور ان سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 139 (2) العبر فی خبر من عبر ج 1 ص 383 وغیرهما (المنتقی لابن الجارود ج 1ص15 رقم56 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 110 رقم 222 و صحیح ابی عوانه ج1 ص60 رقم 156، و سنن الطحاوی ج 1 ص 15 رقم24 و صحیح

الحبان ج 2 ص 297 رقم539، و المستدرك للحاكم ج 1 ص 53 رقم 21 وصحیح ابی نعیم ج 3 ص 308 رقم 3806و شرح السنه للبغوی ج 6 ص268 رقم 1744 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 347رقم 417 والاحادیث المختارة ج 5 ص 288 رقم 1929 وغیرها)

(4) امام خالد بن عبدالرحمٰن ابوالھیثم وابومحمد الخراسانیؒ م208ھ یہ صحیح ابی داؤد وصحیح النسائی و سنن للطحاوی وصحیح ابی عوانہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الخراسانی المروزی نزل الساحل و ثقه غیر واحد لابأس به و صدوق من التاسعة اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 9ص 353 (2) تقریب لابن حجر ج1ص 189 وغیرھا

(صحیح ابو دائود ج 4 ص 77 رقم4166، صحیح النسائی ج 7 ص 103 رقم و صحیح ابی عوانه ج 1 ص 84 رقم 252 و سنن الطحاوی ج 1 ص 50 رقم 286 والمستدرك ج 1 ص 201 رقم 395وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 418﴾ عن اسماعیل عن ابیه قال کان یصلی خلف ابی هریرة ؓ قال وکانت صلاته نحوا من صلاه قیس (بن ابی حازم) یتم الرکوع والسجود و یجوز قال فقیل لابی هریرة ؓ هکذا کانت صلاة رسول الله ﷺ قال نعم و احوزه۔ قال ابو شعیب وصلاة قیس ابن ابی حازم و یرفع یدیه اول ما یدخل فی الصلاة ثم لایرفعهما و اسناد هما صحیح علی شرطهما (مصنف ابن ابی شیبة ج 1 ص 406 رقم 4669 ، ص214 رقم 2449 طبع مکتبة الرشد الریاض)

"سیدنا ابوخالد والد اسماعیل سے روایت ہے کہ سیدنا ابوھریرة ؓ کے پیچھے نماز پڑھی فرمایا کہ ان کی نماز قیس بن ابی حازمؒ کی طرح تھی رکوع وسجود کو وہ پورا کرتے تھے۔ اختصار کے ساتھ فرمایا کہ سیدنا ابوھریرة ؓ سے کہا گیا کیا رسول اقدس ﷺ اس طرح نماز پڑھتے تھے۔ سیدنا ابوھریرة ؓ نے فرمایا ہاں اسی طرح مختصر پڑھتے تھے اور قیس بن ابی حازمؒ کی صلاۃ میں رفع الیدین اول نماز میں داخل ہوتے وقت تھی پھر پوری نماز میں دوبارہ نہیں کیا کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابوخالد البجلی اور اسماعیلؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام اسماعیل بن ابی خالد البجلی الکوفیؒ م 146ھ یہ صحیح بخاری، صحیح مسلم وسنن اربعہ کے

اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ احد الاعلام و کان حجة متقنا مکثرا عالما و من الحفاظ و کان من العلماء العاملین ثقة ثبت اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 115 (2) تقریب لابن حجر ج1 ص 107وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص11 رقم 10 و صحیح مسلم ج 1 ص71 رقم 81)

(2) امام ابوخالد والد اسماعیل البجلی الکوفیؒ یہ ادب المفرد بخاری و صحیح ابوداؤد و صحیح ترمذی و صحیح ابن حبان کے راوی ہیں۔ائمہ نے ان کو ثقة و ثق و مقبول من الثالثة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 4 ص286 (2) الکاشف ج 2 ص422

(3) تقریب لابن حجر ج1 ص636وغیرھا

(صحیح ترمذی ج 4ص 286 رقم 1853 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص 1094 رقم 3289و صحیح ابی عوانه ج 4 ص372 رقم 693 و صحیح ابن حبان ج 9 ص186 رقم 3874وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 419﴾ وحدثنا اسماعیل بن ابی خالد عن ابیه قال کان ابوھریرة ﷺ یصلی بالمدینة نحوامن صلاة قیس بن ابی حازم فقلت له یا ابا ھریرة ﷺ ھکذا کان رسول الله ﷺ یصلی قال وما انکرت من صلاتی قلت لا والله الاخیرانی احببت أن اسالك قال نعم و اجوز ۔ قال ابو شعیب وصلاة قیس ابن ابی حازم وکان یرفع یدیه اول ما یدخل فی الصلاة ثم لایرفعھما۔ واسنادھما صحیح علی شرط البخاری ومسلم (مسند الامام احمد ج16 ص 274 رقم 10443 و مصنف ابن ابی شیبة ج1 ص 214 رقم 2449)

"سیدنا ابوخالد والد اسماعیلؒ سے روایت ہے فرمایا سیدنا ابوھریرة ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھی قیس بن ابی حازم کی طرح تو میں نے عرض کیا۔اے ابوھریرة ﷺ کیا رسول اقدس ﷺ کی نماز اسی طرح تھی تو سیدنا ابوھریرة ﷺ نے فرمایا کیا میری نماز کا انکار کرتے ہو تو میں نے عرض کیا اللہ کی قسم نہیں مگر میں نے خیر کی نیت سے ، میں نے پسند کیا کہ آپ ﷺ سے سوال کروں تو سیدنا ابوھریرة ﷺ نے فرمایا کہ ہاں مختصراور سیدنا قیس کی نماز میں رفع الیدین اول تھا پھر پوری نماز میں لفظ لا کے ساتھ نفی ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راوی کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام عبداللہ بن نمیر الکوفیؒ کے

(1) امام عبداللہ بن نمیر ابوھشام الکوفیؒ و115ھ م199ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ الامام و ثقه غير واحد كان من كبار اصحاب الحديث و قال العينی ذكره اصحابنا من حملة الائمه الحنفية ثقة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 239 (2) مغانی الاخیار للعینی ج2 ص 146

(صحيح البخاری ج 1 ص74 رقم 336 و صحيح مسلم ج 1 ص10 رقم 4)

﴿حدیث نمبر 420﴾ وعن اسماعيل عن ابيه قال كان ابی يصلی خلف ابی هريرة رضی الله عنه بالمدينة قال و كانت صلاته و نحوا من صلاة قيس يتم الركوع والسجود فقيل لابی هريرة رضی الله عنه هكذا كانت صلاة رسول الله ﷺ قال نعم و اجوز ۔ قال ابو شعيب و صلاة قيس بن ابی حازم كان يرفع يديه اول ما يدخل فی الصلاة ثم لا يرفعهما و اسنادهما صحيح على شرط البخاری و مسلم (مسند ابی يعلى ج 11 ص 308 و مصنف ابن ابی شيبة ج1 ص214 رقم2339)

"سیدنا اسماعیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میرے ابا جان (ابو خالد) نے سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ کے پیچھے مدینہ منورہ میں (وفات النبوی کے بعد) نماز پڑھی فرمایا سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ نے سیدنا قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ کی طرح نماز پڑھی (اور اختصارا) رکوع وسجود کو پرا کیا تو سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ رسول اقدس ﷺ کی نماز اس طرح تھی تو سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں اور اس طرح اختصار کے ساتھ تھی اور سیدنا قیسؒ کی نماز میں اول کی رفع الیدین ہے باقی لفظ لا کے ساتھ نفی ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیلی وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ بروایۃ ابی یعلی صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔

﴿حدیث نمبر 421﴾اخبرنا اسماعیل بن ابی خالد عن ابیه و قال و کان نازلا علی ابی هریرة بالمدینة قال رأیته یصلی صلاة لیست بالخفیفة ولا بالطویلة وقال اسماعیل نحوا من صلاة قیس بن ابی حازم قال فقلت لابی هریرة ﷜ أهکذا کان رسول الله ﷺ یصلی قال و ماانکرت من صلاتی قال قلت خیرا أحببت ان اسالك قال نعم و اوجز۔ قال ابو شعیب وصلاة قیس ابن ابی حازم و کان یرفع یدیه اول ما یدخل فی الصلاة ثم لا یرفعهما۔ واسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔ (مسند الامام احمد ج 14 ص 469 رقم 8888 و مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 314 رقم 2449)

"سیدنا اسماعیل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میرے والد سیدنا ابوھریرۃ ﷜ کے پاس آئے مدینہ منورہ میں اور فرمایا کہ میں نے سیدنا ابوھریرۃ ﷜ کو دیکھا کہ انہوں نے نماز پڑھی اس طرح کہ نہ وہ خفیف تھی اور نہ وہ طویل تھی سیدنا اسماعیل نے فرمایا کہ وہ نماز سیدنا قیس بن ابی حازمؒ کی طرح تھی فرمایا میں نے سیدنا ابوھریرۃ ﷜ کو عرض کیا کہ کیا رسول اقدس ﷺ کی نماز اسی طرح تھی تو سیدنا ابوھریرۃ ﷜ نے فرمایا کہ کیا تم میری نماز کا انکار کرتے ہو تو میں نے عرض کیا کہ میں نے اس کو بہتر سمجھا اور پسند کیا کہ نماز کے متعلق آپ ﷜ سے سوال کروں تو آپ ﷜ نے فرمایا ہاں اور اس طرح مختصر پڑھتے تھے۔ یاد رہے سیدنا قیس بن ابی حازمؒ نماز کے اول میں رفع الیدین کرتے پوری نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ بروایۃ احمد صحیح علی شرط البخاری ومسلم تعلیقا ہے۔

﴿حدیث نمبر 422تا 423﴾ عن ابی هریرة ﷜ فذکر الحدیث یعنی دخل علینا ابو هریرة ﷜ مسجد نبی زریق قال ثلاث کان رسول الله ﷺ یفعل بهن ترکهن الناس کان اذا قام الی الصلاة قال هکذا رفع یدیه مراً و یقف قبل القرأة هنیئة یسأل الله تعالیٰ من فضله و کان یکبر فی الصلاة کلما سجد ورفع۔ (صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 234 رقم 460)

"سیدنا ابوھریرۃ ﷜ سے روایت ہے پس حدیث ذکر کی ہے یعنی (سعید بن سمعانؒ نے

فرمایا کہ) سیدنا ابوھریرۃ ؓ مسجد نبی زریق میں تشریف لائے فرمایا کہ تین فعل رسول اقدس ﷺ کرتے تھے لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا ہے آپ علی السلام جب نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو اس طرح ہاتھوں کو لمبا کر کے اٹھاتے تھے اور قرأت سے پہلے تھوڑا وقف کرتے اللہ تعالیٰ سے ان کے فضل کا سوال کرتے ثناوغیرہ پڑھتے تھے اور نماز میں اٹھتے وسجدہ میں تکبیر کہتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حافظ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 424تا 426﴾ وعن اسماعیل عن ابیہ ان ابا ھریرۃ ؓ کان یصلی بھم بالمدینۃ نحوا من صلاۃ قیس (بن ابی حازم) و کان قیس لا یطول قال قلت ھکذا کان رسول اللہ ﷺ یصلی قال نعم او اوجز حدثناہ وکیع قال نعم واوجز۔ قال ابو شعیب صلاۃ قیس بن ابی حازم و کان یرفع یدیہ اول ما یدخل فی الصلاۃ ثم لایرفعھما و اسانیدھم صحاح علی شرط البخاری ومسلم (مسند الامام احمد ج 15 ص 402 رقم 9637 و مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 214 رقم 2449)

"سیدنا ابوخالدؒ سے روایت ہے کہ بیشک سیدنا ابوھریرۃ ؓ مدینہ منورہ میں (وفات نبوی ﷺ کے بعد) ہمیں نماز پڑھائی وہ قیس بن ابی حازمؒ کی نماز کی طرح اور قیس بھی طویل نہیں پڑھتے تھے فرمایا میں نے عرض کیا کہ کیا رسول اقدس ﷺ اس طرح نماز پڑھتے تھے تو سیدنا ابوھریرۃ ؓ نے فرمایا ہاں اور اس طرح مختصر پڑھتے تھے اور سیدنا قیسؒ اول نماز میں رفع الیدین کرتے پھر پوری نماز میں دوبارہ نہ کرتے تھے"

﴿تحقیق السند ﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق حدیث ابی ہریرۃ ؓ براویۃ احمد صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے اس پر اہل السنّت والجماعت حنفیہ ومالکیہ کا عمل ہے۔ وللہ الحمد

﴿حدیث ابی ھریرۃ ؓ رفع یدیہ مداً وغیرہ درج ذیل کتب میں ھیں﴾

1- صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 233 رقم 459 باب نشر الاصابع عند رفع الیدین
2- مختصر الاحکام اللطوسی ج 2 ص 223 رباب ماجآء فی نشر الاصابع
3- المستدرک للحاکم ج 1 ص 359 رقم 857
4- السنن الکبری للبیھقی ج 2 ص 42/279 رقم 2317 باب کیفیۃ رفع الیدین رقم 3075
5- موارد الظمان للھیثمی ج 1 ص 125 رقم 449 باب السکتۃ فی الصلاۃ ص165 رقم 449
6- الاستذکار لا بن عبدالبر ج 1 ص 416 ب ب افتتاح الصلاۃ
7- التمھید لا بن عبدالبر ج 7 ص80
8- النفع الشذی ج 4 ص 287 باب ما جآء فی نشر الاصابع عند التکبیر
9- شرح سنن ابن ماجہ ج 1 ص 1426 رقم 1464
10- فتح الباری لا بن رجب ج 7 ص 146
11- شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص 294 باب رفع الیدین
12- عمدۃ القاری علی البخاری ج 5 ص 271 باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی
13- نخب الافکار للعینی ج 3 ص 497 ص 498، ص 509
14- التحبیر لایضاح معانی التسیر ج 5 ص 232، ص234
15- کوثر المعانی الدراری ج 9 ص 404
16- جامع الاصول ج 5 ص 303 الفرع الاول فی التکبیر و رفع الیدین
17- نصب الرأیہ للزیلعی ج 1 ص 336 باب صفۃ الصلاۃ
18- البدر المنیر لا بن الملقن ج 3 ص 472
19- اتحاف المھرۃ لا بن حجر ج 14 ص 718 رقم 18572
20- اتحاف الخیرۃ المھرۃ للبوصیری ج 3 ص 153 رقم 1223
21- اطراف المسند المعتلی ج 1 ص 255
22- المطالب العالیۃ لا بن حجر ج 3 ص 839 رقم 449
23- تخریج احادیث احیاء علوم الدین ج 1 ص 385
24- الاوسط لا بن المنذر ج 3 ص 89 رقم 1280
25- الفوائد النورانیہ لا بن تیمیۃ ج 1 ص105 فصل فی بیان الصلاۃ
26- مجموع الفتاوی لا بن تیمیۃ ج 22 ص 590 التبلیغ خلف
27- سبل الھدی ج 8 ص 115 الثانی فی دعا الافتتاح
28- صحیح الترمذی ج 1 ص 319 رقم 239 باب فی نشر الاصابع
29- اکمال المعلم بفوائد مسلم للقاضی ج 2 ص 263 باب المستحباب رفع الیدین
30- قوت المغتذی علی جامع الترمذی ج 1 ص 135، 136
31- التنویر شرح الجامع الترمذی ج 8 ص 433، 443
32- نیل الاوطار للشوکانی ج 2 ص205,206 باب رفع الیدین

33- تحفة الاحوذی ج 2 ص 37 ، 38 ، 39 باب فی فضل التکبیر الاولیٰ
34- الفتح الربانی ج 3 ص166 رقم 490 و 491
35- مرعاة المفاتیح ج3 ص 83 الفصل الثالث
36- الاحکام الوسطی للاشبیلی ج 1 ص 369 با ب تکبیرة الاحرام
37- تحفة الاشراف للحافظ المزی ج 9 ص 503 رقم 13081
38- تحفة الطالب لا بن کثیر ج 1 ص 188 رقم 110
39- موافقة الخبر الخبر لابن حجر ج 1 ص407 ، 408
40- الفتح الکبیر للسیوطی ج 2 ص 340 رقم 9165
41- کنز العمال للعلی المتقی ج 7 ص 54 رقم 17923
42- جمع الفوائد ج 1 ص222 رقم 1335 و 1336
43- فتح الغفار ج 1 ص 313 رقم 989 باب رفع الیدین
44- السراج المنیر ج 1 ص 195 رقم 1002 للالبانی
45- الجامع الصیغر للسیوطی ج 1 ص رقم 8892
46- صحیح ابی داؤد بتحقیق الالبانی ج 3 ص 341
47- صحیح الجامع الصغیر للالبانی 2 ص 866 رقم 4761 و 4762
48- علل الحدیث لا بن ابی حاتم ج 2 ص134 رقم 265
49- شرح مختصر الطحاوی للجصاص ج 1 ص574 ، 575 باب صفة الصلاة
50- مسائل احمد بروایة ابی داؤد ج 1 ص 384 رقم 1854
51- مسائل حرب الکرمانی ج 1 ص 2
52- المغنی لابن قدامة ج 1 ص340 ,339 مأة رفع الیدین عند افتتاح الصلاة
53- الشرح الکبیر لا بن قدامة ج 3 ص 420 / 419 مسألة ثم یرفع یدیه ص 512
54- شرح العمدة لا بن تیمیة ج 1 ص 57 ، 58
55- المبدع فی شرح المقنع لا بن المفلح ج 1 ص 380
56- شرح منتهی الارادات للبهوتی ج 1 ص186 باب صفة الصلاة
57- کشاف القناع للبهوتی ج 1 ص 333 باب صفة الصلاة
58- مختصر الانصاف والشرح الکبیر ج 1 ص 117 باب صفة الصلاة
59- مطالب اولی النهی ج 1 ص 424
60- الاحکام الکبری للاشبیلی ج 2 ص 191 باب وضع الیمن
61- السنن والاحکام للمقدسی ج 2 ص 31 رقم 1273
62- مجموعة الحدیث ج 1 ص 380 رقم 773
63- بدائع الفوائد لا بن القیم ج 3 ص 88
64- الشمائل الشریفة للسیوطی ج 1 ص 185 رقم 296

65- تلقیح فهوم اهل الرثر لابن الجوزی ج 1 ص 420

درج ذیل ائمہ نے حدیث ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ کو صحیح کہا ہے

(1) امام ابو داؤد م 275ھ و قال صحیح	(ابو داؤد)
(2) امام ترمذیؒ م 279ھ وقال اصح	(ترمذی)
(3) امام ابو موسی المدینی وقال صحیح	(خصائص المسند)
(4) امام ابو محمد الدارمیؒ م 255 وقال صحیح بوجه احتجاج	(سنن الدارمی)
(5) امام ابن خزیمہؒ م 311ھ وقال صحیح	(صحیح ابن خزیمه)
(6) امام ابو علی الطوسیؒ م 312ھ وقال صحیح	(مختصر الحکام)
(7) امام ابو جعفر الطحاویؒ م 321ھ وقال صحیح	(سنن الطحاوی)
(8) امام ابن حبانؒ م 354ھ قال صحیح	(صحیح ابن حبان)
(9) امام حاکم النیسا بوری م 405ھ و قال صحیح	(المستدرك)
(10) امام مغلطائی م 762ھ وقال باسناد صحیح	(شرح ابن ماجه)
(11) امام ابو الحجاج المزیؒ م 742 وقال اصح	(تحفة الاشراف)
(12) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 762ھ قال هذا حدیث حسن و رواة ثقات	(نصب الرایه)
(13) امام ابن الملقنؒ م 804ھ وقال (صحیح)	(البدار الخیر)
(14) امام احمد البوصیری م 840ھ قال اسناده رجاله ثقات	(اتحاف الخیره)
(15) امام عبدالرحمن السیوطیؒ م 911ھ وقال حدیث حسن	(قدت المقتدی)
(16) امام ابراهیم بن مفلحؒ م 884ھ وقال باسناد حسن	(المبدع)
(17) امام منصور البهوتیؒ م 1051ھ وقال باسناد حسن	(کشاف القناع)
(18) امام کاسانیؒ م 587 وقال صحیح بوجه احتجاج	(بدائع الصنائع)
(19) امام حسن عمارؒ م 1069 و قال صحیح بوجه احتجاج	(مراقی الفلاح)
(20) امام عبدالرحمن شیخ زادہؒ م 1078ھ و قال صحیح بوجه احتجاج	(مجمع الانهر)
(21) امام احمد النسائیؒ م 303ھ و قال صحیح	(زهر الربی)
(22) امام ابو علی النیسا بوریؒ م 349ھ وقال صحیح بروایة النسائی	(زهر الربی)
(23) امام ابو علی ابن السکنؒ م 353ھ وقال صحیح بروایة النسائی	(زهر الربی)
(24) امام ابو احمد ابن عدیؒ م 315ھ وقال صحیح بروایة النسائی	(زهر الربی)
(25) امام ابن مندہؒ م 395 وقال صحیح بروایت النسائی	(زهر الربی)
(26) امام عبدالغنی بن سعیدؒ م 409ھ وقال صحیح بروایة النسائی	(زهر الربی)
(27) امام ابو یعلی یعلی الخلیلیؒ م 446ھ وقال صحیح بروایة النسائی	(زهر الربی)
(28) امام ابوالحسن الدارقطنیؒ م 385ھ وقال صحیح بروایة النسائی	(زهر الربی)
(29) امام ابو طاهر السلفیؒ م 576ھ وقال صحیح بروایة النسائی	(زهر الربی)
(30) امام ابو بکر السنیؒ م 364ھ وقال صحیح بروایة النسائی	(زهر الربی)

(31) امام ابن حجرؒ م 852 ، وقال الحاکم صحیح الاسناد (اتحاف المھرۃ)

(32) امام ابن المنذرؒ م 318 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (الاوسط)

(33) امام ابو بکر البیھقیؒ م 458 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (السنن الکبری)

(34) امام ابن عبدالبر م 463 ، قال صحیح بوجہ احتجاج (التمھید)

(35) امام ابن رجبؒ م 795 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (فتح الباری)

(36) امام ابن تیمیہؒ م 728 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (مجموع الفتاوی)

﴿نقشہ حدیث سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ﴾

﴿سیدنا محمد عربی امام اعظم فی الانبیاء وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم﴾

سیدنا ابوھریرۃ الدوسی رضی اللہ عنہ

سیدنا سعید بن سمعانؒ — سیدنا محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبانؒ

سیدنا ابن ابی ذئبؒ — سیدنا محمد بن عمرو بن عطاءؒ

سیدنا عبیداللہ الحنفی — ابوداؤد — یحییٰ بن سعید القطانؒ — حسین بن محمدؒ — یزید بن ھارون محمد بن نمیرؒ

سیدنا مسددؒ — عبداللہ الدارمیؒ — احمد بن حنبلؒ — عمرو بن علی الفلاسؒ — محمد بن بشارؒ — محمد بن عبداللہ الحرمیؒ

سیدنا ابوداؤد السجستانیؒ — محمد الترمذیؒ — احمد النسائیؒ — عبداللہ بن احمدؒ ابوبکر البزارؒ — ابن خزیمہؒ — ابوعلی الطوسیؒ

﴿جدول حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ﴾

(1) صحیح ابی داؤد 1 2 (2) صحیح ترمذی 1 2

(3) صحیح النسائی 1 2 (4) مسند ابی داؤد الطیالسی 1 2

(5) مسند الامام احمد 1 2 (6) سنن الدارمی 1 2

(7) مسند البزار 1 2 (8) السنن الکبری للنسائی 1 2

کتاب			کتاب		
(9) صحیح ابن خزیمہ	1	2	(10) مختصر الاحکام للطوسی	1	2
(11) سنن الطحاوی	1	2	(12) معجم ابن اعرابی	1	2
(13) صحیح ابن حبان	1	2	(14) المستدرک للحاکم	1	2
(15) فوائد تمام الرازی	1		(16) امالی ابن بشران	1	2
(17) السنن الکبری بیہقی	1	2	(18) التمہید لابن عبدالبر	1	2
(19) الاستذکار	1	2	(20) الاوسط لابن المنذر	1	2
(21) موارد الظمآن	1	2	(22) نخب الافکار	1	2
(23) شرح ابن ماجہ للمغلطائی	1	2			

﴿حدیث نمبر 427﴾ عن مالك بن الحويرث رضي الله عنه قال رأيت النبي ﷺ (اذا كبر) رفع يديه حتى يحاذي بهما فروع اذنيه۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط مسلم والبخاري تغليبا (مصنف ابن ابي شيبة ج 1 ص 211 رقم 2412 باب في ابن يبلغ يديه)

"سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ کانوں کی لو کے برابر تک کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق سوائے ابن ابی شیبہ وابن نمیر کے درج ذیل ہے۔

(1) امام سعید بن ابی عروبۃ المصری م 156ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الامام الحافظ احد الاعلام و ثقه غير واحد و ثقة حافظ له التصانيف من السادسة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 1 ص 133 (2) تقريب لابن حجر ج 1 ص 339 وغيرها

(صحيح البخاري ج 2 ص 51 رقم 1134، صحيح مسلم ج 1 ص 48 رقم 26)

(2) امام قتادۃ بن دعامۃ البصری و 60ھ م 118ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ العلامة المفسر واحفظ الناس و عالم بالتفسير و ثقة ثبت اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 92 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 454 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 12 رقم 13 و صحیح مسلم ج 1 ص 48 رقم 26)

(3) امام نصر بن عاصم اللیثی النحوی البصریؒ م 90ھ یہ جز رفع الیدین للبخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے روای ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو بصری تابعی ثقة و ثقة رمی برائی الخوارج و صح رجوعه عنه من الثالثه اوران سے مروی حدیث صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات للعجلی ج 2 ص 213 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 560 وغیرھا

(صحیح مسلم ج 1 ص 293 و صحیح ابو دائود ج 1 ص 199 رقم 745 و صحیح النسائی ج 2 ص 122 رقم 880 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 279 رقم 859 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص 426 رقم 1587 و صحیح ابن حبان ج 13 ص 298 رقم 5963 وسنن الطحاوی ج 1 ص 196 رقم 1168 والمستدرك ج 1 ص 66 رقم 47 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص 13 رقم 861 و الاحادیث المختارۃ ج 8 رقم 179 رقم 199 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 428﴾ وعن مالك بن الحویرث ﷺ عن رسول الله ﷺ مثله یعنی رأیت رسول الله ﷺ (اذا كبر) الا انه قال رفع یدیه حتی یحاذی بهما فوق اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا (السنن الطحاوی ج 1 ص 196 رقم 1168 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلاة)

"سیدنا مالک بن الحویرث ؓ سے روایت ہے وہ رسول اقدس ﷺ سے پہلی حدیث کے مثل روایت کیا ہے یعنی فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ (جب تکبیر تحریمہ کہتے) تو فرمایا کہ رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں سے اوپر تک کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن عمرو کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن عمرو بن یونس السوسی الکوفیؒ و 159ھ م 259ھ یہ سنن الطحاوی وغیرہ کے روای ہیں۔

ائمہؒ نے ان کو ثقة و فیه رفض و هو محدث مكثر وروی عنه الطحاوی كثیرا اور

ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لا بن حبان ج 9 ص 136 (2) مغانی الاخیار ج 3 ص549

(سنن الطحاوی ج 1 ص 87 رقم 563 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 429﴾ عن مالك بن الحويرث رضي الله عنه ان رسول الله ﷺ كان اذا كبر رفع يديه حتى حاذى بهما اذنيه ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط مسلم و البخاری تغليبا۔(المحلى لابن حزم ج 2 ص 264)

" سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک سیدنا رسول اقدس ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ اپنے دونوں کانوں کے برابر کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے چند راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے باقی درج ذیل ہے۔

(1) امام عبداللہ بن یوسف القرطبیؒ و348ھ م435ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو محمد القرطبیؒ و كان رجلا صالحا و اثنى عليه اوران کو قرار دیا ہے۔ یہ صحیح حدیث ہے۔

(1) جذوة المقتبس ج 1 ص268 (2) تاریخ الاسلام ج 29 ص417

(المحلی لابن حزم ج 1 ص50 رقم 305 و ص316)

(2) امام احمد بن فتح القرطبیؒ و319ھ م403ھ یہ مشہور امام ہے۔ ائمہؒ نے ان کو الشيخ الجليل الثقة المحدث هو رجل صالح على هدى و سنة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص19 (2) الصلة لابن بشكوال ج 1 ص31

(3) امام ابو العلاء عبدالوھاب بن عیسیٰ بن ماھان الفارسی البغدادیؒ م 387ھ یہ مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث ثقة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص468 (2) والعبر فی خبر من عبر ج 2 ص74)

(4) امام احمد بن محمد بن یحییٰ الاشقرؒ م 359ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو شیخ اھل

الکلام فی عصرۃ صدوق فی الحدیث اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 26 ص189 (2) تاریخ نیسا بور ج 1 ص79

(5) امام احمد بن علی القلاسیؒ ائمہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے روی عن مسلم عنه الحاکم و ابن ماهان و احمد الاشقر هو معروف قال السمعانی ثقة و ثقة الدارقطنی قرار دیا ہے۔

(1) الروض الباسم ج 1 ص327 (2) الانساب للسمعانی ج 12 ص75

(3) روایۃ صحیح مسلم للدوری ج 1 ص27)

﴿حدیث مالک بن الحویرثؓ درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) المنتقی شرح الموطاء الباجی ج 1 ص 143 (2) شرح مسند الشافعی ج 1 ص 310

(3) النفع الشذی شرح جامع الترمذی ج 4 ص 400 (4) فتح الباری لا بن حجر ج 2 ص 221

(5) شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص 294 (6) عمدۃ القاری علی البخاری للعینی ج 5 ص 272

(7) نخب الافکار للعینی ج 3 ص 514 (8) شرح الزرقانی ج 1 ص 293

(9) المحرر فی الحدیث للمحمد بن عبدالهادی ج 12 ص 3 (10) الامام باحادیث الاحکام ج 1 ص 158

(11) الجوهر النقی لا بن الترکمانی ج 2 ص 25 (12) المطالب العالیة لابن حجر ج 4 ص 47

(13) بلوغ المرام لابن حجر ج 1 ص 137 (14) اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب ج 1 ص 221

(15) مناهج التحصیل ج 1 ص 247 (16) التهذیب فی فقه الامام الشافعی ج 2 ص 88

(17) المجموع شرح المهذب ج 3 ص 306 (18) سبل الهدی والرشاد ج 8 ص 137

(19) السنن الکبری بیهقی ج 2 ص 38 (20) العدۃ شرح العمدۃ ج 1 ص 460

(21) فتح الباری لا بن رجب ج 6 ص 338 (22) التحبیر لایضاح معانی التیسیر ج 5 ص 238

(23) سبل السلام ج 1 ص 252

﴿نقشه حدیث سیدنا مالک بن الحویرث رضی الله عنه﴾

سیدنا محمد عربی امام اعظم فی الانبیاء خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم

/--------------------|--------------------\

سیدنا مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ

/--------------------|--------------------\

سیدنا نصر بن عاصم اللیثیؒ

/--------------------|--------------------\

سیدنا قتادۃ بن دعامۃ البصریؒ

/----------------|----------------\

سیدنا سعید بن ابی عروبہؒ

/----------------|----------------\

سیدنا ابن نمیرؒ

/----------------|----------------\

سیدنا ابن ابی شیبہؒ

﴿جدول حدیث مالك بن الحويرث رضي الله عنه﴾

(1)مصنف ابن ابی شیبه	1	(2) سنن الطحاوی	1
(3) محلی لا بن حزم	1	(4).المنتقی شرح الموطا	1
(5) فتح الباری لا بن رجب	1	(6) فتح الباری لا بن حجر	1
(7) شرح ابی داؤد للعینی	1	(8) عمدة القاری للعینی	1
(9) الجواهر النقی	1	(10) اللباب للمنجی	1
(11) المجموع للنووی	1	(12) المبدع فی شرح المقنع	1

﴿حدیث نمبر 430تا 431﴾ عن وائل الحضرمی ﷺ انه صلی مع النبی ﷺ فکان یکبر اذا خفض و اذا رفع و یرفع یدیه عندالتکبیر و یسلم عن یمینه وعن یساره الحدیث ۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مسند ابی داؤد الطیالسی ج 2 ص 359 رقم 1114)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ جب جھکتے اور اٹھتے تھے تو تکبیر کہتے تھے اور تکبیر (تحریمہ) کے وقت رفع الیدین کرتے تھے اور دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے ابو البختریؒ وعبدالرحمن الیحصبیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالبختری الکوفیؒ م 83ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی

ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الفقیہ احد العباد و ثقہ غیر واحد و ثقة ثبت من الثالثہ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سید اعلام النبلاء ج 5 ص 160 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص240 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 3 ص 86 رقم 2246 وصحیح مسلم ج 2 ص 765 رقم 1088)

(2) امام عبدالرحمٰن الیحصبیؒ الکوفیؒ یہ سنن الطحاوی ودارمی والطبرانی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الیحصبی یروی عن وائل بن حجر عداده فی الکوفین روی عنه ابو البختری ثقة و روی له ابو جعفر الطحاوی قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لا بن حبان ج 5 ص 107 (2) مغانی الاخبار للعینی ج 2 ص 217

(3) سنن الطحاوی ج 1 ص269 رقم 1068 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 432﴾ وعن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال قدمت المدینة فقلت لانظرن الی صلاة النبی ﷺ قال فکبر ورفع یدیه حتی رأیت ابهامیه قریبا من اذنیه۔ قال ابو شعیب اسنادهٗ صحیح علی شرط مسلم تغلیبا۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج 1 ص 211 رقم 2410 باب الی این یبلغ بیدیه)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ میں آیا پس میں نے کہا کہ نبی اقدس ﷺ کی نماز کی طرف دیکھوں گا فرمایا کہ آپ ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا حتیٰ کہ میں نے دیکھا آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لئے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حافظ صدوق ہیں اور حدیث بالتحقیق صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 433 تا 434﴾ و عن وائل ابن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ انه صلی مع رسول اللہ ﷺ فکان یکبر اذا خفض و اذا رفع ویرفع یدیه عند التکبیر (ای التحریمه) ویسلم عن یمینه وعن یساره۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا(مصنف ابن ابی شیبة ج 1 ص 265 رقم 3042 باب من کان یسلم معنی الصلاة)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ جب جھکتے واٹھتے تو تکبیر کہتے اور تکبیر (تحریمہ) کے وقت رفع الیدین کرتے

تھے اور دائیں و بائیں سلام پھیرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 435﴾ وعن وائل بن حجر الحضرمی ﷜ قال رأیت رسول الله ﷺ یرفع یدیه مع التکبیر (ای التحریمه) قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مسند احمد ج 31 ص 141 رقم 18848)

"سیدنا وائل بن حجر ﷜ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ تکبیر (تحریمہ) کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 436﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیه ﷜ قال رأیت رسول الله ﷺ یرفع یدیه حین افتتح الصلاة حتی حاذت ابهامه شحمتی اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مسند احمد ج 31 ص 141 رقم 18849)

"سیدنا وائل بن حجر ﷜ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتی کہ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانو کی لو کے برابر تک کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے رایوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام فطرؒ امام عبدالجبارؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام فطر بن خلیفۃ الکوفیؒ م 153 ھ یہ صحیح بخاری و صحیح ابی داؤد و النسائی و الترمذی و ابن ماجہ و سنن الطحاوی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ العالم المحدث الصدوق وثقه غیر واحد وثقة حسن الحدیث و فیه تشیع یسیر وصدوق من الخامسة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 490 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 448 وغیرها

(صحیح البخاری ج 8 ص 6 رقم 5991 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص 28 رقم 115 وصحیح الترمذی ج 4 ص316 رقم 1908 و صحیح النسائی ج 2 ص 123 رقم 882 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص1210 رقم 3670 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص68 رقم 132 و صحیح ابن عوانه ج 4 ص 447 رقم 7284 وسنن الطحاوی ج 1 ص 136 رقم 839 ' و صحیح ابن حبان ج 1 ص 267 رقم 65 والمستدرك ج 2 ص 454 رقم 3567 و شرح السنن للبغوی ج 13 ص30 رقم 3442 ومعجم ابن عساکر ج 2 ص 1215 رقم 1587 والاحادیث المختارة ج 2 ص 172 رقم 551 وغیرها)

(2) امام عبدالجبار بن وائل بن حجر الکوفی ؒ م 112ھ یہ صحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحضرمی و کان ثقة ان شاء الله و ثقة من الثالثه اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الطبقات لابن حجر ج 6 ص208 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 332 وغیرها

(صحیح مسلم ج 1 ص 301 رقم 401 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص 192 رقم 722 و صحیح ترمذی ج 4 ص55 رقم 1453 و صحیح النسائی ج 2 ص 122 رقم 879 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 216 رقم 679 و صحیح ابن خزیمه ج 2 ص 55 رقم 905 ومختصر الاحکام للطوسی ج 2 ص 125 رقم 253 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص 428 رقم 1879 و سنن الطحاوی ج 1 ص 257 رقم 1534 و صحیح ابن حبان ج 5 ص173 رقم 1862 وصحیح ابی نعیم ج 2 ص 24 رقم 889 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 437﴾ وعبدالجبار بن وائل حدثنی اهل بیتی عن ابی ؓ (وائل بن حجر) انه رائی النبی ﷺ یرفع یدیه مع التکبیرة (ای التحریمه) ویضع یمینه علی یساره فی الصلاة۔ قال ابو شعیب اسنادهٗ صحیح علی شرط مسلم (مسند الامام احمد ج 31 ص 144 رقم 18852)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو تکبیر (تحریمہ) کے ساتھ رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھتے نماز میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے امام المسعودی کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدالرحمٰن بن عبداللہ المسعودی الکوفی ؒ و81ھ م160ھ یہ صحیح البخاری معلقا و صحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام الفقیه احد الاعلام و ثقه غیر

واحد و کان اعلم اھل زمانہ صدوق و الفقیہ العلامۃ المحدث و کان فقیھا کبیرا و رئیسا نبیلا و ھو ثقۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص146 (2) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 532

(3) مغانی الاخیار للعینی ج 2 ص 195 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 2 ص 31 رقم 1027 وصحیح ابی دائود ج 1 ص 140 رقم 507 و صحیح الترمذی ج 2 ص201 رقم 365 و صحیح النسائی ج 2 ص 108 رقم 839 و صحیح ابن ماجہ ج 1 ص 71 رقم 196 و صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 145 رقم 288 و صحیح ابی عوانہ ج 2 ص461 رقم 3834 و سنن الطحاوی ج 1 ص 69 رقم 418 و سنن الدارقطنی ج 1 ص154 رقم 297 والمستدرک للحاکم ج 1 ص314 رقم 714 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 244 رقم 450 و شرح السنن للبغوی ج 12 ص 319 رقم 3353 و الاحادیث المختارۃ ج 1 ص 421 رقم 299 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 438 تا 439﴾ وعن وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ انہ صلی مع رسول اللہ ﷺ فکان یکبر اذا خفض واذا رفع و یرفع یدیہ عند التکبیر (ای التحریمہ) ویسلم عن یمینہ و عن یسارہ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مسند الامام احمد ج 31 ص145 رقم 18853)

"سیدنا وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ جب جھکتے و اٹھتے تو تکبیر کہتے اور تکبیر (تحریمہ) کے وقت رفع الیدین کرتے تھے اور دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 440﴾ و عن وائل (بن حجر) الحضرمی رضی اللہ عنہ انہ صلی مع رسول اللہ ﷺ فکان یکبرا اذا حفض و اذا رفع و یرفع یدیہ عندالتکبیر (ای التحریمہ) ویسلم عن یمینہ وعن یسارہ الحدیث قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (سنن الدارمی ج 2 ص 796 رقم 1287 باب فی رفع الیدین فی الرکوع و السجود)

"سیدنا وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ

نماز پڑھی آپ ﷺ جب جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین تکبیر (تحریمہ) کے وقت کرتے تھے اور اپنے دائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام سھل بن حمادؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام سھل بن حماد ابو عتاب البصریؒ م 208ھ یہ صحیح مسلم و سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ثقة لاباس به و صالح الحدیث شیخ و لیس به باس و صدوق من التاسعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات للعجلی ج 1 ص 309 (2) تهذیب لا بن حجر ج 4 ص 249,250
(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص 257 وغیرها

(صحیح مسلم ج 3 ص 1534 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص 25 رقم 100 و صحیح ترمذی ج 2 ص 269 رقم 413 و صحیح النسائی ج 8 ص 175 رقم 5305 و صحیح ابن خزیمه ج 3 ص 190 رقم 1886 وصحیح ابی عوانه ج 1 ص 165 رقم 485 و صحیح ابن حبان ج 3 ص 255 رقم 974 والمستدرك ج 1 ص 274 رقم 600 و شرح السنة للبغوی ج 15 ص 67 رقم 4269 و الاحادیث المختارة ج 1 ص 504 رقم 372 و غیرها)

﴿حدیث نمبر 441﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیه ؓ انه البصر النبی ﷺ حین قام الی الصلاة رفع یدیه حتی کانتا بحیال منکبیه و حاذی بابهامیه اذنیه ثم کبر۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الصحیح والسنن ابی داؤد ج 1 ص 192 رقم 724 باب رفع الیدین فی الصلاة)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا جس وقت نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے حتی کہ اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل کرتے اور اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کرتے پھر تکبیر کہتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل و توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے حسن بن عبیداللہ النخعیؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام الحسن بن عبیداللہ النخعیؒ الکوفی م 139ھ یہ صحیح مسلم و سنن اربعہ کے راوی ہیں۔

ائمہؒ نے ان کو الفقیہ و ثقة صالح و ثقة فاضل من السادسة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 288 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 162 وغیرھا
(صحیح مسلم ج 1 ص 90 رقم 140 و صحیح ابی داؤد ج1 ص 268 رقم 1022 و صحیح ترمذی ج 3 ص 152 رقم 796 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 49 رقم 139 و المنتقی لا بن الجارود ج 1 ص 72 رقم 246 و صحیح ابن خزیمه ج 2 ص 132 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص 66 رقم 185 و سنن الطحاوی ج 1 ص187 رقم 1124 و صحیح ابن حبان ج 1 ص 469 رقم 233 و المستدرك للحاكم ج 1 ص 65 رقم 45 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 163 رقم 256 و شرح السنة للبغوی ج 6 ص390 رقم 1830 و الاحادیث المختارة ج 2 ص 197 رقم 580 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 442﴾ وحدثنی عبد الجبار بن وائل حدثنی اهل بیتی عن ابی ﷛ انه حدثهم انه رأى رسول الله ﷺ يرفع يديه مع التكبيرة (ای التحریمه) قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاری و مسلم تغليبا (الصحیح و السنن لا بی داؤد ج 1 ص193 رقم 725 باب رفع الیدین فی الصلاة)

"سیدنا وائل بن حجر ﷛ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ رفع الیدین تکبیر (تحریمہ) کے وقت کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے یزید بن زریعؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام یزید بن زریع ابو معاویہ البصریؒ و101ھ م183ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الحجة محدث البصرة ثقة امام و كان متقنا حافظا و ثقة مامون اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 188 (2) مغانی الاخبار للعینی ج 3 ص 234
(صحیح البخاری ج 1 ص 65 رقم 284 و صحیح مسلم ج 1 ص 51 رقم 31)

﴿حدیث نمبر 443﴾ وعن وائل بن حجر ﷛ قال رأيت النبی ﷺ حين افتتح

الصلاۃ رفع یدیہ حیال اذنیہ قال ثم اتیتھم فرأیتھم یرفعون ایدیھم الی صدورھم فی افتتاح الصلاۃ وعلیھم برانس واکسیۃ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط مسلم تعلیقا۔(الصحیح والسنن لابی داؤد ج 1 ص 193 رقم 728 باب رفع الیدین فی الصلاۃ)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کانوں کے مقابل تک کرتے تھے فرمایا جب میں دوبارہ آیا تو میں نبی ﷺ وصحابہ ؓ کو دیکھا آپ سب رفع الیدین شروع نماز میں کرتے سینے تک اور وہ اوپر کمبل اور چادریں اوڑھے ہوئے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔ حدیث صحیح ہے اور اس صحیح حدیث پر اہل السنت والجماعت حنفیہ ومالکیہ کا عمل ہے۔ وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 444﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیہ ؓ قال رأیت رسول اللہ ﷺ یرفع ابھامیہ فی (افتتاح) الصلاۃ الی شحمتی اذنیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تعلیقا۔ (الصحیح و السنن لابی داؤد ج 1 ص 197 رقم 737 باب رفع الیدین فی الصلاۃ)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ (ہاتھوں کے) انگوٹھوں کو شروع نماز میں کانوں کی لو تک اٹھاتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام عبداللہ بن داؤدؒ کے ان کی توثیق وتعدیل درج ذیل ہے۔

(1) امام عبداللہ بن داؤد الخریبی الکوفی" الحنفی و 126ھ م 213ھ یہ صحیح بخاری وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام القدوۃ کان ثقۃ عابدا ناسکا و ثقۃ مامون قال العینی ذکرہ اصحابنا من جملۃ الائمۃ الحنفیۃ اصحاب ابی حنیفۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 247 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 2 ص 70 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 38 رقم 132 و صحیح ابی دائود ج 1 ص 32 رقم 130 و صحیح ترمذی ج 3 ص 112 رقم 745 و صحیح النسائی ج 3 ص 63 رقم 1322 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 81 رقم 223 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 92 رقم 181 و صحیح ابی عوانه ج 2 ص 458 رقم 3821 و سنن الطحاوی ج 1 ص 131 رقم 810 و صحیح ابن حبان ج 1 ص 268 رقم 66 و المستدرک ج 1 ص 275 رقم 604 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 39 رقم 237 وشرح السنة للبغوی ج 1 ص 330 رقم 159 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 445﴾ و عبدالجبار بن وائل عن ابیه ﷺ قال صلیت خلف رسول الله ﷺ فلما افتتح الصلاۃ کبر ورفع یدیه حتی حاذی باذنیه الحدیث۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (السنن الکبری للنسائی ج 1 ص 459 رقم 955 باب رفع الیدین حیال الاذنین)

"سیدنا وائل بن حجر ﷺ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ ﷺ نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ اپنے کانوں کے برابر تک کرتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے قتیبہؒ وابو الاحوصؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام قتیبۃ بن سعید البغلانیؒ و139 ھ م240 ھ یہ صحیح بخاری ومسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الشیخ الحافظ محدث خراسان البلخی البغلانی و کان ثقة عالما صاحب حدیث و کان ثبتاً صاحب سنة ثقة مامون اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 26 (2) مغانی الاخبار للعینی ج 2 ص 476

(صحیح البخاری ج 1 ص 19 رقم 49 و صحیح مسلم ج 1 ص 40 رقم 11)

(2) امام ابوالاحوص سلام بن سلیم الحنفی الکوفی ؒ م179 ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ابو الاحوص الحنفی الکوفی الحافظ احد الثقات و ثقة متقن صاحب حدیث من السابعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 451 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 261 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 155 رقم 751 و صحیح مسلم ج 1 ص 43 رقم 14)

﴿حدیث نمبر 446﴾ و عن عبد الجبار بن وائل عن ابیہ رضی اللہ عنہ انہ رأی النبی ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی تکاد ابھا ماہ تحاذی شحمتی اذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (السنن الکبری للنسائی ج 1 ص 459 رقم 958 باب رفع الیدین)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ اپنے انگوٹھوں کو اپنے کانوں کی لو کے قریب کرلیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام محمد بن بشرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن بشر ابو عبداللہ الکوفیؒ م 203ھ یہ صحیح البخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثقۃ ھو احفظ ثقۃ حافظ من التاسعۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 235 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 469 وغیرھما

(صحیح البخاری ج 3 ص 146 رقم 2530 و صحیح مسلم ج 1 ص 39 رقم 111)

﴿حدیث نمبر 447﴾ و عن عبدالجبار بن وائل عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف رسول اللہ ﷺ وسلم فلما کبر رفع یدیہ اسفل من اذنیہ الحدیث قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (السنن الکبری للنسائی ج 1 ص 480 رقم 1006 باب قول الماموم)۔

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا کانوں کے نیچے تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے عبدالحمید بن محمدؒ وامام مخلدؒ وامام یونس بن ابی اسحاقؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدالحمید بن محمد ابو عمر الحرانیؒ م 266ھ یہ صحیح النسائی وصحیح ابی عوانہ وغیرہ کے

راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو امام مسجد حران ثقة ثقة من الحادية عشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذيب الكمال ج 16 ص 457 (2) تقريب لا بن حجر ج 1 ص 334 وغيرها
(صحيح النسائی ج 1 ص 278 رقم 567 و صحيح ابی عوانه ج 1 ص 312 رقم 1108 و صحيح ابن حبان ج 2 ص 377 والاحاديث المختارة ج 5 ص 244 رقم 1870 وغيرها)

(2) امام مخلد بن یزید الحرانیؒ م 193ھ یہ صحیح البخاری وصحیح مسلم وصحیح ابی داؤد والنسائی و ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحراني احد الائمة الثقات قال الذهبي محتج به في الصحاح و مجمع على ثقة صدوق من كبار التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 8 ص 21 (2) تقريب لا بن حجر ج 1 ص 524 وغيرها
(صحيح البخاری ج 2 ص 18 رقم 911 و صحيح مسلم ج 3 ص 1174 رقم 1536 وغيرهما)

(3) امام یونس بن ابی اسحاق الکوفیؒ م 159ھ یہ جزء القراۃ للبخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو محدث الكوفة و كان احد العلماء الصادقين يعدفي صغار التابعين وهو حسن الحديث وقال العيني ذكره اصحابنا في طبقات الحنيفة ثقة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 6 ص 486 (2) مغانی الاخيار للعينی ج 3 ص 268
(جزء القرأة للبخاری ص 60 رقم 154 و صحيح مسلم ج 3 ص 1474 رقم 1844)

﴿حدیث نمبر 448﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابيه ﷺ قال صليت خلف رسول الله ﷺ فلما افتتح الصلاة كبر و رفع يديه حتى حاذتا اذنيه الحديث ـ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط مسلم وجدا و البخاری تغليبا۔ (الصحيح والسنن للنسائی ج 2 ص 122 رقم 879 باب رفع اليدين حيال الاذنين)

"سیدنا وائل بن حجر ﷺ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا حتیٰ کہ ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ یہ حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیباً ہے۔

﴿حدیث نمبر 449﴾ و عن عبدالجبار بن وائل عن ابیه رضی اللہ عنہ رأى النبی ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع یدیه حتی تکاد ابهاماه تحاذی شحمة اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الصحیح والسنن للنسائی ج 2 ص123 رقم 882 باب موضع الابهامین)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ (ہاتھوں کے) انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے بالتحقیق یہ حدیث صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 450﴾ و عن عبدالجبار بن وائل عن ابیه رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف رسول الله ﷺ فلما کبر رفع یدیه اسفل من اذنیه الحدیث ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الصحیح السنن للنسائی ج 2 ص 145 رقم 932 باب قول الماموم)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین اپنے کانوں کے نیچے تک کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔ حدیث صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 451﴾ وعن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قلت لا نظرن الی صلاة رسول الله ﷺ قال فلما افتتح الصلاة کبر و رفع یدیه فرأیت ابهامیه قریبا من اذنیه الحدیث ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (المنتقی لا بن الجارود ج 1 ص 61 رقم 202 صفة الصلاة رسول الله)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کی نماز کی طرف دیکھا۔ فرمایا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور

رفع الیدین کیا میں نے دیکھا کہ اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے قریب لیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام رایوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ صدوق ہیں اور بالتحقیق حدیث صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 452﴾ و عن عاصم بن کلیب قال اخبرنی ابی ان وائل بن حجر ؓ قال قلت لانظرن الی رسول اللہ ﷺ کیف یصلی قال فنظرت الیه قام فکبر و رفع یدیه حتی حاذتا اذنیه ثم وضع یده الیمنی علی ظهر کفه الیسری والرسغ والساعد۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ۔ (صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 243 رقم 480 باب وضع بطن الکف الیمنی علی کف الیسری)

"سیدنا عاصم بن کلیبؒ نے فرمایا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی کہ بیشک سیدنا وائل بن حجر ؓ نے خبر دی فرمایا میں نے کہا کہ رسول اقدس ﷺ کی نماز کی طرف ضرور دیکھوں گا۔ فرمایا میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر تک۔ پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اور گٹے اور کلائی پر رکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے محمد بن یحییٰ الذھلیؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن یحییٰ الذھلی النیسابوریؒ و 171ھ م 258ھ یہ صحیح البخاری و سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الذھلی الامام شیخ الاسلام حافظ نیسا بور ابو عبداللہ و انتهت الیه مشیخة العلم بخراسان مع الثقة و الصیانة و الدین و متابعة السنن ھو امام زمانه و کان امیر المومنین فی الحدیث و ثقة حافظ جلیل من الحادیة عشرة اور انؒ سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 87 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 512 وغیرھا

(صحیح البخار مع عمدة القاری ج 6 ص 294 رقم 971 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص 3 رقم 11 و صحیح ترمذی ج 2 ص 90 رقم 296 و صحیح نسائی ج 3 ص 26 رقم 123 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 8 رقم 16 والمنتقی لا بن الجارود ج 1 ص 14 رقم 2 و صحیح

ابن خزیمہ ج 1 ص 21 رقم 33 و مختصر الاحکام للطوسی ج 1 ص448 رقم 166 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 17 رقم 7 وسنن الطحاوی ج 1 ص 507 رقم 2894 و صحیح ابن حبان ج 1 ص 192 رقم 15 و المستدرک ج 1 ص 92 رقم104 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 412 رقم 424 و شرح السنن للبغوی ج 1 ص 56 رقم 27 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 40 رقم 34 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص 288 رقم 178 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 453 ﴾ وعن وائل بن حجر ﷜ قال کنت فیمن اتی النبی ﷺ فقلت لانظرن الی صلاۃ رسول اللہ ﷺ کیف یصلی فرائیتہ حین کبر رفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ ثم ضرب بیمینہ علی شمالی فامسکھا الحدیث۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 242 رقم 478 باب وضع الیمنی علی الشمال)

"سیدنا وائل بن حجر ﷜ سے روایت ہے فرمایا میں موجود تھا جہاں نبی اقدس ﷺ آئے پس میں نے کہا کہ ضرور دیکھوں گا رسول اقدس ﷺ نماز کیسے پڑھتے ہیں پس میں آپ ﷺ کو دیکھا جس وقت تکبیر (تحریمہ) کہی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر تک پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر پکڑا"

﴿تحقیق السند ﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام ہارون الکوفیؒ کے۔ ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ھارون بن اسحاق الھمدانی الکوفیؒ م258ھ یہ صحیح النسائی والترمذی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الثبت المعمر ابو القاسم الکوفی ثقۃ وصدوق من العاشرۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 9 ص 497 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 668 وغیرھما (صحیح ترمذی ج 2 ص 186 و صحیح النسائی ج 1 ص 179 رقم 346 و صحیح ابن ماجہ ج 1 ص 108 رقم 296 و المنتقی الا بن الجارود ج 1 ص 70 رقم 240 و صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 63 رقم 20 ومختصر الاحکام للطوسی ج 2 ص 200 رقم 196 و صحیح ابن حبان ج 1 ص 434 رقم 205 والمستدرک للحاکم ج 1 ص 185 رقم 355 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص 378 رقم 1787 و شرح السنۃ للبغوی ج 4 ص 48 رقم 933 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص 226 رقم 121 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 114 رقم 122 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 454 تا 456﴾ وعن عبدالجبار بن وائل قال کنت غلاما لا اعقل صلاۃ ابی فحدثنی وائل بن علقمۃ بن وائل (والصحیح علقمۃ بن وائل بن حجر ذھبی) عن ابی وائل بن حجر ﷺ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا دخل فی الصلاۃ رفع یدیہ ثم کبر ثم التحف ثم ادخل یدیہ فی ثوبہ ثم اخذشمالہ بیمینہ ثم ذکر الحدیث ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ۔ (صحیح ابن خزیمہ ج 2 ص 55 رقم 906 باب الرخصۃ فی "صلاۃ المصلی)

" سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر تکبیر (تحریمہ) کہی پھر لحاف اوڑھا پھر اپنے ہاتھوں کو کپڑے میں داخل کیا پھر دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑتے تھے "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے عمران بن موسی القزازؒ وعبدالوارثؒ ومحمد بن حجادہؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عمران بن موسی القزاز للبصریؒ م 241ھ یہ صحیح النسائی والترمذی وابن ماجہ وصحیح ابن خزیمہ وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو القزاز اللیثی صدوق ثقۃ لا بأس بہ و صدوق من العاشرۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تھذیب الکمال ج 22 ص 360 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 430 وغیرھما (صحیح ترمذی ج 3 ص 127 رقم 764 ، صحیح النسائی ج 1 ص 11 رقم 6 ، صحیح ابن ماجہ ج 1 ص 181 رقم 546 ، صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 93 رقم 184 ، صحیح ابن حبان ج 3 ص 466 رقم 1192 والمستدرک للحاکم ج 3 ص 573 رقم 6126 و صحیح ابن نعیم ج 2 ص 386 رقم 1781 وغیرھا)

(2) امام عبدالوارث بن سعید التنوری البصریؒ و 102ھ م 180ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثبت و کان ثقۃ حجۃ و ثقۃ ثبت من الثامنۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 188 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 367 وغیرھا (صحیح البخاری ج 1 ص 26 رقم 75 ، صحیح مسلم ج 1 ص 67 رقم 79)

(3) امام محمد بن حجادۃ الکوفیؒ م 131ھ یہ صحیح بخاری ومسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی

ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الکوفی احد الائمة الثقات و ثقه غیر واحد و کان من الفضلاء الصلحاء و ثقة من الخامسة اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 309 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 471 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 3 ص93 رقم 2283 ،صحیح مسلم ج 1 ص301 رقم 451)

﴿حدیث نمبر 457﴾ وعن وائل بن حجر الحضرمی ؓ انه صلی مع رسول الله ﷺ فکان یرفع یدیه مع التکبیر و یکبر کلما خفض و کلما رفع ویسلم عن یمینه و یساره ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔

(حدیث السراج ج 3 ص 204 رقم 2495)

"سیدنا وائل ابن حجر ؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پس آپ ﷺ رفع الیدین تکبیر تحریمہ کے وقت کرتے تھے اور ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے اوردائیں اور بائیں سلام پھیرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے امام ابو العباس السراجؒ وعبداللہ بن ہاشمؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالعباس محمد بن اسحاق السراج نیسابوریؒ و216ھ م313 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام الثقة شیخ خراسان النیسا بوری صاحب المسند والتاریخ و کان منافرا اللفقهاء اصحاب الرأی والله یغفرله و هو الشافعی اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص213 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 238)

(صحیح ابن حبان ج 1 ص197 رقم 17 ، صحیح ابی نعیم ج 1 ص 166 رقم 263 ، شرح السنة للبغوی ج 1 ص 426 رقم 319 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 488 رقم 596 والاحادیث المختارة ج 1 ص 85 رقم 11 وغیرھا)

(2) امام عبداللہ بن ہاشم ابوعبدالرحمٰن الطوسیؒ م 255 ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ابن خزیمہ وصحیح ابن حبان وغیرھا کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ المتقن ثقة سکن نیسابور ثقة صاحب حدیث من صغار العاشرة اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 41 (2) تقریب لا بن حجر ص 1 ص 327
(صحیح مسلم ج 1 ص 42 رقم 13 و المنتقی لا بن الجارود ج 1 ص 13 رقم 1 و صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص110 رقم 222 ، و مختصر الاحکام للطوسی ج 2 ص 374 رقم 405 و صحیح ابن حبان ج 2 ص 113 رقم 388 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص338 رقم 1688 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص15 رقم 4 و معجم ابن عساکر ج 2 ص 685 رقم 850 و الاحادیث المختارة ج 1 ص 207 رقم 108 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 458 تا 459﴾ وعن وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ انه صلی مع رسول الله ﷺ فراه یکبر اذا خفض (ورفع) یرفع یدیه عند التکبیر (ای التحریمه) ویسلم عن یمینه و عن یساره الحدیث ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مسند السراج ج 1 ص 376 رقم 1221)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پس دیکھا آپ ﷺ کو جب جھکتے واٹھتے تو تکبیر کہتے اور تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرتے اور اپنے دائیں و بائیں سلام پھیرتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام زیاد بن ایوبؒ و وھب بن جریرؒ کے ان کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام زیاد بن ایوب ابو ھاشم الطوسی ثم البغدادیؒ و 166ھ م 252ھ یہ صحیح بخاری و صحیح ابی داؤد و النسائی و ترمذی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو و الامام المتقن الحافظ الکبیر ثقة حافظ من المعاشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 9 ص 494 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 318 وغیرها
(صحیح البخاری ج 5 ص70 رقم 3943 و صحیح ابی داؤد ج1 ص 28 رقم 115 و صحیح ترمذی ج 3 ص269 رقم 941 و صحیح النسائی ج 1 ص85 رقم 132 والمنتقی لا بن الجارود ج 1 ص33 رقم 88 و صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 23 رقم 35 ومختصر الاحکام للطوی ج 1 ص168 رقم 15 و صحیح ابی عوانه ج 2 ص 232 رقم 2961 و صحیح ابن حبان ج 4 ص 151 رقم 132 وسنن الدارقطنی ج 2 ص 104 رقم 151 و المستدرک الحاکم ج 2 ص 420 رقم 3461 وصحیح ابی نعیم ج 2 ص346 رقم 1703 و شرح السنة للبغوی ج 6 ص 333 رقم 1782 و الاحادیث المختارة ج 1 ص115 رقم 366 وغیرها)

(2) امام وھب بن جریر المصریؒ د 131ھ م 206ھ یہ صحیح البخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو المحدث الحافظ احد الاثبات ثقة وثقة من النساجة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص245 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 585 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص100 رقم 467 و صحیح مسلم ج 1 ص 107 رقم 181)

﴿حدیث نمبر 460 تا 461﴾وعن وائل بن حجر ؓ قال رأیت النبی ﷺ حین یکبر للصلاة یرفع یدیه حیال اذنیه ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا الا مؤمل وھومتابعة۔ (السنن الطحاوی ج 1 ص196 رقم 1166 و 1167 باب رفع الیدین فی افتتاح الصلاة)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت تکبیر (تحریمہ) نماز کیلئے کہی تو رفع الیدین کیا کانوں کے مقابل تک"

﴿تحقیق السند ﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔سوائے مؤمل بن اسماعیل کے۔

﴿حدیث نمبر 462 تا 463﴾وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیه ؓ قال رأیت رسول الله ﷺ حین یوجب (افتتح الصلاة) یرفع یدیه حتیٰ یبلغا اذنیه۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص23 رقم الحدیث 42)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا جس وقت رفع یدین لازم کیا (شروع نماز میں) حتیٰ کہ دونوں کانوں تک پہنچایا"

﴿تحقیق السند ﴾ اس حدیث کے بعض راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے محمد بن عمرو الحرانی، امام عمرو بن خالد الحرانی، امام ابو شعیب الحرانیؒ، امام ابو جعفر عبداللہ النفیلی الحرانیؒ، امام زهیر بن معاویہؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن عمرو بن خالد الحرانی ابو علاثہؒ المصری م 292ھ یہ شیخ طبرانی وغیرہ اور مشہور امام ہیں ائمہؒ نے ان کو الحرانی ثم المصری روی عن ابیه و عنه الطبرانی

وغیرہ القاضی الامام اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 22 ص 286 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 428 وغیرھا

(المستدرك للحاكم ج 1ص743 رقم 2044 و صحيح ابی نعيم ج 1 ص158 رقم 241
و الاحاديث المختارة ج 4 ص 318 رقم 1499 وغيرها)

(2) امام عمرو بن خالد الحرانی ؒ المصری م229ھ یہ صحیح البخاری وصحیح ابن ماجہ وصحیح ابن خزیمہ وصحیح ابی عوانہ وسنن الطحاوی وغیرھا کے راوی ہیں۔ائمہ ؒ نے ان کو الحافظ الحجة ثبت صدوق و ثقة من العاشرة اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 10 ص427 (2) مغانی الاختيار للعينی ج 2 ص388 (3) تقريب لا بن حجر ج 1 ص 420 وغيرها

(صحيح البخاری ج 1 ص 12 رقم 13 و صحيح ابن ماجه ج 1 ص 120 رقم 330 و صحيح ابن خزيمه ج 1 ص91 رقم 178 و صحيح ابی عوانه ج 1 ص482 رقم وسنن الطحاوی ج 1 ص35 رقم 162 والمستدرك للحاكم ج 1 ص 430 رقم 1080 و صحيح ابی نعيم ج 1 ص158 رقم 241 و شرح السنة للبغوی ج 2 ص323 رقم 1206 و الاحاديث المختارة ج 4 ص 318 رقم 1499 وغيرها)

(3)امام عبداللہ بن الحسن ابوشعیب الحرانی ؒ و206ھ م295ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہ ؒ نے ان کو ابوشعیب الحرانی الشیخ المحدث المعمر ثقة مامون اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلاالنبلاء ج 10 ص 521 (2) تاريخ الاسلام ج 22 ص 178 وغيرها
(المستدرك ج 1 ص106 رقم 7027 وغيرها)

(4)امام ابوجعفر عبداللہ بن محمد النفیلی الحرانی ؒ م234ھ یہ صحیح بخاری وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ائمہ ؒ نے ان کو الحافظ الثبت المسند الامام العلامة الحرانی ثقة مامون محتج به ومن اركان الدين و ثقة حافظ من كبار العاشرة اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 2 ص22 (2) تقريب لا بن حجر ج 1 ص321

(صحيح البخاری ج 6 ص33 رقم 4545 و صحيح ابی دائود ج 1 ص3 رقم 41 و صحيح النسائی ج 1 ص200 رقم 406 و صحيح ابن ماجه ج 1 ص141 رقم 402

والمنتقی لا بن الجارود ج 1 ص51 رقم 165 و صحیح ابن خزیمه ج 2 ص 274 رقم 1305 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص38 رقم 55 و سنن الطحاوی ج 1 ص166 رقم 991 و صحیح ابن حبان ج 4 ص 528 رقم 1650 و المستدرك ج 1 ص492 رقم 1265 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص 58 رقم 971 وشرح السنة للبغوی ج 3 ص340 رقم 787 و الاحادیث المختارة ج 1 ص395 رقم 527 وغیرها)

(5) امام زہیر بن معاویۃ الجعفی الکوفیؒ و95ھ م173ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الحجة و ثقة ثبت من السابعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 1 ص171 (2) تقریب لا بن حجر 1 ص 218 وغیرها

(صحیح البخاری ج 4 ص 2 رقم 2739 و صحیح مسلم ج 2 ص703 رقم 1016)

﴿حدیث نمبر 464﴾ و عن عبدالجبار بن وائل عن ابیه ؓ انه صلی مع النبی ﷺ فكبر (حین افتتح الصلاة) ورفع یدیه ـ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص 23 رقم 43)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پس آپ ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) کہی جس وقت نماز شروع کی اور رفع الیدین کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے عثمان بن عمر الضبیؒ و امام عبداللہ بن رجاء کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عثمان بن عمر الضبیؒ م 291ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الضبی البصری ثقة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 ص455 (2) المقتنی فی سرد الکنی ج 1 ص434 وغیرهما

(صحیح ابی نعیم ج 4 ص111 رقم 3360 والسنن الکبری للبیهقی ج 1 ص589 رقم 1884 و الاحادیث المختارة ج 4 ص51 رقم 1280)

(2) امام عبداللہ بن رجاء ابوعمرو الغدانی البصریؒ م 219ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وصحیح النسائی و ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثقة و ثقة رضا و اجمع اهل البصرة علی عدالة صدوق من التاسعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص296 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص302 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص88 رقم 399 ، وصحیح مسلم ج 2 ص 934 رقم 1285 و صحیح النسائی ج 2 ص175 رقم 1006 و صحیح ابن ماجہ ج 1 ص73 رقم 301 والمنتقی لا بن الجارود ج 1 ص28 رقم 37 و صحیح ابن خزیمہ ج 2 ص305 رقم 1365 و صحیح ابی عوانہ ج1 ص105 رقم 332 وسنن الطحاوی ج 1ص22 رقم 70 و صحیح ابن حبان ج 1 ص324 رقم 629 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 465﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیہ ﷺ قال صلیت خلف رسول اللہ ﷺ فلما افتتح الصلاۃ کبر ورفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 23 رقم الحدیث 44)

"سیدنا وائل بن حجر ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی پس آپ ﷺ نے نماز شروع کی، تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا حتی کہ کانوں کے برابر تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام معاذ بن المثنیؒ کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام معاذ بن المثنی البغدادیؒ و208ھ م288ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو المثنی ثقة متقن ثم البغدادی ثقة جلیل اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص515 (2) تاریخ الاسلام ج 21 ص208

(صحیح ابی عوانہ ج 1 ص28 رقم 35 والایمان لابن عندۃ ج 1 ص181 رقم 38 و المستدرک للحاکم ج 2 ص95 رقم 2439 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص117 رقم 120 و معجم ابن عساکر ج 2 ص738 رقم 917 والاحادیث المختارۃ ج 4 ص89 رقم 1305 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 466﴾ عن عبدالجبار بن وائل عن ابیہ ﷺ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ فرأیتہ یرفع یدیہ (حین افتتح الصلاۃ) الی اذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 22ص24 رقم الحدیث 45)

"سیدنا وائل بن حجر ﷺ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی میں نے دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام

اسماعیل النیسابوریؒ وامام حدیج بن معاویہؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام اسماعیل بن اسحاق النیسابوریؒ م 286ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ثـقـة سکن بغداد و کان فی الافاضل اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 7 ص 284 (2) موسوعة اقوال الدارقطنی ج 2 ص 754 وغیرھما

(صحیح ابی نعیم ج 1 ص 119 رقم 127 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص 113 رقم 62)

(2) امام حدیج بن معاویہؒ الجعفی الکوفیؒ م 171ھ یہ صحیح نسائی وسنن الطحاوی وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو لااعـلـم الا خیـرا و مـحـل حدیج الصدق یکتب حدیثه و صدوق من السابعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الجرح والتعدیل ج 3 ص 310 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 154

(مسند البزار ج 1 ص 210 رقم وسنن الطحاوی ج 1 ص 219 رقم 310 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 38 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 467﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیه ﷺ (قال) رأیت رسو ل الله ﷺ یرفع یدیه حین یوجب (استفتح الصلاة) حتی تبلغا اسفل من اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرطهما تغلیبا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص 24 رقم الحدیث 46)

''سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ شروع نماز میں رفع الیدین لازم کرتے حتیٰ کہ ہاتھوں کو کانوں کے نیچے تک لیجاتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام عبدان بن احمدؒ وعمرو بن عثمان الحمصیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدان بن احمد الجوالیقیؒ و 216ھ م 306ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامـام رحـلة الـوقـت الـحافظ الحجة العلامة و کان من ائمة هذا الشان و ثبت و حافظ صدوق اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 187 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 104

(صـحیح ابـن حبـان ج 4 ص 175 والـمستدرك ج 1 ص 124 رقم 189 والاحـادیث المختارة ج 10 ص 212 وغیرھا)

(2) امام عمرو بن عثمان ابو حفص الحمصیؒ و163ھ م250ھ یہ صحیح ابی داؤد والنسائی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ ثقة محدث حمصؒ صدوق من العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 2 ص71 (2) تقريب لا بن حجر ج 1 ص424 وغيرها

(صحيح ابی دالود ج 1 ص47 رقم 185 و صحيح النسائی ج 2 ص81 رقم 129 وصحيح ابن ماجه ج 1 ص78 رقم 212 و صحيح ابن حبان ج 1 ص449 رقم 316 والمستدرك للحاكم ج 2 ص126 رقم 2430 و صحيح ابی نعيم ج 1 ص226 رقم 411 والاحاديث المختارة ج 1 ص151 رقم 64 وغيرها)

﴿حدیث نمبر 468﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابيه ﷺ انه رأى النبی ﷺ رفع يديه (حين استفتح الصلاة) و كبر ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاری و مسلم تغليبا۔ (المعجم الكبير للطبرانی ج 22 ص24 رقم 47)

"سیدنا وائل بن حجرؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا اور تکبیر (تحریمہ) کہی"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عبداللہ بن محمد لاصبھانیؒ وامام سھل بن عثمانؒ ویحیٰی بن ابی زائدۃؒ کے ان کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبداللہ بن محمد ابو محمد الاصبھانیؒ م296ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو کان یحدث عندہ الموطاء وصاحب اصول اور ائمہؒ نے ان سے مروی حدیث صحیح یعنی حسنہ قرار دیا ہے۔

(1) امام طبقاقط المحدثين ج 2 ص371 (2) تاريخ اصبهان ج 2 ص23

(3) صحيح ابی نعيم ج 1 ص108 (4) الاحاديث المختارة ج 8 ص232

(2) امام سھل بن عثمان العسکریؒ و155ھ م235ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ابی عوانہ وسنن الطحاوی وصحیح ابن حبان وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ احد الاعلام صدوق و الامام الحافظ المجود الثبت و كان من مشايخ الاسلام و روى له مسلم و ابو جعفر الطحاوی اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص31 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص258
(صحیح مسلم ج 1 ص45 رقم 20 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص19 رقم 13 و سنن الطحاوی ج 1 ص257 رقم 1535 و صحیح ابن حبان ج 4 ص 580 رقم 1683 و الایمان لا بن مندة ج 1 ص186 رقم 42 والمستدرک ج 4 ص171 رقم 7261 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 109 رقم 99 و الاحادیث المختارة ج 2 ص397 رقم 790 وغیرھا)

(3) امام یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدۃ الکوفیؒ د107ھ م184ھ یہ صحیح البخاری وصحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثبت المتقن الفقیہ ابو سعید الوادعی الکوفی صاحب ابی حنیفة و ثقة ثبت اوران سے مروی حدیث کوصحیح قراردیا ہے۔

(1) تذکرہ الحفاظ ج 1 ص196 (2) مغانی الاخیارللعینی ج 3 ص205
(3) تقریب لابن حجر ج 1 ص590 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 4 ص 63 رقم 3022 و صحیح مسلم ج 1 ص45 رقم 20)

﴿حدیث نمبر 469﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیه ؓ قال رأیت النبی ﷺ حین استفتح الصلاة یرفع یدیه اسفل من اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص24 رقم الحدیث 48)

"سیدنا وائل بن حجرؓ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو رفع الیدین کانوں کے نیچے تک کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام جعفر بن سعید وابن داوٗدؒ وامام حجاج بن محمدؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام جعفر بن سعید المصیصیؒ یہ امام طبرانی و محمد بن المنذر وغیرھما کے استاذ ہیں۔ائمہؒ نے ان کو معروف ثقہ وان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لا بن حبان ج 8 ص204 (2) اکمال لابن نقطه ج 3 ص457 وغیرھما
(الاحادیث المختارة ج 8 ص345 رقم 420)

(2) امام سعید بن داوٗد المصیصیؒ م226ھ یہ صحیح ابن ماجہ وسنن الطحاوی کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ ابو علی المصیصی کان احد اوعیة العلم صدوق اوران سے مروی حدیث کو صحیح قراردیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 36 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص 455
(صحیح ابن ماجہ ج 1 ص 422 رقم 1332 وسنن الطحاوی ج 4 ص 171 رقم 6200
والمستدرک للحاکم ج 1 ص 703 رقم 1917 و الاحادیث المختارۃ ج 8 ص 345 رقم 420)

(3) حجاج بن محمد ابو محمد المصیصی الاعورؒ م 206 ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ ابو محمد المصیصی احد الاثبات و کان ثقة صدوقا ان شاء الله ثقة ثبت من التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 252 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 153 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 2 ص 113 و صحیح مسلم ج 1 ص 285 رقم 377)

﴿حدیث نمبر 470 تا 471﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیه رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم كان اذا كبر فی (افتتاح) الصلاة رفع يديه حتىٰ يحاذی بهما اذنيه۔ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط البخاری ومسلم تغليبا۔ (المعجم الكبير للطبرانی ج 22 ص 29 رقم 63)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے شروع نماز میں رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ کانوں کے برابر تک کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عبدالرحمٰن بن سالم الرازیؒ و حسن بن سھل الحناطؒ و عمران بن عیینہؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدالرحمٰن بن سلم الرازیؒ و 211 ھ م 291 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابن سلم الحافظ المجود العلامة المفسر و كان من اوعية العلم صنف المسند والتفسير وغير ذلك مقبول القول ومن الثقات اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 517 (2) طبقات الحفاظ للسیوطی ج 1 ص 303 وغیرھما
(الاحادیث المختارۃ ج 3 ص 382 رقم 1177)

(2) امام حسن بن سھل الحناط الجعفریؒ یہ مشہور .00 امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحسن بن سھل وھو ثقة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مجمع الزوائد ج 9 ج 173 (2) الثقات لا بن حبان ج 8 ص 181 وغیرھما
(صحیح ابن حبان ج 5 ص 430 رقم 2074 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص 197 رقم 105 وغیرھا)
(3) امام عمران بن عینیہ اخو سفیان الکوفیؒ م 199ھ یہ سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو اخو سفیان امام صالح الحدیث ثقۃ لیس بہ باس وصدوق مین الثامنۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔
(1) تاریخ الاسلام ج 13 ص 321 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 2 ص 413
(3) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 430 وغیرھا
(صحیح ابی داؤد ج 3 ص 101 رقم 2819 و صحیح ترمذی ج 4 ص 117 رقم 1547 و صحیح النسائی ج 6 ص 256 رقم 3670 و صحیح ابن ماجہ ج 2 ص 466 والمستدرک ج 2 ص 591 رقم 3994 والاحادیث المختارۃ ج 10 ص 255 رقم 269)
﴿حدیث نمبر 472﴾ وعبدالجبار بن وائل الحضرمی عن ابیہ ؓ قال رأیت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یحاذی طرف ابھامیہ شحمۃ اذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص 32 رقم الحدیث 72)
"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ اپنے انگوٹھوں کے کنارے کو کانوں کی لو کے برابر لیا"
﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔
﴿حدیث نمبر 473﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن اناس من اھلہ (اظنہ علقمۃ بن وائل ذھبی) عن ابیہ ؓ انہ رأی النبی ﷺ رفع یدیہ اذا افتتح الصلاۃ ووضع الیمن علی الیسری و یحبس کفیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص 33 رقم الحدیث 76)
"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا اور دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا اور ہتھیلیوں کو باندھے رکھا"
﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو مسلم الکشیؒ وامام عمر بن مرزوقؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابراھیم ابو مسلم الکجی الکشیؒ و200ھ م292ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الـکـجی الحافظ المسند البصری صاحب کتب السنن و بقیة الشیوخ ثقة و کان سر یا نبیلا عالماً بالحدیث اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص146 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص456 وغیرھما

(صحیح ابی عوانہ ج 3 ص153 رقم 453 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص280 رقم 515 و معجم ابن عساکر ج 1 ص200 رقم 229 وغیرھا)

(2) امام عمرو بن مرزوق البصریؒ و143ھ م234ھ یہ صحیح البخاری و صحیح ابی داؤد و صحیح ابی عوانہ و سنن الطحاوی کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الشیخ الامام مسند البصرة و کان ثقة من العباد و ثقة مامون صاحب قرآن و فضل ثقة فاضل من صفار التاسعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص456 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص226 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص 66 رقم291 و صحیح ابی دالود ج ص 2 رقم 6 و المنتقی لا بن الجارود ج 1 ص79 رقم 278 و صحیح ابی عوانہ ج 2 ص 338 رقم 3350 و سنن الطحاوی ج 1 ص167 رقم 993 و صحیح ابن حبان ج 3 ص151 رقم 870 وسنن الدار قطنی ج 2 ص99 رقم 1204 والمستدرک للحاکم ج 1 ص146 رقم 250 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 151 رقم 219 و معجم ابن عساکر ج 1 ص243 رقم 279 والاحادیث المختارة ج 1ص293 رقم 182)

﴿حدیث نمبر 474﴾ و عن عبدالجبار بن وائل عن اھل بیته عن ابیه ؓ قال کان النبی ﷺ اذا صلی رفع یدیه مع التکبیر (أی تحریمه) قال ابو شعیب اسناده صحیح علی الشرط البخاری و مسلم تغلیباً۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج22 ص 33 رقم الحدیث 77)

" سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا نبی اقدس ﷺ جب نماز پڑھتے تو رفع الیدین تکبیر تحریمہ کے ساتھ کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن صالحؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن صالح بن الولید النرسیؒ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو روی عن عمرو

بن علی الفلاسؒ وغیرہ وعنه الطبرانی و محمد العقیلی و ابو محمد الرامهرمزی و ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) المعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص 33 (2) الاحادیث المختارۃ ج 4 ص 173 وغیرهما

﴿حدیث نمبر 475 تا 476﴾ عن وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ انه صلی مع النبی ﷺ فلما (افتتح الصلاۃ) ان کبر رفع یدیه ولما سجد جا فی عضدیه عن ابطیه الحدیث قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔

(والمعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص 37 رقم الحدیث 83)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پس جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی رفع الیدین کیا اور جب سجدہ کیا تو اپنے بازوؤں کو پہلو سے دور رکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام مسلم بن ابراہیمؒ، امام احمد بن داؤد، امام ابو الولید الطیالسیؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام مسلم بن ابراہیم الفراهیدیؒ و130ھ م222ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ المسند ثقة مامون وثقة مامون مکثر من صغار التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 288 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 529

(صحیح البخاری ج 1 ص 17 رقم 44 و صحیح مسلم ج 3 ص 1189 رقم 1553)

(2) امام احمد بن داؤد بن موسیٰؒ المکی م288ھ السدوسی البصری ابو عبدالله ثقة واحد مشایخ الذین ابی جعفر الطحاوی روی عنهم و کتب وحدث وکان ثقة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ ابن یونس ج 2 ص 23 (2) مغانی الاخبار للعینی ج 1 ص 29 وغیرهما

(سنن الطحاوی ج 1 ص 24 رقم 79 وغیرها)

(3) امام هشام بن عبدالملک ابو الولید الطیالسیؒ المصری و133 م227 یہ صحیح بخاری و صحیح

مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو الولید الطیالسی البصری الحافظ احد الاعلام شیخ الاسلام وثقة ثبت من التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص280 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص573 وغیرها

(صحیح البخاری ج 1 ص42 رقم 150 و صحیح مسلم ج 1 ص124)

﴿حدیث نمبر 477﴾ وعن وائل بن حجر ﷺ قال رأیت النبی ﷺ حین افتتح الصلاة رفع یدیه حذو اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص39 رقم الحدیث 96)

"سیدنا وائل بن حجر ﷺ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا جس وقت آپ ﷺ نے نماز شرع کی تو رفع الیدین کیا کانوں کے برابر تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے حسین بن اسحاق التستریؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حسین بن اسحاق التستریؒ م290ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو وکان من الحفاظ الرحالة اکثر عنه الطبرانی و محدث رحال ثقة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیراعلام النبلاء ج 11 ص38 (2) تاریخ الاسلام ج 21 ص157 وغیرهما

(صحیح ابی عوانه ج 1 ص502 رقم 1777 و المستدرك للحاکم ج 1 ص289 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص166 و الاحادیث المختارة ج 1 ص133 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 478﴾ وعن وائل بن حجر ﷺ قال قلت لا نظرن الی رسول الله ﷺ فکان یکبر اذا خفض و اذا رفع و یرفع یدیه (عند التکبیر أی التحریمه) ویسلم عن یمینه و عن یساره۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا

(المعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص41 رقم الحدیث 103)

"سیدنا وائل بن حجر ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے کہا ضرور دیکھوں گا۔ رسول اقدس ﷺ کی طرف۔ پس آپ ﷺ جب جھکتے واٹھتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین تکبیر

تحریمہ کے وقت کرتے اور دائیں وبائیں سلام پھیرتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابوخلیفہؒ الفضل بن الحبابؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوخلیفہ الفضل بن الحباب المصریؒ و206ھ م305ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو خلیفۃ الامام الثقۃ محدث البصرۃ و کان حسن المعرفۃ صاحب فنون کان ثقۃ صادقا مامونا ادیبا فصیحا رحل الیہ من الافاق اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 177 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 6 وغیرھما
(صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 273 رقم 953 و صحیح ابن حبان ج 1 ص 203 رقم 24 و المستدرک للحاکم ج 1 ص 338 رقم 791 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 38 رقم 151 و شرح السنۃ للبغوی ج 2 ص 400 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 15 رقم 6 و الاحادیث المختارۃ ج 1 ص 403 رقم 287 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 479 تا 480﴾ و عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ انہ صلی مع رسول اللہ ﷺ فکان یکبر اذا خفض و اذا رفع و یرفع یدیہ عند التکبیر و یسلم عن یمینہ و عن شمالہ الحدیث ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص 42 رقم 104)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی آپ ﷺ جھکتے اور اٹھتے وقت تکبیر کہتے اور تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرتے تھے اور دائیں وبائیں سلام پھیرتے تھے۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق ہو چکی ہے۔ سوائے امام محمد بن اسماعیل الاصبھانیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن اسماعیل الاصبھانیؒ سمویہ و کان مفتی البلد جلیل القدر دین فاضل والاصبھانی و کان جلیلاً صالحا مفتی البلد قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ اصبھان ج 2 ص 226 (2) تاریخ الاسلام ج 23 ص 193 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 481﴾ عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی ﷺ یضع یدہ الیمنی

علی الیسری فی الصلاۃ قریبا من الرسغ ویرفع یدیہ (اذاکبر)حتی یبلغا اذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (تفسیر الثعلبی ج10 ص311 سورۃ الکوثر)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ دائیں ہاتھ کو بائیں پر اور گھٹے کے قریب رکھا نماز میں اور رفع الیدین تکبیر تحریمہ میں کیا حتیٰ کہ اپنے کانوں تک پہنچایا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے امام ثعلبیؒ امام عبداللہ بن حامد، امام مکیؒ، امام ابراھیم بن الحارثؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن محمد ابو اسحاق الثعلبیؒ م 427ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ العلامۃ شیخ التفسیر و کان احد اوعیۃ العلم و کان صادقا موثقا وان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 17 ص 435 (2) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص193 وغیرھما (شرح السنۃ للبغوی ج 1 ص173 رقم 91 .وعیرھا)

(2) امام عبداللہ بن حامد ابو محمد الاصبھانی الواعظؒ و 306ھ م 379 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الفقیہ الواعظ روی عنہ الحاکم واھل النیسا بور وھو شیخ الحاکم وغیرہ اوران سے مروی حدیث کو صحیح یعنی ثقہ قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 27 ص 182 (2) وتاریخ نیسا بور ج 1 ص90 وغیرھما (شرح السنۃ للبغوی ج 1 ص173 رقم 91 وغیرھا)

(3) امام مکی بن عبدان ابو حاتم النیسا بوریؒ و242ھ م 325 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کوالمحدث الثقۃ المتقن ثقۃ مامون مقدم علی اقرانہ امام وقتہ ثقۃ متفق علیہ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 15 ص70 (2) الارشاد للخلیلی ج 3 ص836 وغیرھما (المستدرک ج 3 ص575 رقم 6172 وصحیح ابی نعیم ج 1 ص172 رقم 278 والاحادیث

المختارة ج 5 ص 17 رقم 1618 وغیرھا)

(4) امام ابراھیم بن الحارث البغدادی نزیل نیسابور م 265ھ یہ صحیح بخاری و مسند مالک و صحیح المنتقی لابن الجارود کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ الثقة و صدوق من الحادیة عشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 23 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 88 وغیرھما
(صحیح البخاری ج 4 ص 2 رقم 2939 والمنتقی لابن الجارود ج 1 ص 142 رقم 546
والایمان لابن مندة ج 1 ص 270 رقم 129 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 482﴾ وعن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف رسول اللہ ﷺ وسلم فكان اذا دخل فی الصلاة رفع یدیه و کبر والتحف ثم ادخل یدیه فی ثوبه اخذ شماله بیمینه ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ۔ (احکام القرآن للطحاوی ج 1 ص 189 رقم 338)

" سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے سیدنا رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے پس وہ جب نماز میں داخل ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے اور تکبیر کہتے اور لحاف اوڑھے ہوئے اپنے ہاتھوں کو اپنے کپڑے کے اندر داخل کرتے اور دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو معمر عبداللہ بن عمرو کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) اما ابو معمر عبداللہ بن عمرو بن ابی الحجاج المصری م 224ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو ابو معمر الحافظ الثبت المنقری ثقة ثبت صدوق متقن ثقة ثبت من العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 60 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 315 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 1 ص 206 و صحیح مسلم ج 3 ص 1443)

﴿حدیث نمبر 483 تا 484﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیه رضی اللہ عنہ ان رسول

الله ﷺ کان اذا دخل فی الصلاۃ رفع یدیہ و کبر ثم التحف بثوبہ ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (جزء الالف دینار للقطیعی ج 1 ص278 رقم 182)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو رفع الیدین کرتے اور تکبیر کہتے اور کپڑے کا لحاف اوڑھ لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے و امام ھمام بن یحییٰؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ھمام بن یحییٰ البصریؒ و 81ھ م 164ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحجۃ الحافظ و ثقۃ غیر واحد و ثقۃ من السابعۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص150 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص574 وغیرھا (صحیح البخاری ج 4 ص163 رقم 3430 و صحیح مسلم ج 1 ص440 رقم 635)

﴿حدیث نمبر 485﴾ وعن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ کان یرفع یدیہ حتی یحاذی بھما شحمۃ اذنیہ (فی افتتاح الصلاۃ) قال ابو شعیب اسنادہ صحیح و رواتہ ثقات۔ (مسند ابی حنیفۃ بروایۃ الحصکفی ج 1 ص 412 کتاب الصلاۃ رقم 14)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی اقدس ﷺ شروع نماز میں رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ کانوں کی لو کے برابر تک کر لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام حصکفیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام موسیٰ بن زکریا الحصکفی الحنفیؒ و580ھ م650ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو

صدر الدین ابو عمران الحصکفی الفقیہ الحنفی قاضی آمد قدم حلب والحصکفی القاضی الامام العلامة صدر الدین و سمع منه الدمیاطی الحافظ وذکره فی معجم شیوخه قال ابو شعیب ورضیه الحنفیون هو ثقه صدوق عندهم

(1) تاریخ الاسلام للذهبی ج 57 ص456 (2) الجواهر المضیه للقرشی ص409

﴿حدیث نمبر 486﴾ وعنه مرفوعاً انه کان یرفع یدیه (فی افتتاح الصلاة) حتی یحاذی بهما شحمة اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح ورواته ثقات (مسند ابی حنفیة بروایة الحصکفی ج1 ص رقم 15 طبع مصر و ص413 منبع مکتبه البشری)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے ہی مرفوعا روایت ہے کہ رسول اقدس ﷺ نماز کے شروع میں کانوں کی لو کے برابر رفع الیدین کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تعلیقا ہے۔

﴿حدیث نمبر 487﴾ وعن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ انه رأی النبی ﷺ یرفع یدیه فی (افتتاح) الصلاة حتی یحاذی شحمة اذنیه ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح ورواته ثقات (مسند ابی حنیفة ج 1 ص رقم 15 بروایة حصکفی فی نسخة ص412)

"سیدنا وائل بن حجرؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز کے شروع میں کانوں کی لو کے برابر رفع الیدین کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بروایۃ ابی حنیفہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تعلیقا ہے۔

﴿حدیث نمبر 488﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیه رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول الله ﷺ یرفع یدیه عند التکبیر (ای تحریمه) و یسلم عن یمینه ویساره۔ قال ابو

شعیب اسنادہ صحیح (مسند ابی حنیفۃ بروایۃ الحصکفی ج 1 ص رقم 16 و فی نسخۃ ص 413 رقم 95 رقم 95)

"سیدنا وائل بن حجر ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو تکبیر (تحریمہ) کے وقت رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ ﷺ سلام دائیں اور بائیں پھیرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے اور یہ حدیث صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیباً ہے۔

﴿حدیث نمبر 489﴾ وعن عبدالجبار بن وائل الحضرمی عن ابیہ ﷺ قال لرأیت رسول اللہ ﷺ افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یحاذی طرف ابھامیہ شحمۃ اذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیباً۔ (نسخۃ ملروی عن الفضل بن دکین لابی نعیم ج 1 ص 105 رقم 74)

"سیدنا وائل بن حجر ﷺ سے روایت ہے۔ فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتی کہ انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے برابر تک کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیباً ہے۔

﴿حدیث نمبر 490﴾ وعن عبدالجبار بن وائل الحضرمی عن ابیہ ﷺ قال رأیت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یحاذی طرف ابھامیہ شحمۃ اذنیہ۔ قال ابو شعیب اسناد صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیباً۔ (فوائد ابی علی الرفاء حامد بن محمد بحوالہ مجموع فیہ ثلاثۃ اجزاء حدیثیہ ج 1 ص 28 رقم 3)

"سیدنا وائل بن حجر ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتی کہ انگوٹھوں کو کانوں کے برابر تک کیا۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق ہو چکی ہے۔ سوائے امام حامد بن عبداللہ الھروی کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوعلی حامد بن محمد الھروی ؒ و 269 ھ م 356 ھ یہ مشہور امام ہیں ۔ ائمہ ؒ نے ان کو الرفاء الشیخ الامام المحدث الصادق الواعظ الکبیر وثقہ غیر واحد وثقۃ صالح و کان ثقۃ صدوقا مکثرا من الحدیث مقبولا و محدث خراسان اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 135 (2) الانساب للمعانی ج 6 ص 145 وغیرھما (المستدرک ج 3 ص 311 رقم 5207 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 530 رقم 652 المختارۃ للمقدی ج 6 ص 69 رقم 2050 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 491﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابی وائل ؓ قال رأیت النبی ﷺ اذا افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یحاوز ابھاما ہ شحمۃ اذنیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ۔ (جزء ابن السماک الدقاق بحوالہ مجموع فیہ عشرۃ اجزاء حدیثہ ج 1 ص 286 رقم 37)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے برابر تک کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے ابن السماک ؒ وقاضی اسماعیل بن محمد ؒ ومکی بن ابراھیم البلخی ؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوعمرو عثمان بن احمد ابن السماک البغدادی ؒ م 344 ھ یہ مشہور امام ہیں ۔ ائمہ ؒ نے ان کو الشیخ الامام المحدث المکثر الصادق مسند العراق وکان من الثقات و ثقۃ ثبت اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 49 (2) المنتظم لا بن الجوزی ج 14 ص 99 وغیرھما (المستدرک للحاکم ج 1 ص 106 رقم 178 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص 133 رقم 143 والاحادیث المختارۃ ج 6 ص 42 رقم 3009 وغیرھا)

(2) امام اسماعیل بن محمد بن ابی کثیر البغدادی ؒ م 282 ھ یہ صحیح ابی داؤد وغیرہ کے راوی ہیں ائمہ ؒ نے ان کو قاضی المدائن ثقۃ صدوق و شیخ ثقۃ ثقۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 7 ص271 (2) تہذیب لا بن حجر ج 1 ص330 وغیرھا

(3) امام مکی بن ابراھیم البلخی الحنظلیؒ و136ھ م215ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام شیخ خراسان و ثقة مامون ثقة ثبت من التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص268 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص545 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص128 رقم 85 و صحیح مسلم ج 3 ص1466 رقم 1835 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 492﴾ وعن ابن وائل بن حجر (ھو عبدالجبار) عن ابیہ ؓ قال رأیت رسول اللہ ﷺ لما افتتح الصلاة کبر و رفع یدیہ حتی حاذی بھما شحمة اذنیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح ورواتہ ثقات ۔ (منتقی حدیث ابی عبداللہ محمد بن مخلد ج 1 ص40 رقم 39)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور رفع الیدین کانوں کی لو کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ قال ابو شعیب اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو عبداللہ محمد بن مخلد العطار الدوری البغدادیؒ و233ھ م331ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المفید الثقة مسند البغداد و کان معروفا بالثقة والصلاح والاجتھادی فی الطلب ثقة مامون اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 3 ص33 (2) سیر اعلام النبلاء ج 15 ص 256 وغیرھما)

(سنن الدار قطنی ج 1 ص223 رقم 444 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص513 رقم 629)

(2) امام ابراھیم بن راشد ابو اسحاق الآدمی المصریؒ و184ھ م264ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو وھو صدوق و ابو اسحاق الآدمی و کان ثقة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الجرح و التعدیل ج 2 ص99 (2) تاریخ البغداد ج 6 ص589 وغیرھما

(صحیح ابن حبان ج 8 ص254 رقم 3476 و سنن الدار قطنی ج 1 ص45 رقم 77 و صحیح ابی نعیم ج 4 ص69 رقم 3254 والاحادیث الامختارۃ ج 7 ص69 رقم 2477 وغیرھا)

(3) امام داوٗد بن مھران ابوسلیمان الدباغ البغدادیؒ م 217 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الدباغ ثقة و الشیخ الصالح و کان شیخا صدوقا ثقة متقنا اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ البغداد ج 9 ص331 (2) الثقات لابن حبان ج 8 ص235 وغیرھما

(صحیح ابی عوانہ ج 2 ص472 رقم 3878 والاحادیث المختارۃ ج 11 ص174 رقم 159 وغیرھا)

(4) امام داوٗد بن الزبرقان ابوعمرو البصری ثم البغدادیؒ م 186 ھ یہ صحیح ترمذی و صحیح ابن ماجہ و صحیح ابی عوانہ وغیرھا کے مختلف فیہ راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو وحسن حالہ ابن حبان و قال یعتبربہ وقال احمد لا اتھم فی الحدیث و قال البخاری حدیثه مقارب و عن کل من روی مقارب الحدیث اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 11 ص111 (2) الکامل لابن عدی ج 3 ص564

(3) موسوعة اقوال احمد ج 1 ص348 وغیرھا

(صحیح ترمذی ج 5 ص513 رقم 3470 و صحیح ابی عوانہ ج 5 ص37 رقم 5947 والمستدرک ج 4 ص630 رقم 8745 و الاحادیث المختارۃ ج 2 ص42 رقم 41 وغیرھا)

(5) امام مطر بن طھمان ابورجاء البصریؒ م 129 ھ یہ صحیح بخاری معلقا و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الزاھد الصادق و لا ینحط حدیثه عن رتبة الحسن حسن الحدیث و صدوق من السادسة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دی ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص166 (2) من تکلم فیه وھو موثق ج 1 ص175

(3) میزان الاعتدال ج 4 ص126 (4) تقریب لابن حجر ج 1 ص534 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 9 ص159 و صحیح مسلم ج 1 ص38 رقم 8 و صحیح ابی داؤد ج 2 ص58 رقم 1403 و صحیح ترمذی ج 3 ص191 رقم 841 و صحیح النسائی ج 7 ص103 رقم 4057 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص673 رقم 2083 و المنتقی لا بن الجارود ج 1 ص105 رقم 387 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص280 رقم 560 و صحیح ابی عوانه ج 2 ص135 رقم 2586 و سنن الطحاوی ج 1 ص62 رقم 349 و صحیح ابن حبان ج 9 ص438 رقم 4130 و المستدرک ج 3 ص553 رقم 6051 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 493تا494﴾وعن عبدالجبار بن وائل عن وائل رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول الله ﷺ یضع یده الیمنی فی الصلاة علی الیسری قریبا من الرسخ و ما رأیته یرفع یدیه حیث یوجب (فی افتتاح الصلاة) حتی یبلغا اذنیه الحدیث ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ۔ (کتاب اللطائف من علوم المعارف لابی موسی المدینی ج 1 ص845 رقم 574)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ کو نماز میں بائیں پر رکھا قریب گٹے کے اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے رفع الیدین کیا ہو اس حیثیت سے لازم ہو نماز کے شروع میں حتیٰ کہ اپنے ہاتھوں کو لے جاتے کانوں تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو موسیٰ المدینیؒ ، امام محمد بن عبداللہ بن مندویہؒ، امام ابوبکر بن خلادؒ، امام حارث بن ابی اسامہؒ و امام حسن بن موسیٰؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن عمر ابو موسی المدینی الاصبہانیؒ و 501ھ م 581ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المدینی الحافظ الکبیر شیخ الاسلام الاصبهانی صاحب التصانیف وهو ثقة صدوق و کان حافظ المشرق فی زمانه اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 4 ص86 (2) سیر اعلام النبلاء ج 15 ص345 وغیرهما (الاحادیث المختارة ج 1 ص392 رقم 272 وغیرها)

(2) امام ابو منصور محمد بن عبداللہ بن مندویہ الشروطی الاصبہانیؒ م 520ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ

نے ان کوابو منصور الاصبهانی الشروطی المعدل و من معادن الصدق قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 25 ص 188 (2) تاریخ دمشق ج 7 ص 137 وغیرهما

(3) امام ابوبکر احمد بن یوسف الخلاد النصیبیؒ م 359ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابن خلاد الشیخ الصدوق المحدث مسند العراق و کان ثقة و سماعه صحیح و متقن واثبات عدل و ضابط اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 168 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 104 وغیرهما

(صحیح ابی نعیم ج 1 ص 99 رقم 74 و شرح السنة للبغوی ج 9 ص 10 رقم 3241 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 275 رقم 325 والاحادیث المختارة ج 1 ص 367 رقم 197 وغیرها)

(4) امام حارث بن محمد بن ابی اسامة ابومحمد التمیمی البغدادیؒ و 186ھ م 282ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الصدوق العالم مسند العراق صاحب المسند المشهور و صدوق ثقة ولا بأس بالرجل و احادیثه علی الاستقامة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 388 (2) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 145 وغیرهما

(الایمان لابن مندة ج 1 ص 168 رقم 29 والمستدرک ج 1 ص 188 رقم 363 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 116 رقم 115 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 275 رقم 325 و الاحادیث المختارة ج 1 ص 118 رقم 37 وغیرها)

(5) امام حسن بن موسیٰ الاشیب ابوعلی البغدادی و 131ھ م 209ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وسنن اربعہ اتفاقی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو القاضی الامام الحافظ و کان کبیر الشان و ثقه غیر واحد ثقة من التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 270 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 164 وغیرها

(صحیح البخاری ج 1 ص 140 رقم 694 ، صحیح مسلم ج 1 ص 110 رقم 187)

﴿حدیث نمبر 495﴾ وعن عبدالجبار بن وائل حدثنی اهل بیتی عن ابی ﷺ انه رأی النبی ﷺ یرفع یدیه مع التکبیرة (ای تحریمه) ویضع یمینه علی یساره فی الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (کتاب

اللطائف من علوم المعارف لابی موسی المدینی ج 1 ص 851 رقم 580)
"سیدنا وائل بن حجر ﷛ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا ہے آپ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیا اور نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ و صدوق ہیں اور بالتحقیق حدیث وائل بن حجر ﷛ بروایہ ابی موسی المدینیؒ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 496﴾ وعن وائل بن حجر ﷛ قال أتیت رسول الله ﷺ فقلت لانظرن کیف یصلی فا ستقبل القبلة و کبر فرفع یدیه حتیٰ کانتا حذو منکبیه ثم اخذ شماله بیمینه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (التحقیق لابن الجوزی ج 1 ص 338 رقم 432 الحدیث الاول)
"سیدنا وائل بن حجر ﷛ سے روایت ہے فرمایا میں رسول اقدس ﷺ کے پاس آیا پس میں کہا ضرور دیکھوں گا کہ آپ ﷺ کی نماز کیسی ہے پس آپ صلی اللہ نے استقبال قبلہ کیا اور تکبیر کہی پس رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کندھوں کے مقابل کیا پھر دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام یونس بن محمدؒ و امام عبدالواحدؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام یونس بن محمد ابو محمد البغدادیؒ م 208ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المؤدب من کبار الحفاظ ببغداد و ثقه غیر واحد و ثقة ثبت من صغار التاسعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 264 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 614 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 1 ص 47 رقم 158 و صحیح مسلم ج 1 ص 38 رقم 8)

(2) امام عبدالواحد بن زیاد ابو عبیدہ البصریؒ م 177ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الفقیه ابو بشر یقال ابو عبیدة العبدی البصریؒ و ثقه غیر واحد و ثقة من الثامنة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص189 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص367 وغیرھا
(صحیح البخاری ج 1 ص109 رقم 518 و صحیح مسلم ج 1 ص413 رقم 599)

﴿حدیث نمبر 497﴾ عن وائل بن حجر ؓ ان رسول الله ﷺ رفع يديه حين دخل في الصلاة ثم وضع يده اليمنى على اليسرى۔ قال ابو شعيب اسنادهٔ صحيح على شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔(التحقیق لا بن الجوزی ج 1 ص338 رقم الحدیث 433 طریق آخر)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ رفع الیدین کیا جس وقت نماز میں داخل ہوئے پھر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن الجوزیؒ، وزہیر بن حربؒ وہمامؒ ومحمد بن جحادۃؒ وعبدالجبار بن وائل وعلقمہ بن وائلؒ کے۔ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن عبیداللہ ابن الزاغونی البغدادیؒ و468ھ م552 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابن الزاغوني الشيخ المسند الكبير و كان ثقة حدث بكتاب الصحيح لمسلم اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 15 ص 86 (2) التقیید لا بن نقطه ج 1 ص80 وغیرھا
(معجم ابن عساکر ج 2 ص950 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص286 رقم 178 وغیرھا)

(2) امام نصر بن الحسن الشکنیؒ و406 ھ م486 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الشيخ الجليل العالم المحدث و كان نبيلا صدوقا امينا ثقة من اهل الثروة كثير النعم كريم الاخلاق قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 14 ص142 (2) المنتظم لا بن الجوزی ج 17 ص 9 وغیرھما

(3) امام عبدالغافر بن محمد الفارسی النیسابوریؒ و353ھ م448ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الشيخ الامام الثقة المعمر الصالح راوی صحيح مسلم و كان عدلا جليل القدار اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص289 (2) العبر فی خبر من غبر ج 2 ص292 وغیرھما

(شرح السنۃ للبغوی ج 3 ص34 رقم 572 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص55 رقم 51 والاحادیث المختارۃ ج 2 ص398 رقم 787 وغیرھا)

(4) امام ابو احمد محمد بن عیسی الجلو دیؒ و289ھ م369ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الزاھد القدوۃ الصادق راوی صحیح مسلم ھو من کبار عباد الصوفیۃ وکان ینتحل مذھب سفیان الثوری و یعرفہ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص320 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص129 وغیرھما
(شرح السنۃ للبغوی ج 3 ص34 رقم 572 وغیرھا)

(5) امام ابراہیم بن محمد النیسا بوری الحنفیؒ م308ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام القدوۃ الفقیہ العلامۃ المحدث الثقۃ و کان من ائمۃ الحدیث سمع الصحیح من مسلم وکان مجاب الدعوۃ من العباد المجتھدین الملازمین لمسلم اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص192 (2) العبر فی خبر من عبر ج 1 ص453 وغیرھما
(شرح السنۃ للبغوی ج 3 ص34 رقم 572 و الاربعین للطائی ج 1 ص32 و الاربعون للسوید النیسا بوری ج 1 ص60 والامتاع بالاربعین لابن حجر ج 1 ص61 والاربعین للمسافر الانفی ج 1 ص10 واحادیث الصحیحۃ للمقدسی ج 1 ص10 رقم 5 و کتاب اللطائف لابی موسی المدینی ج 1 ص813 رقم 550 والمحلی لابن حزم ج 1 ص41 وغیرھا)

(6) امام مسلم بن الحجاج النیسا بوریؒ و204ھ م261ھ یہ صحیح ترمذی وغیرہ کے راوی ہیں۔

ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ حجۃ الاسلام ابو الحسین القیشیری النیسا بوری وثقۃ حافظ امام مصنف عالم بالفقۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص125 (2) تقریب ج 1 ص529 وغیرھا
(صحیح ترمذی ج 3 ص62 رقم 687 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص287 رقم 1007 و صحیح ابن حبان ج 2 ص135 رقم 407 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص244 رقم 1443 و شرح السنۃ للبغوی ج 2 ص240 رقم 392 وغیرھا)

(7) امام عفان بن مسلم ابوعثمان الصفار المصریؒ و135ھ م220ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثبت الصفار محدث بغداد صاحب سنة ثقة متقن و ثقة ثبت من کبار العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص278 (2) سیر اعلام النبلاء ج ص359

(3) تقریب لا بن حجر ج 1 ص393 وغیرها

(صحیح بخاری ج 2 ص97 رقم 1367 و صحیح مسلم ج 1 ص161 رقم 292)

﴿حدیث نمبر 498 تا 499﴾ وعن وائل بن حجر ؓ قال رأیت النبی ﷺ حین افتتح الصلاة رفع یدیه حیال اذنیه ـ قال ثم اتیتهم فرایتهم یرفعون ایدیهم الی صدورهم (فی افتتاح الصلاة) و علیهم برانس و اکیسة هذ اللفظ حدیث ابی داؤد و فی حدیث المعمری ثم أتیتهم فی العام المقبل فرایتیهم یرفعون ایدیهم الی صدورهم فی افتتاح الصلاة وعلیهم بر انس واکیسة۔ قال ابو شعیب اسانیدهم صحاح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الوصل للوصل للخطیب ج 1 ص441)

" سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا کانوں تک ۔ فرمایا میں جب پھر دوبارہ آیا تو رسول اقدس ﷺ وصحابہؓ کو دیکھا وہ سب رفع الیدین سینے تک کرتے شروع نماز میں اوراوپر چادریں وکمبل اوڑھے ہوئے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام عبدالعزیزؒ وامام محمد بن احمد المفیدؒ حسن بن علی المعمریؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدالعزیز بن علی ابوالقاسم الخیاط البغدادیؒ و356ھ م444ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ الامام المحدث المفید و کان صدوقا کثیر الحدیث و کان ثقة صدوقا قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 18 ص 18 (2) الانساب للمعانی ج 1 ص180 وغیرهما

(2) امام محمد بن احمد ابوبکر الجرجرائی المفیدؒ و284ھ م378ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المفید الشیخ الامام المحدث ولم ارا احدا حفظ من المفید و کان رجلا صالحا، والعالم الشہیر محدث اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 300 (2) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 124 وغیرہما
(صحیح ابی نعیم ج 1 ص 118 رقم 123 وغیرہا)

(3) امام حسن بن علی المعمری ابوعلی البغدادیؒ و210ھ م295ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المعمری الحافظ العلامہ البارع و کان من اوعیۃ العلم یذکر بالفہم و یوصف بالحفظ صدوق اتفقو باجماعہم علی عدالۃ المعمری و تقدمہ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 174 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 506 وغیرہما
(صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 20 رقم 16 و المستدرک للحاکم ج 1 ص 197 رقم 387
وصحیح ابی نعیم ج 1 ص 170 و الاحادیث المختارۃ ج 1 ص 142 رقم 53 وغیرہا)

﴿حدیث نمبر 500﴾ عن وائل بن حجر ؓ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ فکان یرفع یدیہ عند التکبیر (ای تحریمہ) ویسلم عن یمینہ و عن یسارہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ ۔ قال ابو شعیب ھذا حدیث صحیح لغیرہ۔ (موضح اوہام الجمع والتفریق للخطیب ج 1 ص 393)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پس آپ نے رفع یدین تکبیر تحریمہ کے وقت کیا اور دائیں اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق ہو چکی ہے۔ سوائے امام ابو الطیب عبد العزیزؒ، امام احمد بن محمد بن سعیدؒ، امام محمد بن الحسن النقاشؒ، امام عون بن سلامؒ، امام ابراہیم بن صدقہؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو الطیب عبد العزیز بن علی بن محمد بن بشرانؒ و368ھ م450ھ ائمہؒ نے سمع ابن شاہین وغیرہ وعنہ الخطیب وغیرہ و کان سماعہ صحیحا و کان ثقۃ و کان صحیح السماع قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ البغداد ج 12 ص45ے (2) المنتظم لابن الجوزیؒ ج 16 ص41
(3) اکمال لا بن نقطہ ج 3 ص70 ے وغیرھا

(2) امام احمد بن محمد ابن عقدۃ ابوالعباس الکوفیؒ و 249ھ م 332ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کوابن عقدۃ حافظ العصر والمحدث البحر و کان الیہ المنتھی فی قوۃ الحفظ و کثرۃ الحدیث و صنف و جمع والف فی الابواب والتراجم اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص40 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 528 وغیرھما
(معجم ابن عساکر ج 1 ص443 رقم 534 و سنن الدارقطنی ج 3 ص316 رقم 2648 و سنن الکبری للبیھقی ج 4 ص552 رقم 8685 وغیرھا)

(3) امام محمد بن الحسن الخلالؒ ان کوائمہؒ نے ذکر کیا ہے ان کی تعدیل وتوثیق نہیں ملی۔

(1) تخریج احادیث الکشاف ج 2 ص242 (2) موضع اوھام ج 1 ص393 (3) میزان الاعتدال ج 1 ص50 (4) للسان البزن ج 1 ص 84

(4) امام عون بن ھشام ابوبکر الرادیؒ ائمہ نے ان کوذکر کیا ہے ان کی تعدیل وتوثیق نہیں ملی۔

(1) موضع اوھام ج 1 ص393 (2) تلقیح فھوم اھل الاثر ج 1 ص365

(5) امام ابراہیم بن سلمۃ ابن ھراسۃ الکوفیؒ یہ مختلف فیہ ہیں۔ ائمہ نے ان کو قال ابن عدی ولا براھیم بن ھراسۃ حدیث صالح یرویہ وبا حادیث صالحۃ صدوق یحدث عن ضعفاء جعفر الصادق المصنفین لکنہ عامی المذھب یعنی انہ من اھل السنۃ قرار دیا ہے۔

(1) الکامل لا بن عربی ج 1 ص396 (2) الثقات لا بن شاھین ج 1 ص34
(3) للسان المیزان ج 1 ص121 وغیرھا

﴿حدیث نمبر 501 تا 502﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن وائل رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ ﷺ یضع یدہ الیمنی فی الصلاۃ علی الیسری قریبا من الرسغ ومارأیت یرفع یدہ حیث یوجب حتی تبلغا اذنیہ۔ (یعنی فی افتتاح الصلاۃ) الحدیث قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔

(اللطائف من دقائق المعارف لابی موسی ج 1 ص413 رقم 816)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے

اپنے دائیں ہاتھ کو نماز میں اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا گھٹنے کے قریب اور میں نے یہی دیکھا آپ ﷺ نے رفع الیدین کیا اس حیثیت سے کہ لازم کیا ہو حتیٰ کہ اپنے کانوں تک پہنچایا شروع نماز میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 503﴾ و عن عبدالجبار بن وائل حدثنی اھل بیتی عن ابی رضی اللہ عنہ رأی النبی ﷺ یرفع یدیه مع التکبیر (ای التحریمه) و یضع یمینه علی یساره فی الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیباً۔

(اللطائف من دقائق المعارف ج 1 ص418 رقم 822)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کیا اور دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھا نماز میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ صدوق ہیں بالتحقیق حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیباً ہے۔

﴿حدیث نمبر 504﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیه رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف رسول الله ﷺ فلما افتتح الصلاة رفع یدیه حتی حاذی باذنیه ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الاوسط بن المنذر ج 3 ص73 رقم 1255 باب ذکر رفع الیدین الی الاذنین)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام یحییٰ بن محمدؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام یحییٰ بن محمد بن یحییٰ الذھلی النیسابوریؒ م 267ھ یہ صحیح ابن ماجہ وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ المحمود الشهید و هو صدوق و ثقة حافظ من الحادیة عشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص 513 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 596 وغیرها
(الایمان لابن مندۃ ج 1 ص 181 رقم 38 و المستدرک ج 1 ص 65 رقم 44 و شرح السنۃ للبغوی ج 1 ص 428 رقم 220 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 505﴾ وثنا عاصم بن کلیب قال حدثنی ابی ان وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ اخبرہ قال قلت لابصرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فنظرت الیہ حتی قام فکبر ورفع یدیہ حذا أذنیہ ووضع یدہ الیمنی علی ظہر کفہ الیسری والرسغ والساعد۔قال ابو شعیب اسنادہ علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا (الاوسط لابن المنذر ج 3 ص 93 رقم 1289 باب ذکر وضع بطن کفہ الیمن علی ظہر اکفہ الیسری والرسغ والساعد جمیعا)

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے خبر دی فرمایا کہ میں نے کہا ضرور دیکھوں گا رسول اقدس ﷺ کو۔آپ ﷺ کی نماز کیسی ہے پس میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا حتیٰ کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے پس تکبیر کہی (شروع نماز میں) اور رفع الیدین کی کانوں کے برابر تک اور دائیں ہاتھ کو بائیں کی پشت پر گھٹے وکلائی پر رکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے ابراہیم بن محمد بن اسحاقؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابراہیم بن محمد ابو بکر البصریؒ م 276ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو من اھل الکوفۃ وکان صیرفیا اصلہ من البصرۃ ثقۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 ص 88 (2) مغانی الاخیار ج 1 ص 18 وغیرھما
(صحیح ابی عوانہ ج 2 ص 281 رقم 3143 و سنن الطحاوی ج 1 ص 32 رقم 137)

﴿حدیث نمبر 506﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیہ رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ وکان اذا دخل فی الصلاۃ رفع یدیہ و کبر ثم التحف بثوبہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الاوسط لابن المنذر ج 3 ص 261 رقم 1623 ذکر الرخصۃ فی اصلاح الثوب)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک نبی اقدس ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے

تو رفع الیدین کرتے اور تکبیر کہتے پھر کپڑے کا لحاف اوڑھ لیتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام رایوں کی توثیق نقل ہوچکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور بالتحقیق حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 507﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی ﷺ حین افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حتی یحاذی طرف ابھامیہ شحمۃ اذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (التاریخ الکبیر لابن ابی خثیمۃ ج 2 ص 970 رقم 4161)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ اپنے انگوٹھوں کے کناروں کو کانوں کی لو کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہوچکی ہے وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بروایت ابن ابی خثیمہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 508﴾ وعن عبدالجبار الحضرمی قال سمعت ابی (وائل بن حجر) رضی اللہ عنہ یقول رأیت رسول اللہ ﷺ اذا کبر (ای تحریمہ) رفع یدیہ حتی یکاد طرف ابھامیہ تحاذی شحمۃ اذنیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (معجم الصحابۃ لابن قانع ج 3 ص 181 ترجمہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب تکبیر تحریمہ کہی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ انگوٹھوں کے کناروں کو قریب کیا کانوں کی لو کے برابر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہوچکی ہے سوائے امام ابن قانع و امام خلاد بن یحییٰؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدالباقی بن قانع ابوالحسین البغدادی الحنفیؒ و 265ھ م 351ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ العالم المصنف صاحب معجم الصحابۃ و کان واسع الرحلہ کثیر الحدیث و ثقہ البغدادیون و الامام الحافظ البارع الصدوق ان شاء اللہ

اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص66 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص97 وغیرھما

(سنن الدار قطنی ج 1 ص73 والمستدرک للحاکم ج 1 ص446 رقم 1136 والاحادیث المختارۃ ج 2 ص247 رقم 624 وغیرھا)

(2) امام خلاد بن یحیٰی ابو محمد الکوفی ؒ م 213ھ یہ صحیح بخاری وصحیح ابی عوانہ وصحیح ترمذی کے راوی ہیں۔ ائمہ ؒ نے ان کو الامام المحدث الصدوق و صدوق من التاسعۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص317 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص286

(3) تقریب لا بن حجر ج 1 ص196 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص63 رقم 277 و صحیح ابی داؤد ج 4 ص113 رقم 4305 و صحیح الترمذی ج 5 ص152 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص86 رقم 261 و سنن الطحاوی ج 2 ص149 و المستدرک للحاکم ج 1 ص208 رقم 413 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص190 رقم 314 وشرح السنۃ للبغوی ج 4 ص360 رقم 1134 و الاحادیث المختارۃ ج 3 ص370 رقم 1165 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 509﴾ وعن عبدالجبار وائل عن ابیه ؓ قال صلیت خلف رسول الله ﷺ فلما افتتح الصلاۃ کبرورفع یدیه حتی حاذیا اذنیه الحدیث قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ھے۔ (طبقات المحدثین لا بن الشیخ ج 3 ص371)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی اور رفع الیدین کی حتیٰ کہ کانوں کے برابر تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 510﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیه (وائل بن حجر) ؓ قال رأیت رسول الله ﷺ حین دخل فی الصلاۃ رفع یدیه حتی حاذی بھما شحمۃ اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (تاریخ بغداد للخطیب ج 11 ص564 رقم 5344)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز

پڑھی آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر کرلیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے علی بن محمد المعدلؒ وعبدالرحمٰن بن خلف الضبیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالحسین علی بن محمد ابن بشران الاموی البغدادی و328ھ م415ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابن بشران الشیخ العالم المعدل المسند البغدادی کان صدوقا ثبتا حدث عنه البیهقی وغیره اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص79 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص229 وغیرهما
(شرح السنة للبغوی ج 1 ص24 رقم 11 و معجم ابن عساکر ج 1 ص34 رقم 27 و الاحادیث المختارة ج 4 ص128 رقم 1341 ه وغیرها)

(2) امام عبدالرحمٰن بن خلف ابومحمد الضبیؒ المعروف بابی رویقؒ م279ھ یہ صحیح ابی عوانہ وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو وما علمت به باسا و من شیوخ ابی عوانه الاسفرائنی اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 11 ص564 (2) تاریخ الاسلام ج 20 ص 270 وغیرهما
(صحیح ابی عوانه ج 2 ص139 رقم 2598 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 511﴾ وعن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ (قال) رأیت النبی ﷺ رفع یدیه بالتکبیر (ای تحریمه) الی ان ازنا بشحمة اذنیه ـ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیر۔ (غریب الحدیث للحربی ج 3 ص980 باب ازیز)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ نے رفع الیدین کیا تکبیر تحریمہ کے ساتھ کانوں کی لو کی طرف برابر تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق درج ذیل ہے سوائے امام عبدالجبار بن وائلؒ وابراھیم الحربیؒ کے۔

(1) امام ابراہیم بن سعید الجوھری البغدادیؒ و171ھ م247ھ یہ صحیح مسلم وسنن اربعہ

کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے انکو الجوهری الحافظ العلامة و ثقه غير واحد و كان ثقة ثبتا مكثرا صنف المسند ثقة حافظ تكلم فيه بلاحجة من العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 2ص76 (2) سير اعلام النبلاء ج 9 ص510

(3) تقريب لابن حجر ج 1 ص89 وغيرها

(صحيح مسلم ج 1 ص190 رقم 343 و صحيح ابی داؤد ج 1 ص32 و صحيح ترمذی ج 4 ص542 رقم 2292 و صحيح النسائی ج 4 ص221 رقم 2419 و صحيح ابن ماجه ج 1 ص153 رقم 447 و صحيح ابن خزيمه ج 2 ص192 رقم 1165 و صحيح ابی عوانه ج 1 ص135 رقم 409 و صحيح ابن حبان ج 2 ص465 رقم 681 و المستدرك ج 1 ص 382 رقم 926 و صحيح ابی نعيم ج 1 ص113 رقم 109 و معجم ابن عساكر ج 2 ص 911 رقم 1152 والاحاديث المختارة ج 1 ص256 رقم 146 وغيرها)

(2) امام محمد بن حجر بن عبدالجبار بن وائل بن حجر الحضرمی الکوفیؒ یہ مختلف فیہ ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو بكر او ابو جعفر او ابو الخنافس رجل فاضل فقيه من ولد عبدالجبار بن وائل بن حجر الحضرمیؒ و شيخ كوفي وله منا كير قرار دیا ہے۔

(1) نزهة الالباب ج 2 ص258 (2) الجرح و التعديل ج 7 ص239

(3) ميزان الاعتدال ج 3 ص511 وغيرها

(3) امام سعید بن عبدالجبار بن وائل بن حجر الکندی الکوفیؒ م 158ھ یہ مختلف فیہ راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ذكره ابن حبان في الثقات وليس له كثير الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 6 ص350 (2) تهذيب لابن حجر ج 4 ص53 وغيرهما

(4) سیدہ ام یحیٰ امرأة وائل بن حجر رضی اللہ عنہ یہ محدثہ مشہورہ ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو قال الامام الحافظ الطبرانی و ابن كثيرؒ وغيرهما ام يحيىٰ امرأة و ائل بن حجر عن وائل بن حجر ﷛ وقال الامام الحافظ الذهبيؒ وما علمت في النساء من اتهمت ولا تركوها

(1) المعجم الكبير للطبرانی ج 22 ص46 (2) جامع المسانيد بن كثير ج 8 ص411 (3) ميزان الاعتدال للذهبي ج 4 ص604 وغيرها لہٰذا یہ صدوقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 512﴾ و عن عبدالجبار بن وائل عن وائل ﷛ قال رأيت رسول الله ﷺ يضع يده اليمنى على اليسرى في الصلاة قريبا من الرسغ و يرفع يديه حين

یوجب حتی تبلغا اذنیہ ۔ الحدیث قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مسند الامام احمد ج 31 ص 166 رقم الحدیث 18873)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں پر نماز میں گھٹنے کے قریب رکھا اور رفع الیدین جس وقت لازم کیا (شروع نماز میں) حتیٰ کہ پہنچایا کانوں کی لو تک۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ ہیں اور حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 513﴾ وعن عاصم بن کلیب الحرمی قال اخبرنی ابی ان وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اخبرہ قال قلت لانظرن الی رسول اللہ ﷺ کیف یصلی قال فنظرت الیہ قام و کبر ورفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ثم وضع یدہ الیمنی علی ظهر کفہ الیسری والرسغ من الساعد ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (السنن الکبری للبیھقی ج 2 ص43 رقم 2325 باب وضع یدہ الیمنی)

" سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے خبر دی فرمایا کہ میں نے کہا کہ ضرور دیکھوں گا رسول اقدس ﷺ کی طرف کہ آپ ﷺ کی نماز کیسی ہے فرمایا پس میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر تحریمہ کہی اور رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کانوں کے برابر تک پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اور گٹے وکلائی پر رکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 514﴾ عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی ﷺ حین افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حیال اذنیہ ثم اتیتھم فرایتھم یرفعون ایدیھم الی صدورھم فی افتتاح الصلاۃ وعلیھم برانس واکیسۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا (شرح السنة للبغوی ج 3 ص27 رقم 564 باب رفع الیدین عند تکبیرۃ الافتتاح)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا کانوں کے برابر پھر جب ہم دوبارہ آئے تو میں

نے نبی علیہ الصلاۃ وسلام وصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھا انہوں نے رفع الیدین کیا سینے کی طرف (صرف) نماز کے شروع میں اور اوپر چادر کمبل اوڑھے ہوئے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام عمر بن عبدالعزیزؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوطاھر الفاشانی عمر بن عبدالعزیزؒ و385 ھم 463 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ الامام ابو طاھر و کان اماما فاضلا فقیھا بارعا متکلما و کانت له معرفة بالتواریخ و یام الناس اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) طبقات الشافعیة الکبر ج 5 ص301 (2) تاریخ الاسلام ج 31 ص125 وغیرھما (شرح السنة للبغوی ج 2 ص263 رقم 408 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 515 تا516﴾ وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیه ﷺ (قال) رأیت النبی ﷺ یرفع ابھامیه الی شحمتی اذنیه۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔(شرح السنة للبغوی ج 3 ص28 رقم 566 باب رفع الیدین)

"سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے (تکبیر تحریمہ کے وقت) اپنے (ہاتھ) کے انگوٹھوں کو اٹھایا کانوں کی لو کی طرف"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 517﴾ وعن عبدالجبار بن وائل الحضرمی عن ابیه ؓ قال رأیت رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع یدبه حتی یحاذی طرف ابھامیه شحمة اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (جزء ابی علی الھروی بحواله مجموع فیه ثلاثة اجزاء حدیثة ج 1 ص28 رقم 3)

" سیدنا وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ اپنے انگوٹھوں کے کناروں کو کانوں کی لو کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق وتعدیل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 518 تا 519﴾ وحدثنی عبدالجبار بن وائل بن حجر قال کنت غلاما لا اعقل صلاة ابی فحدثنی وائل بن علقمة (والصحیح علقمة بن وائل) عن ابی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف رسول اللہ ﷺ فکان اذا دخل الصلاة رفع یدیہ فکبر ثم التحف ثم ادخل یدہ فی ثوبہ فاخذ شمالہ بیمینہ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا(التمہید لابن عبدالبر ج 20 ص 71)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی آپ جب نماز میں داخل ہوئے تو رفع الیدین کیا پس تکبیر تحریمہ کہی پھر لحاف اوڑھ لیا پھر ہاتھ کو اپنے کپڑے میں داخل کیا پس دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام یعیش بن سعید وامام احمد بن محمد البرتیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام یعیش بن سعید ابو القاسم اوابوعثمان القرطبیؒ م 394ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو من اھل قرطبة و ھو الذی جمع لہ مسند حدیثہ حدث و کتب عنہ و محدث مسند من اھل قرطبة قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ علماء الاندلس ج 2 ص 197 (2) معجم المولفین ج 13 رقم 256 وغیرھما

(2) امام احمد بن محمد البرتی القاضی الحنفی ابو العباس البغدادیؒ و 199ھ م 280ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو القاضی العلامة الفقیہ الحافظ و تفقہ لابی حنیفة علی ابی سلیمان الجوز جانی صاحب محمد بن الحسن ولی قضاء بغداد و کان ثقة ثبتا حجة یذکر بالصلاح والصلاة و کتب الحدیث و صنف المسند و کان رجلا من خیار المسلمین دینا عفیفا علی مذھب اھل العراق و ان العلاء بن صاعد بن مخلد قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی النوم و ھو جالس فی موضع من المواضع ذکرہ فدخل علیہ ابو العباس احمد بن محمد البرتی القاضی فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و صافحہ وقبل بین عینیہ وقال مرحبا بالذی یعمل بسنتی واثری

ثم دخلت علیه بعده و ذهبت لأسلم علیه فدفعنی عن نفسه و قال علیك بالمذبح قال فکان اذا دخل ابو العباس البرتی الی العلاء بن صاعد نهض الیه وقبل بین عینیه وقال هکذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یفعل بك اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص130 ، (2) تاریخ بغداد ج 6ص219

(صحیح ابی عوانه ج 1 ص26 رقم 28 والمستدرك ج 1 ص348 رقم 819 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص82 رقم 42 و الایمان لابن مندة ج 1 ص224 رقم 87 والاحادیث المختارة ج 7 ص233 رقم 267 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 520﴾وعن وائل الحضرمی ﷺ انه صلی مع النبی ﷺ فکان یرفع یدیه مع التکبیرة (ای التحریمه) قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔(مسائل حرب ج 1 ص14 رقم 18 باب التکبیر قبل رفع الیدین)

"سیدنا وائل بن حجر ﷺ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پس آپ ﷺ نے رفع الیدین تکبیر تحریمہ کے ساتھ کیا"

﴿تحقیق السند ﴾اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابومحمد حرب الکرمانیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابومحمد حرب بن اسماعیل الکرمانیؒ و191ھ م280ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہ نے ان کو الفقیه الحافظ صاحب الامام احمد والامام العلامة الفقیه تلمیذ احمد بن حنبل رحال وطلب العلم و کانه رحلا جلیلا و ما علمت به باسار رحمه الله تعالی قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج (2) سیر اعلام النبلاء ج وغیرهما

﴿حدیث نمبر 521﴾وعن عبدالجبار بن وائل عن ابیه ﷺ انه ابصر النبی ﷺ حین قام الی الصلاة رفع یدیه حتی کانتا بحیال منکبیه و حاذی ابهامیه اذنیه ثم کبر۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (السنن الکبری بیهقی ج 2 ص38 رقم 2330 باب من قال یرفع یدیه حذو منکبیه)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کندھوں کے مقابل کیا اور انگوٹھوں کو کانون کے برابر کیا پھر تکبیر کہی"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام رایوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔ حدیث صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 522﴾ و عن عبدالجبار بن وائل عن ابیہ رضی اللہ عنہ انه ابصر النبی ﷺ حین قام الی الصلاۃ رفع یدیه حتی کانتا بحال منکبیه وحاذی ابهامیه اذنیه ثم کبر۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (شرح السنة للبغوی ج 3 ص26 رقم 562 باب رفع الیدین)

" سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو دیکھا آپ جس وقت نماز کی طرف کھڑے ہوئے تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ کندھوں کے مقابل کیا اور انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کیا پھر تکبیر تحریمہ کہی"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 523﴾ و عن عبدالجبار بن وائل الحضرمی عن ابیہ رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ ﷺ افتتح الصلاۃ رفع یدیه حتی یحاذی ظرف ابهامیه شحمة اذنیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (تسمیته ماروی عن الفضل بن دکین لابی نعیم الاصبهانی ج 1 ص105 رقم 74)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ الحضرمی نے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ نے نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا حتیٰ کہ اپنے انگوٹھوں کے کنارے کو کانوں کی لو کے برابر کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام احمد بن علی المرهبیؒ و امام الحسن بن عالم الوشاءؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن علی المرهبی ابوالعباسؒ ائمہؒ نے ان کو ذکر کیا ہے صاحب کتاب فضل العلم

روی عن الحسن والحضرمی وغیرھما وروی عنہ ابی نعیم الاصبھانی وعلی بن الحسن العولی ومحمد بن احمد بن حماد والدار قطنی ومحمد بن احمد التیمی وعلی بن احمد بن حفص ومحمد بن احمد المواتیقیؒ وعلی بن محمد ایثانی وغیرھم ھو معروف بوجہ تصحیح ثقہ ہے اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الانساب سمعانی ج 1 ص 235 (2) معرفۃ الصحابہ لابن نعیم ج 2 ص 663
(3) تاریخ دمشق ج 35 ص 423 رقم 42 وغیرھا

(2) امام الحسن بن علی الوشاء ابو محمدؒ الصیرفی یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو روی عن ابی نعیم وغیرہ عنہ جعفر بن محمد الخزازؒ و ابو بکر بن حمادؒ و احمد بن محمد المرھبیؒ و علی بن الحسین ابو الفرج الاصبھانیؒ و احمد بن محمد التیمیؒ وغیرھم ھو معروف بوجہ تصحیح ثقہ ہے اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) شرح اصول اعتقاد ج 5 ص 1016 (2) حلیۃ لاولیاء ج 1 ص 280
(3) شرح السنۃ ج 15 ص 84 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 524﴾ وعن وائل بن حجر ﷺ قال اتیت المدینۃ فقلت لانظرن الی صلاۃ رسول اللہ ﷺ فرأیت حین افتتح الصلاۃ کبر فرفع یدیہ فرأیت ابھامیہ بحذاذنیہ ثم اخذ شمالہ بیمینہ ثم قرأ الحدیث ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تعلیقا ۔ (صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص 242 رقم 477 باب وضع الیمین علی الشمال)

"سیدنا وائل بن حجر ﷺ نے فرمایا میں مدینہ منورہ میں آیا میں نے کہا ضرور دیکھوں گا رسول اقدس ﷺ کی نماز کی طرف پس میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو تکبیر تحریمہ کہی پس رفع الیدین کیا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر تک کیا پھر دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑا پھر قرأت کی"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اس صحیح حدیث پر اہل السنت والجماعت حنفیہ و مالکیہ کا عمل ہے۔وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 525﴾ وعن وائل بن حجر ﷺ قال أتیت المدینۃ فقلت لانظرن

الی صلاۃ رسو ل اللہ ﷺ فرأیتہ حین افتتح الصلاۃ کبر فرفع یعنی یدیہ فرأیت ابھامیہ بحذا اذنیہ الحدیث ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ۔ (صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص323 رقم 641 باب اباحۃ وضع الیدین)

"سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں مدینہ منورہ آیا پس میں نے کہا ضرور دیکھوں گا رسول اقدس ﷺ کی نماز کی طرف پس میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع کی تو تکبیر تحریمہ کہی پس رفع الیدین کیا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھوں کو کانوں کی لو کے برابر تک کیا"

﴿تحقیق السند﴾ قال ابوشعیب اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے اور اس صحیح حدیث پر اہل السنت والجماعت حنفیہ و مالکیہ کا عمل ہے۔ وللہ الحمد

﴿حدیث وائل بن حجر رضی اللہ عنہ درج ذیل کتابوں میں ہے﴾

(1) احکام القرآن لابن العربی ج 4 ص 461 سالۃ معنی قولہ تعال وانحر

(2) معرفۃ السنن والآثار للبیھقی ج 2 ص334 رقم 2951

(3) شرح السنۃ للبغوی ج 3 ص26 باب رفع الیدین عند تکبیر الافتتاح

(4) الواضع فی اصول الفقہ لابن عقیل ج 2 ص178

(5) شرح صحیح البخاری لابن بطال ج 2 ص356 باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولی

(6) شرح مسند الشافعی ج 1 ص311

(7) احکام الاحکام شرح عمدۃ الاحکام ج 1 ص237

(8) النفع الشذی شرح جامع الترمذی لا بن سید الناس ج 4 ص392

(9) شرح المشکاۃ للطیبی ج 3 ص984 رقم 802 باب صفۃ الصلاۃ

(10) فتح الباری لابن رجب ج 6 ص325

(11) طرح التثریب للعراقی ج 2 ص258 فائدۃ کیفیۃ رفع الیدین فی الصلاۃ

(12) فتح الباری لابن حجر ج 2 ص 221 قولہ باب الی این یرفع یدیہ

(13) شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص294

(14) عمدۃ القاری علی البخاری ج 5 ص272

(15) نخب الافکار للعینی ج 3 ص499

(16) شرح مسند ابی حنیفه للعلی القاری ج 1 ص492

(17) مرقاة علی المشکاة للعلی القاری ج 2 ص 664

(18) شرح الزرقانی علی الموطاء ج 1 ص293

(19) التحبیر الایضاح معانی التیسیر للیمانی ج 5 ص 238

(20) سبل السلام للیمانی ج 1 ص244

(21) نیل الاوطار للشوکانی ج 2 ص211

(22) عون المعبود للعظیم آبادی ج 2 ص292

(23) المفاتیح فی شرح المفاتیح للمظهر ج 2 ص114 باب صفة الصلاة

(24) الاستذکار لا بن عبد البر ج 1 ص412

(25) التمهید لا بن عبدالبر ج 9 ص229

(26) جامع الاصول لابن الاثیر ج 5 ص305 الفرع الاول فی التکبیر و رفع الیدین

(27) خلاصة الاحکام للنووی ج 1 ص366 رقم 1088

(28) تحفة الاشراف للمزی ج 9 ص83 رقم 11759

(29) الجوهر النقی لابن الترکمانی ج 2 ص23

(30) نصب الرایه للزیلعی ج 1 ص318

(31) جامع المسانید والسنن لا بن کثیر ج 8 ص396 رقم 10627

(32) البدار لمنیر لا بن الملقن ج 3 ص460

(33) تحفة المحتاج الی ادلة المنهاج لابن الملقن ج 1 ص286 رقم 238

(34) خلاصة البدر المنیر لا بن الملقن ج 1 ص113 رقم 363

(35) تخریج احادیث الاحیاء للعراقی ج 1 ص181

(36) اتحاف المهرة لا بن حجر ج 13 ص660 رقم 17272

(37) اطراف المسند لا بن حجر ج 1 ص445 رقم 449

(38) التلخیص الحبیر لابن حجر ج 1 ص539 رقم328

(39) الدرایه لا بن حجر ج 1 ص127 رقم 142

(40) مشکاة المصابیح ج 1 ص251 رقم 802

(41) الفصل و الوصل للخطیب ج 1 ص437

(42) المعونة الجدل للشیرازی ج 1 ص77

(43) فتح القدیر لابن الهمام ج 1 ص281

(44) المبسوط للسرخی ج 1 ص12 کیفیة الدخول فی الصلاة

(45) الهدایة فی الفقه الحنفی ج 1 ص48

(46) الاختیار لتعلیل المختار لابی الفضل ج 1 ص49 باب الافعال فی الصلاة

(47) اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب للمنجی ج 1 ص221 باب اذا کبر لافتتاح الصلاة

(48) تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق للزیلعی ج 1 ص109 فصل شروع فی الصلاة

(49) العنایه شرح الهدایة للبابرتی ج 1 ص281 باب صفة الصلاة

(50) البنایه شرح الهدایة للعینی ج 2 ص170

(51) البحر الرائق شرح کنز الدقائق لابن نجیم ج 1 ص322

(52) مجمع الانهر فی شرح ملتقی الابهر للآفندی ج 1 ص92 فصل صفة الشروع فی الصلاة

(53) الحاوی الکبیر فی الفقه الشافعی للماوردی ج 2 ص98

(54) البیان فی مذهب الامام شافعی ج 2 ص172 مسالة رفع الیدین

(55) المجموع للنووی ج 3 ص306 مسائل تتعلق بالتکبیر

(56) کفایة الاخیار لابن بکر الحسنی ج 1 ص113

(57) المغنی لابن قدامة ج 1 ص339

(58) شرح الزرکشی علی مختصر الخرقی ج 1 ص554

(59) مختصر خلافیات للبیهقی لاحمد بن فرح ج 2 ص32

(60) فتح الغفور ج 1 ص83

(61) بدائع الفوائد لا بن القیم ج 3 ص90

(62) زاد المعاد لا بن القیم ج 1 ص194

(63) طبقات الحنابلة ج 2 ص80

(64) المنتقی شرح الموطاء للباجی ج 1 ص281

(65) کشف المناهج لابی المعالی المناوی ج 1 ص338

(66) اتحاف الخیرة المهرة للبوصیری ج 2 ص186

(67) کنز العمال لعلی المتقی ج 8 ص221 رقم 535

(68) جمع الفوائد للسیوطی ج 1 ص222 رقم 1338

(69) جامع الاحادیث للسیوطی ج 38 ص174 رقم 41268

(70) ریاض الافهام لأبی حفص المالکی ج 2 ص191

(71) شرح ابن ماجه للمغلطائی ج 1 ص1382 باب رفع الیدین

(72) شرح المحرر فی الحدیث لا بن عبدالهادی ج 12 ص12
(73) تنقیح التحقیق لا بن عبدالهادی ج 2 ص142 مسالة یسن وضع الیمن علی الشمال
(74) التمیز فی تلخیص تخریج احادیث شرح الوجیز لا بن حجر ج 2 ص614
(75) المطالب العالیة لابن حجر ج 4 ص44 باب متی یکبر التکبیرہ الاولی
(76) فتح الغفار للحسن الصنعانی ج 1 ص313 رقم 990
(77) تمام المنة للالبانی ج 1 ص223
(78) صحیح ابی داؤد للالبانی ج 3 ص311
(79) الواضح فی اصول الفقه لابن عقیل ج 2 ص178
(80) شرح مختصر الطحاوی للجصاص ج 1 ص575 باب صفة الصلاة
(81) بدائع الصنائع للکاسانی ج 1 ص207
(82) الاشراف علی نکت مسائل الخلاف القاضی ابی محمد المالکی ج 1 ص 228 باب رفع الیدین
(83) الذخیرة للقرافی ج 2 ص222 الباب الخامس فی سنن الصلاة
(84) الفواکة الدوانی علی رسالة ابن ابی زید القیروانی لاحمد بن غنائم ج1 ص177 صفة العمل
(85) بحر المذھب للرویانی ج 2 ص18 باب صفة الصلاة
(86) التھذیب فی فقه الامام الشافعی للبغوی ج 2 ص88 کتاب الصلاة
(87) العزیز شرح الوجیز المعروف بالشرح الکبیر للرافعی ج 1 ص 475 باب کیفیة الصلاة
(88) فتح العزیز بشرح الوجیز للرافعی الکبیر ج 3 ص270
(89) شرح مشکل الوسیط لابن الصلاح ج 2 ص85 الباب فی کیفیة الصلاة
(90) کفایة النبیه فی شرح التنبیه لابن الرفعه ج 3 ص92 باب صفة الصلاة
(91) النجم الوھاج فی شرح المنھاج للدمیری ج 2 ص150 باب صفة الصلاة
(92) نھایة المحتاج الی شرح المنھاج للشیخ محمد الرملی ج 1 ص548
(93) مسائل حرب للکرمانی ج 1 ص13 رقم 16
(94) الشرح الکبیر علی متن المقنع لا بن قدامة ج 1 ص512
(95) شرح العمدة لابن تیمیة ج 1 ص50 باب رفع الیدین
(96) المنح الشافیات بشرح مفردات الامام احمد للبھوتی ج 1 ص235
(97) کشاف القناع علی متن الاقناع للبھوتی ج 1 ص333 باب صفة الصلاة
(98) الاشراف علی مذاھب العلماء لابن المنذر ج 2 ص6 باب رفع الیدین
(99) السنن والاحکام للمقدسی ج 2 ص30 باب رفع الیدین

(100) بھجۃ المحافل و بغیۃ الاماثل للیحیی العامری ج 2 ص317 فصل فی صفۃ صلاۃ

(101) حدائق الانوار و مطالع الاسرار للبحرق ج 1 ص447 فصل فی الصلاۃ

(102) المجموع المغیث فی غریبی القرآن و الحدیث للمحمدالمدینی ج 1 ص109

(103) النھایۃ فی غریب الحدیث و الاثر لابن الاثیر الجزری ج 1 ص47

(104) المغرب فی ترتیب المعرب للمطرزی ج 1 ص475

(105) للسان العرب لابن منظور ج 12 ص319

(106) تاج العروس للزبیدی ج 32 ص456

﴿درج ذیل ائمہ نے حدیث وائل بن حجرؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابو حنیفہؒ م 150ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (مسند ابی حنفیہ)

(2) امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ م 189ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (موطا محمد)

(3)امام مسلمؒ النیسا بوری م 261ھ وقال صحیح (صحیح مسلم)

(4) امام ابو داؤدؒ م 275ھ وقال صحیح (صحیح النسائی)

(5) امام نسائیؒ م 303ھ وقال صحیح (صحیح النسائی)

(6) امام ابن ابی شیبہؒ م 235ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (مصنف ابن ابی شیبہ)

(7) امام ابو محمد الدارمیؒ م 255 وقال صحیح بوجہ احتجاج (سنن الدارمی)

(8) امام ابن الجارودؒ م 307ھ وقال صحیح (المنتقی ابن الجارود)

(9) امام ابن خزیمہؒ م 311ھ وقال صحیح (صحیح ابن خزیمہ)

(10) امام ابو عوانہؒ م 316ھ وقال صحیح (صحیح ابن خزیمہ)

(11) امام ابو جعفر الطحاویؒ م 321ھ وقال صحیح (سنن الطحاوی)

(12) امام ابن حبانؒ م 354ھ وقال صحیح (صحیح ابن حبان)

(13) امام ابو نعیم م 430ھ وقال صھیح (صحیح ابی نعیم)

(14) امام ابو بکر البیھقیؒ م 458ھ وقال صحیح (السنن الکبری)

(15) امام بغویؒ م 516ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (الشرح السنۃ)

(16) امام ابو احمد الحاکمؒ م 37ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شعار اصحاب الحدیث)

(17) امام ابو موسیٰ المدینیؒ م 581ھ وقال صحیح (کتاب اللطائف)

(18) امام ابن عبدالبرؒ م 463ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (التمھید)

(19) امام ابو زکریا النوویؒ م 676ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شرح مسلم)

(20) امام حافظ مغلطائیؒ م 662ھ وقال صحیح (شرح ابن ماجہ)

(21) امام ابن رجبؒ م 795 ، وقال صحيح بوجہ احتجاج (فتح الباری)

(22) امام محمود بن احمد العینیؒ م 855 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (عمدۃ القاری)

(23) امام علی القاریؒ م 1014 ، وقال صحیح (شرح مسند ابی حنیفہ)

(24) امام محمد الحمیدیؒ م 488 ، وقال صحیح (الجمع بین الصحیحین)

(25) امام ابن الاثیر الجزریؒ م 603 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (جامع الاصول)

(26) امام ابن دقیق العیدؒ م 702 ، وقال صحیح (الالمام وغیرہ)

(27) امام ابو الحجاج المزیؒ م 732 ، وقال صحیح بروایۃ مسلم وغیرہ (تحفۃ الاشراف)

(28) امام ابن عبدالهادیؒ م 744 ، وقال صحیح (المحرر فی الحدیث)

(29) امام ابن الترکمانیؒ م 745 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (الجوھر النقی)

(30) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 762 ، وقال صحیح (نصب الرایہ)

(31) امام ابن الملقنؒ م 804 ، وقال صحیح (البدر المنیر)

(32) امام ابن العربیؒ م 543 ، وقال صحیح (احکام القرآن)

(33) امام ابو عبداللہ الجوزقانیؒ م 543، وقال صحیح (الاباطیل)

(34) امام ابن الهمامؒ م 861 ، وقال صحیح (فتح القدیر)

(35)امام محمد السرخسیؒ م 483 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (المبسوط)

(36) امام ابو الحسن المرغینانیؒ م 593 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (الهدایۃ)

(37) امام عبداللہ بن محمود البخاریؒ م 683 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (المقیط)

(38)امام ابو محمد المنحیؒ م 686 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (الکتاب)

(39) امام عثمان الزیلعیؒ م 743 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (التبیین الحقائق)

(40) امام محمد البابرتیؒ م 786 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (العنایہ)

(41) امام ابن نجیم المصریؒ م 970 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (البحر الرائق)

(42) امام ابن قدامۃ المقدسیؒ م 630 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (المغنی)

(43) امام عبدالرحمن بن قدامۃؒ م 682 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (الشرح الکبیر)

(44) امام محمد الزرکشیؒ م 772 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (شرح الزرکشی)

(45) امام ابن المنذرؒ م 318 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (الاوسط)

(46) امام ابن حزمؒ م 456 ، وقال صحیح بوجہ احتجاج (المحلی)

(47) امام عبدالحق الاشبیلیؒ م 581 ، وقال صحیح بروایۃ مسلم (الاحکام الکبری)

(48) امام ابو بکر الکاسانیؒ م 587 ، الاحکام الکبری (البنایہ)

(49) امام ابن نعیمؒ م 751ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (بدائع الفوائد)

(50) امام ابو علی النیسا بوریؒ م 349ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی)

(951 امام ابو مکی ابن السکنؒ م 353ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی)

(52) امام ابو احمد ابن المدنی م 365ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی)

(53) امام عبدالغنی بن سعیدؒ م 409ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی)

(54) امام عبدالغنی بن سعیدؒ م 409ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی)

(55) امام ابو یعلی الخلیلیؒ م 446ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی)

(56) امام ابو مندۃؒ م 393ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی)

(57) امام ابو طاھر السلفیؒ م 576ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زھر الربی)

(58) امام سید محمد انور شہ الکشمیریؒ م 1350ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (نیل الفرقدین)

(59) امام ظفر احمدؒ العثمانی م 1394ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (اعلام السنن)

(60) امام سید محمد بن یوسف البنوریؒ م 1394ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (سبط الیدین)

(61) امام ابو موسی المدینیؒ م 581ھ وقال صحیح بروایۃ احمد (خصائص المسند)

﴿نقشہ حدیث سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا محمد عربی امام اعظم فی لانبیاء وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا وائل بن حجر الحضرمی رضی اللہ عنہ

سیدنا علقمہؒ — سیدنا عبدالجبار بن وائلؒ — سیدنا کلیب الجرمیؒ — عبدالرحمن الیحصبیؒ

سیدنا عبدالجبارؒ — فطر بن خلیفہؒ — عاصم بن کلیبؒ — ابوالحضرمیؒ — عمرو بن مرۃ — ابواسحاقؒ

سیدنا ابوحنیفہؒ — سفیان ثوریؒ — حسن عبیداللہ — شعبہؒ — ابوالاحوصؒ — ابن ادریسؒ — ابن فضیلؒ — زائدۃؒ — المسعودیؒ

عبداللہ بن داؤد الخریبیؒ — محمد بن بشرؒ — عبدالواحدؒ — محمد بن جحادہؒ — شریک القاضیؒ — حصین بن عبدالرحمنؒ — قتیبۃ بن سعیدؒ — زہیرؒ

سیدنا حسن بن زیادؒ — قاسم بن الحکمؒ — صلت بن الحجاجؒ — فضل بن موسی السینانیؒ — حماد بن ابی حنیفہؒ — ابوداؤد الطیالسیؒ — یوسف بن عدیؒ

مؤمل وابوسعید الاشجؒ — هارون بن اسحاقؒ — معاویۃ بن عمرو یزید بن زریعؒ — عبدالرحیم بن سلیمان — مسددؒ — وکیعؒ — عبداللہ بن رجاء

سیدنا محمد بن حمیدؒ — محمود بن آدمؒ — صالح بن محمدؒ — ابوکریبؒ — محمد البخاریؒ — ابن خزیمہؒ — محمد بن الذحلیؒ — ابوداؤد السجستانیؒ — عثمان بن ابی شیبہؒ

احمد بن حنبل — عثمان الدارمی — ابن ابی شیبہ — احمد بن داؤد — محمد بن احمد بن نصر — محمد بن جعفر المفید — عثمان بن عمر

﴿جدول حدیث سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ﴾

(1) مسند ابی داؤد الطیالسی	1 2	(2) مصنف ابن ابی شیبۃ	1 2
(3) مسند الامام احمد	1 2	(4) سنن الدارمی	1 2
(5) صحیح ابی داؤد	1 2	(6) صحیح النسائی	1
(7) السنن الکبری للنسائی	1	(8) المنتقی لابن الجارود	1
(9) صحیح ابن خزیمہ	1	(10) مسند السراج	1 2
(11) سنن الطحاوی	1	(12) المعجم الکبیر للطبرانی	1 2
(13) تفسیر الثعلبی	1	(14) احکام القران للطحاوی	1
(15) جز الف دینار للقطیعی	1	(16) مسند ابی حنیفۃ	1 2
(17) فوائد علی الرفاعی	1	(18) جزء ابن السماک	1
(19) منتقی حدیث ابن مخلد	1	(20) اللطائف لابی موسی	1 2
(21) التحقیق لابن الجوزی	1	(22) الموصل للوصل	1 2
(23) موضح اوہام	1 2	(24) الاوسط لابن المنذر	1
(25) التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمۃ	1	(26) معجم الصحابہ لابن قانع	1
(27) طبقات المحدثین	1	(28) غریب الحدیث للحربی	1
(29) شرح السنۃ	1	(30) جزء ابی علی الھروی	1
(31) التمھید	1	(32) مسائل حرب	1
(32) سنن الکبری للبیہقی	1	(34) فضل بن دکین	1
(35) تاریخ بغداد	1		

﴿حدیث نمبر 526﴾ عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ یرفع یدیہ حذو منکبیہ ثم یکبر ثم یقول سبحنك اللھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا الہ غیرك ۔ قال ابو شعیب اسنادہ حسن ۔ (سنن الطحاوی ج 1 ص 198 رقم 1173 باب ما یقال فی الصلاۃ بعد تکبیر الافتتاح)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کندھوں کے برابر تک کرتے تھے پھر تکبیر تحریمہ کہتے پھر سبحنك اللھم آخر تک پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ امام طحاوی، امام علی بن معبدؒ کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ باقی راوۃ کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام مالک بن عبداللہ بن سیف التجیبیؒ م268ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو و کان صدوقا و احد مشایخ ابی جعفر الطحاوی اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الجرح والتعدیل ج 8 ص214 (2) مغانی الاخیار ج 3 ص8 وغیرھما

(سنن الطحاوی ج 1 ص125 رقم 459 وصحیح ابی عوانہ ج 4 ص182 رقم 6445)

(2) امام محمد بن خازم ابو معاویہ الضریر الکوفیؒ و113ھ م195ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثبت محدث الکوفۃ و کان واللہ حافظا للقرآن واحد الاعلام وھو اثبت اصحاب الاعمش و کان حافظا متقنا والکوفی ثقۃ احفظ الناس لحدیث لاعمش من کبار التاسعۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص215 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص475 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص38 رقم 130 و صحیح مسلم ج 1 ص44 رقم 16 وغیرھما)

(3) امام حارثہ بن محمد المدنیؒ م148ھ یہ صحیح ترمذی وابن ماجہ وغیرھما کے متکلم فیہ راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ضعیف لیس بشئی قال الحاکم و قد رضیہ اقرانہ من الائمۃ اور مقبول الحدیث اور ان سے مروی حدیث صحیح عند الائمۃ ہے۔

(1) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص168 (2) المستدرک للحاکم ج 1 ص360 وغیرھما

(سنن الطحاوی ج 1 ص19 رقم 47 و سنن الدار قطنی ج 1 ص78 رقم 135 وغیرھما)

(4) سیدہ عمرۃ بنت عبدالرحمٰن المدنیۃؒ م98ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کی اتفاقی راویہ ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الانصاریۃ النجاریۃ المدنیۃ تربیۃ عائشۃ وتلمذتھا الفقیھۃ و کانت عالمۃ فقیھۃ حجۃ کثیرۃ العلم و حدیثھا کثیر فی دواوین الاسلام و ثقۃ حجۃ مدینۃ تابعیۃ ثقۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 4 ص507 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص764 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص73 رقم 327 و صحیح مسلم ج 1 ص244 رقم 297)

﴿حدیث نمبر 527﴾فذکر مثله باسناده (عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاۃ یرفع یدیه حذو منکبیه ثم یکبر ثم یقول سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا اله غیرك)۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیرہٗ (سنن الطحاوی ج 1 ص198 رقم 1174 باب مایقال فی الصلاۃ)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے پھر تکبیر تحریمہ کہتے پھر سبحنك اللهم و بحمد الی الآخرہ پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند ﴾اس حدیث کی سند کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ ہیں سوئے حارثہ کے یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

﴿حدیث نمبر 528﴾وعن عائشه رضی الله عنها (ان النبی ﷺ کان اذا افتتح الصلاۃ) و رفع یدیه حذو و منکبیه ثم یقول سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا الی غیرك ۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیره

(سنن الدار قطنی ج 2 ص63 رقم 1150 دعاء الاستفتاح بعد التکبیر)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ بیشک نبی اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے تھے پھر سبحنك اللهم و بحمدك الی آخرہ پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند ﴾اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ سوائے حارثہ کے اس صحیح لغیرہ حدیث پر اہل السنت والجماعت حنفیہ ومالکیہ کا عمل ہے۔ وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 529 تا 530﴾وعن عائشه رضی الله عنها قالت کان رسول الله ﷺ اذا استفتح الصلاۃ رفع یدیه حذو منکبیه ثم یقول سبحنك اللهم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا اله غیرك ۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیره (السنن الکبری للبیهقی ج 2 ص51 رقم 2348 باب الاستفتاح)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے کندھوں کے برابر پھر سبحنك اللهم و بحمد ك الى الآخرہ پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے الحسین بن الحسن الغضائریؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوعبداللہ الحسین بن الحسن الغضائری المخزومی البغدادیؒ و323ھ م414ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الصالح الثقة و کان ثقة فاضلاً قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص87 (2) العبر فی کبر من عبر ج 2 ص226 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 531﴾ وعن عائشه رضی الله عنها قالت كان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه ثم يقول سبحنك اللهم وبحمد ك وتبارك اسمك وتعالى جد ك ولا الى غيرك ۔ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيره

(معرفة السنن الآثار ج 2 ص346 رقم 2999)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے کندھوں کے برابر تک پھر سبحنك اللهم وبحمدك الى آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابو محمد ابن یوسف کے ان کی توثیق وتعدیل درج ذیل ہے۔

(1) امام ابومحمد عبداللہ بن یوسف الاصبہانیؒ و315ھ م409ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث الصالح شيخ الصوفية ابو محمد المشهور و كان من كبار الصوفية ثقات المحدثين الرحالة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 17 ص239 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص216
(3) اثبات عذاب القبر للبیھقی ج 1 ص74 رقم 93 (4) سنن الکبری للبیھقی ج 6 ص369

(5) شرح السنة ج 1 ص108 رقم 58 (6) شعب الایمان للبیهقی ج 12 ص524 رقم 8929
(7) معجم ابن عساکر ج 1 ص30 رقم 21 (8) الاحادیث المختارة ج 7 ص73 رقم 2482
(معجم ابن عساکر ج 1 ص15 رقم 6)

﴿حدیث نمبر 532﴾ وعن عائشه رضی الله عنها قالت کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع یدیه حذو منکبیه و یقول سبحنك اللهم وبحمد ك وتبارك اسمك ولا اله غیرك ۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیره (مشیخة قاضی المارستان ج 2 ص890 رقم 331)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے کندھوں کے برابر اور پھر سبحنك اللهم وبحمد ك الی آخر پڑھتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے القاضی المارستانیؒ و یوسف المهروانیؒ کے ان کی درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن عبدالباقی ابوبکر المعروف بقاضی المارستانؒ و 442ھ م 535ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو قاضی المارستان الشیخ الامام العالم المتفنن الفرضی العدل مسند العصر القاضی و کان ثقة فهما ثبتا حجة ومسند الدنیا اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 20 رقم 23 (2) تذکرة الحفاظ ج 4 ص53 وغیرهما
(معجم ابن عساکر ج 1 ص333 رقم 400 و الاحادیث المختارة ج 1 ص 420 وغیرهما

(2) امام یوسف بن محمد المهروانی الھمدانیؒ و380ھ م468ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المهروانی الشیخ الامام الزاهد العابد الصادق بقیة المشایخ ابو القاسم و کان من ثقات النقلة والعبد الصالح الصوفی اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 18 ص346 (2) العبر فی خبر من غبر ج 2 ص325
(3) معجم ابن عساکر ج 1 ص451 وغیرهما

﴿حدیث نمبر 533﴾ وعن عائشه رضی الله عنها قالت كان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه ثم يقول سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولااله غيرك ۔ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيره (موضع اوهام الجمع والتفريق ج 2 ص 42 رقم 157)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے کندھوں کے برابر پھر سبحنك اللهم وبحمدك الى آخره پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں سوائے حارثہ کے یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

﴿حدیث نمبر 534﴾ عن عائشه رضی الله عنها عن النبی ﷺ انه كان اذا دخل الصلاة رفع يديه حذو منكبيه ثم يقول سبحنك اللهم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك ۔ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيره (تاريخ اصبهان لابی نعیم ج 2 ص 7)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ جب نماز میں داخل ہوتے تو رفع الیدین کرتے کندھوں کے برابر پھر سبحنك اللهم وبحمد الى آخر تک پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے رایوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے احمد بن ابراہیم بن یوسفؒ وعبید بن الحسن الغزال وامام عبداللہ بن عمران الرازیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن ابراہیم العبلی ابو جعفر الاصبهانیؒ م 353ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو الامام المحدث ابو جعفر الاصبهانی و كان من الحفاظ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 12 ص 142 (2) الانساب ج 1 ص 323 وغيرهما
(الاحاديث المختارة ج 8 ص 277 رقم 340 وغيرها)

(2) امام عبید بن الحسن الغزال الاصبهانیؒ م 282 یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الغزال الحافظ و کانا مفتیا مصنفا عالما و کان شیخا حافظا یذکر بالابواب والمسند اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 21 ص 218 (2) طبقات المحدثین لا بی شیخ ج 3 ص 313 وغیرھما

(صحیح ابی نعیم ج 2 ص 129 رقم 1163)

(3) امام عبداللہ بن عمران الرازیؒ ابو محمد یہ مشہور امام ہیں صحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ثقہ صدوق والرازی الاصبہانی نزیل الری صدوق من کبار الحادیۃ عشرۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 رقم 359 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 316 وغیرھما

(صحیح ابی نعیم ج 2 ص 67 رقم 992 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 535﴾ وعن عمرۃ قال سألت عائشۃ رضی اللہ عنہا کیف کانت صلاۃ رسول اللہ ﷺ قالت کان النبی ﷺ اذا توضاء فوضع یدیہ فی الانا ء سمی اللہ ویسبغ الوضوء ثم یقوم مستقبل القبلۃ فیکبر و یرفع یدیہ حذا ء منکبیہ ثم یرکع فیضع یدیہ علی رکبتیہ و یجافی بعضدیہ ثم یرفع رأسہ فیقم صلبہ ویقوم قیاما ھوا طول من قیامکم قلیلاً ثم یسجد فیضع یدیہ تجاہ القبلۃ ویجافی بعضدیہ مااستطاع فیما رأیت الحدیث۔ قال ابو شعیب ھذا حدیث صحیح لغیرہ (الصحیح والسنن لا بن ماجہ ج 1 ج 338 رقم 1062 باب اتمام الصلاۃ)

"سیدہ عمرۃؒ سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اقدس ﷺ کی نماز کیسی تھی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی اقدس ﷺ جب وضو کرتے تو پانی میں ہاتھ ڈالتے اور بسم اللہ پڑھتے وضوء پورا کرتے پھر کھڑے ہوتے استقبال قبلہ کرتے پس تکبیر تحریمہ کہتے اور رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے پھر رکوع کرتے پس اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور بازؤں کو پہلو سے دور رکھتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے پس کھڑے ہوتے ریڑھ کی ہڈی کو سیدھا کرتے اور (رکوع سے) کھڑے ہوتے اور آپ کا کھڑا ہونا تمہارے کھڑے ہونے سے تھوڑا سا طویل ہوتا پھر سجدہ کرتے

پس اپنے ہاتھوں کو قبلے کے رخ کرتے اور بازوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے تھے
استطاعت کے مطابق جیسا کہ میں نے دیکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ
ہیں۔ سوائے حارثہ کے اور عبدۃ بن سلیمانؒ کی توثیق وتعدیل درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدۃ بن سلیمان ابو محمد الکلابی الکوفیؒ م 180ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ
کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الاما الحافظ ثقة ثقة و کان شديد الفقر و ثقة رجل
صالح صاحب قرآن يقرأ و ثقة ثبت من صغار الثامنة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار
دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 227 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 389 وغيرها
(صحيح البخاری ج 1 ص 13 رقم 20 و صحيح مسلم ج 1 ص 116 رقم 202)

﴿حدیث نمبر 536﴾ وعن عمرة عن عائشة رضی الله عنها قالت سالتها عن
صلاة رسول الله ﷺ فقالت كان رسول الله ﷺ يقوم فيستقبل القبلة و يرفع يديه
حذاء منكبيه ويكبر ثم يركع فيضع يديه على ركبتيه ويجافي بعضديه ثم يرفع راسه
ويقيم صلبه ويقوم قياما هو اطول من قيامكم هذا قليلا ثم يسجد الحديث قال ابو
شعيب هذا حديث صحيح لغيره۔ (مسند اسحاق بن راهويه ج 2 ص 441 رقم 1006)

"سیدہ عمرۃ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں فرمایا میں نے آپ رضی اللہ
عنہا سے سوال کیا رسول اقدس ﷺ کی نماز کے متعلق پس آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ
رسول اقدس ﷺ کھڑے ہوتے پس استقبال قبلہ کرتے اور رفع الیدین کرتے کندھوں
کے برابر اور تکبیر تحریمہ کہتے پھر رکوع کرتے پس اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور
اپنے بازوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے اور پھر رکوع سے سر اٹھاتے۔ ریڑھ کی ہڈی پر
کھڑے ہوتے قومہ کرتے اور آپ ﷺ کا قومہ تمہارے قومہ سے تھوڑا سا طویل ہوتا تھا
پھر سجدہ کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں
سوائے حارثہ کے حارثہ ضعیف ومقبول ہے۔

﴿حدیث نمبر 537﴾ وعن عائشه رضی الله عنها قالت كان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه ۔ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيره

(مسند اسحاق بن راهويه ج 2 ص 441 رقم 1009)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں سوائے حارثہ کے وہ ضعیف ومقبول ہیں یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

﴿حدیث نمبر 538 تا 539﴾ وعن عائشه رضی الله عنها (قالت) كان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه فكبر ثم يقول سبحنك اللهم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ۔ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيره

(صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 239 رقم 470 و 471 باب اباحة الدعاء بعد التكبير)

" سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے کندھوں کے برابر پس تکبیر تحریمہ کہتے پھر سبحنك اللهم و بحمدك الى آخره پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں سوائے حارثہ کے اور مؤمل بن ھشام وسلم بن جنادہؒ کے مؤمل کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام مؤمل بن ھشام ابوھشام الیشکری المصریؒ م 253ھ یہ صحیح بخاری وصحیح ابی داود والنسائی وابن خزیمہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ثقة وصدوق ثقة من العاشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مشیخة النسائی ج 1 ص 67 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 555 وغیرها

(صحیح البخاری ج 2 ص 52 و صحیح ابی داود ج 1 ص 133 رقم 860، صحیح نسائی ج 1 ص 25 رقم 26 و صحیح ابی خزیمه ج 1 ص 23 رقم 35 و صحیح ابن حبان ج 5 ص 86 رقم 1785 والمستدرک للحاکم ج 1 ص 349 رقم 823 والاحادیث المختارة ج 3 ص 376 رقم 1171 وغیرها)

(2) امام سلم بن جنادة الکوفیؒ م 254ھ یہ صحیح ترمذی وصحیح ابن ماجہ وصحیح ابن خزیمہؒ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو السائب الکوفی شیخ صدوق وصالح و ھو ثقة حجة ثقة من العاشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 10 ص 212 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 245 وغیرها

(صحیح الترمذی ج 4 ص 59 رقم 1459 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 358 رقم 1132 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 18 رقم 27 وصحیح ابن حبان ج 1 ص 488 رقم 254 والمستدرک ج 1 ص 525 رقم 1369 وشرح السنة للبغوی ج 14 ج 231 رقم 4030 والاحادیث المختارة ج 1 ص 225 رقم 130 ، وغیرها)

﴿حدیث نمبر 540﴾ عن عائشه رضی الله عنها قالت کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع یدیه حذو منکبیه و کبر ثم قال سبحنك اللهم وبحمد وتبارك اسمك وتعالی جد ك ولا اله غیر ك ۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیره (مختصر الاحکام للطوسی ج 2 ص 83 رقم 226 مایقول عند افتتاح الصلاة)

" سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے تھے اور تکبیر تحریمہ کہتے تھے پھر سبحنك اللهم وبحمد الی آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں سوائے حارثہ یہ متکلم فیہ ہے۔

﴿حدیث نمبر 541﴾ وعن عائشه رضی الله عنها قالت کان رسول الله ﷺ اذا

افتتح الصلاۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ فیکبر ثم یقول سبحنك اللھم وبحمد وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا الہ غیرك ۔ قال ابو شعیب ھذا حدیث صحیح لغیرہ (المستخرج علی المستدرك للحاکم امالی العراقی ج 1 ص74 وقال العراقی ولہ شاھد من حدیث حارثہ بن محمد عن عمرۃ عن عائشۃؓ)

" سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے تھے پس تکبیر تحریمہ کہتے پھر سبحنك اللھم وبحمدك الی آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے عراقی و محمد بن اسماعیل و مسلم بن محمد و حنبلؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالفضل العراقیؒ و725ھ م806 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ شیخ الاسلام ابو الفضل الکردی الشافعی والعراقی الحافظ الامام الکبیر الشھیر حافظ العصر و حافظ الوقت وکان کثیر التلاوۃ قرار دیا ہے۔

(1) دیوان الاسلام ج 3 ص313 (2) طبقات الحفاظ للسیوطی ج 1 ص 543 وغیرھما

(2) امام محمد بن اسماعیل الدمشقیؒ و667 ھ م756 یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو شمس الدین من ذریۃ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ الشیخ الکبیر المسند المعمر المکثر المعروف بابن الخباز الحنبلی وکان رجلًا جیدا صدوقا مامونا وکان مسند الافاق فی زمانہ قرار دیا ہے۔

(1) شذرات الاھب ج 8 ص310 (2) الدرر الکامنۃ لا بن حجر 5 ص119 وغیرھما

(3) امام مسلم بن محمد الدمشقیؒ و594ھ م680ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو الغنائم ابن علان القیسی الدمشقی و کان من الرؤسا الکرماء و لہ مکارم مشھورۃ ۔ حسن الخلق محبا لا ھل الحدیث سھلا فی الروایۃ شیخ جلیل نبیل من اکبر بیوتات الدمشقین قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 50 رقم 373 (2) العبر فی من عبر ج 3 ص346 وغیرھما

(4) امام حنبل بن عبداللہ ابوعبداللہ او ابوعلی البغدادیؒ و 406ھ م 510 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو بقية المسند ين المكبر راوى المسند و كان فقيرا جدا و كان سماعه صحيحا قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 21 ص 431 (2) اکمال لابن نقطه ج 2 ص 315 وغیرهما

﴿حدیث نمبر 542﴾ وعن عائشه رضی الله عنها قالت كان النبی ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع يديه و منكبيه ثم يقول سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ۔ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيره (مجالس من امالی ابی عبدالله بن مندة ج 1 ص 275 رقم 266)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے کندھوں کے برابر تک پھر سبحنك اللهم وبحمدك الى آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔وہ سب ثقہ ہیں سوائے حارثہ کے یہ متکلم فیہ راوی ہیں۔

﴿حدیث نمبر 543﴾ وعن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة يرفع يديه حذو منكبيه ثم يقول سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ۔ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيره (معجم ابن الاعرابی ج 2 ص 810 رقم 1608)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے تھے پھر سبحنك اللهم وبحمدك الى آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل و توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔سوائے حارثہؒ کے حارثہ متکلم فیہ و مقبول ہے۔

﴿حدیث نمبر 544﴾ وعن عائشه رضی الله عنها قالت كان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه وقال سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك

وتعالیٰ جدك ولا اله غيرك ۔ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيره (الضعفاء الكبير للعقيلی ج 1 ص 288 ترجمه حارثه)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے تھے اور سبحنك اللهم وبحمدك الی آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقيق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں سوائے حارثہ کے یہ متکلم فیہ ہے۔

﴿حديث نمبر 545﴾ وعن عائشة رضى الله عنها قالت كان رسول الله ﷺ اذاافتتح الصلاة رفع يديه حذو منكبيه ثم قال سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا اله غيرك ۔ قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيره (الكامل لا بن عدی ج 2 ص 472 ترجمه حارثه)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے تھے پھر سبحنك اللهم وبحمدك الی آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقيق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں سوائے حارثہ وقاسم بن اللیثؒ وهشام بن عمارؒ کے۔ حارثہ متکلم فیہ ہے۔ قاسم بن اللیث کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام قاسم بن اللیث ابو سالم العتابی الرسعنیؒ م 304 یہ نسائی وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث الحجة المجود الرحال ابو صالح ثقة مامون ثقة ثقة من الثانية عشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 11 ص 89 (2) تقريب لا بن حجر ج 1 ص 451 وغيرهما (الاحاديث المختارة ج 9 ص 179 رقم 162، سنن الكبرى للبيهقی ج 1 ص 204 رقم 634)

﴿حدیث نمبر 546﴾ عن عائشہ رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه حذو ومنكبيه ثم يقول سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولاالى غيرك ۔ قال ابو شعيب اسناده حسن (خلافيات للبيهقى ج 2 ص259 رقم 1493)

"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے تھے پھر سبحنك اللهم وبحمدك الی آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث عائشة رضی الله عنها درج ذیل کتب احادیث میں ھیں﴾

(1) تفسير الماتريدى تاويلات اهل السنة ج 4 ص341 رقم 163
(2) احكام القرأن للجصاص ج 4 ص200 رقم سورة الانعام رقم الحديث 163
(3) نخب الافكار فى تنقيح للعينى ج3 ص523 باب مايقال فى الصلاة بعد تكبيرة
(4) تنقيح التحقيق لا بن عبدالهادى ج 2 ص 152 رقم 679 مسألة 13 تفتتح الصلاة
(5) ذخيرة الحفاظ لا بن القيسرانى ج 3 ص 1744 رقم3943
(6) مختصر خلافيات للبيهقى ج 2 ص37 مسألة 76
(7) احكام القرآن لكيا الهراسى ج 3 ص129

(8) شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص391 باب من رأی لاستفتاح به سبحنك اللهم)

(9) عمدة القاری للعینی ج 5 ص296 باب ما یقول بعد التکبیر

(10) نهایة الارب فی فنون الادب لاحمد البکری ج 5 ص310

﴿درج ذیل ائمہ نے حدیث عائشہؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابو جعفر الطحاویؒ م 321ھ وقال صحیح (سنن الطحاوی)

(2)امام ابو منصور محمد الماتریدیؒ م 333ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (تاویلات اهل السنة)

(3) امام ابو بکر الجصاص الرازیؒ م 370ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (احکام القرآن)

(4) امام محمود بن احمد العینیؒ م 855ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (شرح ابی داؤد)

(5) امام احمد النویریؒ م 733ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (نهایة الارب)

﴿نقشه حدیث سیدة عائشه الصدیقه رضی الله عنها﴾

سیدنا محمد عربی امام الاعظم فی الانبیاء و خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم

سیدہ عائشہ الصدیقۃ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا

سیدۃ عمرۃ بنت عبدالرحمٰن انصاریہؒ

سیدنا حارثہ بن محمد بن ابی رجالؒ

سیدنا عبدۃ بن سلیمان وابومعاویہؒ

سیدنا ابوبکر بن ابی شیبۃ وعلی بن معبدؒ

سیدنا ابن ماجہ القزوینیؒ ومالک التجیبیؒ

﴿جدول حدیث سیدة عائشه الصدیقه رضی الله عنها﴾

(1) صحیح ابن ماجه	1 2	(2) سنن الطحاوی	1
(3) سنن کبری بیهقی	1	(4) معرفة السنن للبیهقی	1
(5) موضع اوهام للخطیب	1	(6) تاریخ اصبهان	1

(7) مسند اسحاق بن راھویہ	1	2	(8) صحیح ابن خزیمہ	1	
(9) المستدرک للعراقی	1		(10) امالی ابن مندۃ	1	
(11) معجم ابن الاعرابی	1		(12) الکامل لابن عدی	1	

﴿حدیث نمبر 547﴾ حدثنا ابو سعید الخدری ؓ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا قام من اللیل رفع یدیہ و کبر ثم قال سبحنک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک ۔الحدیث قال ابو شعیب اسنادہ صحیح ورواتہ ثقات (الزھد لاحمد بن حنبل ج 1 ص186 رقم 1270 و احکام القرآن للجصاص الرازی ج 4 ص200)

"سیدنا ابوسعید الخدری ؓ نے بیان کیا فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب رات کو کھڑے ہوتے (نماز میں) تو رفع الیدین کرتے اور تکبیر تحریمہ کہتے پھر سبحنک اللھم و بحمدک الی آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے سوائے امام عبداللہ بن احمدؒ کے۔

(1) امام علی بن مسلم ابوالحسن الطوسیؒ د160ھ م253ھ یہ صحیح بخاری وصحیح ابی داؤد والنسائی وغیرھا کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث الثقۃ مسند العراق و نزیل بغداد ثقۃ من العاشرۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 9 ص412 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص405 وغیرھما (صحیح البخاری ج 2 ص135 رقم 153 و صحیح ابی داؤد ج 3 ص14 رقم 2518 و صحیح النسائی ج 7 ص61 رقم 3940 والمنتقی لابن الجارود ج 1 ص212 رقم 834 و صحیح ابی خزیمہ ج 1 ص104 رقم 626 ومختصر الاحکام للطوسی ج 1 ص307 رقم 86 و صحیح ابن حبان ج 6 ص311 رقم 2573 و سنن الدار قطنی ج 3 ص156 رقم 2279 والمستدرک للحاکم ج 1 ص71 رقم 55 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص54 رقم 49 و معجم ابن عساکر ج 2 ص1063 و الاحادیث المختارۃ ج 4 ص427 رقم 1608 وغیرھا)

(2) امام سیار بن حاتم ابوسلمۃ المصریؒ م 199ھ او 200ھ یہ صحیح نسائی وصحیح ترمذی وصحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ثقۃ و کان من الصلحاء و کان عابد عصرہ صدوق من کبار التاسعۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 13 ص222 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص261 وغیرھما
(صحیح الترمذی ج 4 ص666 رقم 2514 و صحیح النسائی ج 7 ص61 رقم 3940 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص1423 رقم 4261 و صحیح ابن خزیمه ج 4 ص138 رقم 2532 و صحیح ابی عوانه ج 2 ص 482 رقم 3914 والمستدرك للحاکم ج 1 ص210 رقم 419 والاحادیث المختارة ج 4 ص413 رقم 1587 وغیرھا)

(3) امام جعفر بن سلیمان الضبعی البصریؒ م 178ھ یہ صحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام من ثقات و زھادھم و ثقه غیر واحد وصدوق من التاسعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص176 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص140 وغیرھا
(صحیح مسلم ج 1 ص110 رقم 188 و صحیح ابی دائود ج 2 ص257 رقم 2186 رقم 2356 و صحیح ترمذی ج 1 ص332 رقم 176 و صحیح النسائی ج 2 ص132 رقم 899 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 108 رقم 295 وصحیح ابن خزیمه ج 1 ص238 رقم 467 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص82 رقم 242 وسنن الطحاوی ج 1 ص197 رقم 1171 و صحیح ابن حبان ج 2 ص205 رقم 459 و سنن الدارقطنی ج 3 ص155 رقم 2278 و الایمان لا بن مندة ج 1 ص368 رقم 206 و المستدرك للحاکم ج 1 ص210 رقم 419 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص189 رقم 312 و شرح السنة ج 4 ص424 رقم 1171 ومعجم ابن عساکر ج 2 ص790 رقم 991 و الاحادیث المختارة ج 1 ص244 رقم 236 وغیرھا)

(4) امام علی بن علی الرفاعیؒ یہ ادب المفرد للبخاری وسنن اربعہ اور صحیح ابن خزیمہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الرفاعی ولم یکن به بأس ثقة وکان علی بن علی یشبه بالنبی ﷺ وکان رحلا عابدا و کان ثقة فاضلا وکان عابدا من السابعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذیب الکمال ج 21 ص72 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص404 وغیرھا
(صحیح ابی دائود ج 1 ص206 رقم 775 و صحیح النسائی ج 2 ص132 رقم 899 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص264 رقم 814 و صحیح ابن خزیمه ج 1ص238 رقم 467 وسنن الطحاوی ج 1 ص141 رقم 871 والمستدرك للحاکم ج 1 ص670 رقم 1816 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص173 رقم 196 وغیرھا)

(5) امام ابوالمتوکل علی بن داؤد الناجی البصریؒ م 102ھ او 108ھ یہ صحیح بخاری ومسلم و

سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو محدث امام مشہور بکنیة ثقة من الثالثة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص8 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص 401 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 3 ص128 رقم 2440 و صحیح مسلم ج 3 ص1211 رقم 1574)

﴿حدیث نمبر 548﴾ وعن ابی سعید الخدری ﷛ قال کان رسول الله ﷺ اذا قام من اللیل رفع یدیه و فکبر ثم قال سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا اله غیرك ۔الحدیث قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ۔ (فوائد تمام الرازی ج 1 ص54 رقم 117)

"سیدنا ابو سعید الخدری ﷛ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے پس تکبیر تحریمہ کہتے تھے پھر سبحنك اللهم وبحمدك الی آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے محمد بن ھمیانؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے

(1) امام محمد بن ھمیان البغدادیؒ م 341ھ یہ مشہور امام ہیں۔ یہ متکلم فیہ راوی ہے۔ائمہؒ نے ان کو البغدادی الوکیل ولقبه زنبیلو به قدم دمشق تکلموا فیه ۔ قال ابو شعیب محمد بن ھمیان محدث امام مقبو ل الحدیث ھذا جرح غیر مفسر و غیر مبین السبب وھو مردودۃ۔ ولله الحمد

(1) تاریخ الاسلام ج 25 رقم 252 (2) تاریخ بغداد ج 3 ص588 وغیرھما

﴿یہ حدیث درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) حکام القرآن للجصاص ج 4 ص200

﴿درج ذیل ائمہؒ نے حدیث ابو سعیدؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابو منصور ماتریدی م 333ھ قال صحیح بوجه احتجاج (تفسیر الماتریدی)

(2) امام ابو بکر الجصاصؒ م 280ھ و قال صحیح بوجه احتجاج (احکام القرآن)

(3) امام الکیاالھراسی و قال صحیح بوجه احتجاج (احکام القرآن)

(4) امام ابن عبدالهادیؒ م 744 ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (تنقیع التحقیق)

(5) امام ابو بکر البیہقیؒ م 458 ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (خلافیات للبیہقی)

(6) امام محمود العینیؒ م 855 ھ وقال صحیح (نخب الافکار)

(7) قال الھیثمی رجالہ ثقات (مجمع الزوائد)

﴿نقشہ حدیث سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا محمد عربی امام اعظم الانبیاء و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
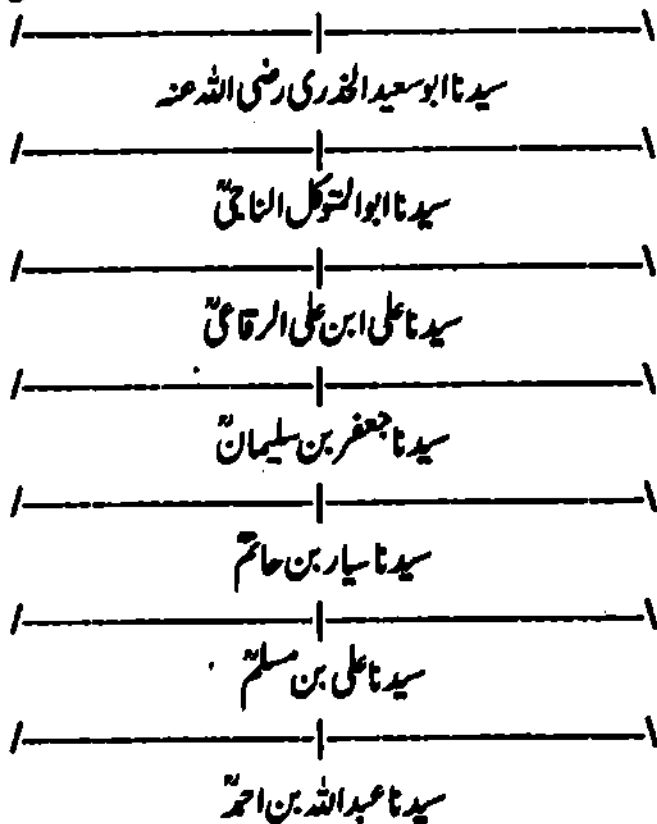
﴿جدول حدیث سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ﴾

(1) الزھد لاحمد 1 (2) فوائد تمام 1

(3) احکام القرآن للجصاص 1

﴿حدیث نمبر 549﴾ عن انس ﷺ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ کبر و رفع یدیہ حتی یحاذی بابھامیہ اذنیہ ثم یقول سبحنك اللھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا الہ غیرك ۔الحدیث قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مسند ابی یعلی ج 6 ص 389 رقم 3735)

"سیدنا انس ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے اور رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیتے تھے پھر سبحنك

اللھم وبحمدك الی آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق درج ذیل ہے سوائے امام ابویعلیٰ ؒ کے۔

(1) امام الحسین بن علی بن الاسود الکوفی ثم البغدادیؒ م 254ھ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح ترمذی وغیرھما کے مختلف فیہ راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو العجلی کوفی سکن بغداد صدوق ثقة و نزیل بغداد صدوق من الحادیة عشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تھذیب لابن حجر ج 2 ص343 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص167 وغیرھا

(صحیح ابی داؤد ج 2 ص108 رقم 1598 ومسند البزار ج 17 ص 97 رقم 9646 و صحیح ابی عوانہ ج 3 ص186 و صحیح ترمذی ج 3 ص274 رقم 1833 وغیرھا

(2) امام محمد بن الصلت ابو جعفر الاسدی الکوفیؒ م218ھ یہ صحیح بخاری و صحیح النسائی والترمذی وابن ماجہ والطحاوی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو جعفر الکوفی الاصم ثقة ثقة من کبار العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تھذیب لا بن حجر ج 9 ص232 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص484 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 2 ص23 رقم 986 و صحیح ترمذی ج 2 ص424 رقم 541 و صحیح نسائی ج 6 ص256 رقم 3669 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص69 رقم 196 و سنن الطحاوی ج 3 ص9 رقم 4266 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص71 رقم 277 و الاحادیث المختارة ج 9 ص550 رقم 543 وغیرھا)

(3) امام ابوخالد سلیمان بن حیان الاحمر الکوفیؒ و114ھ م189 ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الصدوق وصدوق من الثامنة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص200 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص250 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 3 ص39 رقم 1973 و صحیح مسلم ج 1 ص45 رقم 19)

(4) امام حمید بن ابی حمید الطویل ابوعبداللہ البصریؒ و68ھ م143 ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو حمید الطویل الحافظ المحدث

الثقة ابو عبيدة البصرى وثقة من الخامسة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 1 ص 114 (2) تقريب لابن حجر ج 1 ص 182 وغيرها

(صحيح البخارى ج 1 ص 19 رقم 49 و صحيح مسلم ج 1 ص 230 رقم 274 وغيرها)

﴿حدیث نمبر 550﴾ عن انس ﷺ عن النبى ﷺ انه كان اذا كبر و رفع يديه حتى يحاذى اذنيه يقول سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك ۔الحديث قال ابو شعيب هذا حديث صحيح لغيره (المعجم الاوسط طبرانى ج 3 ص 242 رقم 3039)

" سیدنا انس ﷺ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب (نماز کے لئے) تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے تھے حتی کہ کانوں کے برابر کر لیتے پھر سبحنك اللهم وبحمدك الى آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقيق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔سوائے امام طبرانیؒ ومخلد بن یزیدؒ کے۔

(1) امام انس بن سلم الخولانی ابوعقیلؒ الطرطوسیؒ ائمہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔روى عن عبدالعزيز بن يحيى الحرانى وغيره وروى عنه الطبرانیؒ و ابن عدیؒ و ابن الاعرابیؒ و ابى بكر الاسماعيلیؒ و غيرهم و الاسماعيلى لايحدث الاعن ثقة و ابو عقيل الخولانى معروف صدوق مقبول الحديث ۔

(1) تاريخ دمشق ج 9 ص 312 (2) تاريخ الاسلام ج 21 ص 129

(3) معجم ابى بكر الاسماعيلى ج 2 ص 581 وغيرهما

(2) امام عبدالعزیز بن یحییٰ ابوالاصبغ الحرانیؒ م 235ھ یہ صحیح النسائی وابی داؤد وغیرہما کے راوی ہیں ۔ائمہؒ نے ان کو صدوق ثقة لابأس برواياته والحرانى صدوق من العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذيب لابن حجر ج 6 ص 362 (2) تقريب لابن حجر ج 1 ص 359 وغيرهما

(صحيح ابى داؤد ج 2 ص 238 رقم 2117 وصحيح ابى عوانه ج 4 ص 236 رقم 2641

والمستدرک ج 2 ص198 رقم 2742 والاحادیث المختارة ج 11 ص69 رقم 62)

(3) امام عائذ بن شریح ابوالملیح الحضرمیؒ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو وکان قلیل الحدیث وفیما وافق الثقات فان اعتبربه معتبر لم اربذلك بأسا قال الذهبی لم ارلهم فیه تضعیفا و لا توثیقا الاقول ابی حاتم فی حدیثه ضعف قلت وما هو بحجة قرار دیا ہے۔یہ جرح غیر مفسر ہے مردود ہے۔

(1) المجروحین لابن حبان ج 2 ص193 (2) المغنی فی الضعفاء للذهبی ج 1 ص324 وغیرهما

﴿حدیث نمبر 551﴾ وعن انس ﷛ قال کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة کبر ثم رفع یدیه حتی یحاذی ابهامیه اذنیه ثم یقول سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا اله غیرك ۔قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (سنن الدارقطنی ج 2 ص62 رقم 1148 باب دعاء الاستفتاح)

"سیدنا انس ﷛ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے پھر رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیتے پھر سبحنك اللهم وبحمدك الی آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند ﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل وہ چکی ہیں وہ سب ثقہ ہیں اور حدیث صحیح علی شرا البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 552﴾ وعن انس ﷛ قال کان رسول الله ﷺ اذا افتتح الصلاة کبر ثم رفع یدیه حتی تحاذی ابهاماه اذنیه ثم یقول سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا اله غیرك۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (المخلصیات لابی طاهرالمخلص ج 2 ص207 رقم 1372)

"سیدنا انس ﷛ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر تحریمہ کہتے پھر رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیتے پھر سبحنك اللهم وبحمدك الی آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند ﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔سوائے امام ابوطاہر المخلص کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن عبدالرحمٰن ابو طاہر المخلص البغدادیؒ و 305ھ م 393ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ المحدث المعمر الصدوق وکان ثقۃ ومسند وقتہ وکان ثقۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 433 (2) العبر ج 2 ص 185
(3) معجم ابن عساکر ج 3 ص 181 (4) الاحادیث المختارۃ ج 1 ص 352

﴿حدیث نمبر 553﴾ وعن انس ؓ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ کبر ثم رفع یدیہ حتی تحاذی ابھاماہ اذنیہ ثم یقول سبحنك اللھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا الہ غیرك ۔قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الفوائد المنتقاۃ لا بن ابی الفوارس ج 1 ص 41 رقم 40)

"سیدنا انس ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر تحریمہ کہتے پھر رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیتے تھے پھر سبحنك اللھم وبحمدك الی آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابن ابی الفوارسؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن احمد بن ابی الفوارس البغدادیؒ و338ھ م412 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ المحود ابو الفتح وجمع وصنف وکان ذا حفظ وامانتہ مشھورا بالصلاح وکان مشھورا بالحفظ والصلاح والمعرفۃ قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص 171 (2) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 30 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 554﴾ وعن انس ؓ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلاۃ کبر ثم رفع یدیہ حتی یحاذی ابھامیہ اذنیہ ثم یقول سبحنك اللھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا الہ غیرك ۔قال ابن الجوزی ھذا اسناد کلھم ثقات (التحقیق لابن الجوزی ج 1 ص 341 رقم 440 مسألۃ یسن الافتتاح)

"سیدنا انس ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر تحریمہ کہتے پھر رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیتے تھے پھر

سبحنك اللهم و بحمدك الی آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ قال ابوشعیب اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں با لتحقیق حدیث انس رضی اللہ عنہ بروایۃ ابن الجوزیؒ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 555﴾ وعن انس رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول الله ﷺ کبر فحاذی بابهامیه اذنیه ثم رکع حتی استقر کل مفصل منه وانحط بالتکبیر حتی سبقت رکبتاه یدیه (قال الحاکم) هذا اسناد صحیح علی شرط الشیخین ولا اعرف له علة ولم یخرجاه ووافقه الذهبی (المستدرك للحاکم ج 1 ص349 رقم 822 واحادیث انسؓ)

"سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ نے تکبیر تحریمہ کہی پس (ہاتھوں کے) انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کیا پھر رکوع کیا حتی کہ ہر جوڑ نے قرار پکڑا اور تکبیر کہہ کے جھکے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنے گھٹنوں کو ہاتھوں سے (زمین پر) پہلے رکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام العلاء بن اسماعیل العطار و عاصم الاحولؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام العلاء بن اسماعیل العطار الکوفی البغدادیؒ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو الحسن و منزله بفید و روی عنه سعید بن ابی هلال و عباس بن محمد الدوریؒ و الاصمعیؒ و محمد بن الحسنؒ و عبدالله بن موسیؒ وغیرهم وهو معروف ولیس بمجهول بوجہ تصحیح ثقہ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) التاریخ الکبیر لابن ابی خثیمة ج 1 ص55 (2) فتح الباب ج 1 ص232 وغیرهما (المستدرك للحاکم ج 1 ص349 و الاحادیث المختارة ج 6 ص293 رقم 2310 وتلخیص المستدرك للذهبی ج 1 ص349 رقم 822 وغیرها)

(2) امام عاصم الاحول البصریؒ م 142ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ محدث البصرة و کان من الحفاظ المعددین و ثقة من الرابعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص13 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص285

(صحیح بخاری ج 1 ص126 و صحیح مسلم ج 1 ص124)

﴿حدیث نمبر 556﴾ وعن انس رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول الله ﷺ کبر حتی حاذی بابهامیه اذنیه ثم رکع حتی استقر کل مفصل منه فی موضعه ثم رفع راسهٗ حتی استقر کل مفصل منه فی موضعه ثم انحط بالتکبیر فسبقت رکبتاه یدیه ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح (السنن الدارقطنی ج 2 ص150 رقم 1308 باب ذکر الرکوع والسجود)

" سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے تکبیر کہی حتیٰ کہ (اپنے ہاتھوں کے) انگوٹھے کو کانوں کے برابر کیا پھر رکوع کیا حتیٰ کہ ہر جوڑ نے اپنی جگہ پر قرار پکڑا پھر (رکوع سے) سر اٹھایا حتی کہ ہر جوڑ نے اپنی جگہ پر قرار پکڑا پھر تکبیر کہتے ہوئے (سجدہ کیلئے) جھکے ۔ پس گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھا "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور حدیث بالتحقیق صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 557﴾ وعن انس رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول الله ﷺ کبر فحاذی بابهامیه اذنیه ثم رکع حتی استقر کل مفصل منه فی موضعه ثم رفع راسة حتی استقر کل مفصل منه فی موضعه ثم انحط بالتکبیر حتی سبقت رکبتاه یدیه۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح ورواته ثقات۔ (السنن الکبری للبیهقی ج 2 ص143 رقم 2632 باب وضع الرکبتین قبل الیدین)

" سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے تکبیر کہی (اپنے ہاتھوں کے) انگوٹھے کو کانوں کے برابر کیا پھر رکوع کیا حتیٰ کہ ہر جوڑ نے اپنی جگہ پر قرار پکڑا اور رکوع سے سر اٹھایا حتی کہ ہر جوڑ نے اپنی جگہ پر قرار پکڑا پھر تکبیر کہتے ہوئے (سجدہ کیلئے) جھکے ۔ پس گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھا "

﴿تحقیق السند﴾ قال ابو شعیب بالتحقیق اس کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی وہ سب ثقہ ہیں حدیث صحیح ہے اس پر اہل السنت والجماعت حنفیہ و مالکیہ کا عمل ہے و للہ الحمد

﴿حدیث نمبر 558﴾ وعن انس رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول الله ﷺ کبر حتی حاذی بابهامیه اذنیه ثم رکع حتی ستقر کل مفصل منه فی موضعه ثم انحط بالتکبیر سبقت

رکبتیه یدیه۔(قال المقدسی) هذا حدیث صحیح (الاحادیث المختارۃ ج 6 ص293 رقم 2310)

"سیدنا انس ﷛ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے تکبیر کہی (اپنے ہاتھوں کے) انگوٹھے کو کانوں کے برابر کیا پھر رکوع کیا حتیٰ کہ ہر جوڑ نے اپنی جگہ پر قرار پکڑا اور رکوع سے سر اٹھایا حتیٰ کہ ہر جوڑ نے اپنی جگہ پر قرار پکڑا پھر تکبیر کہتے ہوئے (سجدہ کیلئے) جھکے۔ پس گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 559﴾ وعن انس ﷛ قال رأیت رسول الله ﷺ کبر حتی فحاذی بابهامیه اذنیه ثم رکع حتی استقر کل مفصل منه فی موضعه ثم رفع راسهٗ حتی استقر کل مفصل منه فی موضعه ثم انحط بالتکبیر سبقت رکبتاه یدیه ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح (التاریخ الکبیر لا ابن ابی خیثمة ج 1 ص55 رقم 81)

"سیدنا انس ﷛ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے تکبیر کہی (اپنے ہاتھوں کے) انگوٹھے کو کانوں کے برابر کیا پھر رکوع کیا حتیٰ کہ ہر جوڑ نے اپنی جگہ پر قرار پکڑا اور رکوع سے سر اٹھایا حتیٰ کہ ہر جوڑ نے اپنی جگہ پر قرار پکڑا پھر تکبیر کہتے ہوئے (سجدہ کیلئے) جھکے۔ پس گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ وائمہؒ نے ان سے مروی حدیث کو صحیح ہیں۔

﴿حدیث نمبر 560﴾ وعن انس بن مالك ﷛ قال رأیت رسول الله ﷺ اذا کبر حاذی ابهامه اذنیه ثم رکع حتی استقر کل مفصل منه فی موضعه ثم انحط بالتکبیر سبقت رکبتیه یدیه۔ قال ابو شعیب قال ابو حاتم هذا حدیث منکر و خالفه الحاکم والذهبی قالا صحیح علی شرط الشیخین ولااعراف له علة ۔ (علل الحادیث لا بن ابی حاتم ج 2 ص492 رقم 539 والمستدرك مع التلخیص ج 1 ص349 رقم 822)

"سیدنا انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے فرمایا میں نے رسول اقدس ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب تکبیر کہی (اپنے ہاتھوں کے) انگوٹھے کو کانوں کے برابر کیا پھر رکوع کیا حتیٰ کہ ہر جوڑ

نے اپنی جگہ پر قرار پکڑا پھر تکبیر کہتے ہوئے (سجدہ کیلئے) جھکے۔ پس گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھا"

﴿تحقیق السند﴾ قال ابو شعیب اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور حدیث صحیح ہے۔

﴿حدیث نمبر 561﴾ عن انس ﷺ قال كان رسول الله ﷺ اذا افتتاح الصلاة كبر ثم رفع يديه حتى يحاذى ابهاه اذنيه ثم يقول سبحنك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا الى غيرك۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخارى ومسلم تغليبا (خلافيات للبيهقى ج 2 ص 261 رقم 1498)

"سیدنا انس ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تکبیر کہتے پھر رفع الیدین کرتے تھے حتیٰ کہ انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیتے پھر سبحنك اللهم وبحمدك الى آخر پڑھتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو بکر بن الحارثؒ کے ان کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو بکر احمد بن محمد بن الحارث ھو الاصبہانیؒ م 403ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو الاصبهانى الزاهد المقرى المحدث وكان اماما فى العربية و الامام الاديب الفقيه الثقة الامام بالحقيقة فريد عصره وكان عارفا بالحديث كثير السماع صحيح اصول اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاريخ الاسلام ج 29 ص 281 (2) المنتخب من كتاب السياق ج 1 ص 92

(السنن الكبرى للبيهقى ج 1 ص 9 رقم 11، الاسماء والصفات للبيهقى ج 1 ص 588 رقم 514، السنن الصغير للبيهقى ج 1 ص 220 رقم 564 وغيرها)

﴿یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں موجود ہے﴾

(1) تنقيح التحقيق لابن عبدالهادى ج 2 ص 251 رقم 812 مسألة السنة ان يضع ركبتيه

(2) تنقيح التحقيق للذهبى ج 1 ص 168 مسأله السنة ان يضع ركبتيه قبل يديه

(3) نصب الرايه للزيلعى ج 1 ص 311 باب صفة الصلاة

(4) اتحاف المهرة الابن حجر ج 2 ص60 رقم 1225

(5) فتح الغفار الجامع الاحکام للرباعی ج 1 ص359 رقم 1133

(6) زاد المعاد لا بن القیم ج 1 ص221 فصل فی کیفیة سجوده صلی الله علیه وسلم

(7) للسان المیزان لا بن حجر ج 4 ص182 ترجمه العلاء بن اسماعیل

(8) موسوعة اقوال الدار قطنی ج 2 ص503 رقم 2678

(9) سبل السلام للیمانی ج 1 ص280 هئیة النزول الی السجود

(10) نیل الاوطار للشوکانی ج 2 ص293 باب هیات السجود

(11) عون المعبود للعظیم آبادی ج 3 ص50 باب کیف یضع رکبتیه قبل یدیه

(12) تحفة الاحوذی للمبار کفوری ج 2 ص123 بابٌ ماجاْء فی وضع الرکبتین

(13) مرعاة المفاتیح شرح المشکاة المصابیح ج 3 ص219 الفصل الثانی

(14) خلاصة الاحکام للنووی ج 1 ص403 رقم 1283 باب السجود

(15) النفع الشذی لابن السید الناس ج 4 ص454 باب ماجاء فی وضع الرکبتین قبل یدیه

(16) شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص391 با ب من رای الاستفتاح

(17) عمدة القاری علی البخاری للعینی ج 5 ص 296 باب مایقول بعد التکبیر

(18) نخب الافکار شرح معانی الآثار للعینی ج 3 ص530 باب مایقال فی الصلاة بعد تکبیرة

(19) شرح مسند ابی حنیفه للعلی القاری ج 1 ص492

(20) تلخیص الحبیر لا بن حجر ج 1 ص539 باب صفة الصلاة

(21) التمیز فی تلخیص تخریج احادیث شرح الوجیز لا بن حجر ج 2 ص615

(22) الدرایة فی تخریج احادیث الهدایة لا بن حجر ج 1 ص127 باب صفة الصلاة

(23) فتح القدیر لابن الهمام ج 1 ص282 باب صفة الصلاة

(24) اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب للمنبجی ج 1 ص223

(25) البنایه شرح الهدایة للعینی ج 2 ص171 باب فی رفع الیدین عند تکبیرة الاحرام

(26) البحر الرائق شرح کنز الدقائق لابن نجیم ج 1 ص322 آداب الصلاة

(27) مراقی الفلاح شرح نو رالانوار ج 1 ص96 فصل فی سننها

(28) حاشیة الطحاوی ج 1 ص256 فصل فی سننها ص259

(29) السنن و الاحکام للمقدسی ج 2 ص82 رقم 1416 باب هل یضع یدیه اذا سجد

(30) شرح سنن ابن ماجه للمغلطائی ج 1 ص1365 باب اقامة الصلاة والسنة فی الافتتاح

(31) مجمع الزوائد للهیثمی ج 2 ص107 رقم 2622 باب مایستفتح به الصلاة

(32) مختصر خلافیات للبیهقی ج 2 ص39

(33) تنبیه الهاجد ج 1ص112 رقم 67

﴿درج ذیل ائمہ نے حدیث انسؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابن الجوزیؒ م 597ھ وقال ھذا الاسناد کلھم ثقات (التحقیق)

(2) امام ابن عبدالهادیؒ م 744ھ وقال قال ابن الجوزی کلھم ثقات (تنقیح التحقیق)

(3) امام زیلعیؒ م 762ھ وقال اسناد کلھم ثقات (نصب الرایہ)

(4) امام ابن الهمامؒ م 861ھ وقال ابو الفرج اسنادہ کلھم ثقات (فتح القدیر)

(5) امام محمود بن احمد العینیؒ م 855ھ وقال اسنادہ کلھم ثقات (شرح ابی داؤد)

(6) امام علی القاریؒ م 1014ھ وقال اسنادہ کلھم ثقات (شرح مسند ابی حنیفہ)

(7) امام حاکم نیسا بوریؒ م 405ھ وقال ھذا اسناد صحیح علی شرط الشیخین (المستدرک)

(8) امام ذھبیؒ م 748ھ قال علی شرطھما (تلخیص المستدرک)

(9) امام ضیاء الدین المقدسیؒ م 643ھ وقال صحیح (الاحادیث المختارۃ)

(10) امام ابن نجیم المصریؒ م 970ھ وقال صحیح (البر الرائق)

(11) امام حسن بن عمارؒ م 1069ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (مراقی الفلاح)

(12) امام احمد الطحاویؒ م 1231ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (احادیث الطحاوی)

(13) امام ابن حجرؒ م 852ھ وقال الحاکم صحیح علی شرطھما (انحاف المھرۃ)

(14) امام ابو الحسن الھیثمیؒ م 807ھ وقال رجالہ موثقون (مجمع الزوائد)

(15) امام ابو محمد المنبجیؒ م 686ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (اللباب)

(16) امام عثمان الزیلعیؒ م 743ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (تبیین الحقائق)

(17) امام محمد البابرتیؒ م 786ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (العنایہ)

(18) امام حافظ الدین النسفیؒ م 710ھ وقال رواہ الحاکم و صححہ (کنز الدقائق)

(19) امام سید محمد انور شاہ الکشمیریؒ م 1350ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (نیل الفرقدین)

(20) امام ظفر احمد العثمانیؒ م 1394ھ وقال رجالہ موثقون و اسنادہ کلھم ثقات (اعلاء السنن)

(21) امام سید محمد یوسف البنوریؒ م 1394ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (معارف السنن)

(22) امام ابن قدامۃؒ م 620ھ وقال و اسناد حدیثہ کلھم ثقات (المغنی لابن قدامۃ)

﴿نقشہ حدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا محمد عربی امام اعظم فی الانبیاء و خاتم الانبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ

سیدنا حمید الطویلؒ وسیدنا عاصم الاحولؒ وعائذ بن شریحؒ

/——————|——————\

سیدنا ابوخالد الاحمرؒ وحفص بن غیاثؒ ومخلد بن یزیدؒ

/——————|——————\

سیدنا محمد بن الصلتؒ والعلاء بن اسماعیل وابوالاصبغ الحرانیؒ

/——————|——————\

سیدنا الحسین بن الاسودؒ وعباس بن محمد الدوریؒ انس بن سلمؒ

/——————|——————\

سیدنا ابویعلیؒ واسماعیل الصفارؒ ومحمد بن یعقوبؒ وطبرانیؒ

/——————|——————\

سیدنا الدارقطنیؒ والحاکمؒ وابن بشرانؒ

﴿جدول حدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ﴾

(1) مسند ابی یعلی	1	(2) المعجم الاوسط للطبرانی	1
(3) سنن الدارقطنی	1 2	(4) المخلصیات لابی طاهر	1
(5) الفوائد المنتقاة	1	(6) التحقیق لابن الجوزی	1
(7) المستدرک للحاکم	1	(8) السنن الکبری للبیهقی	1 2
(9) الاحادیث المختارة	1	(10) التاریخ الکبیر لابن خیثمة	1 2
(11) علل الحدیث لابن ابی حاتم	1 2	(12) خلافیات للبیهقی	1

﴿حدیث نمبر 562 تا 563﴾ عن الحکم بن عمیر ﷺ قال کان رسول اللہ ﷺ یعلمنا اذاقمتم الی الصلاۃ فارفعوا یدیکم ولاتخالف اذا نکم ثم قولو اللہ الکبر سبحنک اللهم و بحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک الحدیث قال ابو شعیب اسنادہ حسن(المعجم الکبی رللطبرانی ج 3 ص218 رقم 3190)

"سیدنا حکم بن عمیر ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نے ہمیں سکھایا جب تم نماز کی طرف کھڑے ہوتو رفع الیدین کرواوراپنے کانوں کے پیچھے نہ کرنا پھر کہو سبحنک اللهم بحمدک الی آخر۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں مثلاً طبرانی وحسین بن اسحاق کی تعدیل و توثیق نقل ہوچکی ہے باقی حضرات کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن ادریس المصیصی" یہ مشہور امام ہیں۔ائمہ" نے ان کو روی عن احمد بن النعمان المصیصی و حامد بن یحییٰ البلخی وغیرھما وروی عنه ابو القاسم الطبرانی" وابو بکر الخلال" قرار دیا ہے وھو معروف مقبول الحدیث ہے۔

(1) المعجم الکبیر للطبرانی ج 3 ص218 (2) السنة لابی بکر الخلال ج 2ص409 وغیرھما

(2) امام احمد بن النعمان الفراء ابو جعفر المصیصی الکوفی" م 281ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ" نے ان کو الکوفی ثقة وذکره ابن حبان فی الثقات و نزل الکوفة و حدث بها وسکن الکوفة قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 9 ص31 (2) تاریخ البغداد ج 6 ص 413 وغیرھما

(3) امام یحییٰ بن یعلی ابو زکریا الکوفی" یہ ادب المفرد للبخاری وصحیح ترمذی وغیرہ کے مختلف فیہ راوی ہیں۔ائمہ" نے ان کو کان ثقه و ضعیف اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) المنتخب ابن جریر ج 1 ص51 (2) الکاشف للذھبی ج 2 ص379 وغیرھما
(صحیح ابن حبان ج 15 ص393 رقم 6944 والمستدرک ج 3 ص130 رقم 4617 وغیرھا

(4) امام موسیٰ بن ابی حبیب الحمصی الطائفی" یہ مشہور امام ومختلف فیہ راوی ہیں۔ائمہ" نے ان کو صویلح و صدوق مقبول الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) میزان الاعتدال ج4 ص202 (2) التاریخ الکبیر لابن ابی خیثمة ج 1 ص 150 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 564تا 567﴾ وعن الحکم بن عمیر ﷺ قال کان رسول الله ﷺ یعلمنا اذاقمتم الی الصلاة فکبروا وارفعوا یدیکم ولاتجوزوا اذا نکم و قولو سبحنك اللهم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا اله غیرك قال ابو شعیب اسانیدهم حسان لغیرهٗ (معرفة الصحابة لابی نعیم ج 2 ص 721 رقم 1928)

"سیدنا حکم بن عمیر ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ جب تم نماز کی طرف کھڑے ہو تو تکبیر کہو اور رفع الیدین کرو اور کانوں سے تجاوز نہ کرو اور کہو سبحنك اللهم بحمدك الی آخر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے یہ حسن لذاۃ

وصحیح لغیرہ ہے اس حدیث پر اہل السنت والجماعت حنفیہ ومالکیہ کا عمل ہے۔ وللہ الحمد

﴿وهكذا في الكتب﴾

(1) جامع المسانيد والسنن لابن كثير ج 2 ص525 الحكم بن عمير الثمالی ؓ
(2) مجمع الزوائد للهيثمي ج 2 ص102 رقم 2592
(3) الدعاء للطبراني ج 1 ص173 رقم 507 مختصراً
(4) شرح ابن ماجة للمغلطائي ج 1 ص1369 باب اقامة الصلاة والسنة فيها افتتاح
(5) شرح ابي داؤد للعيني ج 3 ص391 باب من رأى الاستفتاح
(6) عمدة القاري للعيني ج 5 ص296 باب مايقول بعد التكبير
(7) نصب الراية للحافظ الزيعلي ج 1 ص312 باب صفة الصلاة ص323
(8) كنزل العمال المتقي ج 7 ص431 رقم 19639 الفصل الثاني في اركان الصلاة ج 8 ص92 رقم الحديث 22048
(9) جامع الاحاديث للسيوطي ج 3 ص438 رقم 2530 الجامع الكبير ج 34 ص 389 رقم 37562 مسند الحكم بن عمير الثمالي ؓ
(10) مراقي الفلاح شرح نور الايضاح للشرنبلامي ج 1 ص97 فصل في سننها
(11) حاشية الطحطاوي ج 1 ص259 فصل في بيان سننها

﴿درج ذیل ائمہ نے حدیث حکم بن عمیرؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام محمد بن احمد العینیؒ م 855ھ و قال صحیح بوجه احتجاج (شرح البخاری)
(2) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 762ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (نصب الرایه)
(3) امام حسن بن عمار الحنفیؒ م 1069ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (مراقی الفلاح)
(4) امام احمد الطحطاویؒ م 1231ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (حاشیة الطحطاوی)
(5) امام ابن کثیرؒ م 779ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (جامع المسانید)

﴿نقشہ حدیث سیدنا حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا محمد عربی امام اعظم فی الانبیاء وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ

سیدنا موسیٰ بن حبیبؒ

سیدنا احمد بن النعمان المصیصیؒ

سیدنا ابوبکر الطلحی ومحمد المقری ومحمد بن عبداللہ الحضرمی وسیدنا محمد بن ادریس المصیصی والحسین بن اسحاق العسری

/---------------|---------------\

سیدنا ابوالقاسم الطبرانیؒ وابونعیم اصبھانیؒ

﴿جدول حدیث حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ﴾

(1) المعجم الكبير للطبرانی	1	(2) معرفة الصحابة	1
(3) جامع المسانيد	1	(4) مجمع الزوائد	1
(5) شرح ابن ماجه	1	(6) عمدة القاری	1
(7) نصب الرايه	1	(8) كنز العمال	1
(9) جامع الاحاديث	1	(10) مراقی الفلاح	1

﴿حدیث نمبر 568﴾ عن ایان المحاربی رضی اللہ عنہ قال كنت فی الوفد فرأيت بياض ابط رسول الله ﷺ حين رفع يديه استقبل بهما القبلة ۔ قال ابو شعيب اسناده حسن (حديث ابی بكر بن خلاد النصيبی ج 1 ص36 رقم 35)

"سیدنا ابان المحاربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں اس وفد میں (ساتھ تھا) پس میں نے رسول اقدس ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جس وقت آپ ﷺ نے رفع الیدین کیا استقبال قبلہ کرتے ہوئے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے ابوبکر النصیبی وزیاد بن عبداللہ البکائیؒ ومحمد بن عثمانؒ کے۔ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام منجاب بن الحارث ابومحمد التمیمی الکوفیؒ م231 ھ یہ صحیح مسلم وتفسیر ابن ماجہ وغیرھما کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ابو محمد الكوفی ثقة اور ثقة من العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الكاشف للذهبی ج 2 ص294 (2) تقريب ج 1 ص545 وغيرهما

(صحيح مسلم ج 1 ص93 رقم 148 و صحيح ابی عوانه ج 3 ص39 رقم 4123 والمستدرك ج 1 ص265 رقم 574 وصحيح ابی نعيم ج 1 ص167 رقم 266 رقم 529 ، شرح السنة للبغوی ج 5 ص25 رقم 1253 والاحاديث المختارة ج 2ص27 رقم 406 وغيرها)

(2) امام ابوعبیدہ العتکی ھوابان بن ابی عیاش المصریؒ یہ صحیح ابی داؤد وکتاب الاثار لابی حنیفۃ وغیرھما کے مختلف فیہ راوی ہیں۔بعض ائمہؒ نے ان کو هو رجل صالح و كان من العباد

والفقيه وكان رجلا صالحا لكن سوء الحفظ وان اباداؤد اخرج له ومن التابعين وكان رجلا صالحا سخيا وضعيف مشہوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الكامل لابن عدى ج 2 ص571 (2) المختلف فيه لابن شاهين ج 1 ص19 وغيرهما

(مختصر الاحكام للطوسى ج 3 ص428 رقم 714)

(3) امام الحکم بن حبان المحاربیؒ یہ بھی مشہور امام ہے۔ائمہؒ نے ان کو الحكم بن حبان العبدى ثم البخارى ذكروه فى وفد عبدالقيس هو واخوه عبدالرحمن ولم يذكر جرحا ولا تعديلا اور حسن الحدیث ہے۔

(1) الاصابة ج 2 ص87 رقم 1778 (2) الطبقات لابن سعد ج 7 ص61 وغيرها

﴿حدیث نمبر 569 تا 570﴾ عن ابان المحاربى رضی اللہ عنہ قال كنت فى الوفد. فرأيت بياض ابط رسول الله ﷺ حين رفع يديه استقبل ابهما القبلة ـ قال ابو شيعب اسنادهما حسن (معرفة الصحابه لابى نعيم ج 1 ص327 رقم 1033)

"سیدنا ابان المحاربی رضی اللہ عنہا سے راویت ہے فرمایا میں اس وفد میں تھا پس میں رسول اقدس ﷺ کی بغلوں کی سفید دیکھی جب آپ ﷺ نے رفع الیدین کیا استقبال (قبلہ) کرتے ہوئے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی حیثیت نقل ہو چکی ہے اور دوسری طریق میں سعید بن عامرؒ کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام سعید بن عامر ابو محمد الضبعیؒ و122ھ م208ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام ابو محمد الضبعى البصرى مارايت افضل منه ثقة مامون صدوق وثقة صالح من التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 1 ص257 (2) تقريب ج 1 ص237 وغيرهما

(صحيح البخارى ج 2 ص39 رقم 1062 و صحيح مسلم ج 1 ص485 رقم 699 وغيرها)

﴿درج ذیل ائمہ نے حدیث ابان المحاربیؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابو بکر بن خلاد النصیبیؒ م 359ء وقال صحیح بوجہ احتجاج (حدیث ابی بکر النصیبی)

(2) امام ابو نعیمؒ م 430ء وقال صحیح بوجہ احتجاج (معرفة الصحابہ)

(3) امام علی ابن الاثیرؒ م 630ء وقال صحیح بوجہ احتجاج (اسند الغابہ)

﴿نقشہ حدیث سیدنا ابن المحاربی رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا محمد عربی امام الاعظم فی الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

﴿جدول حدیث سیدنا ابان المحاربی رضی اللہ عنہ﴾

(1) حدیث ابی بکر النصیبیؒ 1 (2) معرفة الصحابةؒ 1

﴿حدیث نمبر 571 تا 574﴾ عن جابر بن سمرة ﷛ قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ فقال مالی اراکم رافعی یدیکم کانہا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاة ۔ (صحیح مسلم ج 1 ص322 رقم 430 باب الامر بالسکون فی الصلاة)

"سیدنا جابر بن سمرة ﷛ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے پس فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم (نماز کے اندر) مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کر رہے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ جو حدیث بخاری و مسلم کی ہوگی اس کی سندی تحقیق ہم ذکر نہیں کریں گے کیونکہ ان کی صحت مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 575﴾ وعن جابر بن سمرة ﷺ قال دخل علینا رسول الله ﷺ والناس رافعو ایدیهم فی الصلاة فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاة۔ (صحیح ابن داؤد ج 1 ص262 رقم 1000 باب فی السلام)

"سیدنا جابر بن سمرة ﷺ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہم پر داخل ہوئے اور لوگ (صحابہؓ) نماز کے اندر رفع الیدین کرر ہے تھے پس آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرر ہے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے سوائے امام ابوداؤد زھیرؒ کے۔

(1) امام سلیمان بن مھران الاعمش الکوفیؒ و 61ھ م148ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثقة شیخ الاسلا رای انس بن مالکؓ وحفظه عنه ثقة حافظ عارف بالقرأت من الخامسة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص116 (2) تقریب ج 1 ص254 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 1 ص16 رقم 34 و صحیح مسلم ج 1 ص44 رقم 16 وغیرها)

(2) امام المسیب بن رافع الاسدی ابوالعلاء الکوفیؒ م105ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الفقیه الکبیر کوفی ثبت ثقة عداده فی اهل الکوفة ثقة من الرابعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص102 (2) تقریب ج 1 ص532 وغیرها

(صحیح البخاری ج 8 ص72 رقم 6330 وصحیح مسلم ج 1 ص414 رقم 593)

(3) امام تمیم بن طرفة الطائی الکوفیؒ م94ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ابی داؤد والنسائی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الطائی تابعی کوفی ثقة وثقة من الثالثه اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تقریب ج 1 ص130 (2) معانی الاخبار ج 1 ص122 وغیرها

(صحیح مسلم ج 1 ص321 رقم 428 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص177 رقم 661 و

صحیح النسائی ج 2 ص93 رقم 816 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص317 رقم 992 و صحیح ابن خزیمه ج 3 ص21 رقم 1544 و صحیح ابی عوانه ج 4 ص29 رقم 5919 و سنن الطحاوی ج 3 ص263 رقم 282 و صحیح ابن حبان ج 5 ص527 رقم 2154 و شرح السنة للبغوی ج 3 ص366 رقم 809 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص71 رقم 70 والاحادیث المختارة للمقدسی ج 8 ص90 رقم 92 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص53وغیرها)

﴿حدیث نمبر 576﴾عن جابر بن سمرة ﷺ قال خرج علینا رسول الله ﷺ ونحن رافعو ایدینا فی الصلاة فقال مابالهم رافعین ایدیهم فی الصلاة کانها اذناب الخیل الشمس اسکنوا فی الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (صحیح النسائی ج 3ص4 رقم 1184 باب السلام بالایدی فی الصلاة)

"سیدنا جابر بن سمرة ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نماز میں رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ علیہ السلام نے فرمایا کیا حال ہے کہ آپ لوگ نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے ہو مست گھوڑوں کی دموں کی طرح نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے عبثر کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبثر بن القاسم ابوزبید الکوفی ؒ م178ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہ ؒ نے ان کو الحافظ الثقة ابو زبید الزبیدی الکوفی ثقة ثقة وثقة من الثامنة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص190 (2) تقریب ج 1 ص294 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 5 ص144 رقم 4268 وصحیح مسلم ج 1 ص103 رقم 108)

﴿حدیث نمبر 577﴾و عن جابر بن سمرة ﷺ قال خرج علینا رسول الله ﷺ و نحن یعنی رافعوا ایدینا فی الصلاة فقال ما لهم رافعین ایدیهم فی الصلاة کانها اذا ناب الخیل الشمس اسکنوا فی الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم (السنن اکبری للنسائی ج 1 ص295 رقم 557 باب الامر بالسکون فی الصلاة)

"سیدنا جابر بن سمرة ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ ہمارے پاس تشریف

لائے اور ہم نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے ہو مست گھوڑوں کی دموں کی طرح نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ میں اور حدیث بالتحقیق صحیح علی شرطھما ہے۔

﴿حدیث نمبر 578﴾ و عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال ان رسول الله ﷺ و نحن یعنی رافعوا ایدینا فی الصلاة فقال ما بالهم رافعین ایدیهم فی الصلاة کانها اذا ناب الخیل الشمس اسکنوا فی الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم (السنن الکبری للنسائی ج 2 ص 34 رقم 1108 باب الاسلام بالایدی فی الصلاة)

"سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے ہو مست گھوڑوں کی دموں کی طرح نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ میں اور حدیث بالتحقیق صحیح علی شرطھم

﴿حدیث نمبر 579﴾ و عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال ان رسول الله ﷺ رای قوما قد رافعوا ایدیهم فقال قد رفعوا ایدیهم کانها اذناب خیل الشمس اسکنوا فی الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مسند ابی داؤد الطیالسی ج 2 ص 136 رقم 823)

"سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اقدس ﷺ نے قوم (صحابہؓ) کو دیکھا تحقیق (وہ نماز کے اندر) رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق تم رفع الیدین مست گھوڑوں کی دموں کی طرح کر رہے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ میں اور حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 580 تا 581﴾ و عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال دخل رسول الله ﷺ المسجد فرآهم رافعین ایدیهم فی الصلاة فقال مالهم رافعین ایدیهم کانها اذناب الخیل الشمس اسکنوا فی الصلاة۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری

و مسلم (مصنف عبدالرزاق ج 2 ص 251 رقم 3253 باب رفع الیدین فی الدعاء)

"سیدنا جابر بن سمرة ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے پس آپ ﷺ نے (صحابہؓ کو) دیکھا کہ وہ نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا کہ تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کر رہے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ میں اور حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 582﴾ و عن جابر بن سمرة ﷺ قال خرج علینا رسول الله ﷺ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مصنف ابن ابی شیبه ج 2 ص 231 رقم 8447)

"سیدنا جابر بن سمرة ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے (ہم انفرادی نماز میں رفع الیدین کر رہے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے میں تمہیں مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا رہا ہوں۔ نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ میں اور حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 583﴾ و عن جابر بن سمرة ﷺ عن النبی الله ﷺ انه دخل المسجد فابصر قوماً قد رفعوا یدیهم فقال قد رفعوها کانها اذناب الخیل الشمس اسکنوا فی الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مسند احمد ج 34 ص 446 رقم 20875)

"سیدنا جابر بن سمرة ﷺ سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے پس قوم (صحابہؓ) کو دیکھا کہ تحقیق وہ (نماز کے

اندر) رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کر رہے ہو۔ نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 584﴾ و عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ ان رسول الله ﷺ دخل المسجد وهم حلق فقال مالی اراكم عزين ودخل رسول الله ﷺ عليه وسلم المسجد وقد رفعوا ايديهم فقال قد رفعوها كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة. قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاري ومسلم (مسند احمد ج 34 ص 485 رقم 20958)

"سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیشک رسول اقدس ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے اور ہم حلقہ بنا کر بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں جماعت بنا کر بیٹھے دیکھ رہا ہوں اور (پھر) رسول اقدس ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے اور تحقیق ہم (نماز کے اندر) رفع الیدین کر رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ نے فرمایا تحقیق تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کر رہے ہو۔ نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 585﴾ و عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال خرج علينا رسول الله ﷺ ذات يوم فقال مالي اراكم رافعي ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة ثم خرج علينا فرآنا حلقا فقال مالي اراكم عزين ثم خرج علينا فقال الا تصفون كما تصف الملائكة عند ربها قال قالوا يا رسول الله وكيف تصف الملائكة عند ربها قال يتمون الصفوف الاولى ويتراصون في الصف ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاري ومسلم (مسند احمد ج 34 ص 488 رقم 20964)

"سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ایک دن تشریف لائے (مسجد میں) پس فرمایا کیا وجہ ہے کہ تم کو مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین

کرتے ہوئے دیکھتا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو۔ آپ ﷺ پھر تشریف لائے ہم حلقہ بنائے ہوئے بیٹھے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے میں تمہیں الگ الگ جماعت کی صورت میں دیکھ رہا ہوں آپ ہمارے پاس پھر تشرف لائے پس فرمایا خبردار کیا تم صفوں کو درست نہیں کرتے ہو جس طرح رب ذوی الجلال کے سامنے ملائکہ صفیں باندھتے ہیں فرمایا پہلی صف کو پورا کرو اور صفوں میں مضبوطی رکھو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور حدیث صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 586﴾ وعن جابر سمرة رضی اللہ عنہ قال دخل علینا رسول الله ﷺ و نحن رافعو ایدینا فی الصلاة فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذ ناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاة قال دخل علینا المسجد و نحن حلق متفرقون فقال مالی اراکم عزین ۔ قال ابو شعیب اسنادهٗ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مسند احمد ج 34 ص 520 رقم 21027)

"سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہم پر داخل ہوئے اور ہم (انفرادی) نماز کے لئے رفع الیدین کرر ہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تم میں مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ نماز کے اندر سکون اختیار کرو فرمایا آپ ہم پر مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے اور ہم متفرق حلقے بنا کر بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں الگ الگ ٹولیاں بنا کر بیٹھے ہوئے دیکھ رہا ہوں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویون کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق حدیث جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بروایۃ احمد صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 587 تا 588﴾ و عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ انه دخل المسجد فراهم رافعی ایدیهم فی الصلاة فقال مالهم رافعی ایدیهم کانها اذ ناب الخیل الشمس اسکنوا فی الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مسند البزار ج 10 ص 202 رقم 4291، 4292)

"سیدنا جابر بن سمرۃ ؓ سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے (صحابہ کو انفرادی) نماز کے اندر رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا کہ تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہو۔ نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے احمد بن منصورؒ، ویزید بن ابی حکیمؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوبکر احمد بن منصور الرمادی البغدادیؒ و 172ھ م 265ھ یہ صحیح ابن ماجہ وصحیح ابن خزیمہ وسنن الطحاوی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الحجة ابو بکر البغدادی و صنف المسند و کان ذا حفظ و معرفة ثقة و صنف المسند ثقة روی له ابو جعفر الطحاوی اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 2 ص 110 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص 38 وغیرهما (صحیح ابن ماجه ج 1 ص 370 رقم 1172 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص 68 رقم 130 و مختصر الاحکام للطوسی ج 1 ص 335 وسنن الطحاوی ج 2 ص 48 رقم 3144 و صحیح ابن حبان ج 1 ص 440 و سنن الدارقطنی ج 1 ص 262 رقم 516 و الایمان لابن منده ج 1 ص 206 رقم 61 والمستدرك ج 1 ص 351 رقم 828 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص 94 رقم 1062 وشرح السنة للبغوی ج 1 ص 34 رقم 11 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 330 رقم 398 و الاحادیث المختارة ج 1 ص 266 رقم 462 وغیرها)

(2) امام یزید بن ابی حکیم العدنیؒ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ثلاثہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو العدنی کنیة ابو عبدالله ثقة مستقیم الحدیث وروی له البخاری و الترمذی والنسائی وابن ماجة و ابو جعفر الطحاوی اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 9 ص 274 (4) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص 232 وغیرهما (صحیح البخاری ج 2 ص 131 رقم 1508 و صحیح مسلم ج 3 ص 1261 رقم 1639 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص 797 و صحیح ابی عوانه ج 3 ص 90 رقم 4317 و سنن الطحاوی ج 1 ص 193 رقم 1153 و سنن الدارقطنی ج 1 ص 264 رقم 524 والمستدرك للحاکم ج 1 ص 212 رقم 428 والاحادیث المختارة ج 11 ص 343 رقم 249 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 589﴾ وعن جابر سمرة رضی اللہ عنہ قال دخل رسول الله ﷺ المسجد فرأى ناسا رافعي ايديهم فقال مالهم رافعي ايديهم كانها اذ ناب الخيل الشمس اسكنوا في الصلاة۔ قال ابو شعيب اسنادهٗ صحيح على شرط البخاری و مسلم (مسند ابی يعلى ج 13 ص 460 رقم 7472)

"سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے پس آپ ﷺ نے لوگوں (صحابہؓ) کو (نماز کے اندر) رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہو۔ نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 590﴾ وعن جابر سمرة رضی اللہ عنہ قال دخل رسول الله ﷺ المسجد و قد رافعو ايديهم فقال (مالهم) قد رافعو ايديهم كانها اذ ناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة۔ قال ابو شعيب اسنادهٗ صحيح على شرط البخاری و مسلم (مسند ابی يعلى ج 3 ص 465 رقم 7480)

"سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے اور تحقیق (صحابہؓ) رفع الیدین (نماز کے اندر) کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق (تم) مست گھوڑوں کی طرح رفع الیدین کرتے ہو۔ نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام العباس بن الولید النرسیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام العباس بن الولید النرسیؒ م 238ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وصحیح نسائی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الإمام الحجة و كان متقنا صاحب حديث و ثقه غير واحد و المحدث العابد اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سید اعلام النبلاء ج 9 ص 94 (2) العبر فی خبر من عبر ج 1 ص 390 وغیرهما (صحیح البخاری ج 4 ص 206 رقم 363 و صحیح مسلم ج 1 ص 250 رقم 311)

﴿حدیث نمبر 591﴾ وعن جابر سمرة رضی اللہ عنہ قال دخل علینا رسول الله ﷺ فراهم رافعي ايديهم في الصلاة فقال مالهم رافعي ايديهم كانهم اذ ناب الخيل الشمس اسكنوا في الصلاة۔ قال ابو شعيب اسنادهٔ صحيح على شرط البخارى و مسلم (حديث السراج ج 2 ص 39 رقم 132)

"سیدنا جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہم پر داخل ہوئے پس (صحابہؓ) کو نماز کے اندر رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کر رہے ہو۔ نماز کے اندر سکون اختیار کرو۔"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے ولید بن شجاع و شجاع کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ولید بن شجاع ابو ھمام السکونی کوفی الاصل البغدادیؒ م 244ھ یہ صحیح مسلم و صحیح ابی داؤد و صحیح ترمذی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الکوفی لاباس به شیخ صدوق یکتب حدیثه ثقة روى له مسلم و ابو داؤد الترمذی و ابو جعفر الطحاوی و ثقة من العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص 160 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 582 وغیرھما (صحیح مسلم ج 1 ص 137 رقم 247 و صحیح ابی داؤد 3 ص 203 رقم 3170 و صحیح ترمذی ج 5 ص 585 رقم 3609 و صحیح مسلم ج 1 ص 181 رقم 544 و مختصر الاحکام ج 2 ص 107 رقم 240 و صحیح ابن حبان ج 2 ص 506 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 378 رقم 742 و شرح السنة للبغوی ج 5 ص 381 و الاحادیث المختارة ج 3 ص 410 رقم 1207 وغیرہ)

(2) امام شجاع بن الولید ابو بدر السکونی الکوفیؒ و 114ھ م 204ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثقة الفقیه الرحل الصالح صدوق و کان کثیر الصلاة ورعا وھو ثقة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 239 (2) سیر اعلام النبلاء ج 9 ص 353 وغیرھما (صحیح البخاری ج 3 ص 9 رقم 1713 و صحیح مسلم ج 3 ص 1542 رقم 2

﴿حدیث نمبر 592﴾ وعن جابر بن سمرة ؓ قال دخل علینا رسول اللہ ﷺ ونحن رافعی ایدینا فی الصلاۃ فقال مالھم رافعی ایدیھم کانھا اذ ناب الخیل الشمس اسکنوا فی الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہٗ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (حدیث السراج ج 2 ص39 رقم 133)

"سیدنا جابر بن سمرة ؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہم پر داخل ہوئے ہم (انفرادی) نماز میں رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام ابو حصین واحمد بن یونسؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو حصین عبداللہ بن احمد بن یونس الکوفیؒ م 248ھ یہ صحیح النسائی وصحیح ترمذی وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو وثقہ غیر واحد الکوفی ثقة من الحادیة عشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تھذیب لابن حجر ج 5 ص141 (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص295 وغیرھما

(صحیح النسائی ج 4 ص192 رقم 2320 و صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص70 رقم 136 وغیرھما)

(2) امام احمد بن عبداللہ بن یونس الیربوعی الکوفیؒ و132ھ م 227ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو الحافظ الکوفی فانه شیخ الاسلام کان ثقة متقنا ومن حلالة و ثقة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص293 (2) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص481 وغیرھما

(صحیح البخاری ج 1 ص14 رقم 26 رقم 197 و صحیح مسلم ج 1 ص345 رقم 474)

﴿حدیث نمبر 593﴾ وعن جابر بن سمرة ؓ قال دخل علینا رسول اللہ ﷺ فراھم رافعی ایدیھم فی الصلاۃ فقال مالھم رافعی ایدیھم انھم اذ ناب الخیل الشمس اسکنوا فی الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہٗ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مسند السراج ج 1 ص242 رقم 728)

"سیدنا جابر بن سمرة ؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہمارے پاس تشریف

لائے آپ ﷺ نے (صحابہؓ کو) دیکھا وہ نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کر رہے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق یہ حدیث صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 594﴾ وعن جابر بن سمرة ﷺ قال دخل علينا رسول الله ﷺ و نحن رافعي ايدينا في الصلاة فقال مالهم رافعي ايديهم كانها اذ ناب الخيل الشمس اسكنوا في الصلاة و دخل علينا و نحن متفرقون فقال مالي اراكم عزين۔ قال ابو شعيب اسنادهٗ صحيح على شرط البخاری و مسلم (مسند السراج ج 1 ص243 رقم 729 باب في السكون في الصلاة)

"سیدنا جابر بن سمرۃ ﷺ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہم پر داخل ہوئے اور ہم (صحابہؓ) نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو اور آپ ﷺ ہم پر داخل ہوئے تو ہم الگ الگ ٹولیوں میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے تمہیں الگ الگ جماعت میں دیکھ رہا ہوں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل و توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری و مسلم تعلیقا ہے۔

﴿حدیث نمبر 595 تا 598﴾ وعن تميم بن طرفة قال حدثني جابر بن سمرة ﷺ قال دخل علينا رسول الله ﷺ و نحن رافعي ايدينا فقال مالي اراكم رافعي ايديكم في الصلاة كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاری و مسلم (صحيح ابی عوانه ج 1 ص419 رقم 1552 باب النهي عن الاختصار)

"سیدنا جابر بن سمرۃ ﷺ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہم پر داخل ہوئے اور ہم (صحابہؓ) نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ علیہ السلام نے فرمایا تم مست گھوڑوں کی

دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے سوائے حسن بن عفانؒ وعیسی بن احمدؒ وابوداؤد الحرانیؒ ومحاضرؒ وابن ابی رجاءؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حسن بن علی بن عفان ابومحمد العامری الکوفیؒ م270ھ یہ صحیح ابن ماجہ وصحیح ابی عوانہ وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابن عفان ابو محمد الکوفی المحدث الثقة المسند صدوق و صدوق من الحادیة عشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص24 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص162 وغیرھما

(صحیح ابن ماجه ج 1 ص581 رقم 1818 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص16 رقم 35 والمستدرک ج 4 ص382 رقم 8001 و شرح السنة للبغوی ج 13 ص37 رقم 3449 و المنتقی لابن الجارود ج 1 ص279 رقم 1108 والمستدرک ج 1 ص165 رقم 380 و معجم ابن عساکر ج 2 ص679 رقم 843 والاحادیث المختارة ج 1 ص371 رقم 259 وغیرها

(2) امام عیسی بن احمد ابویحییٰ البلخی العسقلانیؒ و180ھ م268ھ یہ صحیح ترمذی وصحیح النسائی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث الثقة و ثقة صدوق و کان مسند تلك الدیار فی زمانه و ثقة من الحادیة عشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص73 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص438 وغیرھما

(صحیح ترمذی ج 4 ص406 و صحیح النسائی ج 7 ص227 رقم 4406 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص18 رقم 8 و صحیح ابن حبان 2 ص427 رقم 655 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص7 رقم 2 و معجم ابن عساکر ج 1 ص214 رقم 246 والاحادیث المختارة ج 1 ص120 رقم 38 وغیرها

(3) امام ابوداؤد سلیمان بن سیف الحرانیؒ م 272 ھ یہ صحیح النسائی وصحیح ابی عوانہ وغیرھما کے راوی ہیں۔

ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثقة محدث حران و ثقه غیر واحد ثقة حافظ من الحادیة عشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص128 (2) تقریب ج 1 ص252 وغیرھما

(صحیح النسائی ج 1 ص87 رقم 136 و صحیح ابی عوانہ 1 ص15 رقم 1 و صحیح ابن حبان ج 4 ص257 رقم 1410 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص207 رقم 360 و شرح السنۃ للبغوی ج 15 ص246 رقم 4408 والاحادیث المختارۃ ج 3 ص381 رقم 1176 وغیرھا)

(4) امام محاضر بن المورع الکوفیؒ م206ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وصحیح ابی داؤد والنسائی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الھمدانی ثم الیامی و کان ثقۃ صدوقا فکان علی رأی اھل الکوفۃ صدوق من التاسعۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تقریب ج1 ص (2) تہذیب لابن حجر 10 ص51 وغیرھما

(صحیح البخاری ج 2ص182 رقم 1772، صحیح مسلم ج 1 ص522 رقم 758، صحیح النسائی ج 8 ص246 رقم 5418 والمنتقی لابن الجارود ج 143 رقم 551 وصحیح ابی عوانۃ ج 1 ص127 رقم 377 و صحیح ابن حبان ج 3 ص45 رقم 468 والمستدرک للحاکم ج 1 ص215 رقم 435 و شرح السنۃ ج 1 ص79 رقم 40 و معجم ابن عساکر ج 1 ص235 رقم 268 والاحادیث المختارۃ ج 8 ص381 رقم 471 وغیرھا)

(5) امام احمد بن محمد بن رجاء المصیصیؒ یہ صحیح نسائی و ابی عوانہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الثغری المصیصی لاباس بہ ثقۃ صدوق من الحادیۃ عشرۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مشیخۃ النسائی ج 1 ص81 (2) تقریب ج 1 ص84 وغیرھا

(صحیح النسائی ج 8 ص87 رقم 4966 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص39 رقم 86 و شرح السنۃ للبغوی ج 4 ص78 رقم 961 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 599﴾ و عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال دخل رسول اللہ ﷺ المسجد فرأی قوما یصلون وقد رفعوا ایدیھم فقال مالی اراکم ترفعون ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاۃ (قال الطحاوی) فکان ما فی الحدیث مما امرھم بہ رسول اللہ ﷺ دلیلا علی اضداد ما روینا قبلہ من الآثار الاول لان السکون المامور بہ فیہ ضد الحرکات المفعولات فی الآثار الاول فان قال فھل دلیل یدل علی النسخ لذلک ابین من ھذا فکان جوابنالہ فی ذلک ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (شرح مشکل الاثار للطحاوی ج 15 ص168 رقم 5926 بیان مشکل ماوردی)

"سیدنا جابر بن سمرة ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے۔ قوم (صحابہؓ) کو نماز (انفرادی) پڑھتے ہوئے دیکھا اور تحقیق وہ رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے محمد بن سعید بن الاصبہانی کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن سعید ابوجعفر الاصبہانیؒ م 220ھ یہ صحیح بخاری وصحیح ترمذی صحیح نسائی وسنن الطحاوی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو جعفر الاصبهانی ثقة و ثقة ثبت من العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) معانی الاخبار ج 3 ص543 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص480 وغیرھما (صحیح البخاری ج 4 ص156 رقم 3402 و صحیح ترمذی ج 5 ص594 رقم 3628 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص150 رقم 442 و سنن الطحاوی ج 1 ص12 رقم 5 والمستدرك للحاكم ج 1 ص79 رقم 73 و صحیح ابی نعیم ج 3 ص292 رقم 2768 و الاحادیث المختارة ج 9 ص539 رقم 527 و غیرھا)

﴿حدیث نمبر 600﴾ و عن جابر بن سمرة ﷺ قال دخل رسول الله ﷺ المسجد فرأى قوما يصلون وقد رفعوا ايديهم فقال مالي اراكم ترفعون ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة (قال الطحاوی) فلماامر رسول الله ﷺ بالسكون في الصلاة و كان رد السلام بالاشارة فيه خروج من ذلك لان فيه رفع اليد وتحريك الاصابع ثبت بذلك انه قد دخل فيما امربه رسول الله ﷺ من تسكين الاطراف في الصلاة وهذا القول الذى بينافي هذا الباب قول ابى حنيفة و ابى يوسف و محمد رحمهم الله تعالى ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاری و مسلم تغليبا (سنن الطحاوی ج 1 ص458 رقم 2632 باب الاشارة فی الصلاة)

"سیدنا جابر بن سمرة ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے۔ پس قوم (صحابہؓ) کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور تحقیق وہ رفع الیدین کر رہے تھے

پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل و توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں با تحقیق حدیث جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بروایۃ الطحاوی صحیح علی شرط البخاری و مسلم تعلیقا ہے۔

﴿حدیث نمبر 601﴾ وعن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ قال دخل علينا رسول الله ﷺ و اذا الناس رافعوا ايديهم في الصلاة فقال مالي اراكم رافعي ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاري ومسلم (صحيح ابن حبان ج 5 ص 197 رقم 1878)

"سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہم پر داخل ہوئے اور لوگ (صحابہؓ) نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے میں تمہیں مست گھوڑوں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابو عروبہؒ و عبدالرحمن بن عمرو البجلیؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو عروبہ الحسین بن محمد بن مودود الحرانیؒ و 221ھ م 318ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو عروبة الحافظ الامام محدث حران الحراني و كان من نبلاء الثقات و كان عارفا بالرجال و بالحديث حسن المعرفة بالحديث والفقه والكلام اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 239 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 311 وغیرھما (صحیح ابن حبان ج 3 ص 10 رقم 736 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 207 رقم 360 و معجم ابن عساکر ج 2 ص 1020 رقم 1312 والاحادیث المختارۃ ج 2 ص 120 رقم 493 وغیرھا)

(2) امام عبدالرحمن بن عمرو البجلی الحرانیؒ م 236ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو عثمان من اهل حران ثقة و كان يخطب راسة و لحيته اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 ص380 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص215 وغیرھما
(صحیح ابی عوانہ ج 1 ص99 رقم 317 و صحیح ابن حبان ج 3 ص370 رقم 1090 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص218 رقم 367 و الاحادیث المختارۃ ج 8 ص42 رقم 31 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 602﴾وعن جابر بن سمرۃ ﷛ عن النبی ﷺ انه دخل المسجد فابصر قوما قد رفعوا ایدیهم فقال قد رفعوها کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم (صحیح ابن حبان ج 5 ص198 رقم 1879 باب ذکر مایستحب للمصلی رفع الیدین عند قیامه من الرکعتین من صلاۃ)

"سیدنا جابر بن سمرۃ ﷛ سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے تو قوم (صحابہ ؓ) کو تحقیق رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا پس فرمایا تحقیق تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے محمد بن عمر بن یوسف ؒ وبشر بن خالد العسکری ؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن عمر بن یوسف النسائی شیخ ابن حبان ؒ یہ صحیح ابن حبان وغیرہ کے راوی ہیں۔
ائمہ ؒ نے ان کو ذکر کیا ہے روی عن بشر بن خالد العسکری و نصر بن علی الجهنی وغیرهما وعنه ابن حبان اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذیب الکمال ج 14 ص303 (2) تهذیب لابن حجر ج 1 ص80 وغیرهما
(صحیح ابن حبان ج 1 ص229 رقم 41، ص268 رقم 66 والاحادیث المختارۃ ج 9 ص142)

(2) امام بشر بن خالد العسکری ؒ م 255ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وابوداؤد ونسائی کے راوی ہیں۔

ائمہ ؒ نے ان کو العسکری وکان ثقة مامونا وابو محمد ثقة من العاشرۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 19 ص92 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص223 وغیرهما
(صحیح البخاری ج 1 ص15 رقم 32 و صحیح مسلم ج 1 ص73 رقم 102)

﴿حدیث نمبر 603﴾وعن جابر بن سمرۃ ﷛ قال دخل النبی ﷺ المسجد

فراٰهم رافعي ايديهم قال مالهم رافعي ايديهم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاري ومسلم (المعجم الكبير للطبراني ج 22 ص 202 رقم 1822)

"سیدنا جابر بن سمرة ﷛ سے روایت ہے فرمایا نبی اقدس ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے تو (صحابہؓ) کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام حفص بن عمر بن الصباحؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حفص بن عمر بن الصباح ابو عمرو الرقی ؒ م 280ھ او 315 یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الرقي السنحة ابو عمر الامام المحدث الصادق شيخ الرقة وهو صدوق في نفسه وكان مسند الرقة في وقته اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 13 ص 405 (2) تاريخ الاسلام ج 20 ص 339 وغيرهما

(صحيح ابي نعيم ج 1 ص 312 رقم 590 و الاحاديث المختارة ج 2 ص 73 رق 450 رقم 149 وغيرهما)

﴿حدیث نمبر 604﴾ وعن جابر بن سمرة ﷛ ان النبي ﷺ وسلم رأى قوما قد رفعوا ايديهم في الصلاة فقال قد رفعوا ايديهم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاري ومسلم (المعجم الكبير للطبراني ج 22 ص 202 رقم 1824)

"سیدنا جابر بن سمرة ﷛ سے روایت ہے بیشک نبی اقدس ﷺ نے قوم (صحابہؓ) کو تحقیق نماز کے اندر رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا پس آپ ﷺ فرمایا تحقیق تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن یعقوب البغدادیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن یعقوب بن سورۃ البغدادیؒ ائمہؒ نے ان کو التمیمی وکان ثقة لا بأس به اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ البغداد ج 4 ص 614 (2) موسوعة اقوال الدار قطنی ج 2 ص 638 وغیرهما (الاحادیث المختارة ج 7 ص 167 رقم 2597 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 605﴾ وعن جابر بن سمرة ؓ قال دخل علینا رسول الله ﷺ المسجد فرأهم رافعی ایدیهم فی الصلاة فقال مالی اراهم رافعی ایدیهم كانها اذناب الخیل الشمس اسكنوا فی الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم (المعجم الكبیر للطبرانی ج 22 ص 202 رقم 1825)

"سیدنا جابر بن سمرة ؓ سے روایت ہے فرمایا نبی اقدس ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے (صحابہؓ) کو نماز کے اندر رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا پس آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 606﴾ وعن جابر بن سمرة ؓ ان رسول الله ﷺ خرج علیهم أراه قال فی المسجد وهم رافعو ایدیهم وقال مالی اراكم رافعی ایدیكم كانها اذناب خیل شمس اسكنوا فی الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم (المعجم الكبیر للطبرانی ج 22 ص 203 رقم 1826)

"سیدنا جابر بن سمرة ؓ سے روایت ہے کہ بیشک نبی اقدس ﷺ تشریف لائے (صحابہؓ) کے پاس آپ ﷺ مسجد نبوی میں داخل ہوئے تو (صحابہؓ) کو (انفرادی) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ رفع الیدین کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ حدیث بالتحقیق صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 607﴾ وعن جابر بن سمرة ﷺ قال خرج النبی ﷺ فدخل المسجد فرأی الناس رافعی ایدیهم فقال مالی اری الناس رافعی ایدیهم کانها اذناب الخیل الشمس اسکنوا فی الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم (المعجم الکبیر للطبرانی ج 22ص203 رقم1827)

"سیدنا جابر بن سمرۃ ﷺ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے پس لوگوں (صحابہؓ) کو (نماز کے اندر) رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے میں (صحابہؓ) لوگوں کو مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ حدیث بالتحقیق جابر بن سمرۃ ﷺ بروایۃ الطبرانی صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 608 تا 609﴾ وعن جابر بن سمرة ﷺ ان النبی ﷺ رأی قوما قد رفعوا ایدیهم فقال کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری ومسلم (المعجم الکبیر للطبرانی ج22ص203 رقم1828 و 1829)

"سیدنا جابر بن سمرۃ ﷺ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ قوم (صحابہؓ) کو دیکھا وہ تحقیق (نماز کے اندر) رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا آپؐ کا (یہ عمل) مست گھوڑوں کی دموں کی طرح ہے نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ حدیث بالتحقیق جابر بن سمرۃ ﷺ بروایۃ الطبرانی صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 610﴾ وعن جابر بن سمرة ﷺ قال خرج علینا رسول ﷺ ونحن رافعی ایدینا فی الصلاۃ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم فی الصلاۃ کانها اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم (المخلصیات لابی طاهر ج 1 ص140 رقم 79)

"سیدنا جابر بن سمرۃ ﷺ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہم پر تشریف لائے اور ہم

(صحابہؓ) نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں نماز کے اندر مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام ابو القاسم البغویؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالقاسم عبداللہ بن محمد البغویؒ البغدادی و 214ھ م 317ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو البغوی الحافظ الثقة الكبير مسند العالم و كان صاحب حديث و كان ثقة ثبتا فهما عارفا ثقة جبل امام اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 2 ص 217 (2) سير اعلام النبلاء ج 11 ص 270 وغيرهما
(سنن الدارقطني 1 ص 104 رقم 181 والمستدرك ج 2 ص 251 رقم 2906 و صحيح ابي نعيم ج 1 ص 151 رقم 220 و شرح السنة للبغوي ج 1 ص 134 رقم 74 و معجم ابن عساكر ج 1 ص 6 رقم 1 والاحاديث المختارة ج 1 ص 155 رقم 66 وغيرها)

﴿حدیث نمبر 611﴾ وعن جابر بن سمرة ؓ قال خرج علينا رسول ﷺ ونحن رافعي ايدينا في الصلاة فقال مالي اراكم رافعي ايديكم في الصلاة كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في الصلاة۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاري ومسلم (الفوائد المنتقاة لا بن ابي الفوارس ج 1 ص 74 رقم 73)

"سیدنا جابر بن سمرة ؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہم پر تشریف لائے اور ہم (صحابہؓ) نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا وجہ ہے میں تمہیں مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 612 تا 621﴾ وعن جابر بن سمرة ؓ قال خرج علينا رسول ﷺ فقال مالي اراكم رافعي ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا في

الصلاۃ فقال ثم خرج علینا و انا حلق فقال مالی اراکم عزین قال ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربھا قال یتمون الصفوف الاول و یتراصون فی الصف۔ قال ابو شعیب اسانیدھم صحاح علی شرط البخاری و مسلم (صحیح ابی نعیم ج 2 ص 53 و 54 رقم 961)

"سیدنا جابر بن سمرۃ ؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے (ہم نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے) پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو بکر الطلحی" و امام عبید بن غنام" و امام حبیب بن الحسن" و امام یوسف القاضی" و امام جعفر بن محمد بن عمر" و امام محمد بن الحسین الوادعی" و امام ابو احمد الغطریفی" و امام عبداللہ بن اسحاق" و امام ابو بکر محمد بن ابراہیم بن علی" و امام محمد بن علی بن جیش" و امام احمد بن عبدالملک الحرانی" کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو بکر عبداللہ بن یحییٰ التمیمی الطلحی الکوفی" م 360ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ" نے ان کو وثقہ الحافظ محمد بن احمد بن حماد و ھوا احد الثقات الحفاظ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 26 ص 210 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 441 و غیرھما
(صحیح ابی نعیم ج 1 ص 114 رقم 110 و الاحادیث المختارۃ ج 13 ص 91 رقم 155)

(2) امام عبیداللہ بن غنام ابو محمد الکوفی" و 211ھ م 297ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ" نے ان کو الامام المحدث الصادق و کان مکثرا عن ابن ابی شیبۃ و ھو ثقۃ و محدث الکوفۃ (الحافظ) اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 535 (2) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 170 و غیرھما
(المستدرک للحاکم ج 2 ص 268 رقم 296 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 100 رقم 76 و الاحادیث المختارۃ ج 2 ص 268 رقم 1299 و غیرھا)

(3) امام حبیب بن الحسن القزاز م 359ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو ابو القاسم القزاز و کان ثقة و کان مستورا و کان ثقة مستورا حسن المذهب و بغدادی و کان رجلا صالحا وهو عندنا من الثقات الصلحاء اور ابو نعیم نے صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) المنتظم لابن الجوزی ج 14 ص202 (2) تاریخ الاسلام ج 26 ص 190 وغیرهما

(صحیح ابی نعیم ج 1 ص35 رقم 1 وغیرها)

(4) امام یوسف بن یعقوب ابو محمد البصری البغدادی و 208ھ م 297ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو یوسف القاضی هو الامام الحافظ و صاحب التصانیف فی السنن الامام الحافظ الفقیه الکبیر الثقة و کان اسند اهل زمانه اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص170 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص54 وغیرهما

(صحیح ابی عوانه ج 3 ص144 رقم 450 و الایمان لابن مندة ج 1 ص218 رقم 77 والمستدرك ج 1 ص 77 رقم 68 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص105 و معجم ابن عساکر ج 1 ص1243 رقم 279 والاحادیث المختارة ج 1 ص420 رقم 299 وغیرها)

(5) امام جعفر بن محمد بن عمرو الاحمسی ابو القاسم الکوفی ائمہ نے ان کو ذکر کیا ہے حدث عن ابی حصین الوادعی وغیره عنه ابو نعیم و محمد الحوالیقی وغیرهما اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) المنتظم لابن الجوزی ج 15 ص275 (2) تاریخ الاسلام ج 29 ص 250 وغیرهما

(صحیح ابی نعیم ج 1 ص116 رقم 141 وغیرها)

(6) امام ابو حصین محمد بن الحسین الوادعی القاضی الکوفی م 296ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو المحدث الحافظ الامام القاضی الکوفی صاحب المسند و کان من حفاظ الکوفة الثقات اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص569 (2) شذرات الذهب ج 3 ص410 وغیرهما

(صحیح ابی نعیم ج 1 ص141 رقم 190 و صحیح ابی عوانه ج 3 ص98 رقم 4351)

(7) امام محمد بن احمد ابو احمد الغطریفی و 283ھ م 377ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو الحافظ الغطریفی الحافظ المتقن الامام مصنف الصحیح علی المسانید و کان من علماء

المحدثین و متقنیهم صواما قواما صالحا ثقة و کان امیر الغزاة بدهستان و صنف علی صحیح البخاری اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص130 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 353 وغیرھما

(صحیح ابی نعیم ج 1 ص114 رقم 110 و شرح السنۃ للبغوی ج 3 ص375 رقم 821 و معجم ابن عساکر ج 1 ص15 رقم 6 و الاحادیث المختارۃ ج 7 ص55 رقم 2459 والسنن الکبری للبیھقی ج 1 ص411 رقم 1292 وغیرھا)

(8) امام عبداللہ بن اسحاق الجوھری المصری ؒ م 257 ھ یہ سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ائمہ ؒ نے ان کو من اھل البصرۃ ثقۃ مستقیم الحدیث وثقۃ حافظ من الحادیۃ عشرۃ اور ان سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 ص363 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص295 وغیرھما

(صحیح ابی داؤد ج 1 ص149 رقم 545 ، صحیح ترمذی ج 5 ص388 رقم 3268 و صحیح ابن ماجہ ج 1 ص688 رقم 2130 و صحیح ابن خزیمہ ج 1 ص29 رقم 46 ، مختصر الاحکام للطوسی ج 3 ص132 رقم 539 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص207 رقم 360 و الاحادیث المختارۃ ج 4 ص400 رقم 1572 وغیرہ)

(9) امام محمد بن علی بن حبیش م359 ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہ ؒ نے ان کو البغدادی الناقد جلیل وثقہ غیر واحد و ثقۃ حبل و کان شیخا ثقۃ صالحا اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 26 ص144 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص105 وغیرھما

(صحیح ابی نعیم ج 1 ص97 رقم 73 و الاحادیث المختارۃ ج 2 ص348 رقم 738)

(10) امام احمد بن عبدالملک الحرانی ؒ و150ھ م 221ھ یہ صحیح البخاری وصحیح نسائی وصحیح ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ائمہ ؒ نے ان کو الحافظ الحجۃ محدث الجزیرۃ الحرانی و حافظا لحدیثہ صاحب سنۃ و کان نظیر النفیلی فی الصدق والاتقان والامام الحافظ المتقن اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص38 (2) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص662 وغیرھما

(صحیح البخاری ج 4 ص22 رقم 2820 و السنن الکبیر ج 9 ص75 و صحیح ابن خزیمہ ج 4 ص75 رقم 2380 و صحیح ابن ماجہ ج 1 ص301 رقم 932 و صحیح ابی عوانہ ج

2 ص 77 رقم 2372 و صحیح ابن حبان ج 5 ص 421 رقم 2068 والمستدرك ج 2 ص 450 رقم 3555 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص 216 رقم 1384 و الاحادیث المختارة ج 6 ص 66 رقم 2546 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 622 تا 623﴾ وعن جابر بن سمرة ﷺ قال رأنا رسو ل اللهﷺ ونحن رافعی ایدینا فی الصلاة فقال اسکنوا فی الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔ (السنن الکبری للبیھقی ج 2 ص 397 رقم 3520 باب جماع ابواب الخشوع فی الصلاة و الاخبال علیھا قال ھل ثناؤه قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون)

"سیدنا جابر بن سمرة ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نے ہمیں (مسجد نبوی میں) دیکھا اور ہم (صحابہؓ) نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابو القاسم العلوی ابو جعفر بن دحیم وابراھیم بن عبداللہ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالقاسم زید بن جعفر بن محمد العلویؒ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو قال الذھبی لقب لبعض العلویة بالکوفة ھو زید بن جعفر کان بالکوفة ذکرہ ابن ماکولا اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 129 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 147 وغیرھما

(معجم ابی عساکر ج 2 ص 738 رقم 918 وتذکرة الحفاظ ج 2 ص 129)

(2) امام ابو جعفر محمد بن علی بن دحیم الشیبانی الکوفیؒ م 353ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ابن دحیم الشیخ الثقة المسند الفاضل محدث الکوفة واحد الثقات و کان صالحا صدوقا اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام ج 12 ص 147 (2) تذکرة الحفاظ ج 3 ص 66 وغیرھما

(المستدرك للحاکم ج 1 ص 268 رقم 538 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص 376 رقم 186 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 112 رقم 120 والاحادیث المختارة ج 2 ص 287 رقم 669)

(3) امام ابراھیم بن عبداللہ العبسی القصار ابو اسحاق الکوفیؒ م 279ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الکوفی المحدث المعمر الصادق ابو اسحاق سمع وکیع بن الجراح

وهو خاتمة اصحابه وهو صدوق جائز الحدیث اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 43 (2) العبر فی خبر من عبر ج 1 ص 401 وغیرھما

(صحیح ابی عوانہ ج 1 ص 38 رقم 83 والمستدرک للحاکم ج 3 ص 166 رقم 4738 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص 97 و معجم ابن عساکر ج 1 ص 562 رقم 697 والاحادیث المختارة ج 1 ص 16 رقم 6 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 624﴾(وعن جابر بن سمرة ؓ) قال دخل علینا رسول الله ﷺ ونحن رافعی ایدینا فی الصلاة فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم (السنن الکبری للبیھقی ج 2 ص 398 رقم 3521 باب ایضاً)

" سیدنا جابر بن سمرة ؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے (مسجد نبوی میں) اور ہم (صحابہؓ) نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ فرمایا کیا بات ہے تمہیں مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث ک تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق حدیث صحیح علی شرط البخاری ومسلم اور اس صحیح حدیث پر اہل السنت والجماعت حنفیہ ومالکیہ کا عمل ہے۔

﴿حدیث نمبر 625﴾وعن جابر بن سمرة ؓ قال انتھی النبی الله ﷺ وھم رافعو ایدیھم فی الصلاة فقال مالکم رافعو ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم

(منتقی من الجزء من حدیث المروزی ج 1 ص 134 رقم 35)

" سیدنا جابر بن سمرة ؓ سے روایت ہے فرمایا نبی اقدس ﷺ (مسجد میں) پہنچے اور (صحابہؓ) ہم نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے آپ نے ﷺ فرمایا کیا ہو گیا ہے کہ تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابوالقاسم المروزیؒ، امام حفص بن عمرو الربالیؒ وامام عبدالرحمٰن بن مھدیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالقاسم عبداللہ بن محمد المروزی یعرف بحامض راسہؒ م 329ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحامض الشیخ الجلیل الثقة المروزی الاصل البغدادی ثقة وھو المحدث اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص396 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص34 و غیرھما
(معجم ابن عساکر ج 2 ص1219 رقم 1594 والاحادیث المختارة ج 6 ص200 رقم 2217)

(2) امام حفص بن عمرو الربالی ابوعمر المصریؒ م 258ھ یہ صحیح ابن ماجہ وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو وھو ثقة مامون صدوق و ثقة عابد صدوق من العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 19 ص122 . (2) تقریب لا بن حجر ج 1 ص173
(مسند البزار ج 9 ص190 رقم 3737 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص224 رقم 686 و صحیح ابن خزیمه ج 2 ص206 رقم 1194 و صحیح ابن حبان ج 6 ص109 رقم 2341 و الایمان لابن مندة ج 1 ص 267 رقم 126 و صحیح ابی نعیم ج 3 ص321 رق 2833 و معجم ابن عساکر ج 2 ص1207 والاحادیث المختارة ج 6 ص165 رقم 2168 وغیرھا)

(3) امام عبدالرحمٰن بن مھدی ابوسعید المصریؒ و135ھ م198ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الکبیر والامام العلم الشھیر وثقة ثبت حافظ عارف بالرجال والحدیث من التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص241 .(2) تقریب ج 1 ص351 وغیرھما
(صحیح البخاری ج 4 ص181 رقم 3515 و صحیح مسلم ج 1 ص52 رقم 96 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 626﴾ وعن جابر بن سمرة ﷛ قال انتھی النبی ﷺ الیھم وھم رافعو ایدیھم فی الصلاة فقال مالکم رافعو ایدیکم کانھا اذ ناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاة۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم

(مخطوط فیہ مصنفات ابی الحسن الحمامی ج 1 ص 272 رقم 430)

"سیدنا جابر بن سمرۃ ﷛ سے روایت ہے فرمایا نبی اقدس ﷺ (مسجد میں) پہنچے اور (صحابہؓ) نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کر رہے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ تمام ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 627﴾ وعن جابر بن سمرۃ ﷛ قال قال رسول اللہ ﷺ مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذ ناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (التمہید لابن عبدالبر ج 9 ص 221 الحدیث الرابع لعشرون)

"سیدنا جابر بن سمرۃ ﷛ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں (نماز کے اندر) مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابو بکر محمد بن بکار الدمشقی اور محمد بن اسماعیل بن علیۃ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن بکار بن یزید الدمشقیؒ م 332ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو من اهل بیت و کان قاضیھا و محمد بن بکار الشیخ الصالح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ دمشق ج 52 ص 157 (2) مختصر تاریخ دمشق ج 32 ص 50

(2) امام محمد بن اسماعیل بن علیۃ الدمشقیؒ م 264ھ یہ صحیح النسائی وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو قاضی دمشق ومفتیھا و محدثھا الامام الحافظ الاوحد حافظ ثقۃ دمشقی و البصری نزیل دمشق وقاضیھا ثقۃ من الحادیۃ عشرۃ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 21 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 468 وغیرھما

(صحیح النسائی ج 4 ص 25 رقم 1876 و صحیح ابن حبان ج 14 ص 296 رقم 6384)

﴿حدیث نمبر 628﴾ وعن جابر بن سمرة ﷺ عن النبی ﷺ انه دخل المسجد فابصر قوما قد رفعوا ایدیهم فقال قد رفعوها كانها اذناب الخیل الشمس اسكنوا فی الصلاة انفرد باخراجه مسلم ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم ۔ (التحقیق لابن الجوزی ج 1 ص 333 رقم 426)

"سیدنا جابر بن سمرة ؓ سے روایت ہے وہ نبی اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے پس قوم (صحابہؓ) کو دیکھا تحقیق وہ (نماز کے اندر) رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کر رہے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویون کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور بالتحقیق حدیث صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 629﴾ وعن جابر بن سمرة ؓ قال دخل علینا رسول ﷺ ونحن رافعوا ایدینا یعنی فی الصلاة فقال كانها اذناب الخیل الشمس اسكنوا فی الصلاة قال و دخل علینا ونحن متفرقون فقال مالكم عزین ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم ۔ (تاریخ بغداد للخطیب ج 6 ص 622 رقم 3083)

"سیدنا جابر بن سمرة ؓ سے روایت ہے کہ رسول اقدس ﷺ ہم پر داخل ہوئے اور ہم (صحابہؓ) نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق تم مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کر رہے ہو نماز کے اندر سکون اختیار کرو اور آپ ﷺ ہم پر داخل ہوئے اور ہم متفرق ٹولیوں میں تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا ہے تم کو کہ الگ الگ ٹولیوں میں ہو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے حسن بن محمد الخلالؒ کے ان کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام الحسن بن محمد ابو محمد الخلال البغدادیؒ و352ھ م439ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الخلال الحافظ المفید الامام الثقة و كان ثقة له معرفة و خرج المسند

علی الصحیحین اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص205 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص274 وغیرھما
(معجم ابن عساکر ج 1 ص219 رقم 251 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 630﴾ وعن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ قال دخل علینا رسول ﷺ والناس رفعوا ایدیھم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج 41 ص226 رقم 4779)

"سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اقدس ﷺ ہم پر داخل ہوئے اور لوگ (صحابہؓ) نماز کے اندر رفع الیدین کر رہے تھے پس آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے میں تمہیں مست گھوڑوں کی دموں کی طرح رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں نماز کے اندر سکون اختیار کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو الحسن علی بن احمدؒ، امام ابو عبداللہ الحسن بن ابی الحدیدؒ وامام ابو المعمر المسدد الحمصیؒ وامام ابوبکر احمد بن عبدالکریم الحلبیؒ، امام ابو الحسن محمد الرافقیؒ، امام صالح بن علی النوفلیؒ وامام احمد بن شعیب الحرانیؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو الحسن علی بن احمد الحرستانیؒ م 561ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحرستانی القرشی الدمشقی البستانی راوی جزء الرافقی سمعہ فی سنۃ ثمانین واربع مائۃ من ابی عبداللہ بن ابی الحدید روی عنہ ابن عساکر و ابنہ وغیرھما اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 20 ص421 (2) تاریخ الاسلام ج 39 ص103 وغیرھما
(معجم ابن عساکر ج 2 ص691 رقم 859)

(2) امام ابو عبداللہ الحسن بن احمد بن ابی الحدید الدمشقیؒ و 416ھ م 482ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو عبداللہ الدمشقی ابن ابی الحدید المعدل الخطیب حکم بین الناس بدمشق و مسند دمشق اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 33 ص 82 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 344 وغیرهما
(معجم ابن عساکر ج 2 ص 691 رقم 859 و الاحادیث المختارۃ ج 9 ص 102 رقم 90 وغیرھا)

(3) امام ابوالمعمر المسدد بن علی الاملوکی خطیب حمص م 431ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو ابو المعمر الاملوکی الامام المحدث البارع خطیب حمص کان اماما فقیہا فصیحا سمع الحدیث اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 192 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 266 وغیرھما
(معجم ابن عساکر ج 2 ص 691 رقم 859 وغیرھا)

(4) امام ابوبکر احمد بن عبدالکریم الحلبی م 370ھ ائمہ نے ان کا ذکر کیا ہے احمد بن عبدالکریم الحلبی راوی جزء الرافقی روی عنہ المسدد الاملوکی وغیرہٗ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 26 ص 431 (2) ذیل تاریخ مولا العلماء ج 1 ص 106 وغیرھما)
(معجم ابن عساکر ج 2 ص 691 رقم 859)

(5) امام ابوالحسن محمد بن الحسن الرافقی الحلبی الحنفی م 330ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو ابو الحسن الرافقی و کان عالما ادیبا فاضلا و قدم دمشق حاجا و حدث عن صالح بن عبداللہ النوفلی الفقیہ یہ مقبول الحدیث ہے۔

(1) الجواھر المضیہ ج 2 ص 14 (2) تاریخ دمشق ج 51 ص 61 وغیرھما
(معجم ابن عساکر ج 2 ص 691 رقم 859)

(6) امام صالح بن علی النوفلی یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو ذکرہ ابو بکر الخلال فقال سمعنا منہ فی سنۃ سبعین بحلب و سمعنا منہ عن ابی عبداللہ ایضا مسائل و کان مقدما علی اھل حلب یہ مقبول الحدیث ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 21 ص 191 (2) الطبقات الحنابلۃ ج 1 ص 177 وغیرھا

(7) امام احمد بن شعیب الحرانی م 233ھ یہ صحیح بخاری وصحیح ابی داؤد وترمذی ونسائی کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو صدوق ثقۃ و ثقۃ من العاشرۃ اوران سے مروی حدیث

کو صحیح قرار دیا ہے

(1) تهذيب الكمال ج 1 ص 367 (2) تقريب ج 1 ص 81

(صحيح البخاری ج 6 ص 70 رقم 4677 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص 18 رقم 67 و صحیح ترمذی ج 5 ص 684 رقم 837 و صحیح النسائی ج 5 ص 46 رقم 2499 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص 430 رقم 1600 و صحیح ابن حبان ج 8 ص 27 رقم 3233 ومستدرك ج 1 ص 471 رقم 1213 و صحیح ابی نعیم ج 4 ص 123 رقم 3394 والاحاديث المختارة ج 7 ص 198 رقم 2636 وغیره)

﴿حدیث نمبر 631 تا 632﴾ عن جابر بن سمرة ؓ ان رسول الله ﷺ رأى قوما قد رفعوا ايديهم كانها اذناب خيل شمس وفي حديث وكيع رأنا رسول الله ﷺ و نحن رافعوا ايدينا في الصلاة فقال اسكنوا في الصلاة ۔ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط مسلم والبخاری تغليبا ۔ (الخلافيات للبيهقی ج 2 ص 371 رقم 172)

"سیدنا جابر بن سمرۃ ؓ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اقدس ﷺ نے (مسجد نبوی میں) قوم (صحابہؓ) کو دیکھا تحقیق وہ رفع الیدین (نماز کے اندر) کر رہے تھے جیسے مست گھوڑوں کی دموں کی طرح آپ ﷺ نے فرمایا کہ (نماز کے اندر) سکون اختیار کرو"

﴿تحقيق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق حدیث صحیح ہے۔ وللہ الحمد

﴿یہ حدیث درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) جزء رفع اليدين البخاری ج 1 ص 31 رقم 35

(2) اكمال المعلم بفوائد مسلم للقاضی عياض ج 2 ص 343 رقم 430

(3) كشف المشكل من حديث الصحيحين لابن الجوزی ج 1 ص 456 رقم 522

(4) النفح الشذی شرح جامع الترمذی لابن السيد الناس ج 4 ص 398

(5) رياض الافهام في شرح عمدة الاحكام لابی حفص المالكی ج 2 ص 185

(6) التوضيح لشرح الجامع الصحيح لابن الملقن ج 6 ص 626 باب رفع اليدين ج 7 ص 9

(7) طرح التثريب للعراقی ج 2 ص 373 فائده بيان الخشوع في الصلاة

(8) فتح الباری لابن حجر ج 9 ص 501 باب وجوب النفقة على الاهل و العيال

(9) شرح ابی داؤد للحافظ العينی ج 3 ص 297 باب في رفع اليدين ج 4 ص 285

(10) نخب الافكار في تنقيح مبانی الاخبار شرح معانی الآثار للعينی ج 7 ص 100

(11) مرقاة على المشكوٰة للعلی ج 2 ص 656 باب صفة الصلاة

(12) البیان والتعریف فی اسباب ورود الحدیث الشریف لابن حمزہ ج 2 ص193
(13) نیل الاوطار للشوکانی ج 2 ص207 باب رفع الیدین
(14) عون المعبود و حاشیة ابن القیم للعظیم آبادی ج 3 ص211
(15) تحفة الاحوذی للمبارکبوری ج 2 ص99 باب رفع الیدین عند الرکوع
(16) الجمع بین الصحیحین للحمیدی ج 1 ص339 رقم 522 ومن افراد مسلم
(17) الاحکام الصغری للاشبیلی ج 1 ص220 باب فی الصفوف
(18) جامع الاصول لابن الاثیر ج 5 ص411 رقم
(19) خلاصة الاحکام للنووی ج 1 ص476 رقم 1573
(20) تنقیح التحقیق لابن عبدالهادی ج 2 ص132 رقم 648
(21) تنقیح التحقیق للذهبی ج 1 ص 137 باب صفة الصلاة
(22) نصب رأیة الزیلعی ج 1 ص393باب صفة الصلاة
(23) جامع المسانید لابن کثیر ج 2 ص13 رقم 1412
(24) البدر المنیر لابن الملقن ج 3 ص480 الحدیث الاول
(25) اتحاف المهرة لابن حجر ج 3 ص97 رقم 2582
(26) اطراف المسند لابن حجر ج 1 ص676 رقم 1362
(27) التلخیص الحبیر لابن حجر ج 1 ص543 باب صفة الصلاة
(28) التمیز فی تلخیص لابن حجر ج 2 ص623 فصل فیما عارفی ذلك
(29) الدرایة علی الهدایة لابن حجر ج 1 ص149
(30) الفتح الکبیر للسیوطی ج 3 ص95 رقم 10736
(31) کنزالعمال للعلی ج 7 ص482 رقم 19883
(32) السراج المنیر للالبانی ج 1 ص228 رقم 1248
(33) الجامع الصغیر للسیوطی ج 1 ص10602
(34) جامع الاحادیث للسیوطی ج 19 ص94 رقم 20281
(35) شرح مختصراً الطحاوی للجصاص ج 1 ص601 باب صفة الصلاة
(36) بدائع الصنائع للکاسانی ج 1 ص207
(37) المحیط البرهانی ج 1 ص376 ویکرہ ان یرفع یدیه عند الرکوع
(38) اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب للمنجی ج 1 ص231 باب لاترفع الایدی
(39) تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق الزیلعی ج 1 ص120 فصل الشروع فی الصلاة
(40) البنایه شرح الهدایة للعینی ج 2 ص254 ج 3 ص116
(41) منحة السلوك فی شرح تحفة الملوك للعینی ج 1 ص126 فصل

(42) البحر الرائق لابن نجیم ج 1 ص341 آداب الصلاۃ

(43) حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ج 1 ص257

(44) الذخیرۃ للقرافی ج 2 ص220 باب الخامس فی سنن الصلاۃ

(45) الاصطلام فی الخلاف بین الامامین الشافعی و ابی حنیفۃ للسمعانی ج 1 ص244

(46) المجموع شرح المہذب للنوی ج 3 ص400

(47) المحلی بالآثار لابن حزم ج 3 ص49 مسألۃ لکل مصل اماما

(48) الاحکام الکبری لاشبیلی ج 2 ص175 باب اتمام الصوف الاول فالاول

(49) الاعلام بفوائد الاحکام لابن الملقن ج 3 ص68 الحدیث الثالث

(50) القواعد النورانیۃ لابن تیمیۃ ج 1 ص79

(51) مجموع الفتاوی لابن تیمیۃ ج 22 ص560 الالتفات الصلاۃ

(52) مختصر تاریخ دمشق ج 17 ص184

(53) العباب الزاخر للرضی الدین الصغانی ج 1 ص129 وغیرھا

﴿نقشہ حدیث سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا محمد عربی امام اعظم فی الانبیاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

سیدنا تمیم بن طرفۃ الطائی

سیدنا المسیب بن رافع

سیدنا سلیمان الاعمش

سیدنا ابومعاویۃ زہیرؒ محمدؒ وشعبۃؒ الثوریؒ معمرؒ یحیٰ بن سعید وکیعؒ جریرؒ شجاعؒ وابن نمیرؒ وحاضرؒ وغیرھم

سیدنا ابوبکر بن ابی شیبۃؒ ابوکریبؒ عبداللہ النفیلی وقتیبہ ابوداؤد الطیالسی وعبدالرزاق ومحمد بن جعفرؒ واحمد بن حنبلؒ واسحاق وعباس الدوریؒ وغیرھم

سیدنا مسلم بن الحجاجؒ وابوداؤد السجستانیؒ واحمد النسائیؒ وابویعلیٰؒ وغیرھم

﴿جدول حدیث سیدنا جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ﴾

(1)صحیح مسلم	2	(2) صحیح ابی داؤد	2
(3) صحیح النسائی	2	(4) مسند ابی داؤد الطیالسی	2
(5) مصنف عبدالرزاق	2	(6) مصنف ابن ابی شیبۃ	2
(7) مسند الامام احمد	2	(8) جزء رفع الیدین للبخاری	2
(9) مسند البزار	2	(10) السنن الکبری للنسائی	2
(11) مسند ابی یعلی	2	(12) حدیث السراج	2
(13) صحیح ابی عوانہ	2	(14) شرح مشکل الآثار	2
(15) سنن الطحاوی	2	(16) صحیح ابن حبان	2
(17) المعجم الکبیر للطبرانی	2	(18) المخلصیات لابی طاھر	2
(19) صحیح ابی نعیم	2	(20) السنن الکبری للبیھقی	2
(21) خلافیات للبیھقی	2	(22) منتقی حدیث المروزی	2
(23) المنتقاۃ لابن ابی الفوارس	2	(24) التمھید لابن عبدالبر	2
(25) تاریخ بغداد	2	(26) تاریخ دمشق	2

﴿حدیث نمبر 633﴾وحدثنا عبدالرحمن بن غنم ان اباмالک الاشعری ﷺ جمع قومه فقال یا معشر الاشعریین اجتمعوا و اجمعوا انساء کم و ابناء کم أعلمکم صلاۃ النبی ﷺ التی صلی لنا بالمدینۃ فاجتمعوا وجمعوا نساء ھم و ابناء ھم فتوضا واراھم کیف یتوضأ فاحصی الوضوء الی اماکنه حتی لما ان فاء الفئ وانکسر الظل قام فاذن صف الرجال فی ادنی الصف و صف الولدان خلفھم و صف النساء خلف الولدان ثم أقام الصلاۃ فتقدم فرفع یدیه و کبر فقراء بفاتحۃ الکتاب و سورۃ یسر ھما ثم کبر فرکع فقال سبحان اللہ وبحمدہ ثلاث مرار ثم قال سمع اللہ لمن حمدہ و استوی قائما ثم کبرو خرّ ساجدا ثم کبر فرفع راسه ثم کبر فسجد ثم کبر فانتھض قائما فکان تکبیرہ فی اول رکعۃ ست تکبیرات و کبر حین قام الی الرکعۃ الثانیۃ فلما قضی صلاۃ أقبل الی قومه بوجھه فقال احفظوا اتکبیری و تعلموا رکوعی و سجودی فانھا صلاته رسول اللہ ﷺ التی کان یصلی لنا کذی الساعۃ من النھار الحدیث ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح ورواته ثقات(مسند الامام احمد ج 37 ص540 رقم 22906)

"سیدنا عبدالرحمٰن بن غنمؒ نے بیان کیا کہ بیشک سیدنا ابو مالک الاشعریؓ نے قوم کو جمع کیا پس فرمایا اے اشعری قوم جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کر لو تا کہ میں تمہیں صلاۃ النبی ﷺ سکھاؤں جو آپ مدینہ منورہ میں پڑھایا کرتے تھے پس آپ ﷺ نے وضو کیا اور انہیں دیکھلایا کہ کیسے وضو کیا جاتا ہے آپ ﷺ نے اچھی طرح سے اعضاء وضو تک پانی پہنچایا حتیٰ کہ جب سایہ ظاہر ہو گیا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر اذان دی پس امام کے قریب مردوں نے صف باندھی ان کے پیچھے بچوں نے اور بچوں کے پیچھے عورتوں نے پھر اقامت ہوئی آپ ﷺ نماز پڑھانے کیلئے آگے بڑھ گئے پس آپ ﷺ نے رفع الیدین کیا تکبیر تحریمہ کہی پھر سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ دوسری سورت کو آہستہ آواز سے پڑھا پر تکبیر کہہ کر رکوع کیا تو تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کو جھکے پھر تکبیر کہہ کر سر کو اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے۔ آخر میں اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میری تکبیروں کو یاد کر لو اور میرا رکوع و سجود دیکھو لو کیونکہ یہی صلاۃ رسول ﷺ ہے جو آپ ﷺ ہمیں دن کے اس حصے میں پڑھایا کرتے تھے (اور یہ ظہر یا عصر کی چار رکعات نماز تھی)"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے احمد بن حنبلؒ کے۔ ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالنضر ھاشم بن القاسم اللیثی الخراسانی ثم البغدادیؒ و137ھ م207ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ ثقة صاحب سنة یفخربه اهل بغداد اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص263 (2) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص212 وغیرھما

(صحیح البخاری 1 ص41 رقم 143 و صحیح مسلم ج 1 ص41 رقم 12 وغیرھما)

(2) امام عبدالحمید بن بھرام الفزاری المدائنیؒ م167ھ یہ صحیح ترمذی وصحیح ابن ماجہ وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو المحدث صاحب شهر بن حوشب روی عن شهر

نسخة حسنة و حديثه مقارب و احاديث صحاح ثقة ليس به باس صدوق من السادسة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 7 ص 334 (2) تقريب ج 1 ص 333 وغيرهما

(صحيح ترمذی ج 5 ص 58 رقم 2697 و صحيح ابن ماجه ج 1 ص 28 رقم 72 والاحاديث المختارة ج 8 ص 324 رقم 391 وغيرها)

(3) امام شہر بن حوشب ابو سعید الشامیؒ م 111ھ یہ صحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو سعيد الاشعری الشامی و كان من كبار علماء التابعين ثقة ليس به بأس و حسن الحديث وقوى امره ثقة ثبت لابأس به حسن الحديث اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 5 ص 218 (2) مغاني الاخيار ج 1 ص 493 وغيرهما

(صحيح مسلم ج 3 ص 1621 رقم 2049 و صحيح ابی داؤد ج 2 ص 80 رقم 1496 و صحيح ترمذی ج 4 ص 238 رقم 1765 و صحيح النسائی ج 3 ص 262 رقم 1800 و صحيح ابن ماجه ج 1 ص 28 رقم 73 و صحيح ابی عوانه ج 4 ص 213 رقم 6551 و سنن الطحاوی ج 1 ص 33 و شرح السنة للبغوی ج 5 ص 288 والاحاديث المختارة ج 8 ص 324 رقم 391 وغيرها)

(4) امام عبدالرحمٰن بن غنم الاشعریؒ م 78ھ یہ صحیح بخاری معلقاً وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الاشعری الفقيه شيخ اهل فلسطين و فقيه الشام و هو راس التابعين و كان كبير القدر صادقا فاضلا والفقيه الامام شيخ اهل فلسطين حدث عن معاذ بن جبلؓ و ابی مالکؓ الاشعری وغيرهما ثقة ان شاء الله و مختلف فی صحة و شامی تابعی ثقة من كبار التابعين و مشهور من ثقات الشاميين و كان افقه اهل الشام و كانت له جلالة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 1 ص 41 (2) سير اعلام النبلاء ج 5 ص 10 وغيرها

(صحيح البخاری ج 7 ص 106 رقم 5590 و صحيح مسلم ج ص رقم ، وصحيح ابی داؤد ج 3 ص 329 رقم 3688 و صحيح ترمذی ج 4 ص 424 رقم 2121 وغيرها)

﴿حديث نمبر 634﴾ وعن عبدالرحمن بن غنم ان ابامالك الاشعری ﷺ جمع قومه فقال يا معشر الاشعريين اجمعوا و اجمعوا نساء كم و ابناء كم أعلمكم صلاة

رسول الله ﷺ التي صلى لنا بالمدينة بنافاجتمعوا و جمعوا نساء هم و ابناء هم فتوضا فأراهم كيف يتوضأ فاحفى الوضوء الى اماكنه حتى لما ان فاء الفيء و انكسر الظل قام فاذن و صف الرجال في ادنى الصف و صف الولدان خلفهم و صف النساء خلف الولدان ثم اقام الصلاة فتقدم و رفع يديه و كبر فقراء بفاتحة الكتاب و سورة يسر هما ثم كبر فركع فقال سبحان الله و بحمده ثلاث مرار ثم قال سمع الله لمن حمده ثم استوى قائما ثم كبرو خرّ ساجدا ثم كبر فرفع راسه ثم كبر فسجد الى ان قال فلما قضى صلاة أقبل الى قومه بوجهه فقال احفظوا تكبيري و تعلموا ركوعي و سجودي فانها صلاة رسول الله ﷺ التي كان يصلي بها هذه الساعة من النهار الحديث ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاري و مسلم تغليبا (تاريخ دمشق ج 67 ص 195 رقم 8806)

"سیدنا عبدالرحمٰن بن غنمؒ نے بیان کیا کہ بیشک سیدنا ابو مالک الاشعری ؓ نے قوم کو جمع کیا پس فرمایا اے اشعری قوم جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی جمع کرلو تا کہ میں تمہیں صلاۃ رسول ﷺ سکھاؤں جو آپ مدینہ منورہ میں پڑھایا کرتے تھے پس آپ ؓ نے وضو کیا اور انہیں دیکھلایا کہ کیسے وضو کیا جاتا ہے آپ ؓ نے اچھی طرح سے اعضاء وضو تک پانی پہنچایا حتیٰ کہ جب سایہ ظاہر ہو گیا تو آپ ؓ نے کھڑے ہو کر اذان دی پس امام کے قریب مردوں نے صف باندھی ان کے پیچھے بچوں نے اور بچوں کے پیچھے عورتوں نے پھر اقامت ہوئی آپ ؓ نماز پڑھانے کیلئے آگے بڑھ گئے پس آپ ؓ نے رفع الیدین کیا تکبیر تحریمہ کہی پھر سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ دوسری سورت کو آہستہ آواز سے پڑھا پر تکبیر کہہ کر رکوع کیا تو تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کو جھکے پھر تکبیر کہہ کر سر کو اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا پھر تکبیر کہہ کر سیدھے کھڑے ہو گئے ۔ آخر میں اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا میری تکبیروں کو یاد کرلو اور میرا رکوع وسجود دیکھ لو کیونکہ یہی صلاۃ رسول اللہ ﷺ ہے جو آپ ﷺ ہمیں دن کے اس حصے میں پڑھایا کرتے تھے (اور یہ ظہر یا عصر کی چار رکعات نماز تھی)"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابوالطیب حسین بن موسیٰؒ وامام عامر بن سنان (اوابن سیار) الرقی کے۔ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالطیب الحسین بن موسی الرقیؒ ائمہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے الرقی و قیل هو بغدادی نزیل انطاکیة حدث بها عامر بن سیار و موسی بن مروان الرقی وغیرهما روی عنه الحاکم ابو احمد الحافظ وابو حفص عمر بن علی العتکی وھو معروف ہے۔

(1) تهذیب الکمال ج 29 ص 144 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 362 وغیرهما

(2) امام عامر بن سنان والصحیح عامر بن سیار الرقیؒ م 240ھ ائمہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ روی عن عبدالحمید بن بهرام و سلیمان ابن ارقم وغیرهما وروی عنه عمر بن الحسن الحلبی القاضی وبقی بن مخلد و الحسین بن موسی الانطاکیؒ و غیرهم ائمہؒ نے ان کو (ثقة) من اهل الشام و له ماینکر وحدیثه مقارب قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 ص 502 (2) میزان الاعتدال ج 2 ص 359 وغیرهما

﴿یہ درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص 230 باب مقام البیان فی الصف
(2) تحفة الاحوزی للمبارکبوری ج 2 ص 147 باب کیف النهوض من السجود
(3) نصب الرأیه للحافظ لزیلعی ج 2 ص 36 باب الامامة
(4) غایة المقصد للهیثمی ج 1 ص 257 رقم 804 باب صفة الصلاة
(5) مجمع الزوائد للهیثمی ج 2 ص 129 رقم 2788
(6) اتحاف المهرة لابن حجر ج 14 ص 358 رقم 17824
(7) اطراف المسند لابن حجر 7 ص 69 رقم 8808
(8) فتح القدیر لابن الهمام ج 1 ص 359 باب الرسالة
(9) تبیین الحقائق للزیلعی ج 1 ص 136 باب الاحق بالامامة
(10) مختصر التاریخ دمشق ج 29 ص 143 ابو مالك الاشعریؓ
(11) مجموعة رسائل للعلامة قاسم بن قطلوبغا ج 1 ص 357 هئیك الجلوس
(12) المحلی بالآثار لابن حزم ج 4 ص 184 طبع مصر

(13) الجامع الصحیح للربیع بن حبیب جزء 4 ص8

(14) المؤتلف والمختلف الدارقطنی ج 3 ص1406 طبع بیروت

﴿درج ذیل ائمہ نے حدیث ابی مالک اشعریؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 762ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (نصب الرایہ)

(2)امام محمود بن احمد العینیؒ م 855ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شرح ابی داؤد)

(3) امام ابو الحسن الھیثمیؒ م 807ھ مائل بہ تصحیح (مجمع الزوائد)

(4) امام ابن حجرؒ ج 852ھ سکت عنہ (اطراف المسند)

(5) امام عثمان الزیلعیؒ م 795ھ وقال صحیح بوجہ استدلال (تبیین الحقائق)

(6) امام ابن رجبؒ م 795ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (فتح الباری)

(7) امام ابو موسیٰ المدینیؒ م 581ھ وقال صحیح بروایۃ احمد (خصائص المسند)

﴿نقشہ حدیث سیدنا ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا محمد عربی امام اعظم الانبیاء و خاتم الانبیین صلی اللہ علیہ وسلم
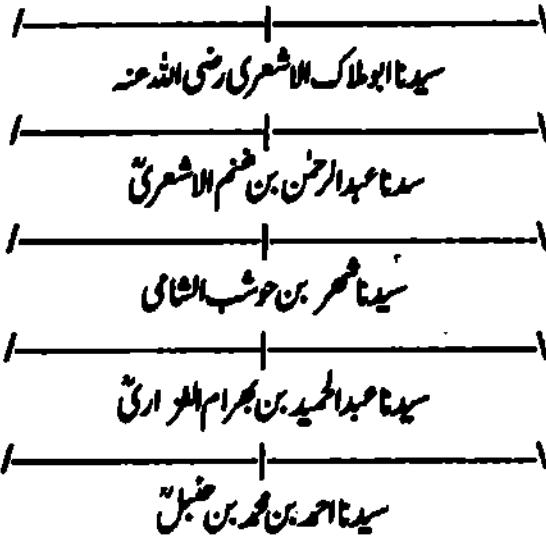
﴿جدول حدیث ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ﴾

(1) مسند الامام احمد	1 2	(2) تاریخ دمشق	1 2
(3) شرح ابی داؤد	1 2	(4) نصب الرایہ للزیعلی	1 2
(5) غایۃ المقصد للھیثمی	1 2	(6) مجمع الزوائد للھیثمی	1 2
(7) اتحاف المھرۃ لابن حجر	1 2	(8) اطراف المسند لابن حجر	1 2

(9) فتح القدیر لابن الھمام	1 2	(10) تبیین الحقائق للزیلعی	1 2
(11) مختصر تاریخ دمشق	1 2	(12) فتح الباری لابن رجب	1 2

﴿حدیث نمبر 635﴾ و حدثنا سالم البراد قال دخلنا علی ابی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ فسالناہ عن الصلاۃ فقال الاصلی بکم کما کان رسول اللہ ﷺ یصلی قال فقام فکبر ورفع یدیہ ثم رکع فوضع کفیہ علی رکبتیہ وحافی بین ابطیہ قال ثم قام حتی استقر کل شئی منہ ثم سجد فوضع کفیہ و حافی بین ابطیہ ثم رفع راسہ حتی استقر کل شئی منہ ثم صلی اربع رکعات ھکذا۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مسند الامام احمد ج 37 ص 43 رقم 22359 حدیث ابی مسعودؓ)

"سیدنا سالم البرادؒ نے بیان کیا فرمایا کہ ہم سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے پس ہم نے آپ رضی اللہ عنہ سے نماز کے متعلق سوال کیا پس آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خبردار کیا میں تمہیں صلاۃ نہ پڑھاؤں جیسے رسول اللہ ﷺ کی صلاۃ تھی فرمایا پس کھڑے ہوئے اور تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا پھر رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا اور ہتھیلیوں کو اپنی بغلوں سے دور رکھتے فرمایا پھر (رکوع سے) کھڑے ہوئے حتیٰ کہ ہر چیز نے اپنی جگہ پر قرار پکڑا پھر سجدہ کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو دور رکھا پھر سجدہ سے سر اٹھایا حتیٰ کہ ہر چیز نے اپنی جگہ قرار پکڑا چار رکعات نماز اسی طرح پڑھی"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام یحییٰ بن حمادؒ، امام ابوعوانہؒ وامام سالم البرادؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام یحییٰ بن حماد البصریؒ م 215ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ و ثقۃ جماعۃ کان ثقۃ کثیر الحدیث اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص 302 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص 203 وغیرھا (صحیح البخاری ج 1 ص 73 رقم 333 و صحیح مسلم ج 1 ص 63 رقم 147)

(2) امام ابوعوانہ وضاح بن عبداللہ الیشکریؒ و 93ھ م 176ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ احد الثقات ھو صحیح الکتاب کان

كثير الضبط والنقط هو الامام الحافظ الثبت محدث البصرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص173 (2) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص257 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 1 ص8 رقم 5 و صحیح مسلم ج 1 ص116 رقم 201 وغیرها)

(3) امام سالم البراد الکوفیؒ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح نسائی وغیرهما کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ثقة وكان من خيار المسلمين وكان اوثق عندی من نفسی والكوفي ثقة من الثانية اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص367 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص227 وغیرهما

(صحیح النسائی ج 2 ص187 رقم 1038 وصحیح ابی داؤد ج 1 ص228 رقم 863 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص302 رقم 598 وسنن الطحاوی ج 1 ص221 رقم 1323 ، والمستدرك للحاكم ج 1 ص347 رقم 816 وغیرها)

﴿یہ حدیث درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) صحیح ابی داؤد ج 1 ص228 رقم 863 باب صلاة من لایقیم صلبه فی الرکوع والسجود

(2) صحیح النسائی ج 2 ص186 رقم 1037 باب مواضع اصابع الیدین فی الرکوع

(3) مسند ابی داؤد الطیالسی ج 2 ص15 رقم 654 ابو مسعود البدریؓ

(4) مسند الامام احمد ج 28 ص307 رقم 17076 بقیه حدیث ابی مسعود البدری الانصاری

(5) سنن الدارمی ج 2 ص825 رقم 1343 باب العمل فی الرکوع

(6) السنن الکبری للنسائی ج 1 ص323 باب موضع اصابع الیدین فی الرکوع

(7) المعجم الاوسط للطبرانی ج 3 ص126 رقم 2687

(8) المعجم الکبیر الطبرانی ج 17 ص240/241 رقم 668

(9) السنن الکبری للبیهقی ج 2 ص175 رقم 2748 باب المکث بین السجدتین وغیره

(10) الطیوریات ج 2 ص440 رقم 389

(11) مشیخة الابنوسی ج 1 ص205 رقم 110

(12) الاستذکار لابن عبدالبر ج 2 ص307 باب وضع الیحدیث علی ماوضع

(13) شرح ابی داؤد للعینی ج4 ص64

(14) عمدة القاری للعینی ج 4 ص124 باب یبدی ضبعیه و یجافی فی السجود

(15) جامع الاصول لابن الاثیر ج 5 ص425 رقم 3580

(16) جامع المسانید والسنن لابن کثیر ج 10 ص230 رقم 12965

(17) اتحاف الخیرۃ المھرۃ للبوصیری ج 2 ص187 باب فی الرکوع

(18) اتحاف المھرۃ لابن حجر ج 11 ص255 رقم 13989 من مسند عقبہ بن عمرو ابی مسعودؓ

(19) الاوسط لابن المنذر ج 3 ص151 رقم 1393 ذکر الاعتدال

(20) الاحکام الکبری لاشبیلی ج 2 ص229 باب موضع اصابع الیدین الرکوع

(21) القواعد النورانیۃ لابن تیمیۃ ج 1 ص86 فصل فی بیان المراللہ بہ ورسولہ

(22) مجموع الفتاوی لابن تیمیۃ ج 22 ص568

(23) تہذیب الکمال للمزی ج 10 ص176 رقم 2159

(24) الایضاح فی علوم البلاغۃ القزوینی الدمشقی ج 1 ص16

(25) نخب الافکار للعینی ج 4 ص125 باب الخفض فی الصلاۃ

﴿درج ذیل ائمہ نے حدیث ابی مسعودؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابو داؤد م 275ھ وقال صحیح (تذکرۃ الحفاظ)

(2) امام الامام احمد النسائی م 303ھ وقال صحیح (زہر الربی)

(3) امام ابو علی النیسا بوریؒ م 349ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی)

(4) امام ابو علی ابن السکنؒ م 353ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی)

(5) امام ابن عدیؒ م 365ھ و قال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی)

(6) امام دار قطنیؒ م 383ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی)

(7) امام ابن مندہؒ م 393ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہرالربی)

(8)امام حاکم النیسا بوریؒ م 405ھ وقال صحیح الاسناد (المستدرک)

(9) امام ابوبکر بن السنیؒ م 446ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی)

(10) امام ابو یعلی الخلیلیؒ م 446ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی)

(11) امام عبدالغنی بن سعیدؒ م 409ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی)

(12) امام ابو طاہر السلفیؒ م 576ھ وقال صحیح بروایۃ النسائی (زہر الربی)

(13) امام ابو موسی المدینیؒ م 581ھ و قال صحیح براویۃ احمد (خصائص المسند)

(14) امام ابو محمد الدارمیؒ م 255ھ وقال صحیہ بوجہ احتجاج (الاستذکار)

(15) امام ابن عبدالبرؒ م 463ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شرح ابن ماجہ)

(16) امام محمد المغلطائی م 762ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شرح ابن ماجہ)

(17) امام محمود بن احمد العینیؒ م 855ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (شرح البخاری)

(18) امام ابن المنذرؒ م 318ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (الاوسط لابن المنذر)

(19) امام ابن خزیمہؒ م 311ھ وقال صحیح (صحیح ابن خزیمه)

(20) امام ابو عبدالله الذهبیؒ م 748ھ وقال صحیح (تلخیص المستدرک)

(21) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 762ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (نصب الرایه)

﴿نقشه حدیث سیدنا ابو مسعود البدری رضی الله عنه﴾

سیدنا محمد عرب امام اعظم فی الانبیاء و خاتم النبیین صلی الله علیه وسلم

جدول حدیث ابی مسعود البدری رضی الله عنه

(1)مسند الامام احمد 1 2 ,, (2) نخب الافکار للعینی 1 2

(3) المسند الموضوعی 1 2

﴿خلفاء راشدینؓ اور ترک رفع الیدین بعد الافتتاح﴾

﴿حدیث نمبر 636 تا 637﴾عن عبدالله (بن مسعود) ؓ قال صلیت مع رسول الله ﷺ و ابی بکر وعمر رضی الله عنهما فلم یرفعوا ایدیهم الاعند افتتاح الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (مسند

الامام ابی یعلی ج 8 ص 453 رقم 5039)

" سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی ہے۔ پس آپ حضرات رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع کے وقت "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 638 تا 642﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ و ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الا عند الاستفتاح۔ قال ابو شعیب اسانیدھم صحاح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج 4 ص 41)

" سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی ہے۔ پس حضرات رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 644 تا 645﴾ عن علقمۃ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف رسول اللہ ﷺ و ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فکانوا یرفعون ایدیھم فی اول الصلاۃ ثم لایعود۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (کتاب المجروحین لابن حبان ج 2 ص 270 رقم 956)

" سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پیچھے بھی پڑھی ہے۔ تو (یہ) حضرات نماز کے اول میں رفع الیدین کرتے تھے پھر پوری نماز میں دوبارہ (رفع الیدین) نہیں کرتے تھے "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 646تا 647﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ و ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الاعند استفتاح الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (الکامل لابن عدی ج 7 ص339 رقم 1646)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی ہے۔ (یہ) حضرات رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 648تا 649﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ و ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الاعند افتتاح الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (معجم اسامی شیوخ ابی بکر الاسماعیل ج 2 ص292)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی ہے۔ (یہ) حضرات رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 650 تا 653﴾ عن عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ و ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الاعند التکبیر الاولی فی افتتاح الصلاۃ قال اسحاق بہ ناخذ فی الصلاۃ کلھا۔ قال ابو شعیب اسانیدھم صحاح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (سنن الدارقطنی ج 2 ص52 رقم 1133 باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی ہے۔ (یہ) حضرات رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر تکبیر اولی کے وقت شروع نماز میں اسحاق ابن ابی

اسرائیل المروزیؒ نے فرمایا کہ ہم تمام نمازوں میں اسی حدیث کو اخذ عمل کے لئے لیتے ہیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 654 تا 655﴾ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف النبی ﷺ و ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الاعند افتتاح الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا

(السنن الکبری للبیھقی ج 2 ص 113 رقم 2537)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی ہے۔(یہ) حضرات رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 656 تا 659﴾ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف النبی ﷺ و ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الاعند افتتاح الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسانیدھم صحاح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا

(تاریخ بغداد ج 13 ص 72 رقم 5090)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی ہے۔(یہ) حضرات رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 660 تا 661﴾ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ و ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الاعند افتتاح الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (التحقیق فی احادیث الخلاف لابن الجوزی ج 1 ص 333 رقم 424)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے اور سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے پیچھے بھی پڑھی ہے۔

(یہ) حضرات رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 662 تا 663﴾ عن عبداللہ بن مسعود ﷺ قال صلیت خلف رسول اللہ ﷺ و ابی بکر وعمر رضی اللہ عنہما فلم یرفعوا ایدیھم الاعند افتتاح الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (معرفة السنن والآثار للبیھقی ج 2 ص 424 رقم 3286)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اقدس ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور سیدنا ابوبکر صدیق وسیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے ساتھ بھی پڑھی ہے۔ (یہ) حضرات رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدق ہیں۔

﴿نقشہ حدیث سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا ابو بکر صدیق خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ وعلقمۃ بن قیسؒ

سیدنا سلمۃ بن وردانؒ وابراھیم النخعیؒ

سیدنا غاز بن قیسؒ وحماد بن ابی سلیمانؒ

سیدنا ابن وھبؒ ومحمد بن جابر الیمامیؒ

سیدنا عیسیٰ بن دینار ویحییٰ بن یحییٰ واسحاق بن ابی اسرائیل

سیدنا اصبغ بن خلیلؒ وابو یعلیٰؒ وابوعثمان الحفاظؒ وعبدالوھاب بن ابی حیۃؒ وابراھیم بن مخلدؒ وعباس بن حمزۃؒ وعلی

بن عبدالعزیز ومحمد بن اسماعیل ومحمد بن جعفر دلوین وابومحمد البخاریؒ واسحاق المنجیقیؒ

سیدنا الدارقطنیؒ وابوبکر الاسماعیلیؒ وابن عدیؒ

﴿جدول حدیث ابی بکر الصدیق رضی الله عنه﴾

(1) مسند ابی یعلی	1 2	(2) اخبار الفقهاء للبقروانی	1 2
(3) سنن الدارقطنی	1 2	(4) السنن الکبری للبیهقی	1 2
(5) معرفة السنن للبیهقی	1 2	(6) التحقیق لابن الجوزی	1 2
(7) الضعفاء للعقیلی	1 2	(8) الکامل لابن عدی	1 2
(9) معجم لابی بکر الاسماعیل	1 2	(10) تاریخ بغداد	1 2
(11) بغیة الطلب	1 2	(12) خلافیات للبیهقی	1 2

﴿حدیث نمبر 664﴾ وعن الاسود ان عمر ﷺ کان یرفع یدیه فی الصلاة حذو منکبیه یعنی فی افتتاح الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (مصنف ابن ابی شیبه ج 1 ص 211 رقم 2413 (باب) الی این یبلغ بیدیه)

"سیدنا اسودؒ سے روایت ہے فرمایا کہ بیشک سیدنا عمر فاروق ﷺ رفع الیدین کرتے تھے (شروع) نماز میں کندھوں کے برابر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں سوائے زبیر بن عدیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام زبیر بن عدی الیامی الکوفیؒ م 131ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو العلامة الثقة و ثقه غیر واحد الکوفی ثقة من الخامسة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 7 ص 298 (2) تقریب ج 1 ص 214 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 9 ص 49 رقم 7068 و صحیح مسلم ج 1 ص 157 رقم 279)

﴿حدیث نمبر 665﴾ وعن الاسود ان عمر بن الخطاب ﷺ کان یرفع یدیه الی المنکبین یعنی فی افتتاح الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مصنف عبدالرزاق ج 2 ص 71 رقم 2532 باب تکبیرة الافتتاح و رفع الیدین)

"سیدنا اسودؒ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما رفع الیدین کرتے تھے شروع نماز میں کندھوں تک"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 666﴾ وعن الاسود قال صليت مع عمر ﷺ فلم يرفع يديه في شئي من صلاته الاحين افتتح الصلاة ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاري و مسلم تغليبا (مصنف ابن ابی شیبة ج 1 ص214 رقم 2454 (باب) من كان يرفع يديه في اول تكبيرة ثم لا يعود)

"سیدنا اسودؒ سے روایت ہے فرمایا میں نے سیدنا عمر فاروق ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے آپ ﷺ نے نماز میں کسی جگہ رفع الیدین نہیں کیا مگر جس وقت نماز شروع کی"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے یحیٰ بن آدمؒ وحسن بن عیاشؒ وعبدالملک بن ابجرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حسن بن عیاش الکوفیؒ م 172ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ترمذی وصحیح نسائی وسنن طحاوی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو اخو ابو بكر بن عياش و كان وصي سفيان الثوري ثقة و ثقة غير واحد وابو محمد الكوفي صنوق من الثامنة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مغاني الاخيار للعيني ج 1 ص204 (2) تقريب لابن حجر ج 1 ص163 وغيرهما (صحيح مسلم ج 2 ص588 وصحيح ترمذی ج 4 ص240 رقم 1769 و صحيح النسائی ج 3 ص100 رقم 1390 و سنن الطحاوی ج 1 ص227 و صحيح ابن حبان ج 4 ص380 و صحيح ابی نعيم ج 2 ص451 و شرح السنة للبغوی ج 12 ص72)

(2) امام عبدالملک بن ابجر الکوفیؒ م 143ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ابی داؤد وترمذی ونسائی وسنن الطحاوی کے راوی ہے ائمہؒ نے ان کو كان ثقة ثبتا في الحديث صاحب سنة وثقة والكوفي ثقة عابد من السادسة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مغاني الاخيار للعيني ج 2 ص248 (2) تقريب لابن حجر ج 1 ص363 وغيرها

(صحیح مسلم ج 1 ص176 رقم 312 و صحیح ابی داؤد ج 4 ص86 رقم 4207 و صحیح ترمذی ج 5 ص347 رقم 3198 و صحیح النسائی ج 8 ص53 رقم 4832 و صحیح ابن خزیمہ ج 3 ص142 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص118 رقم 353 و سنن الطحاوی ج 4 ص323 رقم 7161 و صحیح ابن حبان ج 14 ص99 رقم 6216 والمستدرک للحاکم ج 3 ص444 رقم 5683 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص261 رقم 469 و معجم ابن عساکر ج 1 ص9 رقم 1 والاحادیث المختارۃ ج 8 ص227 رقم 271 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 667 تا 669﴾ وعن الاسود قال رأیت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه یرفع یدیه فی اول تکبیرۃ ثم لایعود قال ورایت ابراھیم والشعبی یفعلان ذلک قال ابو شعیب اسانیدھم صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (شرح مشکل الآثار للطحاوی ج 15 ص50 باب بیان مشکل ماروی عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنھما ھذ المعنی)

"سیدنا اسودؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا عمر بن الخطاب ﷛ کو دیکھا آپ نے (نماز کی) اول تکبیر (تحریمہ) میں رفع الیدین کیا پھر دوبارہ رفع الیدین نہیں کیا اور راوی نے کہا کہ سیدنا ابراھیمؒ وسیدنا شعبیؒ بھی (ترک رفع یدین) کا فعل کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 670 تا 672﴾ وعن الاسود قال رأیت عمر بن الخطاب ﷛ یرفع یدیه فی اول تکبیرۃ ثم لایعود قال ورأیت ابراھیم والشعبی یفعلان ذلک ۔ قال ابو جعفر الطحاوی فھذا عمر ﷛ لم یکن یرفع یدیه ایضاً الافی التکبیرۃ الاولی فی ھذا الحدیث و ھو حدیث صحیح لان الحسن بن عیاش و ان کان ھذ الحدیث انما دار علیه فانه ثقة حجة قد ذکر ذلک یحییٰ بن معین وغیرہ افتری عمر بن الخطاب ﷛ علیه ان النبی ﷺ کان یرفع یدیه فی الرکوع والسجود وعلم بذلک من دونه ومن ھو معه یراہ یفعل غیر مارأی رسول اللہ ﷺ یفعل ثم لاینکر ذلک علیه ھذا عندنا محال وفعل عمر ﷛ ھذا وترک اصحاب رسول اللہ ﷺ ایاہ علی ذلک دلیل صحیح ان ذلک ھو الحق الذی لاینبغی لاحد خلافه۔ قال ابو شعیب اسانیدھم صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا (السنن الطحاوی ج 1 ص227 رقم 1364 رقم 1364 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع)

"سیدنا اسودؒ سے روایت ہے فرمایا میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے (نماز کی) اول تکبیر (تحریمہ) میں رفع الیدین کیا پھر پوری نماز میں نہیں کیا راوی نے کہا کہ میں نے سیدنا ابراھیم النخعیؒ وسیدنا شعبیؒ کو بھی یہی فعل کرتے ہوئے دیکھا ہے "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق حدیث عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بروایۃ الطحاوی صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 673 تا 676﴾ وعن الاسود قال صلیت مع عمر رضی اللہ عنہ فلم یرفع یدیہ فی شئی من صلاتہ الاحین یفتتح الصلاۃ وقال عبدالملک ورایت الشعبی وابراھیم و ابا اسحق لایرفعون ایدیھم الاحین یفتتحون الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسانیدھم صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا۔ (الاوسط لابن المنذر ج 3 ص 148 رقم 1391 (باب) ذکر رفع الیدین عند الرکوع)

"سیدنا اسودؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے نماز کی کسی جگہ رفع الیدین نہیں کیا مگر جس وقت نماز شروع کی اور عبدالملکؒ نے کہا میں نے سیدنا شعبیؒ وسیدنا ابراھیمؒ وسیدنا ابواسحاقؒ کو دیکھا وہ بھی رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر جس وقت نماز شروع کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ صدوق ہیں بالتحقیق حدیث عمر رضی اللہ عنہ بروایۃ ابن المنذر صحیح علی شرط مسلم والبخاری وتغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 677 تا 678﴾ وعن الاسود ان عمر رضی اللہ عنہ کان یرفع یدیہ الی المنکبین ۔ یعنی فی افتتاح الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم (السنن الکبری للبیھقی ج 2 ص 39 رقم 2308 باب من قال یرفع یدیہ حذو منکبیہ)

" سیدنا اسودؒ سے روایت ہے کہ بیشک سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ (شروع نماز میں) رفع الیدین کندھوں تک کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو سعید بن ابی عمروؒ وامام اسید بن عاصمؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو سعید محمد بن موسی الصیر فی النیسا بوریؒ م 421ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الصیرفی الشیخ الثقة المامون و کان ثقة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 99 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص 245 وغیرهما (معجم ابن عساکر ج 1 ص 17 رقم 8 وغیرها)

(2) امام اسید بن عاصم الاصبہانیؒ و 180ھ م 270ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الثقفي الحافظ المحدث الامام ابو الحسين و صنف المسند ثقة رضا و محدث اصبهان اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 71 (2) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 115 وغیرهما (صحیح ابی عوانه ج 1 ص 26 رقم 28 والایمان لابن منده ج 1 ص 343 والتوحید لابن منده ج 1 ص 261 رقم 115 والمستدرک للحاکم ج 1 ص 221 رقم 449 والاحادیث المختارة ج 10 ص 125 رقم 126 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 679﴾ وعن الاسود عن عمر رضی اللہ عنہ (انه کان) رفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لم یرفع بعد۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا (جزء محمد الرافقی بحواله مسند الفاروق ج 1 ص 164 کتاب الصلاة)

"سیدنا اسودؒ سے روایت ہے وہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ (نماز کی) اول تکبیر تحریمہ میں رفع الیدین کرتے پھر دوبارہ رفع الیدین نہ کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام سیار بن نصرؒ، امام ابو عبید بن ابی السفرؒ اور عبداللہ بن داؤد الخریبیؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام سیار او شاذ بن نصر بن سیار ابو الحکم الدمشقیؒ، ائمہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے سیار والشاذ بن نصر ابو الحکمؒ حدث عن هشام بن عمار ابو عبیدة وغیرهما وروی عنه محمد بن احمد الرافقیؒ و ابو محمد بن زبر القاضیؒ و عبدالله بن عبدالصمدؒ و عبیدالله العسکری و حاجب بن مالکؒ و ابو بکر بن عمیرؒ و عیسی بن علی الحلبیؒ وعبدالملک بن محمود القرشیؒ و محمد بن اسحاق الدمشقیؒ وغیرهم وهو مصروف اور مقبول الحدیث ہے۔

(1) تاریخ دمشق ج 73 ص 100 (2) المنتظم لابن الجوزی ج 13 ص353 وغیرھما

(2) امام ابوعبیدۃ احمد بن عبداللہ بن ابی السفر الکوفی م258ھ یہ صحیح النسائی والترمذی و ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہ نے ان کو ثقۃ یکنی ابا عبیدۃ الکوفی صدوق من الحادیۃ عشرۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 8 ص 34 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص 81 وغیرھما

(صحیح ترمذی ج 4 ص400 رقم 2066 و صحیح النسائی ج 7 ص128 رقم 4122 و صحیح ابن ماجہ ج 1 ص515 رقم 1615، مختصر الاحکام الطوسی ج 1 ص256 رقم 57 و صحیح ابن حبان ج 9 ص243 رقم 3935 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص405 رقم 815 والاحادیث المختارۃ ج 2 ص246 رقم 623 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 680﴾ عن الاسود قال رأیت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یرفع یدیہ فی اول التکبیر ثم لم یعد۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الخلافیات للبیھقی ج 2 ص381، ص382 رقم 1748)

"سیدنا اسود سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو (نماز کی) اول تکبیر (تحریمہ) میں رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابویحییٰ السمرقندی و محمد بن نصر کے ان کی۔ ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابویحییٰ احمد بن محمد بن صالح السمرقندی م بعد 334ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو روی عن محمد بن عقیل و محمد بن محمود و محمد بن نصر و محمد بن اسحاق وغیرھم وروی عنہ الحاکم و غنجار و محمد بن احمد الحافظ و محمد بن ابی بکر الحافظ وغیرھم وصححہ الحاکم والبیھقی حدیثہ فھو ثقۃ عندھما

(1) تاریخ بغداد ج 6 ص182 (2) والمستدرک ج 1 ص278 رقم 610

(السنن الکبری للبیھقی ج 6 ص206 رقم 1167و القضاء والقدر للبیھقی ج 1 ص140 رقم 64 و معرفۃ السنن للبیھقی ج 10 ص221 رقم 1428وغیرھا)

(2) امام ابوعبداللہ محمد بن نصر المروزی السمرقندی و202ھ م294ھ یہ مشہور شافعی امام

ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام شیخ الاسلام ابو عبداللہ المروزی الفقیه هو امام اهل الحدیث فی عصره بلا مدافعة و الامام الحافظ وله کتاب قدر الصلاة ورفع الیدین و قیام للیل وغیرها ولم یکن للشافعیة فی وقت مثله اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص165 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص23

(3) العبر للذهبی ج 1 ص426

(المستدرک ج 1 ص278 رقم 610 و الاسماء الصفات للبیهقی ج 1 ص600 رقم 534 والسنن الکبری للبیهقی ج 6 ص420 رقم 1248 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 681﴾ عن الاسود ان عمر ﷺ یرفع یدیه الی المنکبین (یعنی فی افتتاح الصلاة) ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم (الخلافیات للبیهقی ج 2 ص382 رقم 1749)

"سیدنا اسودؒ سے روایت ہے بیشک سیدنا عمر فاروق ﷺ رفع الیدین کندھوں تک کرتے تھے۔شروع نماز میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔وہ سب ثقہ ہیں اور بالتحقیق حدیث صحیح ہے۔وللہ الحمد

﴿یہ حدیث درج ذیل کتب میں ھے﴾

(1) شرح ابن ماجه للحافظ المغلطائی ج 1 ص1472 باب رفع الیدین

(2) شرح ابی داؤد للحافظ العینی ج 3 ص305 باب فی رفع الیدین

(3) الجوهر النقی علی للبیهقی للحافظ ابن الترکمانی ج 2 ص75

(4) نصب الرایه علی الهدایة للحافظ الزیلعی ج 1 ص405 باب صفة الصلاة

(5) البدر المنیر لابن الملقن ج 3 ص501 الحدیث التاسع

(6) الدرایة علی الهدایة لابن حجر ج 1 ص152 ومن الآثار فی ذلک

(7) علل الحدیث لابن ابی حاتم الرازی ج 2 ص121 رقم 256

(8) توجیه النظر للجزائری ج 2ص633

(9) مختصر خلافیات بیهقی لاحمد بن فرح ج 2 ص87

(10) شرح مسند ابی حنیفة للعلی القاری ج 1 ص38

(11) مرقاة علی المشکوٰة للحافظ علی القاری ج 2 ص669 باب صفة الصلاة

(12) کنز العمال للحافظ علی المتقی ج 8 ص94 رقم 22056

(13) جامع الاحادیث للحافظ السیوطی ج 26 ص179 رقم 28828

(14) فتح القدیر علی الهدایة للحافظ ابن الهمام ج 1 ص311 (باب) فی رفع الیدین

(15) المعتصر من المختصر من مشکل الآثار للحافظ الملطی ج 1 ص38 (باب) فی رفع الیدین

(16) تحفة الاحوذی للمبارکفوری ج 2 ص94 باب رفع الیدین عند الرکوع

(17) مرعاة المفاتیح للمبارکفوری ج 3 ص25 المفصل الاول

(18) اتحاف المهرة لابن حجر ج 12 ص101 الاسود بن یزید عن عمرؓ

(19) الاسرار المرفوعة للحافظ علی القاری ج 1 ص492 فصل

(20) محض الصواب فی فضائل امیر المؤمنین عمر بن الخطابؓ لابن المبرد ج 3 ص983

(21) نخب الافکار للحافظ العینی ج 4 ص190 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود

(22) مصباح الزجاجة شرح ابن ماجه للحافظ السیوطی ج 1 ص62 باب الترجیح

(23) التعلیق الممجد علی موطا محمد للحافظ عبدالحئی ج 1 ص385 باب افتتاح الصلاة وغیرها

﴿درج ذیل ائمہ نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابن ابی شیبہؒ م 235ھ و قال صحیح بوجه احتجاج (مصنف ابن ابی شیبه)

(2) امام طحاویؒ م 321ھ وقال وهو حدیث صحیح (سنن الطحاوی)

(3) امام مغلطائی م 762ھ وقال بسند صحیح علی شرط مسلم (شرح ابن ماجه)

(4) امام محمود العینیؒ م 855ھ وقال هذا حدیث علی شرط مسلم (شرح ابن ماجه)

(5) امام ابن الترکمانیؒ م 745ھ وقال صحیح علی شرط مسلم (نخب الافکار)

(6) امام ابن بطالؒ م 449ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (شرح البخاری)

(7) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 762ھ وقال والحدیث صحیح (نصب الرأیة)

(8) امام ابن حجرؒ م 852ھ و قال هذا رجاله ثقات (الدرایة)

(9) امام ابو حاتم الرازیؒ م 277ھ وقال صحیح (علل الحدیث)

(10) امام ابن ابی حاتمؒ م 327ھ وقال صحیح (علل الحدیث)

(11) امام طاهر الجزائریؒ م 1328ھ وقال صحیح (توجیه النظر)

(12) امام یوسف الملطیؒ م 802ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (المعتصر)

(13) امام ابن الملقنؒ م 804ھ وسکت عنه (البدرالمنیر)

(14) امام علی القاریؒ م 1014ھ وقال بسند صحیح (الاسرار المرفوعة)

(15) امام ابن الھمامؒ م 861ھ وقال بسند صحیح (فتح القدیر)

(16) امام عبدالرزاقؒ م 211ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (مصنف عبدالرزاق)

(17) امام ابو بکر الکاسانیؒ م 587ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (البدائع الصنائع)

(18) امام محمد النیمویؒ م 1322ھ وقال ھو اثر صحیح (آثار السنن)

(19) امام سید محمد انور شاہ کشمیریؒ م 1350ھ وقال ھو اثر صحیح (نیل الفرقدین)

(20) امام ظفر احمد العثمانیؒ م 1394ھ وقال سندہ صحیح علی شرط مسلم (اعلاء السنن)

(21) امام سید محمد یوسف البنوریؒ م 1394 وقال فاسنادہ صحیح (معارف السنن)

﴿نقشہ حدیث سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا عمر فاروق خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ والاسود بن یزیدؒ

سیدنا انسؓ وابراھیم النخعیؒ وعلقمہؒ

سیدنا سلمۃ بن وادانؒ وزبیر بن عدیؒ وعبدالملک بن ابجرؒ

سیدنا ابی ابن وھب محمد بن جابر الیمامیؒ وحسن بن عیاشؒ

سیدنا عیسیٰ بن دینارؒ ویحییٰ بن یحییٰ واسحاقؒ وحسن بن ابی اسرائیل ویحییٰ بن آدم

سیدنا اصبغ بن خلیلؒ وابویعلیؒ وابوعثمان الحافظؒ وعبدالوھاب بن ابی حیۃؒ وابراھیم بن مخلدؒ وعباس بن حمزۃؒ وعلی بن عبدالعزیز ومحمد بن اسماعیلؒ ومحمد بن جعفرؒ وابوعبداللہ البخاریؒ وابن ابی شیبہؒ والحمانی وعمر بن عبداللہ الزیادؒ

سیدنا ابن ابی داؤد والدارقطنیؒ ومحمد بن صالحؒ وابوجعفر المروزیؒ وابوجعفر العقیلیؒ وابوبکر الاسماعیلیؒ

سیدنا ابوجعفر الطحاویؒ

﴿جدول حدیث عمر فاروق رضی اللہ عنہ﴾

(1) مسند ابی یعلی	1 2	(2) اخبار الفقہاء للقیروانی	1 2
(3) سنن الدارقطنی	1 2	(4) السنن الکبری للبیہقی	1 2
(5) مصنف ابن ابی شیبہ	1 2	(6) شرح مشکل الآثار للطحاوی	1 2
(7) سنن الطحاوی	1 2	(8) الکامل لابن عدی	1 2
(9) معرفۃ السنن للبیہقی	1 2	(10) بغیۃ الطلب لابن عدیم	1 2
(11) خلافیات للبیہقی	1 2	(12) التحقیق لابن الجوزی	1 2
(13) معجم لابی بکر الاسماعیلی	1 2	(14) تاریخ بغداد	1 2
(15) الضعفاء للعقیلی	1 2		

﴿حدیث نمبر 682﴾ قال (عطاء بن ابی رباح المکیؒ) (تکبیر الاستفتاح بالیدین) قد بلغنی ذلک عن عثمان (بن عفان) رضی اللہ عنہ انہ کان یخلف بیدیہ اذنیہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (مصنف عبدالرزاق ج 2 ص70 رقم الحدیث 2527 باب تکبیرۃ الافتتاح و رفع الیدین)

"سیدنا عطاء بن ابی رباح المکیؒ نے فرمایا شروع نماز کی تکبیر رفع الیدین کے ساتھ کریں تحقیق ہم تک سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یہ پہنچی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ (شروع نماز کی تکبیر کے وقت) رفع الیدین کانوں کے پیچھے تک کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے عبداللہ بن عبیدؒ وعطاءؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبداللہ بن عبید بن عمیر ابو ھاشم المکی م 113ھ یہ صحیح مسلم و سنن اربعہ وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ابو ھاشم المکی ثقۃ یحتج بحدیثہ لیس بہ بأس و کان مستجاب الدعوۃ و کان من افصح اھل مکۃ و کان ثقۃ صالحا ثقۃ من الثالثہ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تہذیب لابن حجر ج 5 ص308 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص312 وغیرھما (صحیح مسلم ج 1 ص971 رقم 1333 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص27 رقم 106 و صحیح ترمذی ج 3 ص198 رقم 851 وصحیح النسائی ج 5 ص191 رقم 2836 وصحیح ابن

ماجه ج 1 ص280 رقم 861 والمنتقی لابن الجارود ج 1 ص115 رقم 439 و صحیح ابن خزیمه ج 4 ص182 رقم 2645 و مختصر الاحکام للطوسی ج 4 ص76 رقم 780 وسنن الطحاوی ج 1 ص299 رقم 1780 و صحیح ابن حبان ج 9 ص10 رقم 3697 والمستدرك للحاکم ج 1 ص622 رقم 1662 و شرح السنة للبغوی ج 7 ص129 رقم 270 والاحادیث المختارة ج 11 ص118 رقم 111 وغیرها)

(2) امام عطاء بن ابی رباح المکیؒ و27ھ م114ھ یہ صحیح بخاری صحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو مفتی اهل مکة ومحدثهم القدوة العلم وقال ابو حنیفة مارأیت افضل من عطاء و کان ثقة فقیها عالما کثیر الحدیث ثقة فقیه فاضل من الثالثه اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص75 (2) تقریب ج 1 ص391 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 1 ص31 رقم 98 و صحیح مسلم ج 1 ص158 رقم 284 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 683﴾(قال عطاء فی تکبیر الافتتاح و رفع الیدین) قد بلغنی ذلك عن عثمان (بن عفان) رضی الله عنه انه کان یخلف بیدیه اذنیه قال ابن جریج قلت لعطاء وفی التطوع من التکبیر بالیدین قال نعم فی کل صلاة قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم (المحلی بالآثار لابن حزم ج3 ص11 الاعمال المستحبة فی الصلاة)

"سیدنا عطاء بن ابی رباح المکیؒ نے فرمایا شروع نماز کی تکبیر میں رفع الیدین کرنا تحقیق سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے حدیث پہنچی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کانوں کے برابر ہاتھوں کو کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن احمد ابن مفرجؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن احمد المعروف بابن القفوری الاندلسیؒ و314ھ م380ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام القاضی الاندلسی القرطبی و کان ذا مکانه عنده صنف له عدة کتب و کان حفظا بصیرا بالرجال واحوالهم اکثر الناس عنه اوثق المحدثین واجودهم و کان ضبطا و حافظ جلیل اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 3 ص142 (2) طبقات الحفاظ ج 1 ص400

﴿وھکذا فی الکتب﴾

(1) کنز العمال للحافظ علی المتقی ج 8 ص92 رقم 2204

(2) جامع الاحادیث للحافظ السیوطی ج 29 ص117 رقم 31832

(3) جمع الجوامع للسیوطی ج 16 ص810 رقم 207

(4) تعلیق علی اکمال العلم للقاضی ج 2 ص262

(5) المحلی بالآثار لابن حزم ج 1 ص97

﴿نقشہ حدیث عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ثالث﴾

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ

/-----------------|-----------------\

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ و عبداللہ بن عبیدؒ

/-----------------|-----------------\

سیدنا انسؓ و ابن جریجؒ

/-----------------|-----------------\

سیدنا سلمۃ بن وردانؒ و عبدالرزاقؒ

/-----------------|-----------------\

سیدنا غازن بن قیسؒ و اسحاق الدبریؒ

/-----------------|-----------------\

سیدنا ابن وھبؒ و ابن الاعرابیؒ

/-----------------|-----------------\

سیدنا عیسیٰؒ بن دینار و یحییٰ بن یحییٰ و ابن مفرجؒ

/-----------------|-----------------\

سیدنا اصبغ بن خلیلؒ و حمام بن احمدؒ

/-----------------|-----------------\

سیدنا محمد بن حارث قیروانی ابن حزمؒ

﴿جدول حدیث عثمان رضی اللہ عنہ﴾

(1) مصنف عبدالرزاق 1 (2) محلی لابن حزم 1

(3) اخبار الفقہاء 1 2 (4) کنز العمال 1

(5) جامع الاحادیث 1 (6) حاشیہ اکمال العلم 1
(7) جمع الجوامع 1

﴿حدیث نمبر 684﴾عن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہؓ قال رأیت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رفع یدیہ فی التکبیرۃ الاولی من الصلاۃ المکتوبۃ ولم یرفعھما فیما سوی ذلک ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح ورواتہ ثقات (موطا الامام محمد ج1 ص58 رقم 105 باب فی افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا کلیب الجرمیؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نماز مکتوبہ کی تکبیر اولی میں رفع الیدین کرتے تھے اور اس کے سوا نماز میں کسی جگہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن ابان بن صالحؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن ابان بن صالح ابو عمر الجعفی الکوفیؒ و94ھ م 171ھ یہ موطا محمد و کتاب الحجہ وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو و کانت لہ روایۃ للحدیث روی عنہ محمد بن الحسن الفقیہ و یحییٰ القطان وغیرھما وقال احمد بن حنبل اما انہ لم یکن ممن یکذب وقد احتج بہ محمد بن الحسن الفقیہ وھو صدوق ثقۃ عندہ و قال ابن عدی و مع ضعفہ یکتب حدیثہ قرار دیا ہے۔

(1) الطبقات لابن سعد ج 6 ص385 (2) موسوعۃ اقوال احمد ج 3 ص228 وغیرھما
(1) التلخیص الحبیر ج 2 ص327 (2) التحریر الاصول بحوالہ قواعد فی علوم الحدیث ص 57

﴿حدیث نمبر 685﴾وعن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہؓ وکان من اصحاب علی ان علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ کان یرفع یدیہ فی التکبیرۃ الاولی التی یفتتح

بها الصلاۃ ثم لا یرفعهما فی شئی من الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم تغلیبا (موطا الامام محمد ج 1 ص 59 رقم 109 باب افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا کلیب الجرمیؒ سے روایت ہے اور وہ اصحاب علیؓ میں سے تھے کہ بیشک سیدنا علی بن ابی طالب ﷺ تکبیر اولیٰ شروع نماز میں رفع الیدین کرتے تھے پھر پوری نماز کسی جگہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 686﴾ وعن عاصم بن کلیب الحرمی عن ابیهؒ قال رأیت علی بن ابی طالب ﷺ رفع یدیه فی التکبیرۃ الاولی من الصلاۃ المکتوبة ولم یرفعهما فیما سوی ذلك ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح ورواۃ ثقات (کتاب الحجة لامام محمد ج 1 ص 96 باب افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا کلیب الجرمیؒ سے روایت ہے فرمایا میں نے سیدنا علی بن ابی طالب ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ رفع الیدین نماز مکتوبہ کی تکبیر اولیٰ میں کی پھر اس کے سوا نماز میں کسی جگہ نہیں کی ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق مقبول الحدیث ہیں۔

﴿حدیث نمبر 687﴾ وعن عاصم بن کلیب الحرمی عن ابیهؒ وکان من اصحاب علی بن ابی طالب ﷺ انه علی بن ابی طالب کرم الله وجهه کان یرفع یدیه فی التکبیرۃ الاولی التی یفتتح بها الصلاۃ ثم لا یرفعهما فی شئی من الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم تغلیبا (کتاب الحجة لامام محمد ج 1 ص 97 باب افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا کلیب الجرمیؒ سے روایت ہے اور وہ اصحاب علی ﷺ میں سے تھے کہ بیشک سیدنا علی بن ابی طالب ﷺ نماز کی تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کرتے تھے پھر نماز میں کسی جگہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ

سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 688 تا 689﴾ وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ رضی اللہ عنہ عن علیا رضی اللہ عنہ کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلاۃ ثم لایعود قال و کان قد شھد معہ صفین و کان اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ یرفعون (ایدیھم) فی الاولی ثم لایعودون و کان ابراھیم النخعی یفعلہ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا (المدونۃ الکبری للمالک بن انس بروایۃ ابن القاسم ج 1 ص166 باب رفع الیدین فی الرکوع والاحرام)

"سیدنا کلیب الجرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر پوری نماز میں دوبارہ نہ کرتے تھے کلیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تحقیق میں جنگ صفین میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور اصحاب ابن مسعود رضی اللہ عنہ رفع الیدین (تکبیر) اولیٰ میں کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے اور سیدنا ابراھیم النخعی بھی یہی فعل کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں بالتحقیق حدیث علی رضی اللہ عنہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 690 ﴾وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ رضی اللہ عنہ و کان من اصحاب علی رضی اللہ عنہ مثلہ (یعنی ان علیاً رضی اللہ عنہ کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ من الصلاۃ ثم لایرفع بعد) (قال ابو جعفر) فکان فی ھذ الحدیث ما قد دل ان زیادہ ابن ابی الزناد ان کانت صحیحۃ اعظم الحجتین بترک الرفع فی الصلاۃ بعد تکبیرۃ الافتتاح لان علیا رضی اللہ عنہ لایفعل بعد النبی ﷺ من ھذا خلاف ماکان رسول اللہ ﷺ یفعلہ فیہ الابعد قیام الحجۃ عندہ فی ذلک علی نسخ ماکان النبی ﷺ بفعلہ فیہ وباللہ التوفیق ۔ قال ابوشعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا(شرح مشکل الآثار للطحاوی ج 15 ص33 رقم 5825 باب بیان مشکل ماروی عن علیؓ)

"سیدنا کلیب الجرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اصحاب علی رضی اللہ عنہ میں سے تھے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک آپ رضی اللہ عنہ اول تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے پھر بعد میں دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام رایوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ

سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 691﴾ و ثنا عاصم بن کلیب عن ابیہ ﷺ ان علیا ﷺ کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ من الصلاۃ ثم لایرفع بعد۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (السنن الشرح معانی الآثار للطحاوی ج 1 ص225 رقم 1353 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع)

"سیدنا کلیب الجرمی ﷺ سے روایت ہے کہ بیشک سیدنا علی ﷺ نماز کی اول تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے پھر بعد میں نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ حدیث صحیح ہے اس پر اہل السنّت الجماعت حنفیہ و مالکیہ کا عمل ہے۔ وللّٰہ الحمد

﴿حدیث نمبر 692﴾ و عاصم عن ابیہ ﷺ و کان من اصحاب علی ﷺ عن علی ﷺ مثلہ (یعنی ان علیاً ﷺ کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ من الصلاۃ ثم لایرفع بعد) (قال ابو جعفر الطحاوی فحدیث عاصم بن کلیب ھذا قددل ان حدیث ابن ابی الزناد علی احد وجھین اما ان یکون فی نفسہ سقیما اولایکون فیہ ذکر الرفع اصلا کما قد رواہ غیرہ الی ان قال فان کان ھذا ھو المحفوظ و حدیث ابن ابی الزناد خطاء فقد ارتفع بذلك ان یحب لکم بحدیث خطاء حجۃ وان کان ماروی ابن ابی الزناد صحیحا لانہ زاد علی ماروی غیرہ فان علیاﷺ لم یکن لیری النبی ﷺ یرفع ثم یترك ھو الرفع بعدہ الاوقد ثبت عندہ نسخ الرفع فحدیث علی ﷺ اذا صح ففیہ اکثر الحجۃ لقول من لایری الرفع ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (السنن شرح معانی الآثار للطحاوی ج 1 ص225 رقم 1354 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود)

"سیدنا کلیب ﷺ سے روایت ہے وہ اصحاب علی ﷺ سے ہیں وہ سیدنا علی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مثل پہلی حدیث کے بھی بیشک سیدنا علی ﷺ نماز کی اول تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے پھر بعد میں نہ کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام رایوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ

صدوق ہیں بالتحقیق حدیث علی رضی اللہ عنہ بروایۃ الطحاوی صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 693﴾ وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ انہ کان یرفع یدیہ فی التکبیرۃ الاولی من الصلاۃ ثم لا یرفع فی شئی منہا ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (السنن الکبری للبیہقی ج 2 ص 114 رقم 2535)

"سیدنا کلیب الجرمی رضی اللہ عنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نماز کی تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کرتے تھے پھر کسی جگہ بھی رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے ابوالحسن العنبریؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن محمد ابوالحسن العنبریؒ ائمہؒ نے ان کو عثمان الدارمی کے اصحاب میں ذکر کیا ہے اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 20 ص 396 (2) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 321 وغیرھما

(1) المستدرک للحاکم ج 1 ص 116 رقم 165 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 694﴾ وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ انہ کان یرفع یدیہ فی التکبیرۃ الاولی من الصلاۃ ثم لا یعود فی شئی منہا ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم وماقالوا فی تعلیلہ لیس بعلۃ (معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ج 2 ص 421 رقم 3276 باب من قال لایرفع یدیہ)

"سیدنا کلیب الجرمی رضی اللہ عنہ وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نماز کی تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کرتے تھے اور پھر پوری نماز میں دوبارہ نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ بالتحقیق حدیث علی رضی اللہ عنہ بروایۃ البیہقی صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 695 تا 696﴾ وعن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ رضی اللہ عنہ عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ کان یرفع یدیہ فی التکبیرۃ الاولی من الصلاۃ ثم لا یرفع (بعد) قال اسماعیل بن ابان روی وکیع ھذا عن ابی بکر النھشلی کانی اسمعہ یرویہ عنہ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا۔ (مجموع فیہ

مصنفات ابی جعفر البختری ج 1 ص373 رقم 542)

"سیدنا کلیب الجرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نماز کی تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کرتے تھے پھر پوری نماز میں بعد اس کے نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام جعفر بن محمد الصائغ" و اسماعیل بن ابان الوراق" کے ان کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام جعفر بن محمد الصائغ ابو محمد البغدادی" و 189ھ م 279ھ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح ابی عوانہ وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہ" نے ان کو الامام المحدث شیخ الاسلام احد الاعلام و کان زاهد اثقة صادقا متقنا ضابطا و ثقة عارف بالحديث من الحادية عشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص 197 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص141 وغیرھما

(صحیح ابی عوانة ج 1 ص15 رقم 1 وسنن الدارقطنی ج 4 ص77 رقم 3129 والمستدرک للحاکم ج 1 ص538 رقم 1409 وصحیح ابی نعیم ج 3ص46 رقم 2166 وشرح السنة للبغوی ج 10 ص 293 والاحادیث المختارۃ ج 4 ص322 رقم 1501 وغیرھا)

(2) امام اسماعیل بن ابان الوراق الکوفی" م216ھ یہ صحیح بخاری و صحیح ترمذی وغیرھما کے راوی ہیں۔ ائمہ" نے ان کو الوراق الكوفى الحافظ و كان من ائمة الحديث و ثقه غير واحد ثقة ثقة من التاسعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص416 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص105 وغیرھما

(صحیح البخاری ج 2 ص 11 رقم 927 و صحیح ابن خزیمه ج 1 ص108 رقم 217 و صحیح ابی عوانه ج 2 ص282 رقم 3149 وشرح السنة للبغوی ج 3 ص205 رقم 698 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص156 رقم 172 والاحادیث المختارۃ ج 7 ص109 رقم 2530 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 697﴾ وعن عاصم بن كليب عن ابيه رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ انه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلاة ثم لا يعود قال و كان قد شهد معه صفين ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخارى و مسلم وماقالوا فى تعليله ليس بعلة(العلل و معرفة الرجال لاحمد ج 1 ص374 رقم 717)

"سیدنا کلیب الجرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ

جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے اور پھر پوری نماز میں نہیں کرتے تھے فرمایا میں جنگ صفین میں ان کے ساتھ تھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ بالتحقیق حدیث علی رضی اللہ عنہ بروایۃ احمد صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 698﴾ وعن عاصم بن کلیب عن ابیه رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ انه کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلاة ثم لایعود قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔ (مسائل الامام احمد بروایۃ ابنه ج 1 ص 74 رقم 369)

"سیدنا کلیب الجرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر پوری نماز میں دوبارہ نہ کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ بالتحقیق حدیث علی رضی اللہ عنہ بروایۃ احمد صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 699﴾ وعن عاصم بن کلیب عن ابیه رضی اللہ عنہ انه کان مع علی رضی اللہ عنہ بصفین قال فکان یرفع یدیه فی الاولی ولایرفع فیما سوی ذلك۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔ (الاوسط لابن المنذر ج 3 ص 148 رقم 1389 ذکر رفع الیدین)

"سیدنا کلیب الجرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ صفین میں تھے فرمایا آپ رضی اللہ عنہ (تکبیر) اولیٰ میں رفع الیدین کرتے تھے اور اس کے سوا کسی جگہ میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ بالتحقیق حدیث علی رضی اللہ عنہ بروایۃ ابن المنذر صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 700﴾ عن عاصم بن کلیب عن ابیه رضی اللہ عنہ عن علی رضی اللہ عنہ انه کان یرفع یدیه فی التکبیرة الاولی من الصلاة ثم لایرفع فی شئی منها۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الخلافیات للبیهقی ج 2 ص 380 رقم 1746)

"سیدنا کلیب الجرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپؓ

نماز کی تکبیر اولیٰ میں رفع الیدین کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) کی جگہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ بالتحقیق حدیث صحیح ہے۔ وللہ الحمد

﴿یہ حدیث درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) النفع الشذی شرح جامع الترمذی لابن سید الناس ج 4 ص398 باب ماجاء فی رفع الیدین
(2) التعلیق الممجد علی موطا محمد للعبد الحی ج 1 ص389 باب فی افتتاح الصلاۃ
(3) الجوهر النقی علی البیهقی لابن الترکمانی ج 2 ص78
(4) البدر المنیر لا بن الملقن ج 3 ص484 الحدیث التاسع
(5) کنز العمال لعلی المتقی ج 8 ص95 رقم 22059
(6) تخریج احادیث احیاء علوم الدین للعراقی ج 1 ص349
(7) المجموع شرح المهذب للنووی ج 3 ص400
(8) مختصر خلافیات بیهقی لاحمد بن فرح ج 2 ص86
(9) جزء رفع الیدین للبخاری ج 1 ص14
(10) شرح سنن ابن ماجه للحافظ المغلطائی ج 1 ص1473 باب رفع الیدین
(11) فتح الباری للحافظ ابن رجب ج 6 ص331 باب رفع الیدین
(12) شرح ابی داؤد للحافظ العینی ج 3 ص301 باب فی رفع الیدین
(13) عمدۃ القاری علی البخاری للحافظ العینی ج 5 ص274 باب رفع الیدین فی التکبیر الاولیٰ
(14) شرح مسند ابی حنیفة للحافظ علی القاری ج 1 ص38
(15) التحقیق لابن الجوزی ج 1 ص324 رقم 429
(16) تنقیح التحقیق لابن عبدالهادی ج 2 ص134 رقم 654
(17) تنقیح التحقیق للذهبی ج 1 ص137
(18) نصب الرایه تخریج احادیث الهدایة للحافظ الزیلعی ج 1 ص406 باب صفة الصلاۃ
(19) اتحاف المهرۃ لابن حجر ج 11 ص599 رقم 14704
(20) الدرایة فی تخریج احادیث الهدایة للحافظ ابن حجر ج 1 ص152 ومن الآثار فی ذلک
(21) علل الحدیث للدارقطنی ج 4 ص106 رقم 457
(22) الفصول فی الاصول للجصاص الرازی ج 3 ص204 باب القول فی الصحابی
(23) فتح القدیر شرح الهدایة للحافظ ابن الهمام ج 1 ص311 باب صفة الصلاۃ

(24) المعتصر من المختصر من مشکل الآثار للحافظ یوسف الملطی ج1 ص36 باب فی رفع الیدین

(25) البنایہ الهدایہ للحافظ العینی ج 2 ص261

(26) شرح ابن بطال علی البخاری ج 2 ص354 باب رفع الیدین فی التکبیر الاولی

(27) شرح سنن ابن ماجه للحافظ السیوطی ج 1 ص62

(28) تحفة الاحوذی للمبارکفوری ج 2ص95 باب رفع الیدین عند الرکوع

(29) مرعاۃ المفاتیح علی المشکوۃ للمبارکفوری ج 3 ص26 الفصل الاول وغیرها

﴿درج ذیل ائمہ نے حدیث علی رضی اللہ عنہ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ م 189ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (کتاب الحجۃ)

(2) امام ابن ابی شیبہؒ م 235ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (مصنف ابن ابی شیبه)

(3) امام طحاویؒ م 321ھ وقال صحیح (سنن الطحاوی)

(4) امام ابن القاسمؒ م 191ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (المدونة الکبری)

(5) امام سحنون م 24ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (المدونة الکبری)

(6) امام دار قطنیؒ م 385ھ وقال موقوفا علی علیؓ هو الصواب (علل الدارقطنی)

(7) امام محمود بن احمد العینیؒ م 855ھ وقال هو اثر صحیح و صحیح علی شرط مسلم (شرح ابی داؤد، عمدۃ القاری)

(8) امام علی القاریؒ م 1044ھ وقال هو اثر صحیح (فتح البوا العنمایه)

(9) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 762ھ وقال وهو اثر صحیح (نصب الرایۃ)

(10) امام ابن حجرؒ م 852ھ وقال رجاله ثقات وهو موقوف (الدرایۃ)

(11) امام یوسف الملطیؒ م 802ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (المعتصر)

(12) امام ابو الولید الباجیؒ وقال صحیح بوجه احتجاج (المنتقی)

(13) امام مغلطائیؒ م 762ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (شرح ابن ماجه)

(14) امام ابن الترکمانیؒ م 745ھ وقال صحیح (الجوهر النقی)

(15) امام ابو حاتم الرازیؒ م 277ھ وقال صحیح (علل الحدیث)

(16) امام ابن ابی حاکمؒ م 327ھ وقال صحیح (علل الحدیث)

(17) امام ابن الهمامؒ م 861ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (فتح القدیر)

(18) امام ابو جعفر البختریؒ م 339ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (مجموع مصنفات)

(19) امام ابن بطالؒ م 449ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (شرح البخاری)

(20) امام ابو زید الابوسیؒ م 430ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (تقویم الادلة)

(21) امام سید محمد انور شاہ الکشمیریؒ م 1350ھ وقال اسناده صحیح (نیل الفرقدین)

(22) امام ابو بکر الجصاصؒ م 370ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (الفصول)

(23) امام ابو الولید ابن رشدؒ م 595ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (البیان والتحصیل)

(24) امام محمد النیموی م 1322 ھ وقال اسنادہ صحیح (آثار السنن)

(25) امام ظفر احمد العثمانی م 1394 وقال اسنادحدیث صحیح علی شرط مسلم (اعلام السنن)

﴿نقشہ حدیث علی المرتضی خلیفہ رابع رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا علی رضی اللہ عنہ

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کلیب الجرمیؒ
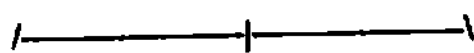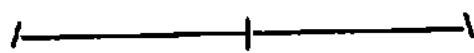
سیدنا اسودؒ و عاصم بن کلیبؒ
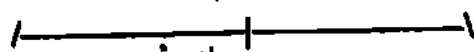
سیدنا سلمہ بن وردانؒ و ابو بکر النہشلیؒ و محمد بن ابانؒ
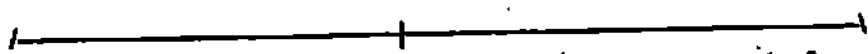
سیدنا عثمان بن قیسؒ و وکیعؒ و احمد بن یونسؒ و محمد بن الحسنؒ و ابو احمد الزبیریؒ و اسماعیل بن ابان و عبدالرحمن بن مہدیؒ و موسیٰ بن داؤدؒ و ابو نعیمؒ

سیدنا ابن ابی شیبہ و احمد بن حنبل و عثمان بن ابی شیبہ و علی بن عبدالعزیز و عثمان بن ابی داؤد و ابو بکرۃ و عثمان الدارمی و جعفر بن محمد الصائغ و ابو جعفر احمد النسائی و ابن القاسم

سیدنا عیسیٰ بن ... و یحییٰ بن یحییٰ و عبداللہ بن احمد و علی بن ... و ابو بکر ابن المنذرؒ و ابو جعفر الطحاویؒ و سحنون بن سعیدؒ

سیدنا صالح بن حنبل وغیرہ

﴿جدول حدیث علی رضی اللہ عنہ﴾

کتاب			کتاب		
(1) اخبار الفقہاء للقیروانی	1	2	(2) موطا امام محمد	1	2
(2) کتاب الحجۃ امام محمد	1	2	(4) مصنف ابن ابی شیبۃ	1	2
(5) سنن الطحاوی	1	2	(6) شرکل مشکل الآثار للطحاوی	1	2
(6) شرح مشکل الآثار للطحاوی	1	2	(8) معرفۃ السنن للبیہقی	1	2
(9) خلافیات للبیہقی	1	2	(10) العلل احمد بن حنبل	1	2
(11) علل الحدیث للدارقطنی	1	2	(12) المدونۃ الکبری	1	2
(13) الاوسط لابن المنذر	1	2	(14) مسائل الامام محمد	1	2

﴿احادیث موقوفہ یعنی صحابہ کرامؓ اور ترک رفع الیدین بعد الافتتاح﴾

﴿حدیث نمبر 701﴾ عن الاسود أن عبداللہ بن مسعود ؓ کان یرفع یدیہ فی

اول التکبیر ثم لایعود شئی من ذلک۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مسند ابی حنیفة بروایة البخاری ص148 رقم 394)

"سیدنا اسودؒ سے روایت ہے بیشک سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (نماز کی) اول تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے پھر پوری نماز میں رفع الیدین کسی جگہ بھی نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 702﴾ وعن الاسود أن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کان یرفع یدیہ فی اول التکبیر ثم لایعود الی شئی من ذلک۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (جامع المسانید الاعظم ج 1 ص 437 رقم الحدیث 564)

"سیدنا اسودؒ سے روایت ہے بیشک سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (نماز کی) اول تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے پھر پوری نماز میں کسی جگہ بھی رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 703﴾ فقد قال ابراھیم وقد حدثنی من لا احصی عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہ رفع یدیہ فی بدء الصلاۃ فقط۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح متواتر من ابراھیم النخعیؒ الی ابن مسعود رضی اللہ عنہ (مسند ابی حنیفة ص 177 رقم 513 بروایة الحارثی)

"سیدنا ابراھیم النخعیؒ نے فرمایا اور تحقیق حدیث بیان کی مجھ سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جس کو میں شمار نہیں کر سکتا کہ آپ رضی اللہ عنہ رفع الیدین ابتدا نماز کے وقت کرتے تھے۔ فقط"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 704﴾ وعن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہ رفع یدیہ فی بدء الصلاۃ فقط۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح متواتر من ابراھیم الی ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ (مسند الامام الاعظم بروایة اللؤلؤی ص13 رقم 17 طبع شرکة المطبوعات العلمیه)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ ابتدا نماز میں رفع الیدین کرتے

تھے۔ فقط"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 705 تا 706﴾ قال ابراهيم النخعى ماادرى لعله لم يرالنبى ﷺ يصلى الاذلك اليوم فحفظ هذا منه (يعنى وائل بن حجرؓ رفع اليدين فى الركوع والسجود) ولم يحفظه ابن مسعود ؓ واصحابه ماسمعته من احد منهم انما كانوا يرفعون ايديهم فى بدء الصلاة حين يكبرون۔ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط البخارى ومسلم۔ (موطا الامام محمد ج 1 ص58 رقم 107 باب افتتاح الصلاة)

"سیدنا ابراھیمؒ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ سیدنا وائل ؓ نے نہیں دیکھا نبی ﷺ کو مگر اس یوم پس اس کو یاد رکھا یعنی رفع الیدین عندالرکوع والسجو د اور سیدنا ابن مسعود ؓ واصحابہؓ نے یاد نہیں رکھا میں نے کسی ایک سے بھی نہیں سنا ہے (نہ دیکھا ہے) کہ سوائے اس کے کہ رفع الیدین ابتداء نماز میں کی جائے جس وقت تکبیر (تحریمہ) کہے" دوسری روایات میں واضح صراحت ہے۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 707 تا 708﴾ وقال ابراهيم النخعىؒ ماادرى لعله لم يرالنبى ﷺ يفعل (يعنى رفع اليدين فى الركوع والسجود) الا ذلك اليوم (يعنى وائل بن حجر ؓ) فحفظ هذا ولم يحفظه ابن مسعود ؓ واصحابه ماحفظه و ماسمعته من احد منهم انما كانوا يرفعون ايديهم فى بدء الصلاة حين يكبرون۔ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط البخارى ومسلم (كتاب الحجة الامام محمد ج 1 ص75 باب افتتاح الصلاة)

"سیدنا ابراھیم النخعیؒ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ سیدنا وائل بن حجر ؓ نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا کہ رفع الیدین عندالرکوع والسجو د ہے مگر اس یوم پس اس نے یاد رکھا اس کو اور سیدنا ابن مسعود ؓ واصحابہؓ نے یاد نہیں رکھا میں نے کسی ایک سے یاد کیا اور نہ سنا (اور نہ دیکھا) سوائے اس کے کہ (صحابہؓ و تابعینؒ) ابتداء نماز تکبیر کے وقت ہی رفع الیدین کرتے تھے"

دوسری روایات میں واضح صراحت ہے۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 709﴾فقال ابراهیمؒ ان کان وائل (بن حجر) ﷛ راه مرة یفعل ذلك (یعنی رفع الیدین فی الرکوع والسجود) فقد راه عبدالله (بن مسعود) ﷛ خمسین مرة لایفعل ذلك۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم۔ (السنن الطحاوی ج 1 ص 244 رقم 1351 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود)

"سیدنا ابراھیم النخعیؒ نے فرمایا اگر سیدنا وائل بن حجر ﷛ کو ایک مرتبہ رکوع وسجود کی رفع الیدین کا فعل کرتے ہوئے دیکھا ہے تو تحقیق سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷛ نے (نبی علیہ السلام) کو پچاس مرتبہ دیکھا ہے کہ آپ ﷺ (رفع الیدین عندالرکوع والسجود) کا فعل نہیں کرتے تھے"
دوسری روایات میں واضح صراحت ہے۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 710﴾وقال عمرو بن مرة فذکرت ذلك (یعنی حدیث وائل بن حجر ﷛ رفع الیدین عند الرکوع والسجود) لابراهیم فغضب ۔ وقال رأه هو ولم یره ابن مسعود ﷛ ولا اصحابه ۔ یعنی انما کانوا یرفعون ایدیهم فی بدء الصلاة حین یکبرون فقط) قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم۔
(السنن الطحاوی ج 1 ص 224 رقم 1354 باب التکبیر للرکوع)

"سیدنا عمر بن مرةؒ نے فرمایا میں نے سیدنا وائل بن حجر ﷛ کی حدیث رفع الیدین عند الرکوع والسجود) کا سیدنا ابراھیم النخعیؒ کو ذکر کیا تو آپؒ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا (سیدنا وائل ﷛) نے آپ ﷺ کو دیکھا اور سیدنا ابن مسعود اصحابہ رضی اللہ عنہم (آپ ﷺ) کو نہیں دیکھا پھر انہوں نے فرمایا کہ سوائے اس کے کہ (نبی علیہ السلام وصحابہؓ وتابعینؒ) رفع الیدین ابتداء نماز میں کرتے جس وقت تکبیر تحریمہ کہتے تھے" دوسری روایات میں واضح صراحت ہے۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 711 تا 713﴾ فحدثه عمر و بن مرة (یعنی حدیث وائل بن حجر ﷺ رفع الیدین عند الرکوع والسجود) فقال ابراهیم ما اری اباك رأی رسول الله ﷺ الاذلك الیوم الواحد فحفظ ذلك وعبدالله (بن مسعود) ﷺ لم یحفظ ذلك منه انما رفع الیدین عند افتتاح الصلاة۔ قال ابو شعیب اسانیدهم صحاح علی شرط البخاری و مسلم (السنن الدارقطنی ج 1 ص293 رقم 1108 باب ذکر التکبیر و رفع الایدی)

"سیدنا عمر بن مرةؒ نے حدیث بیان کی سیدنا وائل بن حجر ﷺ کی رفع الیدین عند الرکوع والسجود) کی سیدنا ابراھیمؒ کے سامنے تو آپ نے علقمہ بن وائل ﷺ کو فرمایا آپ کے ابو جان نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا مگر ایک اسی دن اور انہوں نے اس کو یاد رکھا اور سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷺ نے آپ ﷺ سے اس رفع الیدین کو یاد نہیں رکھا سوائے اس کے رفع الیدین شروع نماز کے وقت ہے" دوسری روایات میں واضح صراحت ہے۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 714﴾ قال ابراهیم وقد صلی مع ابن مسعود ﷺ سنین (یعنی الی مات) فلم یرا ولم یکن یرفع یدیه الافی اول التکبیرة لا فتتاح الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (مسند ابن الجعد ج1 ص292 رقم 1981)

"سیدنا ابراھیمؒ نے فرمایا کہ سیدنا ابن مسعود ﷺ سالوں کے سال آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہے یعنی وفات تک اور رفع الیدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور رفع الیدین نہیں مگر نماز کی اول تکبیر کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 715 تا 716﴾ فقال ابراهیمؒ ما ادری لعل وائلاً ﷺ لم یر النبی ﷺ غیر ذلك الیوم فکیف حفظه ولم یحفظ عبدالله (بن مسعود) ﷺ واصحابهؓ هو اعلم برسول الله ﷺ ام عبدالله ﷺ فانما کان یرفع یدیه افتتاح۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم (المعجم الکبیر للطبرانی ج 22 ص 12 رقم 8)

"سیدنا ابراھیمؒ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ سیدنا وائل ﷺ نے نبی ﷺ کو اس دن کے علاوہ دیکھا ہو اور کیسے اس کو یاد رکھا اور سیدنا ابن مسعود ﷺ نے آپ ﷺ سے یاد نہ رکھا ہو سیدنا وائل بن حجر

رسول اقدس ﷺ کے (احوال وصلاۃ) کو زیادہ جانتے ہیں یا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سوائے اس کے آپ رفع الیدین شروع نماز میں کرتے تھے" دوسری روایات میں واضح صراحت ہے۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 717 تا 719﴾ فقال ابراهيمؒ ما ارى اباه رأى رسول الله ﷺ الاذلك اليوم الواحد فحفظه ذلك وعبدالله (بن مسعود) رضی اللہ عنہ لم يحفظ ذلك منه انما رفع اليدين عند افتتاح الصلاة۔ قال ابو شعيب اسانيدهم صحيح على شرط البخاري و مسلم (السنن الكبير للبيهقي ج 2 ص115 رقم 2536 باب من لم يذكر الرفع)

"سیدنا ابراہیم النخعیؒ" نے فرمایا کہ آپ کے ابو جان سیدنا وائل رضی اللہ عنہ نے رسول اقدس ﷺ کو نہیں دیکھا مگر ایک اسی دن بس۔ اس کو یاد رکھا اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے رفع الیدین کو یاد نہ رکھا ہو سوائے اس کے آپ رفع الیدین شروع نماز میں کرتے تھے" دوسری روایات میں واضح صراحت ہے۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔ وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 720﴾ وعن ابراهيمؒ انه قال فى وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ اعرابى لم يصل مع النبى ﷺ صلاة او ارأى قط قبلها فهو اعلم من عبدالله (بن مسعود) رضی اللہ عنہ و اصحابه حفظ (يعنى رفع اليدين عندالركوع والسجود) ولم يحفظو يعنى رفع اليدين (انما رفع اليدى فى افتتاح الصلاة فقط) قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخارى و مسلم (كتاب الآثار هو مسند الامام اعظم برواية ابى يوسف القاضى ص 21 رقم 105 باب افتتح الصلاة)

"سیدنا ابراہیمؒ سے روایت ہے فرمایا کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ دیہاتی ہیں انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی مگر چند نمازیں اور اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا کیا وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ و اصحابؓ سے زیادہ جاننے والے ہیں اور رفع الیدین عندالرکوع والسجود کو یاد رکھا اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے رفع الیدین کو یاد نہ رکھا سوائے اس کے رفع الیدین شروع نماز کے وقت ہی ہے" دوسری روایات میں واضح صراحت ہے۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام یوسف بن قاضی ابی یوسفؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام یوسف بن یعقوب القاضیؒ م 193ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو القاضی

كان قد نظر فى الرائى وفقه وسمع الحديث من يونس بن ابى اسحاق السبعى وغيره وولى القضاء بالجانب الغربى من بغداد فى حياة ابيه وصلى بالناس الجمعة فى مدينة المنصور بامر هارون الرشيد ولم يزل على القضاء ببغداد الى حين وفاته وقد حدث شيئا يسيرا روى عنه احمد بن منيع والحسن بن شبيب المكتب وغيرهما اور ثقہ صدوق ورضیہ الكفیون وغیرہ ہے۔

(1) تاريخ بغداد ج 16 ص 434 (2) الطبقات لابن سعد ج 7 ص 242

﴿حدیث نمبر 721 تا 722﴾ و عن ابراهيم انه قال فى وائل بن حجر ﷛ اعرابى لم يصل مع النبى ﷺ صلاة قبلها قط فهو اعلم من عبدالله (بن مسعود) ﷛ واصحابه حفظ و لم يحفظوا يعنى رفع اليدين عند الركوع (و السجود) قال ابو شعيب اسانيدهم صحاح (جامع المسانيد الامام الاعظم ج1 ص444 رقم 569)

"سیدنا ابراھیمؒ سے روایت ہے فرمایا کہ سیدنا وائل بن حجر ﷛ دیہاتی ہیں نبی ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی اس نماز سے پہلے کبھی بھی کیا ہے سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷛ واصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے زیادہ جاننے والے ہیں اس نے یاد رکھا اور انہوں نے یاد نہ رکھا یعنی رفع الیدین عند الرکوع والسجود کو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 723﴾ و عن ابراهيم النخعى وقد حدثنى من لااحصى عن عبدالله بن مسعود ﷛ انه كان يرفع يديه فى بدء الصلاة فقط۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخارى و مسلم بل متواتر الى ابن مسعودؓ (جامع المسانيد الامام الاعظم ج 1 ص444 رقم 570)

"سیدنا ابراھیم النخعیؒ نے فرمایا اور تحقیق حدیث بیان کی مجھ سے اتنے لوگوں نے جن کا

میں شمار بھی نہیں کر سکتا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ آپ ﷺ نماز کی ابتداء میں رفع الیدین کرتے تھے۔فقط"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿مزید﴾ امام محمد الخوارزمیؒ سے امام ابو محمد الحارثی البخاری تک کے رواۃ ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو المؤید محمد بن الخوارزمی "الحنفی" و593ھ م655ھ او665ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو محمد بن محمود الامام ابو المؤید الخوارزمی الحنفی الخطیب و تفقه علی نجم الدین طاهر بن محمد الحفصی و سمع بخوارزم من الشیخ نجم الدین الکبری و ولی قضاء خوارزم و خطابتها بعد أخذا لتتا رلها ثم ترکها و قدم بغداد و سمع بهاثم حج و جاور ورجع علی مصرو قدر دمشق ثم عاد الی بغداد و درس بها وحدث بد مشق و مات ببغداد فی ذی القعدة ۔ قال ابو شعیب فقیه محدث حنفی و رضیه الحنیفیون هو مقبول الحدیث ۔ ولله الحمد

(1) تاریخ الاسلام ج 46 ص222 (2) الجواهر المضیه ج 2 ص132 وغیرهما

(2) امام عبدالکریم بن عبدالصمد ابو الفضائل الدمشقی" و577ھ م 662 ھ یہ مشہور امام ہیں۔الامام القاضی الخطیب و سمع من ابیه قاضی القضاة و غیرهم و تهاون ابوه وقوة السماع و تفقه علی والده و برع فی المذهب ودرس وافتی و ناظر وولی قضاء والقضاة بعد والده من جهة السلطان الملك العادل و کان من کبار الائمة و شیوخ العلم مع التواضع والدیانة وحسن السمت و التجمل و ولی شیخة الاشرافیة بعد ابن الصلاح قاضی القضاة خطیب دمشق و کان عالما جلیلا وقوراً هو مقبول الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 49 ص104 (2) تذکرة الحفاظ ج 4 ص157 وغیرهما

(3) امام اسماعیل بن ابراهیم الدرجی القرشی المقدسی صفی الدینؒ و572ھ م664ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الشیخ الفقیه صفی الدین ابو الفضل القرشی المقدسی ثم الدمشقی الحنفی المعروف بابن الدرجی و کان کبیر القدر شجاعا

مـقـدمـا عـاقلا محتشما کثیر الصدقات متین الدیانته من جلة الامراء و متحیز بهم مقبول الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 49 ص172 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص2 ص310 وغیرهما

(4) امام یوسف بن عبداللہ ابن الجوزیؒ و 581ھ م654ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامـام الـواعـظ الـمـورخ الـحـنفی و کان اماما فقیها و اعظا و حیدا فی الوعظ عـلامة فـی التاریخ والیسر وافر الحرمة محببا الی الناس حلوا لو عظ لطیف الشمائل صـاحب قبول تام و کان فاضلا عالما ظریفا و کانْ حنبلیاً فانتقل حنفیاً مقبول الحدیث قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 48 ص 183 (2) الجواهر المضیه ج 2 ص230 وغیرهما

(5) امام ابوبکر ابن محمد بن عمر الفرغانی الدمشقیؒ قـال الامـام الـحـافـظ الـمـحـدث مـحـمد الخوارزمی هو الشیخ الامام وهو مقبول الحدیث قرار دیا ہے۔(مقدمه جامع المسانید ص78)

(6) امام ابوالقاسم عبدالصمد ابن محمد الانصاری الحرستانیؒ و520ھ م614ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ الامـام المفتی المعمر الصالح مسند الشام شیخ الاسلام قـاضـی الـقـضـاة و برع فی المذهب وافتی ودرس و کان اماما فقیها ورعا صالحا و حسن الانـصـات صـحـیـح الـسـمـاع و کان صالحا عابدا من قضاة العدل هو مقبول الحدیث قرار دیا ہے۔

(7) امام ابوالفرج سعید بن ابی الرجاء الاصبهانی الصیرفیؒ الخلالؒ و404ھ م532ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیـخ الـصـالـح العالم الثقة بقیة المشایخ لاباس به کثیر السماع شیخ صالح مکثر و کان حریصا علی الروایة و کان صالحا ثقة قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 14 ص421 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص442

(8) امام ابوالخیر محمد بن احمد الباغبانیؒ و461ھ م559ھ یہ مشہور ہے۔ ائمہؒ ان کو الشیخ المعمر الثقة الکبیر هو ثقة صحیح السماع وکان ثقة مکثرا قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 15 ص144 (2) العبر فی خبر من عبر ج 32 ص 31

(9) امام ابوعمرو عبدالوھاب بن مندۃ الاصبہانی ؒ و388ھ م475ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ ؒ نے ان کو الشیخ المحدث الثقۃ المسند الکبیر و کان اسماعیل یثنی علیه و یفضله و محدث اصبهان و مسندها الثقة المکثر ائمہ نے ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص509 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص333

(10) امام ابوبکر احمد بن الفضل الباطرقانی ؒ الاصبہانی و368ھ م460ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہ نے ان کو الامام الکبیر شیخ القرأ و تلا بالروایات علی الکبار و صنف کتاب طبقات القرأ و کتاب الشواذ هو کثیر السماع واسع الروایة و صنف مسند امخرجا علی صحیح البخاری و کان ثقة فی الحدیث و کان صاحب حدیث و حفظ قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص372 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص310

﴿حدیث نمبر 725 تا 726﴾ وعن ابراهیم انه قال فی وائل بن حجر ﷛ اعرابی لم یصل مع النبی ﷺ صلاة قبلها قط اهو اعلم من عبدالله (بن مسعود) ﷛ و اصحابه حفظ و لم یحفظوا یعنی رفع الیدین (یعنی عند الرکوع والسجود انما رفع الیدین افتتاح الصلاه فقط) قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرطهما (مسند الامام الاعظم بروایة الحصکفی ص 416 رقم 96)

"سیدنا ابراھیم ؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ سیدنا وائل بن حجر ﷛ دیہاتی ہیں انہوں نے نبی اقدس ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی اس نماز سے پہلے کبھی بھی کیا وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷛ و صحابہ سے زیادہ عالم ہیں۔ اس نے یاد رکھا اور انہوں نے یاد نہ رکھا یعنی رفع الیدین عندالرکوع والسجود کو سوائے اس کے نہیں کہ رفع الیدین افتتاح الصلاۃ میں ہے۔ فقط"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 727﴾ وعن ابراهیم انه ذکر عنده حدیث وائل بن حجر ﷛ انه رای النبی ﷺ رفع یدیه عند الرکوع وعند السجود فقال هو اعرابی لایعرف الاسلام لم یصل مع النبی صلی الله علیه وسلم الاصلاة واحدة وقد حدثنی من لااحصی عن عبدالله بن مسعود ﷛ انه رفع یدیه فی بدء الصلاة فقط ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مسند الامام الاعظم بروایة الحصکفی ص417 رقم 418)

"سیدنا ابراهیم النخعیؒ سے روایت ہے ان کے سامنے حدیث وائل بن حجر ﷛ کا ذکر ہوا کہ انہوں نے نبی اقدس ﷺ کو رکوع وسجود کی رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھا آپؒ نے فرمایا وہ دیہاتی ہے اسلام کے مکمل احکام نہیں جانتے انہوں نے نبی اقدس ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی مگر ایک آدھ نماز کے اور تحقیق مجھ سے اتنے لوگوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷛ سے بیان کیا جس کو میں شمار نہیں کر سکتا کہ آپ ﷛ رفع الیدین ابتداء الصلاۃ کے وقت کرتے ۔ فقط" دوسری روایات میں واضح صراحت ہے۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 728﴾ عن ابن مسعود ﷛ انه کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح و رجاله رجال الصحیحین۔ (موطا لامام محمد ص94 باب افتتاح الصلاة)

"سیدنا ابن مسعود ﷛ سے روایت ہے آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ

سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 729﴾ وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہ کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح و رجالہ رجال الصحیحین۔ (کتاب الحجۃ الامام محمد ج 1 ص 76 باب افتتاح الصلاۃ)

" سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 730﴾ وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ (انہ) کان یرفع یدیہ فی اول شئی ثم لا یرفع بعد۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح و رجال رجالہ الصحیحین۔ (مصنف عبدالرزاق ج 2 ص 71 رقم 2533 باب تکبیرۃ الافتتاح و رفع الیدین)

" سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ (نماز کے) اول میں رفع الیدین کرتے تھے پھر اس کے کسی جگہ بھی رفع الیدین نہیں کرتے تھے "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 731﴾ وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ مثلہ (یعنی انہ کان یرفع یدیہ فی اول شئی ثم لا یرفع بعد)۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح و رجال رجالہ الصحیحین۔ (مصنف عبدالرزاق ج 2 ص 71 رقم 2534 باب تکبیرۃ الافتتاح و رفع الیدین)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مثل پہلی روایت کے کہ آپ ﷺ (نماز کے) اول میں رفع الیدین کرتے تھے پھر اس کے بعد کسی جگہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے "

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 732﴾ وعن ابراھیمؒ قال کان عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ لا یرفع یدیہ فی شئی من الصلاۃ الا فی الافتتاح۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح و رجال رجالہ الصحیحین۔ (السنن الشرح معانی الآثار للطحاوی ج 1 ص 227 رقم 1363 باب

التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع)

"سیدنا ابراھیمؒ سے روایت ہے فرمایا سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ نماز میں کسی جگہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابوالاحوص کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عوف بن مالک بن عوف ابوالاحوص الکوفیؒ م 95ھ یہ ادب المفرد للبخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو کوفی تابعی ثقة من اصحاب عبدالله مشهور بكنية ثقة من الثالثة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مغانی الاخیار للعینی ج 2 ص423 (2) تقریب ج 1 ص433 وغیرهما

(صحیح مسلم ج 1 ص453 رقم 852 و صحیح ترمذی ج 2 ص89 رقم 295 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص150 و صحیح النسائی ج 2 ص108 رقم 849 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص18 رقم 46 والمنتقی لابن الجارود ج 1ص63 رقم 209، صحیح ابن خزیمه ج 1 ص359 رقم 728 و مختصر الاحکام للطوسی ج 2 ص166 رقم 278 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص353 رقم 1262 وسنن الطحاوی ج 1 ص108 رقم 651 و صحیح ابن حبان ج 1 ص276 رقم 75 و المستدرك للحاكم ج 1 ص76 رقم 65 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص248 رقم 1458 و شرح السنة للبغوی ج 1 ص118 رقم 64 و معجم ابن عساكر ج 1 ص61 رقم 58 وغيرها)

﴿حدیث نمبر 733﴾ عن ابراهيم أن ابن مسعود ؓ كان يرفع يديه في اول شئی ثم لایرفع بعد۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح و رجاله و جال الصحیحین۔

(المعجم الكبير للطبرانی ج 9ص261 رقم 9298)

"سیدنا ابراھیم النخعیؒ سے روایت ہے کہ بیشک سیدنا ابن مسعود ؓ (نماز کے) اول میں رفع الیدین کرتے تھے پھر اس کے بعد کسی جگہ بھی نہ کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 734﴾ و عن ابراهيم قال كان عبدالله (بن مسعود) ؓ لا يرفع يديه في شئی من الصلاة الافی التكبيرة الاولی ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح و رجاله و جال الصحیحین۔ (المعجم الكبير للطبرانی ج 9ص261 رقم 9299)

"سیدنا ابراھیم النخعیؒ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن مسعودؓ نماز میں کسی جگہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر تکبیر اولی میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام محمد بن عبداللہ الحضرمیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام محمد بن عبداللہ ابو جعفر الحضرمی مطین الکوفیؒ و202ھ م297ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الکبیر و کان من اوعیة العلم ثقة جبل فمطین ثقة مطلقا والشیخ الحافظ الصادق محدث الکوفة صنف المسند والتاریخ و کان متقنا و ثقة حافظ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص171 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص28 وغیرھما

(صحیح ابی عوانه ج 2 ص390 رقم 3548 والمستدرك للحاکم ج 1 ص426 رقم 1066 وشرح السنة للبغوی ج 5 ص25 رقم 1253 و معجم ابن عساکر ج 1 ص307 رقم 365 والاحادیث المختارة ج 2 ص106 رقم 481 و صحیح ابی نعیم ج 2 ص463 رقم 1973 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 735﴾ و عن عبدالله بن مسعود ؓ انه کان اذا دخل الصلاة رفع یدیه ثم لا یرفع بعد ذالك ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح و رجاله و جال الصحیحین۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج 9ص261 رقم 9300)

"سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آپؓ جب نماز میں داخل ہوتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر اس کے بعد پوری نماز میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام حماد بن سلمةؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام حماد بن سلمہ البصریؒ م 167ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ شیخ الاسلام النحوی المحدث سیدنا و اعلمنا واعلم الناس بثابت البنانی و اثبتهم فی حمید ثقة و کان یعد من الابدال اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص151 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص240 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 1 ص148 رقم 739 و صحیح مسلم ج 1 ص79 رقم 110 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 736﴾ و عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہ کان اذا دخل الصلاۃ رفع یدیہ فی اول ما یستفتح ثم لا یرفعھما ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح و رجالہ رجال الصحیحین۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ ج 1 ص213 رقم 2443 باب من کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود)

"سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ جب نماز میں داخل ہوتے تو رفع الیدین افتتاح میں کرتے تھے پھر دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام مسعرؒ وابو معشرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام مسعر بن کدام ابوسلمۃ الکوفیؒ م155ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ احد الاعلام ماراےت اثبت من مسعر وشك مسعر کیقین غیرہ وروی عن ابی حنیفۃ الامام و اثنی علیہ ثقۃ ثبت فاضل من السابعۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص141 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص31

(3) تقریب ج 1 ص528 وغیرھما

(صحیح البخاری ج 1 ص51 رقم 201 صحیح مسلم ج 1 ص190 رقم 343)

(2) امام ابو معشر زیاد بن کلیب الکوفیؒ م120ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ابی داؤد والترمذی والنسائی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو وکان ثقۃ فی الحدیث قدیم الموت صالح من قدماء اصحاب ابراھیم ثقۃ و ثقۃ من السادسۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص348 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص220 وغیرھما

(صحیح مسلم ج 1 ص238 رقم 288 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص9 رقم 33 و صحیح ترمذی ج 1 ص440 رقم 228 وصحیح النسائی ج 1 ص156 رقم 300 و صحیح ابن ماجہ ج 1 ص2 رقم764 والمنتقی لابن الجارود ج 1 ص44 رقم 136 و صحیح ابن خزیمہ ج 3 ص320 رقم 1072 و مختصر الاحکام للطوسی ج 2 ص57 رقم 211 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص174 رقم

529 و سنن الطحاوی ج 1 ص 50 رقم 284 و صحیح ابن حبان ج 4 ص 217 رقم 1379 و المستدرک ج 1 ص 412 رقم 1028 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص 346 رقم 660 و شرح السنة للبغوی ج 3 ص 97 رقم 617 والاحادیث المختارة ج 1 ص 509 رقم 377 وغیرها

﴿حدیث نمبر 737﴾ فقال (ابراهیم) ان کان وائل ﷜ راه مرة (یعنی رفع الیدین عند الرکوع وغیره) فقد رآه عبدالله (بن مسعود) ﷜ خمسین مرة لایفعل ذلک۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیرهٗ ۔ (شرح مشکل الآثار للطحاوی ج 15 ص 37 باب بیان مشکل ماروی عن عبدالله ﷜)

"سیدنا ابراهیم النخعیؒ نے فرمایا اگر سیدنا وائل بن حجر ﷜ نے رکوع وسجود کی رفع الیدین کرتے ہوئے نبی ﷺ کو دیکھا ہے تو سیدنا عبداللہ بن مسعود ﷜ پچاس مرتبہ (نبی ﷺ کو دیکھا) کہ آپ یہ فعل نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے وہ سب ثقہ ہیں سوائے مؤمل بن اسماعیل اور یہ حدیث ثقات حفاظ سے مروی ہے اور مؤمل متابعہٗ ہے۔وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 738﴾ عن ابراهیم ان ابن مسعود ﷜ کان اذا دخل فی الصلاة کبر ورفع یدیه اول مرة ثم لایرفع بعد ذلک ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم (الخلافیات للبیهقی ج 2 ص 364 ، ص 365 رقم 1710)

"سیدنا ابراهیمؒ سے روایت ہے کہ بیشک سیدنا ابن مسعود ﷜ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر (تحریمہ) کہتے اور رفع الیدین اول میں ایک مرتبہ کرتے تھے۔ پھر اس کے بعد (پوری نماز میں رفع الیدین) نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے سوائے امام ابوالحسن الکارزیؒ ان کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالحسن محمد بن محمد الکارزی النیسابوریؒ یہ مشہور امام ہین ۔ائمہؒ نے ان کو الکارزی ابو الحسن المعدل وسمع من علی بن عبدالعزیز و عنه الحاکم والبیهقی وکان صحیح السماع مقبولا فی الروایة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 25 ص 361 (2) الانساب ج 11 ص 14 ، ج 12 ص 408

(المستدرک ج 2 ص 511 رقم 3753 و شعب الایمان للبیهقی ج 12 ص 493 رقم 9792)

﴿حدیث نمبر 739﴾ عن ابراهیم قال كان ابن مسعود رضی اللہ عنہ اذا افتتح الصلاة رفع يديه حين كبر ثم لا يرفعهما۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاری و مسلم(الخلافیات للبیهقی ج 2 ص 379 رقم 1743)

"سیدنا ابراھیمؒ سے روایت ہے فرمایا کہ سیدنا ابن مسعودؓ جب نماز شروع کرتے تھے تو تکبیر (تحریمہ) کے وقت رفع الیدین کرتے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور بالتحقیق حدیث صحیح ہے۔وللہ الحمد

﴿یہ حدیث درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) معرفۃ السنن و الآثار للبیهقی ج 2 ص 424 رقم 3289 باب من قال لا یرفع یدیه

(2) شرح سنن ابن ماجه ج 1 ص 1463 باب رفع الیدین اذا رکع واذا رفع راسه

(3) شرح ابی داؤد للعینی ج 3 ص 301 باب فی رفع الیدین

(4) نخب الافکار للحفاظ العینی ج 4 ص 168 باب التکبیر للرکوع و التکبیر للسجود

(5) شرح مسند ابی حنیفه للعلی القاری ج 1 ص 220

(6) تعلیق الممجد علی موطا الامام محمد للعبد الحی ج 1 ص 396 باب فی افتتاح الصلاة

(7) تحفة الاحوذی ج 2 ص 97 باب رفع الیدین عند الرکوع

(8) مرعاة علی المشکوٰة للمبارکپوری ج 3 ص 36 الفصل الاول

(9) تنقیح التحقیق لابن عبدالهادی ج 2 ص 140 رقم 661 باب رفع الیدین عند الرکوع

(10) الجوهر النقی ج 2 ص 78

(11) نصب الرآیه تخریج احادیث الهدایة للحافظ الزیلعی ج 1 ص 396 باب صفة الصلاة

(12) البدر المنیر للحافظ ابن الملقن ج 3 ص 494 الحدیث التاسع

(13) اتحاف المهرة للحافظ ابن حجر ج 10 ص 140

(14) الدرایة علی الهدایة للحافظ ابن حجر ج 1 ص 151 ومن الآثار فی ذلك

(15) تخریج احادیث احیاء علوم الدین للعراقی والسبکی والزبیدی ج 1 ص 347

(16) جامع الاحادیث للحافظ السیوطی ج 37 ص 104

(17) العلل و معرفة الرجال لاحمد بروایة ابنه عبدالله ج 1 ص 370

(18) المحدث الفاصل بین الراوی والواعی للرامهرمزی ج 1 ص 474

(19) فتح القدیر علی الهدایة لابن الهمام ج 1 ص 312

(20) شرح مختصر الطحاوی للجصاص ج 1 ص 600

(21) اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب للمنبجی ج 1 ص 232 باب لاترفع الایدی عند الرکوع ولا بعد

(22) المعتصر من المختصر من مشکل الآثار للملطی ج 1 ص 36 باب فی رفع الیدین

(23) البنایه شرح الهدایة للحافظ العینی ج 2 ص 260

(24) فتح الباری علی البخاری للحافظ ابن رجب ج 6 ص 331

(25) عمدة القاری علی البخاری للحافظ العینی ج 5 ص 274 باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع

﴿درج ذیل ائمہ نے حدیث ابن مسعودؓ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابراهیم النخعیؒ م 96 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (کتاب الحجة)

(2) امام محمد بن الحسنؒ م 189 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (کتاب الحجة)

(3) امام عبدالرزاقؒ م 211 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (مصنف)

(4) امام ابن ابی شیبةؒ م 235 وقال صحیح بوجه احتجاج (مصنف)

(5) امام طحاویؒ م 321 ھ وقال صحیح (سنن الطحاوی)

(6) امام ابو الحسن القدوریؒ م 4271 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (التجرید)

(7) امام ابو بکر الکاسانیؒ م 587 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (بدائع الصنائع)

(8) امام ابو محمد المنبجیؒ م 686 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (اللباب)

(9) امام ابن الترکمانیؒ م 745 ھ وقال صحیح (الجوهر النقی)

(10) امام یوسف الملطیؒ م 803 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (المعتصر)

(11) امام محمدد العینیؒ م 855 ھ و وقال صحیح (البنایه)

(12) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 762 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (نصب الرایه)

(13) امام ابن بطالؒ م 449 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (شرح البخاری)

(14) امام ابن عبدالبرؒ م 762 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (شرح ابن ماجه)

(15) امام مغلطائی م 762 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (شرح ابن ماجه)

(16) امام علی القاریؒ م 1014 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (مرقاة)

(17) امام عبدالحئی م 1304 ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (التعلیق الممجد)

(18) امام سید محمد انور شاہ الکشمیریؒ م 1350 ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (نیل الفرقدین

(19) امام محمد النیمویؒ م 1322 ھ وقال صحیح اسناد جید (آثارالسنن)

(20) امام ظفر احمد العثمانیؒ م 1394 ھ وقال صحیح بتواتر (اعلاء السنن)

(21) امام سید محمد یوسف البنوریؒ م 1394 ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (معارف السنن)

(22) امام شیخ الحدیث محمد ذکریا المدنیؒ

﴿نقشہ حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا ابو حنیفہؒ و جریرؒ و ابو یوسفؒ و سفیان الثوریؒ و سفیان بن عیینہؒ و مسعرؒ و ہشیمؒ و خالد بن عبداللہؒ و ابو الاحوصؒ و عبدالرزاقؒ و حماد بن سلمہؒ و زائدہؒ

سیدنا محمد بن الحسنؒ و عبدالرزاقؒ و وکیعؒ و مؤملؒ و مسددؒ و احمد بن یونسؒ و اسحاق الازرقؒ و حجاج بن المنہالؒ و معاویہ بن عمروؒ و یوسف بن موسیٰؒ و حسن بن عرفہؒ وغیرہم

سیدنا ابن ابی شیبہؒ و بکار بن قتیبہؒ و ابو بکرہؒ و احمد بن داؤدؒ و طحاویؒ و طبرانیؒ و محمد بن عبداللہ الحضرمیؒ و علی بن عبدالعزیزؒ و محمد بن النضر الازدیؒ و معاذ بن المثنیؒ و عثمان بن محمدؒ و حسین بن اسماعیلؒ و احمد بن عبداللہ الوکیلؒ وغیرہم

سیدنا طحاویؒ والدارقطنیؒ والحاکمؒ وغیرہم

﴿جدول حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ﴾

کتاب			کتاب		
(1) موطا امام محمد	1	2	(2) کتاب الحجۃ امام محمد	1	2
(3) مصنف عبدالرزاق	1	2	(4) مصنف ابن ابی شیبۃ	1	2
(5) مسند ابی حنیفۃ بروایۃ البخاری	1	2	(6) مسند ابی حنیفہ بروایۃ حسنؒ	1	2
(7) جامع المسانید الامام اعظم	1	2	(8) سنن الطحاوی	1	2
(9) سنن الدارقطنی	1	2	(10) المعجم الکبیر للطبرانی	1	2
(11) مسند ابی حنیفۃ بروایۃ القاضی	1	2	(12) السنن الکبری للبیہقی	1	2

(13) مسند الامام اعظم بروایۃ حصکفی 1 2 (14) شرح مشکل الاثار للطحاوی 1 2
(15) خلافیات للبیہقی 1 2

﴿حدیث نمبر 740﴾عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لا ترفع الایدی الا فی سبعۃ مواطن اذا قام الی الصلاۃ و اذا رای البیت وعلی الصفاء و المرؤۃ وفی عرفات و فی جمع و عند الجمار ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مصنف ابن ابی شیبۃ ج 1 ص 214 رقم 2450 باب من کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لایعود)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا رفع الیدین نہ کرو مگر سات جگہ پر (1) جب نماز کیلئے کھڑے ہوں (2) ور جب بیت اللہ کو دیکھو (3) اور صفاء پر (4) اور مروہ پر (5) اور عرفات میں (6) اور جمع (7) اور رمی الجمار کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 741﴾ و عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ترفع الایدی فی سبع مواطن اذا رأی البیت وعلی الصفاء و المرؤۃ وفی جمع والعرفات و عند الجمار ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص 436 رقم 1574 باب فی الرجل اذا رأی البیت أیرفع)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا رفع الیدین سات جگہ پر کرو (1) جب نماز کیلئے کھڑے ہوں (2) جب بیت اللہ کو دیکھو (3) اور صفاء پر (4) اور مروہ پر (5) اور جمع (6) اور عرفات میں (7) اور رمی الجمار کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں حدیث صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے اس صحیح حدیث پر اہل السنت والجماعت حنفیہ ومالکیہ کا عمل ہے۔وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 742﴾و عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لا ترفع الایدی الا فی سبع مواضع اذا قمت الی الصلاۃ و اذاجئت من بلد واذا رأیت البیت و اذا قمت علی الصفاء و المرؤۃ وبعرفات و بجمع و عند الجمار ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3 ص436

رقم 15759باب فی الرجل اذارأیت البیت)

"سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رفع الیدین نہ کرو مگر سات مقامات پر پر(1) جب نماز کیلئے کھڑے ہوں(2) اور جب بلد مکہ میں آؤ اور بیت اللہ کو دیکھو(3) اور صفاء پر(4) اور مروہ پر(5) اور عرفات میں(6) اور جمع(7) اور رمی الجمار کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿وھکذا فی الکتب﴾

(1) تفسیر الدرالمنثور للحافظ السیوطی ج 1 ص389

(2) التحقیق لابن الجوزی ج 1 ص336 مسألة ترفع الید حذو المنکبیه

(3) خلاصة الاحکام للنووی ج 1 ص355 رقم 1083 فصل فی ضعیفه

(4) تنقیح التحقیق لابن عبدالهادی ج 2 ص139 مسألة یسن رفع الیدین عند الرکوع

(5) تنقیح التحقیق للذهبی ج 1 ص137 (باب) صفة الصلاة

(6) نصب الرأیة علی الهدایة للحافظ الزیلعی ج 1 ص391 باب صفة الصلاة

(7) بدائع الصنائع للکاسانی ج 1 ص199 فصل فی سنن

(8) المجموع شرح المهذب للنووی ج 3 ص400 مسائل ------ ص404

(9) المنار المنیف فی الصحیح والضعیف ج 1 ص138

(10) السنن الکبری للبیهقی ج 5 ص117 رقم 9210 باب رفع الیدین اذا رأی البیت

(11) معالم السنن للخطابی ج 2 ص191 ومن باب رفع الیدین اذارأی البیت

(12) شرح ابی داؤد للحافظ العینی ج 3 ص299 باب فی رفع الیدین

(13) البدر المنیرلابن الملقن ج 3 ص483 الحدیث التاسع

(14) کشف الاستار عن زوائد البزار للهیثمی ج 1 ص251 باب رفع الیدین رقم 519

(15) الدرایة تخریج احادیث الهدایة للحافظ ابن حجر ج 1 ص148 رقم 180

(16) کنز العمال للعلی المتقی ج 2 ص110 رقم 3384

(17) جامع الاحادیث للحافظ السیوطی ج 11 ص250 رقم 10703

(18) الاسرار المرفوعة للحافظ علی القاری ج 1 ص493

(19) البنایه شرح الهدایة للحافظ العینی ج 2 ص253

(20) مختصر خلافیات للبیهقی ج 2 ص82

(21) السیرة النبویة للحافظ ابن کثیر ج 4 ص302 باب دخول النبی صلی الله علیه وسلم الی مکة

(22) البدایۃ والنہایۃ للحافظ ابن کثیر ج 5 ص170

درج ذیل ائمہ نے حدیث ابن عباسؓ کو صحیح کہا ہے

(1) امام ابن ابی شیبہؒ م 235ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (مصنف)

(2) امام محمود بن احمد العینیؒ م 855ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شرح ابو داؤد)

(3) امام محمد المغلطائی م 762ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شرح ابن ماجہ)

(4) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 762ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (نصب الرایۃ)

(5) امام ابو بکر الکاسانیؒ م 587ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (بدائع الصنائع)

(6) امام سید محمد انور شاہ الکشمیریؒ م 1350ھ وقال اسناد قوی (نیل الفرقدین)

(7) امام ظفر احمد عثمانیؒ م 1394ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (اعلاء السنن)

(8) امام سید محمد یوسف النبوریؒ م 1394ھ وقال اسنادہ صحیح (معارف السنن)

(9) امام علی القاریؒ م 1014ھ وقال بوقوفا صحیح (الاسرار المرفوعہ)

(10) امام ابن بطالؒ م 449ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شرح البخاری)

(11) امام محمد الزرقانیؒ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شرح الزرقانی)

نقشہ حدیث سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا

سیدنا سعید بن جبیرؒ و مقسمؒ

سیدنا عطا بن السائب و حکم بن عتیبہؒ

سیدنا محمد بن فضیل و ابن ابی لیلیٰؒ

سیدنا ابن ابی شیبہؒ

جدول حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

(1) مصنف ابن ابی شیبہ	1 2	(2) خلاصۃ الاحکام	1 2
(3) نصب الرایہ	1 2	(4) البدر المنیر	1 2

(5) الدرایۃ 1 2 (6) بدائع الصنائع 1 2
(7) المجموع للنووی 1 2

﴿حدیث نمبر 743﴾ عن عبدالعزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر رضی اللہ عنہ یرفع یدیہ حذاء اذنیہ فی اول تکبیرۃ افتتاح الصلاۃ ولم یرفعھما فیما سوی ذلک۔ قال ابو شعیب اسنادہ حسن و حدیث صحیح عند محمدؒ ۔ (موطا لامام محمد ج 1 ص59 رقم 108 باب افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا عبدالعزیز بن حکیمؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین کانوں کے برابر کی اول تکبیر شروع نماز میں اور اس کے سوا پوری نماز میں کسی جگہ رفع الیدین نہیں کی"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام عبدالعزیز بن حکیمؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عبدالعزیز بن حکیم الحضرمی الکوفیؒ م134ھ او140ھ یہ موطا محمد وغیرہٗ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو عبدالعزیز بن حکیم ابو یحییٰ الحضرمی ثقۃ عدادہ فی اھل الکوفۃ و کوفی لیس بہ باس قرار دیا ہے۔

(1) الثقات لابن حبان ج 5 ص125 (2) الثقات لابن شاھین ج 1 ص162 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 744﴾ و عن عبدالعزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر رضی اللہ عنہ یرفع یدیہ بحذاء اذنیہ فی اول تکبیرۃ الافتتاح للصلاۃ ولم یرفعھما فیما سوی ذلک۔ قال ابو شعیب اسنادہ حسنؒ ۔ (کتاب الحجۃ لامام محمد ج 1 ص97 باب افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا عبدالعزیز بن حکیمؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نے کانوں کے برابر رفع الیدین کی اول تکبیر شروع نماز میں اور اس کے سوا کسی جگہ رفع الیدین نہیں کی"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ائمہ نے ان سے مروی حدیث کو صحیح کہا ہیں۔

﴿حدیث نمبر 745﴾ و عن مجاھدؒ قال ما رأیت ابن عمر رضی اللہ عنہ یرفع یدیہ الا فی

اول ما یفتتح۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 214 رقم 2452 بامن کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لایعود)

"سیدنا مجاہدؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو افتتاح نماز کے علاوہ رفع الیدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں بالتحقیق حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بروایۃ ابن ابی شیبہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 746﴾ و عن مجاھدٌ قال ما رأیت ابن عمر ؓ یرفع یدیہ الافی اول ما یفتتح۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (الاوسط لابن المنذر ج 3 ص 148 رقم 1390 باب ذکر رفع الیدین عند الرکوع)

"سیدنا مجاہدؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو افتتاح نماز کے علاوہ رفع الیدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں بالتحقیق حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بروایۃ ابن المنذرؒ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 747﴾ و عن مجاھدٌ قال ما رأیت ابن عمر ؓ یرفع یدیہ الافی اول ما یفتتح الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (معرفۃ السنن والآثار للبیھقی ج 2 ص 428 رقم 3309 باب من قال لایرفع یدیہ فی الصلاۃ الاعند الافتتاح)

"سیدنا مجاہدؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو افتتاح نماز کے علاوہ رفع الیدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام مکرم بن احمدؒ و احمد بن عبدالجبارؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام مکرم بن احمد ابو بکر القاضی الکتبیؒ م 345ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو

القاضی المحدث وثقه وکان ثقة اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص91 (2) تاریخ بغداد ج 15 ص295 وغیرھما

(المستدرک للحاکم ج 1 ص144 رقم 244 و معجم ابن عساکر ج 2 ص765 رقم 956 وغیرھا)

(2) امام احمد بن عبدالجبار ابوعمر الکوفیؒ د177ھم 271ھ او 272ھ یہ صحیح ابی داؤد وغیرہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الشیخ المعمر المحدث و ثقة لاباس به وثقة اور ان سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص55 (2) الثقات لابن حبان ج 8 ص45 وغیرھما

(صحیح ابی عوانه ج 1 ص90 رم 273 والمستدرک للحاکم ج 1 ص149 رقم 257 و شرح السنة للبغوی ج 5 ص60 رقم 1277 ومعجم ابن عساکر ج 1 ص133 رقم 143 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 748﴾عن مجاهد قال صلیت خلف ابن عمر رضی الله عنهما فلم یکن یرفع یدیه الافی التکبیرة الاولی من الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔ (السنن الشرح معانی الآثار للطحاوی ج 1 ص225 رقم 1357 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود)

"سیدنا مجاہدؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی انہوں نے رفع الیدین نہیں کیا مگر نماز کی تکبیر اول میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔ بالتحقیق حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما بروایۃ الطحاوی صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 749﴾عن ابن عمر رضی الله عنهما قال ترفع الایدی فی سبع مواطن فی افتتاح الصلاة وفی استقبال الکعبة وعلی الصفاء والمروة و بعرفات و بجمع وفی المقامین و عند الجمرتین۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (الخلافیات للبیهقی ج 2ص373 رقم 1731)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رفع الیدین سات مقامات میں کرو۔

شروع نماز میں، استقبال کعبہ کے وقت اور صفا پر اور مروہ پر اور عرفات میں اور جمع وقوف کے وقت اور جمرتین کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے ابو محمد الصیدلانی کے ان کی تعدیل درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو محمد عبداللہ بن محمد الصیدلانیؒ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے

روی عن محمد بن ایوب الرازی و اسماعیل بن قتیبة و روی عنه الحاکم وحمزة بن عبدالعزیز الصیدلانی و ابو ذر الهروی وغیرهم صححه الحاکم و الذهبی حدیثه و هو ثقة عندهما

(1) تاریخ نیسا بور ج 1 ص49 رقم 922 (2) معجم الشیوخ لابن جمعی ج 1 ص295
(المستدرک ج 1 ص111 رقم 150 و ص236 رقم 488، ص351 رقم 828)

﴿حدیث نمبر 750﴾ عن مجاهد قال ما رأیت ابن عمر رضی الله عنه رافعا یدیه فی شئی من الصلاة الافی الافتتاح ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم (الخلافیات للبیهقی ج 2 ص377 رقم 1738)

"سیدنا مجاہدؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نماز کی کسی جگہ رفع الیدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا مگر شروع نماز میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔ سوائے امام ابو محمد عبدالرحمٰن المقریؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو محمد عبدالرحمٰن بن ابی حامد المقریؒ ائمہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ العدل۔ روی عن ابی العباس محمد بن یعقوب وغیره وروی عنه البیهقی واکثر عنه وصححه البیهقی حدیثه فهو ثقة عنده۔ یعنی ائمہ نے ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 25 ص204 (2) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 55
(السنن الکبری للبیهقی ج 1 ص56 رقم 141، ج 2 ص580 رقم 4151)

﴿حدیث نمبر 751تا 752﴾ عن عطیة العوفی ان ابا سعید الخدری و ابن عمر رضی الله عنهما کانا یرفعان ایدیهما اول ما یکبر ان ثم لایعود ان ۔ قال ابو

شعیب اسنادھما حسن (الخلافیات للبیھقی ج 2 ص382 رقم 1750)

"سیدنا عطیۃ العوفیؒ سے روایت ہے کہ بیشک سیدنا ابوسعید الخدری وسیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما (نماز میں) اول تکبیر (تحریمہ) میں رفع الیدین کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔سوائے امام بیھقیؒ وامام حاکمؒ کے۔

(1) امام ابومحمد عبداللہ بن محمد الدورقیؒ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو روی عن ابو بکر احمد و ابو بکر الدامغانی وغیرھا وروی عنه الحاکم و ابوبکر محمد الآدمیؒ و محمد بن حسان الدورقی وغیرھم و صححه الحاکم حدیثه فھو ثقة عندہ اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ نیسا بور ج 1 ص 91 ، ص106 (2) اکمال الاکمال لابن نقلة ج 2 ص613 (المستدرك ج 4 ص468 رقم 8300 ، تاریخ دمشق ج 32 ص 441 وغیرھما)

(2) امام ابوبکر احمد بن محمد بن عبیدۃ الوبریؒ م310ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ الرجال الثقة ابوبکر المستملی وثقه و کان رحالا فی آلافاق مکثر ا من الحدیث اوران سے مروی خدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء للذھبی ج 11 ص252 (2) والانساب للسمعانی ج 13 ص281 (المستدرك للحاکم ج 3 ص710 رقم 6568، صحیح ابی نعیم ج 2 ص209 رقم 1368 و الاحادیث المختارۃ للمقدسی ج 6 ص 321 رقم 2344 وغیرھا

(3) امام الحسین بن بشر الطرسویؒ یہ عمل الیوم واللیۃ للنسائی وسنن الکبری للنسائی ومعجم للطبرانی وسنن الکبری للبیھقی وغیرھا کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو لاباس بہ ثقة والطرسوسی لابأس به من الحادیة عشرۃ

(1) مشیخة للنسائی ج 1 ص85 (2) تقریب ج 1 ص165 (السنن الکبری للنسائی ج 9 ص44 رقم 9848 ، عمل الیوم اللیلة للنسائی ج1 ص182 رقم 100)

(4) امام یسرۃ بن صفوان ابوصفوان اللخمیؒ د110ھ م216ھ یہ صحیح بخاری وغیرہ کے راوی

ہیں۔ائمہؒ نے ان کو المفتی کان رجلا صالحا ثقة و ثقة مفت اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تہذیب الکمال للمزی ج 32 ص299 (2) الکاشف ج 2 ص392

(صحیح البخاری ج 5 س97 رقم 4059 و صحیح ابی عوانه ج 2 ص160 رقم 2661 والاحادیث المختارة ج 3 ص200 رقم 999 وغیرها)

(5) امام سوار بن مصعب الھمدانی الکوفیؒ م 173ھ یہ متکلم فیہ راوی ہیں مگر ان سے ائمہ ثقات حفاظ روایت کرتے ہیں مثلاً روی عنه احمد بن یونس و یسرة بن صفوان و ابو الجهم الباهلی ویونس بن بکیر و ابو حسان الزیادی و ابراهیم بن زیاده و عبدالله بن صالح و زکریا بن یحییٰ زحمویه و صالح بن مالك الخوارزمی و عبدالله بن رجاء ویحییٰ بن بکیر و هشام بن عبیدالله و محمد بن بکار و محمد بن عبدالوهاب و سوید بن سعید و خالد بن مخلد و ابو الربیع وعون بن سلام و یحییٰ بن سعید القطان و ابو عبدالرحمن المقری و محمد بن عقبة الکوفی وغیرهم من الحفاظ والثقات کما فی کتب الرجال والتواریخ و الاحادیث وغیرها۔ وھو معروف حسن الحدیث

(1) تاریخ الاسلام ج 11 ص153 (2) الجرح والتعدیل ج 3 ص272

(3) مسند ابن الجعد ج 1 ص298

(المستدرک ج 2 ص290 رقم 3047 وشرح اصول اعتقاد اهل السنة ج 3 ص631 رقم 1017 وغیرها)

(6) امام عطیة بن سعد العوفی التابعی الکوفیؒ م 111ھ یہ صحیح ابی داؤد صحیح ترمذی صحیح ابن ماجہ وغیرھا کے مختلف فیہ راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو من مشاهیر التابعین و ضعیف الحدیث و یکتب حدیثه و کان ثقة ان شاء الله وله احادیث صالحة و قدوری عنه جماعة من الثقات الاثبات اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص325 (2) تهذیب لابن حجر ج 7 ص224

(3) الطبقات لابن سعد ج 6 ص304

(صحیح ابی داؤد ج 1 ص123 رقم 452 و صحیح ترمذی ج 2 س342 رقم 477 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص14 رقم 37 و صحیح ابن خزیمه ج 3 ص109 رقم 1817 و صحیح ابی عوانه ج 4 ص384 رقم 7038 و سنن الطحاوی ج 1 ص303 رقم 1818 و المستدرك ج 2 ص291 رقم

3049 وشرح السنة ج 4 ص136 رقم1002 والاحادیث المختارة ج 1 ص201 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 753﴾ عن ابن عمر رضی الله عنهما کان یرفع یدیه اذا کبر (یعنی افتتاح الصلاة) قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم (حدیث شعبة وسفیان للنسائی ج 1 ص123 رقم 96)

"سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے علی بن جعفرؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

﴿یہ حدیث درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) جزء رفع الیدین للبخاری ج 1 ص17 رقم 15

(2) معرفة السنن الآثار للبیهقی ج 2 ص424 باب من لا یرفع یدیه

(3) شرح البخاری للحافظ ابن بطال ج 2 ص355 باب رفع الیدین فی التکبیرة الاولی

(4) اصول السرخسی ج 2 ص6 فصل فی الخبر یلحقه التکذیب من جهة الراوی

(5) شرح ابی داؤد للحافظ العینی ج 3 ص305 باب فی رفع الیدین

(6) نخب الافکار للحافظ العینی ج 4 ص179 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود

(7) شرح مشکل الآثار للطحاوی ج 15 ص49

(8) اشرح ابن ماجه للحافظ المغلطائی ج 2 ص1472

(9) البنایه شرح الهدایه للحافظ العینی ج 2 ص259

(10) عمدة القاری علی البخاری للحافظ العینی ج 5 ص273 باب رفع الیدین فی التکبیرة الاولی

(11) نصب الرایة تخریج احادیث الهدایة للحافظ الزیلعی ج 1 ص409 باب صفة الصلاة

(12) الجوهر النقی علی البیهقی للحافظ ابن الترکمانی ج 2 ص74

(13) التجرید للحافظ الفقیه القدوری ج ص

(14) مختصر خلافیات بیهقی لاحمد بن فرح ج 2 ص85

(15) خلاصة الافکار شر مختصرا المنار للحافظ قاسم بن قطلوبغا ج 1 ص143 باب بیان اقسام السنة

(16) الدرایة تخریض احادیث الهدایة للحافظ ابن حجر ج 1 ص149

(17) التقریر والتحبیر لابن الحاج ج 2 ص266 مسألة حمل الصحابی مرویه المشترك

(18) تیسیر التحریر لامام محمد امین البخاری ج 3 ص73 مسئلة

(19) مرقاة علی المشکوٰة للحافظ علی القاری ج 2 ص656 باب صفة الصلاة

(20) تعلیق الممجد للعبد الحئی ج 1 ص377 باب افتتاح الصلاة ص396

(21) تحفة الا حوذی للمبار کبوری ج 2 ص96 باب رفع الیدین عند الرکوع

(22) کوثر المعانی علی البخاری ج 9 ص106

(23) مرعاة علی المشکوٰة للمبارکبوری ج 3 ص27الفصل الاول

(24) اتحاف المهرة لابن حجر ج 8 ص638 مجاهد عن ابن عمرؓ

(25) کشف الاسرار شرح اصول البزودی ج 3 ص64 باب مایلحقه

(26) المعتصر من المختصر للحافظ الملطی ج 1 ص37 باب فی رفع الیدین

(27) الاصطلام فی الخلاف بین الامامین الشافعیؒ و ابی حنفیة للسمعانی ج 1 ص244

(28) الاغتباط لابن العجمی ج 1 ص382 ابو بکر بن عیاش

(29) الکواکب النیرات لابن الکیال ج 1 ص443 ابو بکر بن عیاش

(30) موسوعة اقوال احمد ج 3 ص224

(31) المعجم لعبدالخالق الحنفی ج 1 ص312 رقم 300

(32) سبل الاسلام الامیر الیمانی ج 1 ص251 سنة رفع الیدین عند الرکوع والرفع

(33) العرف الشذی للحافظ المحدث الکشمیریؒ ج 1 ص266 باب ماجآء فی رفع الیدین عند الرکوع

(34) البدر المنیر للحافظ ابن الملقن ج 3 ص484

(35) تخریج احادیث علام الدین للعراقی و ابن السبکی و الزبیدی ج 1 ص349

(36) الفصول فی الاصول للحافظ الجصاص ج 3 ص204 باب القول فی الصحابی

(37) تقویم الادلة فی اصول الفقه للحافظ الفقیه الدبوسیؒ ج 1 ص203 القول فیما یلحق

(38) شرح مختصر الطحاوی للجصاص الرازی ج 1 ص605 باب صفة الصلاة

(39) بدائع الصنائع للحافظ الفقیه الکاسانی ج 1 ص208 فصل فی سنن حکم التکبیر

(40) تبیین الحقائق شرح کنز الرقائق للحافظ الفقیه الزیلعی ج 1 ص120 فصل الشرع فی الصلاة

(41) مختصر اختلاف العلماء للطحاوی ج 1 ص199 باب فی رفع الیدین فی تکبیر الافتتاح

(42) موسوعة اقوال احمد بن حنبل ج 3 ص224

(43) فتح الباری للحافظ ابن حجر ج 2 ص220 باب رفع الیدین اذا کبرو اذا رکع

(44) التحقیق لابن الجوزی ج 1ص334 رقم 429

(45) تنقیح التحقیق لابن عبدالهادی ج 2 ص134 مسألة رفع الیدین عند الرکوع

درج ذیل ائمہ نے حدیث ابن عمرؓ کو صحیح کہا ہے

(1) امام طحاویؒ م 321 ھ وقال صحیح (سنن الطحاوی ج 1 ص 11، ص 225

(2) امام محمود العینیؒ م 855 ھ وقال اسنادہ صحیح شرح ابی داؤد ج 3 ص 305 باب فی رفع الیدین و باسناد صحیح عمدۃ القاری ج 5 ص 273 وباسناد صحیح علی شرط الشیخین نخب الافکار ج 4 ص 179 و اسناد ماروای الطحاوی صحیح البنایہ ج 2 ص 259

(3) علامہ محمد الخضر الحکنی الشنقیطی م 1354 ھ و قال باسناد صحیح (کوثر المعانی ج 9 ص 106)

(4) امام عبدالعزیز البخاریؒ م 730 ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (کشف الاسرار ج 3 ص 64)

(5) امام محمد بن ابن الحاج الحنفیؒ م 879 ھ وقال ماصح عن مجاھد (التقریر والتحریر ج 2 ص 266)

(6) امام محمد امین البخاریؒ م 972 ھ وقال صح عن مجاھد (التیسیر التحریری ج 3 ص 73

(7) امام یوسف الملطیؒ م 803 ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (المعتصر من المختصر ج 1 ص 37)

(8) امام ابن الترکمانیؒ م 74 ھ وقال ھذاسند صحیح (الجوھر المنتقی ج 2 ص 74)

(9) امام محدث السید محمد انور شاہ الکشمیریؒ م 1352 ھ وقال بسند قوی (العرف الشذی ج 1 ص 266)

(10) امام السید مرتضی الزبیدیؒ م 1205 ھ وقال وھذا سند صحیح (تخریج احادیث احیاء ج 1 ص 349)

(11) امام محمد السرخسیؒ م 473 ھ وقال قد صح عن مجاھد (اصول السرخسی ج 2 ص 6)

(12) امام قاسم بن قطلوبغاؒ م 879 ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (خلاصۃ الافکار ج 1 ص 143)

(13) امام ابو بکر احمد بن علی الجصاصؒ م 370 ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شرح مختصر الطحاوی ج 1 ص 605)

(14) امام ابو بکر الکاسانیؒ م 587 ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (بدائع الصنائع ج 1 ص 208)

(15) امام عثمان بن علی الزیلعیؒ م 743 ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (تبیین الحقائق ج 1 ص 120)

﴿نقشہ حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما﴾

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

سیدنا مجاھدؒ وعطیہ العوفیؒ وعبدالعزیز بن حکیمؒ

سیدنا حصینؒ وسوار بن مصعبؒ ومحمد بن ابانؒ

سیدنا ابو بکر بن عیاشؒ ویسرۃ بن صفوانؒ ومحمد بن الحسنؒ

سیدنا ابن ابی شیبہؒ وحسین بن بشرؒ واحمد بن یونسؒ واحمد بن عبدالجبارؒ

احمد الوہبیؒ اسماعیل بن قتیبہ ومکرم بن احمد القاضیؒ وابن ابی داؤدؒ

سیدنا طحاویؒ وابن المنذرؒ والحاکمؒ وعبداللہ بن محمد الدورقیؒ

سیدنا ابوعبداللہ الحاکمؒ وابوبکر البیہقیؒ وغیرھم

﴿جدول حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما﴾

(1) موطا امام محمد	1	2	(2) کتاب الحجۃ امام محمد	1	2
(2) مصنف ابن ابی شیبہ	1	2	(4) سنن الطحاوی	1	2
(5) الاوسط لابن المنذر	1	2	(6) معرفۃ السنن البیہقی	1	2
(7) خلافیات للبیھقی	1	2	(8) حدیث شعبۃ و سفیان للنسائی	1	2
(9) جزء رفع الیدین للبخاری	1	2	(10) نخب الافکار للعینی	1	2
(11) شرح ابی داؤد للعینی	1	2	(12) عمدۃ القاری للعینی	1	2
(13) الجوھر النقی لابن الترکمانی	1	2	(14) نصب الرأیہ للزیعلی	1	2
(15) شرح البخاری لابن بطال	1	2	(16) التجرید للقدوری	1	2
(17) البنایہ للعینی	1	2	(18) تبیین الحقائق للزیلعی	1	2

﴿حدیث نمبر 754تا 755﴾وعن نعیم بن عبداللہ المجمر وابی جعفر القاری انھما اخبراہ ان ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ کان یصلی بھم فیکبر کلما خفض ورفع قال وکان یرفع یدیہ حین یکبر ویفتتح الصلاۃ (قال محمد) فھذا حدیثکم موافق لعلی وابن مسعود رضی اللہ عنھما ۔ قال ابو شعیب اسناد ھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم (کتاب الحجۃ لامام محمد ج 1 ص95 باب افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا نعیم بن عبداللہ المجمرؒ وسیدنا ابوجعفر القاریؒ دونوں نے خبر دی کہ بیشک سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے (وفات نبوی کے بعد مدینہ منورہ میں) پس ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے اور جس وقت تکبیر افتتاح الصلاۃ تحریمہ کہتے تو رفع الیدین کرتے تھے ۔ سیدنا امام محمدؒ نے فرمایا پس یہ

حدیث تمہاری (یعنی اہل مدینہ) سیدنا علی وسیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے عمل کے موافق ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق درج ذیل ہے۔سوائے امام محمدؒ و امام مالکؒ کے۔

(1) امام نعیم بن عبداللہ بن المجمر المدنیؒ م120ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو المحمر المدنی الفقیه مولی آل عمر بن الخطاب جالس ابا هريرة مدة و سمع ایضاً من ابن عمرؓ و جابرؓ وجماعة و كان من بقايا العلماء و ثقه غير واحد قال نعيم المجمر جالست ابا هريرةؓ عشرين سنة و ثقة من الثالثة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

(1) سير اعلام النبلاء ج 5 ص 524 (2) تقريب ج 1 ص 565 وغيرهما

(صحيح البخاری ج 1 ص 39 رقم 136 و صحيح مسلم ج 1 ص 216 رقم 246)

(2) امام ابو جعفر یزید بن القعقاع القاری المدنیؒ م127ھ یہ صحیح ابی داؤد وغیرہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ابو جعفر القاری المدنی احد الائمة العشرة فی حروف القرآت و هو نزر الرواية لكنه فی الاقراء امام و ثقه غير واحد و كان فی دينه فقيها ثقة من الرابعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 5 ص 287 (2) تقريب لابن حجر ج1 ص 629 وغيرهما

(صحيح ابی داؤد ج 4 ص 36 رقم 3997 وموطا الامام محمد ج 1 ص 323 رقم 911 وغيرها)

﴿حديث نمبر 756 تا 757﴾ و اخبرنا نعيم المجمر و ابو جعفر القاری ان ابا هريرة رضی اللہ عنہ كان يصلی بهم فكبر كلما خفض ورفع قال ابو جعفر و كان يرفع يديه حين يكبر و يفتتح الصلاة قال محمدؒ السنة ان يكبر الرجل فی صلاته كلما خفض و كلما رفع و اذا انحط للسجود كبر و اذا انحط للسجود الثانی كبر فاما رفع اليدين فی الصلاة فانه يرفع اليدين حذو الا ذنين فی ابتداء الصلاة مرة واحدة ثم لا يرفع فی شئی من الصلاة بعد ذلك و هذا كله قول ابی حنيفة رحمه الله تعالیٰ و فی ذلك آثار (يعنی احاديث) كثيرة۔ قال ابو شيعب اسنادهما صحيح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (موطا امام محمد ج 1 ص 58 رقم 104 باب افتتاح الصلاة)

"سیدنا ابو نعیم المجمرؒ وابو جعفر القاریؒ نے خبر دی کہ بیشک سیدنا ابو ھریرۃ ﷛ نماز پڑھاتے تھے (وفات نبوی کے بعد مدینہ منورہ میں) تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے ابو جعفر نے فرمایا کہ آپ ﷛ جس وقت تکبیر تحریمہ کہتے اور نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے سیدنا امام محمدؒ نے فرمایا کہ سنت ہے کہ آدمی نماز کی ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہے اور جب سجدوں کے لئے جھکے تو تکبیر کہے اور جب دوسرے سجدہ کیلئے جھکے تو بھی تکبیر کہے اور جہاں تک نماز میں رفع الیدین کا تعلق ہے پس وہ کانوں کے برابر رفع الیدین کرے ابتداء نماز میں ایک مرتبہ پھر پوری نماز میں کسی جگہ اس کے بعد رفع الیدین نہ کرے اور یہ سارا کا سارا امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اور اس میں آثار واحادیث بہت زیادہ ہیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ بالتحقیق حدیث صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 758 تا 759﴾ وعن نعیم المجمر وابی جعفر القاری انهما اخبراه ان ابا هريرة ﷛ كان يصلی لهم فيكبر كلما خفض ورفع و كان يرفع يديه حين يكبر يفتتح الصلاة۔ قال ابو شعيب اسنادهما صحيح على شرط البخاری و مسلم (موطا لامام مالك برواية ابی مصعب الزهری ج 1 ص 81 رقم 208 باب افتتاح الصلاة)

"سیدنا نعیم المجمر وسیدنا ابو جعفر القاری دونوں نے خبر دی کہ بیشک سیدنا ابو ھریرۃ ﷛ نماز پڑھاتے تھے (وفات نبوی کے بعد مدینہ منورہ میں) تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے اور جس وقت تکبیر تحریمہ شروع نماز کے وقت کہتے تو رفع الیدین کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو مصعب الزہری المدنیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو مصعب احمد بن ابی بکر الزہری المدنیؒ و150ھ م 242ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الفقيه المدنی احد الاثبات وشيخ اهل المدينة ومحدثهم ثقة فی الموطاء وهو فقيه اهل المدينة والمدنی قاضی

مدینة الرسول صلی الله علیه وسلم صدوق و المدنی الففیه صدوق عابد من العاشرة

اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص52 (2) مغانی الاخبارللعینی ج 1 ص26

(3) تقریب ج 1 ص78 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 1 ص35 رقم 119 و صحیح مسلم ج 3 ص1526 رقم 1928 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 760 تا 761﴾ وعن نعیم بن عبدالله المجمر وابی جعفر القاری انهما اخبراه ان ابا هریرة رضی الله عنه کان یصلی لهم فیکبر کلما خفض ورفع وکان یرفع یدیه حین یکبر یفتتح الصلاة۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم (تاریخ دمشق ج 65 ص348 ترجمه یزید بن القعقاع ابو جعفر)

"سیدنا نعیم المجمر وسیدنا ابوجعفر القاری دونوں نے خبر دی کہ بیشک سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تو ہر اونچ نیچ میں تکبیر کہتے تھے اور جس وقت تکبیر تحریمہ نماز کے شروع میں کہتے تو رفع الیدین کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو عثمان البحیریؒ، وامام ابراھیم بن عبدالصمدؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام عثمان سعید بن محمد البحیری النیسابوریؒ م 451ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو البحیری الشیخ الجلیل الثقة ابو عثمان النیسا بوری و شیخ کبیر ثقة فی الحدیث و محدث خراسان و مسندها اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص332 (2) العبر فی خبر من عبر ج 2 ص298 وغیرهما

(المعجم ابن عساکر ج 2 ص1020 رقم 1312 و الاحادیث المختارة ج 2 ص52 رقم 2027)

(2) امام ابواسحاق ابراھیم بن عبدالصمد الھاشمی البغدادیؒ م 325ھ یہ مشہور امام ہیں۔
ائمہؒ نے ان کو الھاشمی الامیر المسند الصدوق ابو اسحاق کان ابوہ امیر الحاج مدۃ و سماعا صحیحا قدیما اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔
(1) سیر اعلام النبلاء ج 15 ص71 (2) تاریخ الاسلام ج 24 ص 168 وغیرھما
(شرح السنۃ للبغوی ج 1 ص18 رقم 7 و معجم ابن عساکر ج 1 ص149 رقم 163 و الاحادیث المختارۃ ج 1 ص139 رقم 50 وغیرھا)

﴿وھکذا فی الکتب﴾

(1) شرح البخاری لابن بطال ج 2 ص355 باب رفع الیدین فی التکبیر الاولی
(2) المتھید لابن عبدالبر ج 9 ص215 الحدیث الرابع والعشرون
(3) المھیافی کشف اسرار الموطاء ج 1 ص228

﴿نقشہ حدیث سیدنا ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ﴾

سیدنا محمد عربی امام اعظم فی الانبیاء و خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ

سیدنا ابوجعفر القاریؒ ونعیم المجرؒ

سیدنا مالک بن انس المدنیؒ

سیدنا محمد بن الحسنؒ واحمد بن ابی بکر المدنیؒ

﴿جدول حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ﴾

کتاب			کتاب		
(1) موطا امام محمد	1	2	(2) موطا ملاک بروایۃ ابن مصعب	1	2
(3) تاریخ دمشق لابن عساکر	1	2	(4) کتاب الحجۃ الامام محمد	1	2
(5) شرح البخاری لابن بطال	1	2	(6) الاستذکار لابن عبدالبر	1	2
(7) التمھید لابن عبدالبر	1	2			

﴿احادیث مقطوعه اور ترک رفع الیدین بعد الافتتاح﴾

﴿حدیث نمبر 762﴾ عن ابراهیمؒ قال لایجاوز اذنیه بیدیه فی الافتتاح ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مصنف ابن ابی شیبه ج 1 ص 211 رقم 2415 باب الیٰ این یبلغ یدیه)

"سیدنا ابراھیم النخعیؒ سے روایت ہے فرمایا کہ نماز کے شروع میں اپنے ہاتھوں کو کانوں سے اوپر نہ کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویون کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں بالتحقیق حدیث ابراھیمؒ بروایۃ ابن ابی شیبہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 763 تا 764﴾ و عن ابراهیمؒ انه کان یقول اذا کبرت فی فاتحة الصلاۃ فارفع یدیك ثم لاترفعهما فیما بقی۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم۔ (مصنف ابن ابی شیبه ج 1 ص 213 رقم 2445 باب من کان یرفع یدیه فی اول تکبیر ثم لایعود)

"سیدنا ابراھیم النخعیؒ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جب تو تکبیر کہے شروع نماز میں تو رفع الیدین کر پھر باقی ساری نماز میں رفع الیدین نہ کر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل و توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 765 تا 766﴾ و عن ابراهیم قال لاترفع یدیك فی شئی من الصلاۃ الافی الافتتاحة الاولیٰ ۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مصنف ابنؒ ابی شیبه ج 1 ص 214 رقم 2447 باب من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرۃ ثم لایعود)

"سیدنا ابراھیم النخعیؒ سے روایت ہے فرمایا کہ تو رفع الیدین نہ کر نماز میں کسی جگہ پر مگر شروع نماز میں (تکبیر) اولیٰ کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل و توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ بالتحقیق حدیث ابراھیمؒ صحیح علی شرط البخاری و مسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 767 تا 768﴾ عن خثیمة و ابراهیم قال کانا لایرفعان ایدیهما

الا فی بدء الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص214 رقم 2448 باب من کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرہ ثم لا یعود)

"سیدنا خیثمہؒ وسیدنا ابراھیمؒ دونوں (نماز کے اندر) رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر ابتداء نماز میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے طلحہ بن مصرف امام خیثمہ بن عبدالرحمٰن کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام طلحہ بن مصرف ابو محمد الیامی الکوفیؒ م 112ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الحافظ المقری المجود شیخ الاسلام وروی عنہ الامام ابو حنیفۃ ایضاً و ثقہ غیر واحد و کان عثمانیا واقراء اھل الکوفۃ ثقۃ قاری فاضل من الخامسۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص498 (2) تقریب ج 1 ص283 وغیرھما

(صحیح البخاری ج 3 ص93 رقم 2292 و صحیح مسلم ج 1 ص55 رقم 44)

(2) امام خیثمہ بن عبدالرحمٰن الجعفی الکوفیؒ م 85ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الفقیہ و لابیہ ولجدہ صحبة و کان من العلماء العباد و کان سخیا جوادیر کب الخیل و یغزو تابعی ثقة و کان رجلا صالحا و ثقه غیر واحد ثقة من الثالثة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص 186 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص 287
(3) تقریب ج 1 ص 197 وغیرھا

(صحیح البخاری ج 4 ص 200 رقم 3611 و صحیح مسلم ج 2 ص 69? رقم 996)

﴿حدیث نمبر 769 تا 770﴾ و قال عبدالملکؒ و رأیت الشعبیؒ و ابراھیمؒ و ابا اسحاقؒ لا یرفعون ایدیهم الاحین یفتحون الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مصنف ابن ابی شیبة ج 1 ص 214 رقم 2454 باب ایضاً)

"سیدنا عبدالملکؒ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا شعبیؒ سیدنا ابراھیمؒ سیدنا ابواسحاقؒ کو دیکھا وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر جس وقت نماز کو شروع کرتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 771﴾ وعن ابراھیم قال لاترفع یدیك فی شئی من الصلاة بعد التکبیرة الاولی ۔ قال ابو شعیب اسناده حسن و ھذا حدیث صحیح عند محمد بن الحسنؒ ۔ (موطا امام محمد ج 1 ص 58 رقم 106 باب افتتاح الصلاة)

"سیدنا ابراھیمؒ سے روایت ہے فرمایا کہ تو نماز کی تکبیر اول کے بعد کسی جگہ میں رفع الیدین نہ کر"

﴿حدیث نمبر 772﴾ وعن ابراھیم انه قال اذا کبر الرجل فی افتتاح الصلاة رفع یدیه ولم یجاوزبهما اذنیه ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم ۔ (کتاب الآثار لابی حنیفة بروایة ابی یوسف ج 1 ص 21 رقم 104 باب افتتاح الصلاة)

"سیدنا ابراھیمؒ سے روایت ہے آپؒ نے فرمایا جب آدمی شروع نماز میں تکبیر کہے تو رفع الیدین کرے اور اپنے کانوں سے تجاوز نہ کرے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 773﴾ وعن ابراهیم انه قال لاترفع یدیك فی شئی من صلاتك بعد المرة الاولی قال محمد وبه ناخذ وهو قول ابی حنفیة رضی الله عنه ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم و حدیث صحیح عند ابی حنفیة و محمدؒ ۔ (کتاب الآثار لابی حنیفة بروایة محمد ج 1 ص126 رقم73 باب افتتاح الصلاة)

"سیدنا ابراهیمؒ سے روایت ہے آپؒ نے فرمایا تو اپنی نماز میں کسی جگہ رفع الیدین نہ کر۔ تکبیراولی میں ایک دفعہ کے بعد"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہوچکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔ بالتحقیق حدیث ابراهیم بروایۃ ابی حنیفہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 774﴾ وعن حماد قال سالت ابراهیم عن ذالك (یعنی رفع الیدین فی الصلاة) فقال یرفع یدیه اول مرة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم ۔ (مصنف عبدالرزاق ج 2 ص71 رقم 2535 باب تکبیرة الافتتاح رفع الیدین)

"سیدنا حماد بن ابی سلیمانؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابراهیم النخعیؒ سے رفع الیدین فی الصلاۃ کے متعلق سوال کیا تو آپؒ نے فرمایا کہ رفع الیدین اول (نماز میں) ایک مرتبہ ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔ بالتحقیق حدیث ابراهیم بروایۃ عبدالرزاق صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔

﴿حدیث نمبر 775 تا 776﴾ قال (عبدالملك) و رأیت ابراهیم والشعبی یفعلان ذلك (یعنی برفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود) ۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (شرح مشکل الآثار للطحاوی ج 15 ص50 باب بیان ماروی عن عبدالله بن عمرؓ)

"سیدنا عبدالملکؒ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابراهیم النخعیؒ وسیدنا شعبیؒ کو (ترک رفع الیدین عندالرکوع والسجود) کا فعل کرتے ہوئے دیکھا ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے وہ

سب ثقہ ہیں بالتحقیق حدیث ابراھیم بروایۃ الطحاوی صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا ہے۔

﴿حدیث نمبر 777 تا 778﴾ (وعن عبدالملک بن ابجر) قال ورأیت ابراھیم و الشعبیؒ یفعلان ذلك یعنی یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود ۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (سنن الطحاوی ج 1 ص 227 رقم 1364 باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود)

"سیدنا عبدالملکؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابراھیم النخعیؒ وسیدنا شعبیؒ کو (ترک رفع الیدین عندالرکوع والسجود) کا فعل کرتے ہوئے دیکھا ہے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 779﴾ (وقال کلیب الجرمی) وکان اصحاب ابن مسعودؓ و یرفعون فی الاولی ثم لایعودون وکان ابراھیم النخعی یفعله ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا (المدونة الکبری ج 1 ص 166 باب رفع الیدین فی الرکوع والاحرام)

"سیدنا کلیب الجرمیؒ نے فرمایا کہ اصحاب ابن مسعودؓ رفع الیدین (تکبیر) اولی میں کرتے تھے پھر پوری نماز میں نہیں کرتے تھے اور سیدنا ابراھیم النخعیؒ بھی یہی فعل کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 780 تا 782﴾ وقال عبدالملکؒ ورأیت الشعبی و ابراھیم وابا اسحاق لایرفعون ایدهیم الاحین یفتتحون الصلاة۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم و البخاری تغلیبا (الاوسط لابن المنذر ج 3 ص 148 رقم 1391 باب ذکر رفع الیدین عند الرکوع)

"سیدنا عبدالملکؒ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا شعبیؒ وسیدنا ابراھیم النخعیؒ وسیدنا ابواسحاق کو دیکھا انہوں نے رفع الیدین نہیں کیا مگر جس وقت نماز کوشروع کیا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہوچکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 783﴾ وعن ابراھیم انه قال ارفع یدیك فی التکبیرة الاولی فی افتتاح الصلاة ولاترفع یدیك فیما سواها۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی

شرط مسلم و البخاری تغلیبا (کتاب الآثار لابی حنیفة بروایة ابی یوسف القاضی ج 1 ص20 رقم 99 باب افتتاح الصلاة)

"سیدنا ابراھیمؒ سے روایت ہے آپؒ نے فرمایا شروع نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت رفع الیدین کرو اور اس کے سواء کسی جگہ رفع الیدین نہ کر"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں۔

﴿حدیث نمبر 784﴾ عن ابراهیم النخعی قال ترفع الایدی فی سبع مواطن فی افتتاح الصلاة و فی التکبیر للقنوت فی الوتر و فی العیدین عند استلام الحجر و علی الصفا و المروه و بجمع و عرفات و عند المقامین عند الجمرتین ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح و رواته ثقات۔ (السنن الشرح معانی الآثار للطحاوی ج 2 ص178 رقم 3825 باب رفع الیدین عند رؤیه البیت)

"سیدنا ابراھیم النخعیؒ سے روایت ہے فرمایا رفع الیدین سات مقامات میں کرو شروع نماز میں اور تکبیر قنوت وتر میں اور عیدین میں استلام حجر کے وقت اور صفا پر اور مروہ پر اور جمع میں اور عرفات میں اور مقامین اور جمرتین کے وقت"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام سلیمان بن شعیبؒ اور امام شعیبؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام سلیمان بن شعیب ابو محمد الکیسانی المصریؒ و185ھ م278ھ او293ھ یہ سنن الطحاوی وصحیح ابی عوانہ کے روای ہیں ائمہؒ نے ان کو الکیسانی ابو محمد المصری احد مشائخ ابی جعفر الطحاوی روی عنه کثیرا و کان ثقه و کان موثقا اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص440 (2) تاریخ الاسلام ج 20 ص364 وغیرھما (صحیح ابی عوانه ج 3 ص356 رقم 5283 و سنن الطحاوی ج 1 ص26 رقم 102 و سنن الدار قطنی ج 1 ص361 رقم 757 وغیرھا)

(2) امام شعیب بن سلیمان الکیسانی ابو سلیمان المصریؒ یہ سنن الطحاوی وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ذکر کیا ہے وشعیب هذا من اصحاب محمد و ابی یوسف کوفی

قدم مصر روی عنه ابنه سلیمان و یعقوب و بکر والمحاربی و ابو امیة و سعید بن عفیر وغیرھم و ھو معروف مقبول الحدیث صححه الطحاوی حدیثه ھو ثقه عنده ۔

(1) الجواھر المفیه ج 1 ص 257 (2) تاریخ ابن یونس ج 2 ص 101

(3) سنن الطحاوی ج 2 ص 178 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 785﴾ و سمعت حماداً یقول کان ابراھیم اذا صلی علی جنازة رفع یدیه فی اول تکبیرة و لایرفعھما بعد قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلبیا۔(الکنی والاکمال للدولابی ج 1 ص 299 رقم 522)

"سیدنا حمادؒ نے فرمایا کہ سیدنا ابراھیمؒ جب جنازہ کی نماز پڑھتے تھے تو رفع الیدین اول تکبیر میں کرتے اس کے بعد رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق درج ذیل ہے۔سوائے امام نسائی وحماد وابراھیمؒ کے۔

(1) امام ابوبشیر محمد بن احمد الدولابی الحنفیؒ و224ھ م310ھ یہ مشہور امام ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الادولابی الحافظ الوراق و الامام الحافظ البارع و کان عالما بالحدیثوالاخبار والقواریج والامام الحافظ الحبر قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 2 ص 230 (2) سیر اعلام النبلاء ج 11 ص 191

(3) دیوان الاسلام ج 20 ص 282

(2) امام معاویۃ بن صالح بن الوزیر الدمشقیؒ م 263ھ یہ صحیح النسائی وغیرہ کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الدمشقی و صدوق من الحادیة عشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تھذیب ج 10 ص 212 (2) تقریب ج 1 ص 538

(صحیح النسائی ج 5 ص 148 رقم 2725 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص 184 رقم 578 وغیرھا)

(3) امام منصور بن ابی مزاحم یہ صحیح مسلم وصحیح ابی داؤد وصحیح النسائی وغیرھا کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ثقة صدوق صاحب سنة و ثقة من العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تہذیب ج 10 ص 311 (2) تقریب ج 1 ص 547

(صحیح مسلم ج 1 ص 88 رقم 135 ، صحیح النسائی ج 8 ص 155 رقم 5133 وصحیح ابی داؤد ج 3 ص 120 رقم 2889 و صحیح ابن حبان ج 2 ص 259 رقم 506 والمستدرک ج 2 ص 29 رقم 221)

(4) امام حماد بن نافع ابو اسماعیلؒ المدنیؒ نے ان کا ذکر کیا ہے مثلاً روی عن حماد عند المنصور بن ابن ابی مزاحم و جابر بن اسماعیل کوفی و ذبیر بن ابی بکر وغیرهم هو معروف حسن الحدیث

(1) الکنی اللدولابی ج 1 ص 194 (2) اخبار مکة ملفاکھی ج 3 ص 270

﴿یہ حدیث درج ذیل کتابوں میں موجود ہے﴾

(1) نصب الرأیہ للحافظ الزیلعی ج 1 ص 405 باب صفة الصلاة

(2) شرح سنن ابن ماجه للحافظ المغلطائی ج 1 ص 1473 باب رفع الیدین

(3) الجوهر النقی علی البیهقی للحافظ ابن الترکمانی ج 2 ص 75

(4) البدر المنیر للحافظ ابن الملقن ج 3 ص 484

(5) تخریج احادیث احیاء العلوم الدین للحافظ الهیثمی والسبکی والزبیدی ج 1 ص 350

(6) المعتصر من المختصر للحافظ الملطی ج 1 ص 38 باب فی رفع الیدین

(7) الدرایة تخریج احادیث الهدایة للحافظ ابن حجر ج 1 ص 102

(8) عمدة القاری علی البخاری للحافظ العینی ج 5 ص 273 باب رفع الیدین

(9) شرح ابی داؤد للحافظ العینی ج 3 ص 302 باب فی رفع الیدین

(10) البنایه شرح الهدایة للحافظ العینی ج 2 ص 261

(11) نخب الافکار للحافظ العینی ج 4 ص 171 ص 191 باب التکبیر للرکوع

(12) فتح القدیر شرح الهدایة للحافظ ابن الهمام ج 1 ص 311 باب صفة الصلاة

(13) للباب فی الجمع بین السنة والکتاب للحافظ المنجی ج 1 ص 175 باب اذا راراداں یقنت

(14) العنایة شرح الهدایة للحافظ محمد البابرتی ج 1 ص 309 باب صفة الصلاة

﴿درج ذیل ائمہ نے حدیث ابراہیمؒ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابو حنیفہؒ م 150ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (الکتاب الاثار)

(2) امام محمد بن الحسنؒ م 150ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (کتاب الحجة)

(3) امام ابو یوسف القاضیؒ م 182ھ وقال صحیحٌ بوجہ احتجاج (کتاب الحجۃ)

(4) امام عبدالرزاقؒ م 211ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (کتاب الاثار)

(5) امام ابن ابی شیبۃؒ م 235ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (مصنف)

(6) امام طحاویؒ م 321ھ وقال صحیح (سنن الطحاوی)

(7) امام محمود العینیؒ م 855ھ وقال صحیح (نخب الافکار)

(8) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 762ھ وقال الحدیث صحیح (نصب الرایہ)

(9) امام ابن حجرؒ م 852ھ وقال رجالہ ثقات (الدرایۃ) -

(10) امام ابو بکر الجصاصؒ م 370ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شرح مختصر الطحاوی)

(11) امام ابو محمد المنبجیؒ م 802ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (اللباب)

(12) امام یوسف الملطیؒ م 802ھ وقال صحیح (المعتصر)

(13) امام سید محمد انور شاہ الکشمیریؒ م 1350ھ وقال ھو اثر صحیح (نیل الفرقدین)

(14) امام محمد نیمویؒ م 1322ھ وقال وھو اثر صحیح (آثار السنن)

(15) امام ابن الترکمانیؒ م 745ھ وقال صحیح علی شرط مسلم (الجوھر النقی)

(16) امام مغلطائی م 762ھ وقال صحیح بوجہ احتجاج (شرح ابن ماجہ)

﴿حدیث نمبر 786﴾ و عن الشعبیؒ انہ کان یرفع یدیہ فی اول التکبیر ثم لایرفعھما ۔ قال ابو شعیب انسادہ حسن رواتہ ثقات۔ (مصنف ابن اب شیبۃ ج 1 ص213 باب من کا یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لایعود)

"سیدنا شعبیؒ سے روایت ہے آپ " (نماز کی) اول تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام اشعثؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام اشعث بن سوار الکندی الکوفیؒ م 136ھ او 133ھ یہ ادب المفرد للبخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے مختلف فیہ راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو روی لہ مسلم متابعۃ و قد حدث عنہ من شیوخہ ابو اسحاق السبیعی و کان احد العلماء لین فیہ وھو اثبت من مجالد و لم اجد لہ حدیثا منکرا وثقۃ و ضعیف یعتبر بہ و ذکرہ ابن حبان و ابن

شاهین فی الثقات اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص376 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص72 وغیرھما

(صحیح مسلم ج 2ص1117 رقم 1480 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص101 رقم 367 و صحیح ترمذی ج 3 ص31 رقم 649 و صحیح النسائی ج 2 ص187 رقم 1040 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص96 و صحیح ابن خزیمه ج 4 ص66 رقم 2362 و مختصر الاحکام للطوسی ج 3 ص344 رقم 94 و صحیح ابی عوانه ج 3 ص185 رقم 1632 و سنن الطحاوی ج 3 ص64 رقم 148 و صحیح ابن حبا ج 4 ص596 رقم 1698 والمستدرك للحاكم ج 2 ص145 رقم 2600 و شرح السنة للبغوی ج 5 ص475 والاحادیث المختارة ج 5 ص245 رقم 1871 وغیرھا)

﴿وھکذا فی الکتب﴾

(1) شرح ابن ماجه ج 1 ص1466 (2) شرح ابی داؤد ج 3 ص300، 302

(3) الجوھر النقی ج 2 ص75 (3) البنایه ج 2 ص261

(4) التعلیق الممجد ج 1 ص385 (4) نصب الرایة ج 1 ص405

(5) البدر المنیر ج 3 ص484 (6) الدرایة ج 1 ص152

﴿درج ذیل ائمہ نے حدیث شعبیؒ وابواسحاقؒ کو صحیح کہا ہے﴾

(1) امام ابن ابی شیبهؒ م 235 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (مصنف)

(2) امام طحاویؒ م 321 ھ وقال وھو حدیث صحیح (السنن الطحاوی)

(3) امام ابن الترکمانیؒ م 745 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (الجوھر النقی)

(4) امام مغلطائیؒ م 762 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (شرح ابن ماجه)

(5) امام محمدود العینیؒ م 855 ھ وقال صحیح بوجه احتجاج (نخب الافکار)

(6) امام ابو محمد الزیلعیؒ م 762 ھ والحدیث صحیح (نصب الرایه)

(7) امام ابن حجرؒ م 852 ھ وقال رجاله ثقات (الدرایة)

(8) امام یوسف الملطیؒ م 802 ھ وقال صحیح (المعتصر)

(9) امام علی القاریؒ م 1014ھ وقال بسند صحیح (مرقاة)

(10) امام محمد نیمویؒ م 1322 ھ وقال وھو اثر صحیح (آثار السنن)

(11) امام سید محمد انور شاه الکشمیریؒ م 1350 ھ وقال ھو اثر صحیح (نیل الفرقدین)

(12) امام ظفر احمد العثمانی م 1394 ھ وقال ھو حدیث الصحیح (اعلاء السنن)

(13) امام سید محمد یوسف النبوریؒ م 1394 ھ اسناده صحیح (معارف السنن)

﴿حدیث نمبر 787﴾ وعن ابی جعفر (محمد الباقرؒ) قال لایجاوز اذنیه بیدیه

فی الافتتاح (الصلاۃ) ۔ قال ابو شعیب رواتہ ثقات الا جابر الجعفی (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 211 رقم 2416 باب الی این یبلغ بیدیہ)

"سیدنا ابو جعفر محمد الباقر الھاشمیؒ سے روایت ہے فرمایا کہ شروع نماز میں اپنے ہاتھوں کو کانوں سے متجاوز نہ کرو"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے سوائے جابر بن جعفی کے یہ روایت صحیح لغیرہٖ ہے اور اس پر اہل السنّت والجماعت حنفیہ و مالکیہ کا عمل ہے۔ وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 788﴾ عن محمد (بن سیرین) انہ کان یرفع یدیہ حذو منکبیہ یعنی اذا دخل فی الصلاۃ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مصنف ابن ابی شیبہ جُ 1 ص 211 رقم 2417 باب الی این یبلغ بیدیہ)

"سیدنا محمد بن سیرینؒ سے روایت ہے آپؒ (نماز میں داخل ہوتے) تو کندھوں کے برابر رفع الیدین کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔ سوائے امام ابن ابی شیبہؒ کے۔

(1) امام عباد بن حماد والصحیح عباد بن العوام ابو سھل الواسطیؒ و118ھ م186ھ یہ صحیح بخاری ومسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی روای ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث و ثقہ غیر واحد و کان من نبلاء الرجال فی کل امرہ متفق علی الاحتجاج بہ ثقۃ صدوق اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 192 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 2 ص 47 وغیرھما (صحیح البخاری ج 3 ص 75 رقم 2182 و صحیح مسلم ج 1 ص 367 رقم 513)

(2) امام عبداللہ بن عون ابو عون البصریؒ و66ھ م151ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام شیخ اھل البصرۃ الحافظ وماکان بالعراق اعلم بالسنۃ من بن عون کا اماما فی العلم و الامام القدوہ عالم البصرۃ

الحافظ و کان من ائمة العلم والعمل و کان ثقة کثیر الحدیث و رعا عثمانیا اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 117 (2) سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 364

(صحیح البخاری ج 1 ص 24 رقم 67 و صحیح مسلم ج 1 ص 72 رقم 83 وغیرھا)

(3) امام محمد بن سیرین البصریؒ و 22ھ او 33ھ م 110ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام الربانی ابو بکر و کان فقیھا اماما غزیر العلم ثقة ثبتا علامة التعبیر راسا فی الورع اثبت من الحسن و ھو حجة و ثقة ثبت عابد کبیر القدر و من الثالثه اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 62 (2) تقریب ج 1 ص 483 وغیرھما

(صحیح البخاری ج 1 ص 80 رقم 351 و صحیح مسلم ج 1 ص 120 رقم 215 وغیرھما)

﴿حدیث نمبر 789 تا 790﴾ وعن میسرة قال کان اصحابنا (یعنی الصحابهؓ و التابعینؒ) اذا افتتحوا الصلاة رفعوا ایدیھم الی اذانھم ۔ قال ابو شعیب اسنادھما صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مصنف ابن ابی شیبہؒ ج 1 ص 211 رقم 2418 باب الی این یبلغ بیدیه)

"سیدنا ابو میسرہؒ سے روایت ہے فرمایا کہ ہمارے اصحاب (صحابہؓ و تابعینؒ) جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کانوں تک کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔ سوائے امام ابن ابی شیبہؒ کے۔

(1) امام اسحاق بن منصور السلولی الکوفیؒ م 205ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو احد الثقات الاعلام لیس به باس و روی له الجماعة و ابو جعفر الطحاوی و صدوق من التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ الاسلام ج 14 ص 56 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 1 ص 53

(3) تقریب ج 1 ص 103 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 1 ص 17 رقم 42 و صحیح مسلم ج 1 ص 67 رقم 43)

(2) امام عبید اللہ بن موسی العبسی الکوفیؒ و 121ھ م 213ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الثبت وثقہ غیر واحد ثقة صدوق من حفاظ الحدیث مجود للقرآن و حدیثه فی الکتب الستة وصدوق من التاسعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 259 (2) تقریب ج 1 ص 375 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 1 ص 11 رقم 8 و صحیح مسلم ج 1 ص 44 رقم 17)

(3) امام ابو میسرة عمرو بن شرجیل الکوفیؒ م 63ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و صحیح ابی داؤد و الترمذی والنسائی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو و کان امام مسجد بنی و داعة من العباد الاولیاء ثقة عابد من الثانیة مخضرم اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص 70 (2) تقریب ج 1 ص 422 وغیرهما

(صحیح البخاری ج 6 ص 109 رقم 4761 و صحیح مسلم ج 1 ص 90 رقم 142)

﴿حدیث نمبر 791﴾ وعن عطاء (بن ابی رباح) قال لا تجاوز بیدیك اذنیك فی دعاء او غیره (یعنی فی افتتاح الصلاة) قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط مسلم والبخاری تغلیبا (مصنف ابی شیبه ج 1 ص 211 رقم 2419 باب الی این یبلغ بیدیه)

"سیدنا عطا بن ابی رباحؒ سے روایت ہے فرمایا اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں سے تجاوز نہ کرو دعا میں اس کے علاوہ یعنی شروع نماز میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے سوائے ابن ابی شیبہ کے۔

(1) امام عبد الملک بن ابی سلیمان العرزمی الکوفیؒ م 145ھ یہ صحیح بخاری معلقا و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ الکبیر و کان من الحفاظ الاثبات والامام الحافظو ثقه ثبت و ثقة حجة وثقة متقن فقیه صدوق من الخامسة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 117 (2) سیر اعلام النبلاء ج 2 ص 261
(3) تقریب ج 1 ص 363 وغیرھما
(صحیح البخاری ج 2 ص 160 و صحیح مسلم ج 1 ص 158 رقم 283)

(2) امام عطاء بن ابی رباح المکی" و 25ھ م 114ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ" نے ان کو مفتی اھل مکة ومحدثھم القدوة العلم ابو محمد قال ابو حنیفة مارأیت احدا افضل من عطاء والامام شیخ الاسلام مفتی الحرم وکان ثقة فقیھا عالما کثیر الحدیث و سید المسلمین والمکی ثقة فقیه فاضل من الثالثه اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 75 (2) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص 78
(3) تقریب ج 1 ص 391 وغیرھما
(صحیح البخاری ج 1 ص 31 رقم 98 و صحیح مسلم ج 1 ص 158 رقم 284)

﴿حدیث نمبر 792﴾ وعن خالد بن ابی بکر قال رأیت سالماً اذا قام یرفع یدیه حذو منکبیه (یعنی فی افتتاح الصلاۃ) قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 212 رقم 2423 باب الی این یرفع یلغ یدیه)

"سیدنا خالد بن ابی بکرؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے سیدنا سالمؒ کو دیکھا جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے سوائے ابن ابی شیبہ" کے۔

(1) امام معن بن عیسی ابو یحییٰ المدنی" و 131ھ م 198ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہ" نے ان کو الحافظ الحجة ابو یحییٰ المدنی احد ائمة الحدیث وھو من کبار اصحاب مالك ھو اثبت اصحاب مالك وثقة ثبت من کبار العاشرۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص 242 (2) تقریب ج 1 ص 542 وغیرھما
(صحیح البخاری ج 1 ص 56 رقم 236 و صحیح مسلم ج 1 ص 218 رقم 249)

(2) امام خالد بن ابی بکر المدنی ؒ م 162ھ یہ صحیح ترمذی وغیرہ کے راوی ہیں۔ ائمہ ؒ نے ان کو و کان صاحب نسب و کان کثیر الحدیث و الروایة و ذکرہ ابن حبان فی الثقات المدنی اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الطبقات لابن سعد ج 1 ص423 (2) الثقات لابن حبان ج 6 ص254 وغیرھما

(المستدرک للحاکم ج 3 ص 91 رقم 4492 والاحادیث المختارۃ ج 1 ص300 رقم 190)

﴿حدیث نمبر 793﴾ وعن سالم انه کان یرفع یدیه حذو منکبیه یعنی فی افتتاح الصلاۃ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مصنف ابن ابی شیبۃ ج 1 ص212 رقم 2424 باب الی این یبلغ یدیه)

"سیدنا سالم رحمہ اللہ سے روایت ہے آپ (نماز کے شروع میں) رفع الیدین کندھوں کے برابر کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام احمد بن بشیر ؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام احمد بن بشیر الکوفی ؒ م 197ھ یہ صحیح بخاری وصحیح ترمذی وابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہ ؒ نے ان کو المحدث العالم ولیس بحدیثه بأس موصوف بالصدق و کان صدوق ثقة مکثر و صدوق من التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص24 (2) تقریب لابن حجر ج 1 س78 وغیرھما

(صحیح البخاری ج 7 ص140 و صحیح ترمذی ج 5 ص227 رقم 3004 و صحیح ابن ماجه ج 2 ص983 رقم 2950 و مختصر الاحکام للطوسی ج 2 ص188 و صحیح ابی عوانه ج 4 ص485 رقم 7426 وتلخیص المستدرک ج 4 ص366 رقم 7942 والاحادیث المختارۃ ج 5 ص169 رقم 1781 وغیرھا)

﴿حدیث نمبر 794﴾ عن اسماعیل قال کان قیس (بن ابی حازمؒ) یرفع یدیه اول مایدخل فی الصلاۃ ثم لا یرفعهما۔ قال ابو شعیب اسنادۃ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مصنف ابن ابی شیبه ج 1 ص214 رقم 2449 باب من کان یرفع یدیه فی اول تکبیر ثم لا یعود)

"سیدنا اسماعیل بن ابی خالدؒ سے روایت ہے فرمایا کہ سیدنا قیس بن ابی حازمؒ رفع الیدین اول

نماز میں داخل ہوتے وقت کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے قیس بن ابی حازمؒ کے ان کی توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام قیس بن ابی حازم البجلی الکوفیؒ م 97ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام ابو عبدالله الاحمسی البجلی الکوفی المحدث الکوفة و کان عثمانیا و ثقة غیر واحد و حدیثه محتج فی کل دواوین الاسلام والعالم الثقة الحافظ و کان من علماء زمانه قد روی عن العشرة المبشرة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرة الحفاظ ج 1 ص 49 (2) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص 113 و غیرهما

(صحیح البخاری ج 1 ص 21 رقم 57 و صحیح مسلم ج 1 ص 71 رقم 81)

﴿حدیث نمبر 795﴾ عن مسلم الجهنی قال کان ابن ابی یعلیؓ یرفع یدیه اول (الصلاة) شئی اذا کبر۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح (مصنف ابن ابی شیبه ج 1 ص 214 رقم 2451 باب من کان یرفع یدیه فی اول تکبیر ثم لا یعود)

"سیدنا مسلم الجهنیؒ سے روایت ہے فرمایا سیدنا ابن ابی لیلی (انصاریؓ) رفع الیدین (نماز کے) اول میں کرتے تھے جب تکبیر تحریمہ کہتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے رایوں کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے سوائے ابن ابی شیبہ و سفیان الثوریؒ و ابن ابی لیلیؒ کے۔

(1) امام مسلم بن سالم ابو فروہ النھدی الجھنی الکوفیؒ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و صحیح ابی داؤد و النسائی و ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو کوفی ثقة صالح الحدیث لیس به بأس الجهنی مشهور یکنیة صدوق من السادسة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) الجرح والتعدیل ج 8 ص 185 (2) مغانی الاخیار للعینی ج 3 ص 320

(3) تقریب ج 1 ص 529 و غیرهما

(صحیح البخاری ج 4 ص 146 رقم 3370 و صحیح مسلم ج 3 ص 1637 رقم 2)

﴿حدیث نمبر 796تا 797﴾ وعن الاسود و علقمة انهما کان یرفعان ایدیهما اذا افتتحا ثم لایعودان ۔ قال ابو شعیب هذا حدیث صحیح لغیرهٗ ورجاله صحیح علی شرط البخاری ومسلم الاجابر الجعفی (مصنف ابن ابی شیبه ج 1 ص214 رقم 2453 باب من کان یرفع یدیه)

"سیدنا اسودؒ وسیدنا علقمہؒ سے روایت ہے آپ دونوں جب (نماز) شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے پھر (پوری نماز میں) رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں سوائے جابر الجعفی کے یہ حدیث صحیح لغیرہٖ ہے۔

﴿حدیث نمبر 798﴾ عن الزهری قال ترفع یدیها حذو منکبیها یعنی فی افتتاح الصلاة ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (مصنف ابن ابی شیبه ج 1 ص216 رقم 2472 باب فی المرأة اذا فتتحت الصلاة الی این ترفع یدیها)

"سیدنا زھری رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا کہ (جب عورت) رفع الیدین کرے تو کندھوں کے برابر یعنی شروع نماز میں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام رواد بن الجراح اور امام اوزاعیؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام رواد بن الجراح الشامی العسقلانی" یہ صحیح ابن ماجہ وصحیح ابی عوانہ وغیرھما کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ابو عصام العسقلانی کان من اهل خراسان ثقة ماموم لاباس به وکان شیخا صالحا و صاحب سنة صدوق من التاسعة اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تهذیب الکمال ج 9 ص227 (2) تهذیب لابن حجر ج 3 س288

(3) تقریب ج 1 ص211 وغیرهما

(صحیح ابن ماجه ج 2 ص1239 رقم 3767 وصحیح ابی عوانه ج 3 ص232 رقم 4780 والمستدرك ج 2 ص573 رقم 3943 وغیرها)

﴿حدیث نمبر 799﴾ عن حماد انه کان یقول فی المرأة اذا افتتحت الصلاة

ترفع یدیھا الی ثدییھا۔ قال ابو شعیب اسنادہ حسن ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص216 رقم 2473 باب فی المرأۃ اذا فتتحت الصلاۃ)

"سیدنا حماد بن ابی سلیمان رحمہ اللہ سے روایت ہے آپ فرماتے تھے کہ عورت جب نماز شروع کرے تو رفع الیدین اپنی چھاتیوں تک کرے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے سوائے امام ابن ابی شیبہ وامام حماد بن ابی سلیمانؒ کے۔

(1) امام خالد بن حیان ابو یزید الرقیؒ م 191ھ یہ صحیح ابی داؤد وابن ماجہ وغیرھما کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ابو یزید الخراز الرقی ھو ثقۃ و کان شدید التحفظ فی الضبط ولم یکن بہ بأس و لابأس بہ و خالد ابن حبان الرقی صدوق من الثامنۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) المنتظم لابن الجوزی ج 9 ص195 (2) الجرح والتعدیل ج 3 ص326
(3) تقریب ج 1 ص187 وغیرھما

(صحیح ابی داؤد ج 1 ص290 رقم 1111 و صحیح ابن ماجہ ج 1 ص144 رقم 415 وصحیح ابن خزیمہ ج 1 ص227 و صحیح ابن حبان ج 8 ص16 رقم 3222 وغیرھا)

(2) امام عیسی بن کثیر الاسدی الرقیؒ ائمہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے عیسی بن کثیر الرقی روی عنہ خالد بن حیان الرقی وابو سعید الاشبح وغیرھما وھو معروف ومقبول الحدیث

(1) التاریخ الکبیر للبخاری ج 3 ص145 (2) الطبقات لابن سعد ج 7 ص478 وغیرھما

﴿حدیث نمبر 800﴾ وعن ابن جریج قال قلت لعطاء (بن ابی رباح نشیر المرأۃ بیدیھا بالتکبیر کالرجل قال لاترفع بذلك یدیھا کالرجل و اشار فخفض یدیہ جداً وجمعھما الیہ جدا وقال ان للمرأۃ ھئیۃ لیست للرجل الحدیث۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم عند السوافع (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص216 رقم 2474 باب فی المرأۃ اذا افتتحت الصلاۃ)

"ابن جریجؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں سیدنا عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ عورت تکبیر (تحریمہ) کے وقت اپنے ہاتھوں سے مرد کی طرح اشارہ (رفع الیدین) کرے تو

آپؒ نے فرمایا نہیں مرد کی طرح رفع الیدین نہ کرے اور بلکہ اپنے ہاتھوں کو یقیناً نیچے رکھ کر اشارہ رفع الیدین کرے اور فرمایا کہ بیشک عورت حنفیہ نماز میں مرد کی طرح نہیں"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 801﴾ حدثنا عیسی بن کثیر قال سالت حماداً عن المرأة اذا استفتحت الصلاة قال ترفع یدیها الی ثدییها۔ قال ابو شعیب اسناده۔ (مسائل حرب الکرمانی ج 1 ص 26 رقم 37)

"سیدنا عیسی بن کثیرؒ نے بیان کیا کہ میں نے سیدنا حماد بن ابی سلیمانؒ سے سوال کیا کہ عورت کے متعلق کے وہ جب نماز شروع کرے تو کیا کرے آپؒ نے فرمایا کہ وہ رفع الیدین اپنے سینے کے برابر کرے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے۔سوائے امام محمد بن اسماعیل بن ابی سمینہؒ کے۔

(1) امام محمد بن اسماعیل بن ابی سمینہ ابوعبداللہ المصریؒ م 230ھ یہ صحیح بخاری وصحیح ابی داؤد کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو ثقہ و ثقہ صدوق القدوۃ المجاھد الحافظ المحدث و کان ثقة و ثقة من العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 9 ص 79 (2) تقریب ج 1 ص 468

(صحیح البخاری ج 9 ص 60 رقم 7554 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص 187 رقم 704، صحیح ابی عوانہ ج 2 ص 234 رقم 2970 و صحیح ابن حبان ج 1 ص 470 رقم 235

﴿حدیث نمبر 802﴾ وعن عاصم الاحول قال رأیت حفصة بنت سیرین کبرت فی الصلاة واومات حذو ثدییها و وصف یحیی فرفع یدیه جمیعا ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیبا (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 216 رقم 2475 باب فی المرأة اذا افتتحت الصلاة)

"سیدنا عاصم الاحولؒ سے روایت ہے فرمایا میں نے سیدہ حفصہ بنت سیرینؒ کو دیکھا آپ نماز کے شروع میں تکبیر کہتی اور آپ فوت ہو گئی اپنے سینے کے برابر رفع الیدین کرتی اکھٹے یعنی تکبیر ورفع الیدین"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام یحیٰی بن میمونؒ کے ان کی توثیق و تعدیل درج ذیل ہے۔

(1) امام یحیٰی بن میمون ابو ایوب التمار البصری البغدادیؒ م 190 ھ یہ صحیح ابی داؤد والنسائی وابن ماجہ کے مختلف فیہ راوی ہیں ائمہؒ نے ان کو ابو ایوب التمار البصری البغدادی روی عنه الحفاظ و ذکره ابن حبا فی الثقات اور ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۱) تهذیب الکمال ج 32 ص10 (2) الثقات لابن حبان ج 7 ص603 وغیرهما (صحیح ابی داؤد ج 4 ص 228 رقم4710)

﴿تمام اصحاب علی و ابن مسعود رضی الله عنهما ترک رفع الیدین پر عامل تھے﴾

﴿حدیث نمبر 803تا 804﴾عن ابی اسحاق قال کان اصحاب عبدالله ﷺ و اصحاب علی ﷺ لایرفعون ایدیهم الافی افتتاح الصلاة قال وکیع ثم لایعودون ۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیح علی شرط البخاری و مسلم (مصنف ابن ابی شیبه ج 1 ص214 رقم 2446 باب من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لایعود)

" سیدنا ابو اسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا اصحاب عبداللہ بن مسعود ﷺ واصحاب علی ﷺ وہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر نماز کے شروع میں پھر پوری نماز میں دوبار رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو اسامہؒ کے ان کی تعدیل و توثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابو اسامہ حماد بن اسامہ القرشی الکوفیؒ و120 ھ م 201 ھ یہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الحافظ الامام الحجة الکوفی ثقة

و مشهور بكنية ثقة ثبت من كبار التاسعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ ج 1 ص234 (2) تقريب ج 1 ص177وغيرهما

(صحيح البخاری ج 1 ص30 رقم 92 و صحيح مسلم ج 1 ص65 رقم 62 وغيرها)

﴿اصحاب علی بن ابی طالب ﷺ﴾

(1) حسن بن علی رضی الله عنهما
(2) حسین بن علی رضی الله عنهما
(3) محسن بن علی رحمه الله
(4) محمد بن علی بن الحنفية رحمه الله
(5) عبيد الله بن علی رحمه الله
(6) ابو بكر بن علی رحمه الله
(7) عمر بن علی رحمه الله
(8) براء بن عازب رضی الله عنه
(9) بشر بن سحيم رضی الله عنه
(10) جابر بن سمرة رضی الله عنه
(11) اوس بن اوس رضی الله عنه
(12) جابر بن عبدالله رضی الله عنهما
(13) ابو جحفة رضی الله عنه
(14) مطرف بن عبدالله رحمه الله
(15) حسين بن علی رحمه الله
(16) سلمة بن الاكوع رضی الله عنه
(17) عبدالله بن جعفر رحمه الله
(18) عبدالرحمن بن ابی ليلیؒ
(19) زيد بن وهبؒ
(20) عبيدة مولی ازهرؒ
(21) عمير بن سعيدؒ
(22) عبدالله بن حنينؒ
(23) عبيد الله بن ابی رافعؒ
(24) مسعود بن الحكمؒ
(25) ابو الهياج السعدیؒ
(26) ابو طفيل عامر بن واثله رضی الله عنه
(27) ابو برده رحمه الله
(28) مسور بن مخرمة رضی الله عنه
(29) عبدالرحمن بن عائذؒ
(30) مقداد بن الاسود رضی الله عنه
(31) عروة بن الزبيرؒ
(32) ابو مسعود الزرقی
(33) عبدالرحمن بن الحارثؒ
(34) ربعی بن حراشؒ
(35) عامر الشعبیؒ
(36) ابو عبدالرحمن السلمیؒ
(37) عبدالله بن زرير الغافقیؒ
(38) ابو البختریؒ
(39) سعيد بن المسيبؒ
(40) شريح بن النعمان الهمدانیؒ
(41) عاصم بن ضمرةؒ
(42) نعمان بن سعدؒ
(43) عباد بن ابی يزيدؒ
(44) عقبة بن علقمة اليشكریؒ
(45) عبدالله بن شداد رضی الله عنهما
(46) عاصم بن عمروؒ
(47) ابو سعيد بن ابی المعلیؒ
(48) عبد خيرؒ

(49) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
(50) صعصعہ
(51) ہانی بن ہانی
(52) سعید بن جبیر
(53) عبداللہ بن سلمہ
(54) زاد ان الککدی
(55) زربن حبیش
(56) اسماء بن الحکم الغفاری
(57) حجیۃ بن عدی
(58) القاسم بن یزید
(59) النزال بن سبرۃ
(60) عمیر بن سعید
(61) کلیب بن شہاب الحرمی
(62) ابو الحسن البزار رضی اللہ عنہ
(63) عبداللہ بن عمرو الحملی
(64) ابو اسحاق السبیعی
(65) عبداللہ بن ہبیرۃ
(66) نافع بن جبیر
(67) ابو الاسود بن یزید
(68) عمارۃ الحرمی
(69) مالک بن اوس
(70) عبیدۃ السلمانی
(71) ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ
(72) ابو العزیف الہمدانی
(73) عبدالرحمن بن سعید
(74) ابن ابی الاسود الدیلی
(75) حطان بن عبداللہ الرقاشی
(76) جعدۃ بن ہبیرۃ
(77) ابی العالیۃ الریاحی
(78) عدی بن قیس
(79) علی بن وہب
(80) عبدالعزیز بن رفیع
(81) ابو معمر عبداللہ بن سخبرۃ
(82) حسن بصری
(83) میمون مہران
(84) الاحنف بن قیس
(85) عبدالملک بن عمیر
(86) سوید بن غفلۃ
(87) مصعب بن سعد
(88) مالک بن جریر لحضرمی
(89) کثیر بن نمر
(90) یحییٰ بن یعمر
(91) عمرو بن حفص بن المغیرۃ
(92) ایاس بن عمرو الاسلمی
(93) مسروق بن الاجدع الہمدانی
(94) ابو عمرو الشیبانی
(95) علی بن ربیعۃ
(96) ابو عثمان النہدی
(97) محمد بن قیس
(98) ابو امامۃ رضی اللہ عنہ
(99) مسلم الحنفی
(100) ابو کثیر مولی الانصار
(101) زیاد بن ابی زیاد
(102) حصین بن قبیصۃ
(103) ہبیرۃ بن بریم
(104) جری بن کلیب النہدی

(105) ابو حیة الہمدانیؒ
(106) اسید بن صفوانؒ
(107) بلال بن یحییٰ العبسیؒ
(108) ثعلبة بن یزید الحمانیؒ
(109) جاریة بن قدامةؒ
(110) جریر الضبیؒ
(111) الحارث بن سویدؒ
(112) حارثة بن مضربؒ
(113) حبة بن جوین العرنیؒ
(114) حجر العدویؒ
(115) حرملةؒ
(116) حسان بن کریبؒ
(117) حنش بن عبداللہؒ
(118) ابو یحییٰ حکیم بن سعدؒ
(119) خثیمة بن عبدالرحمنؒ
(120) شتیر بن شکلؒ
(121) شقیق بن سلمةؒ
(122) طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ
(123) عبداللہ الزبیر بن رضی اللہ عنہما
(124) عبداللہ بن شقیقؒ
(125) عبدالرحمن بن ابزیؒ
(126) عبداللہ بن عمرورضی اللہ عنہ
(127) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
(128) عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ
(129) عبید بن عمیر اللیثیؒ
(130) علقمة بن قیسؒ
(131) قیس بن ابی حازمؒ
(132) قیس بن عبادؒ
(133) ابو الضحی مسلم بن صبیحؒ
(134) وھب بن الاجدعؒ
(135) یزید بن شریکؒ
(136) ابو رافعؓ للولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
(137) ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ
(138) ابو صالح الحنفیؒ
(139) ابو لیلی الانصاری رضی اللہ عنہ
(140) ابو موسی الاشعریؓ
(141) ابو میسرة الہمدانیؒ
(142) ابو ہریرة رضی اللہ عنہ وغیرھا

﴿اصحاب ابن مسعود ﷜﴾

(1) انس بن مالکؓ
(2) براء بن عازبؓ
(3) جابر بن عبداللہؓ
(4) حجاج بن مالک الاسلمیؓ
(5) ابو سعید الخدریؓ
(5) ابو امامةؓ
(7) ابو طفیل اللیثیؓ
(8) عبداللہ بن الحارث بن جزؓ
(9) عبداللہ بن شدادؓ
(10) عبداللہ بن عباسؓ
(11) عبداللہ بن عمرؓ
(12) ابو موسی الاشعریؓ
(13) قرة بن ایاس المزنیؓ
(14) کلثوم بن المصطلقؓ
(15) ابو جحیفةؓ
(16) ابو ثور الفہمیؓ

(17) ابو رافعؓ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (18) ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

(19) طارق بن شہابؓ (20) عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

(21) عمرو بن میمونؒ (22) ابو وائل شقیق بن سلمۃؒ

(23) قیس بن ابی حازمؒ (24) ابو عثمان النہدیؒ

(25) مسروق بن الاجدعؒ (26) عبدالرحمن بن یزیدؒ

(27) ابو معمر عبداللہ بن سخبرۃؒ (28) ابو عمرو سعد الشیبانیؒ

(29) زربن حبیشؒ (30) النزال بن سبرۃ الہلالیؒ

(31) زید بن وہبؒ (32) علقمۃ بن قیسؒ

(33) عبیدۃ السلمانیؒ (34) الحارث بن سویدؒ

(35) ربیع بن خثیمؒ (36) ابو میسرۃ عمرو بن شرحبیلؒ

(37) الاسود بن یزیدؒ (38) ابو الاحوص عوف بن مالکؒ

(39) معرور بن سویدؒ (40) عمران بن ابی الجعدؒ

(41) یسیر بن جابر المحاربیؒ (42) عبداللہ ابو عونؒ

(43) عبداللہ بن عتبۃؒ (44) عبداللہ بن الدیلمیؒ

(45) ابو عبیدۃ بن مسعودؒ (46) عبدالرحمن بن ابی علقمۃؒ

(47) عون بن عبداللہ الہذلیؒ (48) عمرو بن الحارث بن ضرارؒ

(49) مرۃ الہمدانیؒ (50) عبدالرحمن بن مسعودؒ

(51) سعد بن عیاضؒ (52) عبدالرحمن بن حرملۃؒ

(53) برأ بن ناجیۃؒ (54) خشف بن مالک الطائیؒ

(55) الاحنف بن قیسؒ (56) ہزیل بن شراحیلؒ

(56) خشف بن ملاکؒ (58) سعد بن الاخرمؒ

(59) عبداللہ بن عمرو الاودیؒ (60) ابو حذیفۃ الکوفیؒ

(60) خثیمۃ بن عبدالرحمنؒ (62) ابو الزعراء عبداللہ بن ہانیؒ

(63) ابی عثمان بن سنۃؒ (64) ابو الصہباءؒ

(65) ہبیرۃ بن یریمؒ (66) قبیصۃ بن جابرؒ

(67) حریث بن ظہیرؒ (68) ابو عبدالرحمن السلمیؒ

(69) ربیع بن عمیلۃؒ (70) عمر بن سعید الکوفیؒ

(71) موثرۃ بن غفارۃؒ (72) عمرو بن عاصمؒ

(73) سعید بن وھبؒ
(74) عبیداللہ بن عبداللہؒ
(75) ابو الکنود الکوفیؒ
(76) عروۃ بن الزبیرؒ
(77) ارقم بن شرحبیلؒ
(78) صلۃ بن زفرؒ
(79) سالم بن ابی الجعدؒ
(80) قیس بن جبتر الکوفیؒ
(81) عبداللہ بن قتادۃ المحاربیؒ
(82) زاذان الکندیؒ
(83) عبداللہ بن معفحل المزنیؒ
(84) عمرو بن ابی جندبؒ
(85) عامر بن عبدۃ البجلیؒ
(86) زیاد بن ابی مریمؒ
(87) المستور دبن الاحنف الکوفیؒ
(88) سوید بن غفلۃؒ
(89) وائل بن مھانۃؒ
(90) عبداللہ بن سلمۃؒ
(91) خارجۃ بن الصلت الکوفیؒ
(92) عبدۃ الھندی الکوفیؒ
(93) قیس بن السکن الکوفیؒ
(94) عمرو بن حریث الکوفیؒ
(95) قبصیۃبن برمۃ الاسدیؒ
(96) سحیم بن نوفلؒ
(97) ھمام بن الحارث الکوفیؒ
(98) سلیم بن حنظلۃ الکوفیؒ
(99) شداد بن معقل الکوفیؒ
(100) سالم البراد الکوفیؒ
(101) عبداللہ بن مرادسؒ
(102) الھز بن ھازبن میزنؒ
(103) ابو عطیۃ الکوفیؒ
(104) عامر بن مطر الکوفیؒ
(105) وائل بن ربیعۃ الکوفیؒ
(106) شریح بن الحارث الکوفیؒ
(107) سلمان بن ربیعۃ الکوفیؒ
(108) معقل بن مقرن رضی اللہ عنہ
(109) الربیع بن عمیلۃ الکوفیؒ
(110) عرفجۃ الثقفیؒ
(111) حارثۃ بن مضربؒ
(112) الاسود بن ھلال الکوفیؒ
(113) وھب بن ربیعۃ الکوفیؒ
(114) عبداللہ بن ابی الھذیلؒ
(115) عبداللہ بن الحارث ابو محمدؒ
(116) سعد بن عیاض الثمالیؒ
(117) عبد خیر بن یزید الکوفیؒ
(118) عمرو بن الحارث الکوفیؒ
(119) حصین بن یزید التغلبیؒ
(120) بلال بن الحارث المزنیؓ
(121) خثیم بن عمروؒ
(122) عبدالرحمن بن معقلؒ
(123) عبداللہ بن بدیل الخزاعیؒ
(124) قیس بن عبد الشعبیؒ
(125) عمرو بن عتبۃ الکوفیؒ
(126) ابو الشعثاء سلیم المحاربیؒ
(127) حجاج بن مالک الاسلمیؒ
(128) عبداللہ بن الزبیرؓ

(129) ابو عمرو سعد بن ایاسؒ
(130) شتیر بن شکلؒ
(131) شریح بن الحارث الکندیؒ
(132) عامر بن شراحیل الشعبیؒ
(133) عبداللہ بن بریدۃؒ
(134) عبداللہ بن ربیعۃ السلمیؒ
(135) عبدالرحمن بن ابی لیلیؒ
(136) عبداللہ بن ربیعۃ السلمیؒ
(137) فلفلۃ الجعفیؒ
(138) محمد بن الاشعث الکندیؒ
(139) محمد بن کعب القرظیؒ
(140) مرۃ الطیبؒ
(141) ابو الاسود الدؤلیؒ
(142) عبداللہ بن عکیمؒ وغیرھم

﴿خلاصہ﴾ اصحاب علی وابن مسعود رضی اللہ عنہما بیشمار ہزاروں کی تعداد میں تھے وہ سب کے سب ترک رفع الیدین بعدالافتتاح کے قائل وفاعل تھے۔ وللہ الحمد

﴿حدیث نمبر 805﴾ قال ابو حنیفہ ؓ اذا افتتح الرجل الصلاۃ کبر ورفع یدیہ حذ و اذنیہ فی افتتاح الصلاۃ ولم یرفعھما فی شئی من تکبیر الصلاۃ غیر تکبیرۃ الافتتاح ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح (کتاب الحجۃ علی اھل المدینۃ الامام محمد ج 1 ص94 باب افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا ابوحنیفہ ؓ نے فرمایا کہ آدمی جب نماز شروع کرے تو تکبیر تحریمہ کہے اور کانوں کے برابر رفع الیدین کرے شروع نماز میں اور نماز کی کسی تکبیر میں رفع الیدین نہ کرے تکبیر افتتاح الصلاۃ کے علاوہ"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ صدوق ہیں۔

﴿حدیث نمبر 806﴾ قد قال الامام الحافظ الفقیہ المحدث الثقۃ محمد بن الحسن الشیبانیؒ السنۃ ان یکبر الرجل فی صلاۃ کلما خفض و کلما رفع وذا انحط للسجو د کبر و اذا انحط للسجو د الثانی کبر فامارفع الیدین فی الصلاۃ فانہ یرفع الیدین حذو الاذنین ابتداء الصلاۃ مرۃ واحدۃ ثم لا یرفع فی شئی من الصلاۃ بعد ذلک وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ وفی ذلک آثار کثیرۃ ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح (موطا امام محمد ج 1 ص58 باب افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سنت ہے کہ آدمی نماز میں ہر اونچ نیچ میں

تکبیر کہتے اور جب سجدہ کیلئے جھکے تو تکبیر کہے اور جب دوسرے سجدے کیلئے جھکے تو تکبیر کہے جہاں تک نماز میں رفع الیدین کا تعلق ہے تو وہ کانوں کے برابر رفع الیدین ابتداء نماز میں ایک مرتبہ کرے پھر اس کے بعد نماز میں کسی جگہ رفع الیدین نہ کرے اور یہ سب سیدنا امام ابوحنیفہؒ کے قول ہے اور اس بارے میں بہت سے آثار واحادیث مروی ہیں"

﴿حدیث نمبر 807﴾ نا عبدالملک بن ابی سلیمان قال رأیت سعید بن جبیر رحمہ اللہ یرفع یدیہ فی (افتتاح) الصلاۃ اذا کبر فسألہ رجل فقال انما ھذا شئی یزین بہ الرجل صلاتہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم تغلیباً۔ (معجم ابن الاعرابی ج 3 ص 924 رقم 1899)

"سیدنا عبدالملک بن ابی سلیمانؒ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا سعید بن جبیر رحمہ اللہ کو دیکھا آپ نے رفع الیدین شروع نماز میں کیا جب تکبیر تحریمہ کہی تو ایک آدمی نے آپ سے اس کے متعلق سوال کیا آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سوائے اس کے یہ تو آدمی اپنی نماز کو خوبصورت کرنے کے لئے کرتا ہے"

﴿حدیث نمبر 808﴾ حدثنا محمد بن کثیر قال سئل الاوزاعی عن المرأۃ ترفع یدیھا فی افتتاح الصلاۃ کما یرفع الرجل قال نعم قلت ابی این ترفع قال ھکذا و حاوز باطراف اصابعہ منکبیہ۔ قال ابو شعیب اسنادہ صحیح ورواۃ ثقات۔ (مسائل حرب الکرمانی ج 1 ص 25 رقم 34)

"سیدنا محمد بن کثیر المصیصیؒ نے بیان کیا کہ میں نے سیدنا امام اوزاعیؒ سے سوال کیا کہ عورت شروع نماز میں مردوں کی طرح رفع الیدین کرے تو امام اوزاعیؒ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کہ کہاں تک رفع الیدین کرے تو فرمایا کہ انگلیوں کو اپنے کندھوں کے اوپر نہ کرے"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل نقل ہو چکی ہے سوائے امام یحییٰ بن عثمان و امام محمد بن کثیر کے۔

(1) امام یحییٰ بن عثمان الحمصی ابو سلیمان م 255ھ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح النسائی و صحیح ابن ماجہ

کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو ثقہ عابد و ثقة مامون من الابدال وصدوق عابد من العاشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تہذیب ج 11 ص 255 (2) تقریب ج 1 ص 594

(صحیح ابی داؤد ج 4 ص 94 رقم 4242 و صحیح النسائی ج 2 ص 92 رقم 817 و صحیح ابن ماجه ج 1 ص 247 رقم 748 و صحیح ابن حبان ج 3 ص 54 رقم 776 وغیرھا)

(2) امام محمد بن کثیر الصنعانیؒ ابو یوسف م 216ھ یہ صحیح ابی داؤد و صحیح ترمذی و صحیح النسائی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام المحدث و کان رجلا صالحا و کان ثقة صدوقا اور ائمہ نے ان سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 10 ص 380 (2) تہذیب ج 9 ص 415

(صحیح ابی داؤد ج 1 ص 105 رقم 386 و صحیح ترمذی ج 5 ص 610 رقم 3664 و صحیح النسائی ج 4 ص 178 رقم 2256 و صحیح ابن خزیمه ج 2 ص 124 رقم 1040 و صحیح ابی عوانه ج 1 ص 244 رقم 832 و سنن الطحاوی ج 1 ص 51 رقم 289 و صحیح ابن حبان ج 4 ص 250 رقم 1404 وغیرھا)

﴿صحابہؓ و تابعینؒ کے دور میں نماز کے اندر رکوع وسجود وغیرہ کی رفع الیدین کرنے پر سزا﴾

﴿حدیث نمبر 809﴾ حدثنا سعيد بن عبدالعزيز ان عبدالله بن عامر اليحصبي رحمه الله ضرب عطية بن قيس رحمه الله حين رفع يديه في الصلاة (يعني عند الركوع والسجود وغيره) ۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاري ومسلم تغليبا (تاريخ ابي زرعة الدمشقي ج 1 ص 346 طبع دمشق)

"سیدنا سعید بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ سیدنا عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ م 118ھ نے سیدنا عطیہ بن قیس رحمہ اللہ کو مارا جس وقت انہوں نے نماز کے اندر رفع الیدین کی یعنی رکوع وسجود وغیرہ میں"

سیدنا عبداللہ بن عامر جلیل القدر تابعیؒ م 118ھ نے پہلی صدی میں صحابہ و تابعین کی زندگی میں سنت پر زیادتی کرنے پر یہ عمل کیا ہے۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) اما ابوزرعۃ عبدالرحمٰن بن عمرو الدمشقیؒ و199ھ م280ھ یہ صحیح ابی داؤد و سنن الطحاوی کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ الامام الصادق محدث الشام و ثقة حافظ مصنف من الحادیة عشرة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 13 ص211 (2) تقریب لابن حجر ج 1 ص347

(صحیح ابی داد ج 4 ص104 رقم 4271 و صحیح ابی عوانہ ج 1 ص528 رقم 1975 و سنن الطحاوی ج 1 ص66 رقم 394 والمستدرک ج 3 ص131 رقم 4619 و صحیح ابی نعیم ج 1 ص39 رقم 9 والاحادیث المختارۃ ج 9 ص454 رقم 427 و سنن الدارقطنی ج 2 ص101 رقم 1220 ، الایمان لابن مندۃ ج 1 ص179 رقم 37 و معجم ابن عساکر ج 1 ص395 رقم 476 وغیرھا

(2) امام ابومسھر عبدالاعلی بن مسھر الغسانی الدمشقیؒ و140ھ م218ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام شیخ الشام من احل العلماء و افصحھم و احفظھم وثقة فاضل من کبار العاشرۃ اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 8 ص352 (2) الکاشف ج 1 ص611

(3) تقریب ج 1 ص332

(صحیح البخاری ج 1 ص26 رقم 77 و صحیح مسلم ج 3 ص1183 رقم 1548)

(3) امام سعید بن عبدالعزیز التنوخی الدمشقیؒ م167ھ یہ ادب المفرد للبخاری وصحیح مسلم و سنن اربعہ کے راوی ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الامام فقیہ اھل دمشق و ثقة امام من السابعة اوران سے مروی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

(1) تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص211 (2) تقریب ج 1 ص238

(صحیح مسلم ج 1 ص247 رقم 477 و صحیح ابی داؤد ج 1 ص96 رقم 350 و صحیح ترمذی ج 4 ص198 رقم 1684 و صحیح النسائی ج 1 ص216 رقم 450 و صحیح ابن ماجہ ج 1 ص584 رقم 1823 وغیرھا)

(4) امام عبداللہ بن عامر الیحصبی الدمشقیؒ و21ھ م118ھ یہ صحیح مسلم وصحیح ترمذی وسنن

الطحاوی کے راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو مقری الشام و ثقة من الثالثه اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) الکاشف ج 1 ص564 (2) تقریب ج 1 ص309

(صحیح مسلم ج 2 ص718 رقم 1037 و صحیح ابی عوانه ج 4 ص506 رقم 7504 و سنن الطحاوی ح 4 ص82رقم 5812 والمستدرك ج 1 ص131 رقم 209 و صحیح ترمذی ج 5 ص628 رقم 3705 و صحیح ابن خزیمه ج 4 ص152 رقم 2571 و صحیح ابی نعیم ج 32 رقم 106 رقم 2313 و غیرها)

(5) امام عطیۃ بن قیس الحمصی الدمشقیؒ د17ھ م121ھ یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن اربعہ کے اتفاقی راوی ہیں۔ائمہؒ نے ان کو الامام القانت مقری دمشق و کان لابیه صحبة صالح الحدیث و ثقة من الثالثة اوران سے مروی حدیث کوصحیح قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 5 ص324 (2) مغانی الاخیار ج 2 ص328

(3) تقریب ج 1 ص393

(صحیح بخاری ج 7 ص 106 رقم 5590 و صحیح مسلم ج 1 ص335 رقم 454)

﴿حدیث نمبر 810﴾ وان عبدالله بن عامر رحمه الله ضرب عطیة ابن قیس حیین رفع یدیه فی الصلاة (یعنی عند الرکوع والسجود وغیره) قال عطیة بن قیسؒ فصعنی بعصاة ۔ قال ابو شعیب اسنادهما صحیحان علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا ۔ (المعرفة والتاریخ للفسوی ج 2 ص403)

"بیشک سیدنا عبداللہ بن عامر رحمہ اللہ نے سیدنا عطیۃ بن قیس رحمہ اللہ کو مارا جس وقت انہوں نے نماز کے اندر (رکوع وسجود وغیرہ) میں رفع الیدین کی۔

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے۔

﴿حدیث نمبر 811﴾وان عبدالله بن عامر الیحصبی رحمه الله ضرب عطیة بن قیس حین رفع یدیه فی الصلاة (یعنی عند الرکوع والسجود وغیره) ۔ قال ابو شعیب اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم تغلیبا۔ (المحن فی التاریخ لابی العرب ج 1 ص343)

"اور بیشک سیدنا عبداللہ بن عامر یحصبی رحمہ اللہ نے سیدنا عطیہ بن قیس رحمہ اللہ کو مارا جس وقت انہوں نے نماز کے اندر (رکوع والسجود وغیرہ میں) رفع الیدین کی"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے راویوں کی توثیق نقل ہو چکی ہے سوائے امام ابو العربؒ وامام محمد بن اسحاقؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابوالعرب محمد بن احمد المالکیؒ م 333ھ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الحافظ المورخ الافريقي وذكره القاضي في الفقهاء المالكيه وكان حافظا بمذهب مالك مفتياً عالما غالب عليه علم الحديث والرجال وكان رجلا صالحا ثقة عالما بالسنن والرجال ومن ابصر اهل وقته قرار دیا ہے۔

(1) تذكرة الحفاظ للذهبي ج 3 ص 71 (2) ترتيب المدارك للقاضي ج 5 ص 323

(2) امام ابوطالب محمد بن اسحاقؒ م 348ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو كان ثقة وحسن المذهب وممن كتب العلم و ونقه قرار دیا ہے۔

(1) تاريخ بغداد ج 1 ص 393 رقم 119 (2) الجواهر المضية للقرشي ج 3 ص 7 رقم 18

﴿حدیث نمبر 812﴾ وان عبدالله بن عامر اليحصبي ضرب عطية بن قيس حين رفع يديه في الصلاة يعني عند الركوع والسجود وغيره۔ قال ابو شعيب اسناده صحيح على شرط البخاري و مسلم تغليبا۔ (تاريخ دمشق لابن عساكر ج 27 ص 281)

"بیشک سیدنا عبداللہ بن عامر یحصبی رحمہ اللہ نے سیدنا عطیہ بن قیس رحمہ اللہ کو مارا جس وقت انہوں نے نماز کے اندر (رکوع وسجود وغیرہ میں) رفع الیدین کی"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے اکثر راویوں کا ترجمہ نقل ہو چکا ہے سوائے ابومحمد الجوہری وابومحمد الصیرفیؒ وابوالیمونؒ کے ان کی تعدیل وتوثیق درج ذیل ہے۔

(1) امام ابومحمد الحسن بن علی الجوہری المقنعی البغدادیؒ و 363ھ م 454ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشيخ الامام المحدث الصدوق مسند الافاق وكان من بحور الرواية ومسند الآفاق و كان ثقة امينا قرار دیا ہے۔

(1) سير اعلام النبلاء ج 13 ص 313 (2) تذكرة الحفاظ ج 3 ص 217

(2) امام ابومحمد عبدالعزیز بن الحسن البغدادی الصیرفیؒ م 378ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الجھبذ و کان ثقہ و الصیرفی فی الجھبذ و ثقہ الخطیب وابن ابی الفوارس قرار دیا ہے۔

(1) تاریخ بغداد ج 12 ص 239 (2) تاریخ دمشق ج 36 ص 271

(3) امام ابوالیمون عبدالرحمٰن البجلی الدمشقیؒ و 252ھ م 347ھ یہ مشہور امام ہیں۔ ائمہؒ نے ان کو الشیخ الامام الادیب الثقۃ المامون و کان ادیبا شاعرا ثقۃ مامونا قرار دیا ہے۔

(1) سیر اعلام النبلاء ج 12 ص 100 (2) تاریخ الاسلام ج 25 ص 381

﴿حدیث عبداللہ بن عامر الیحصبی درج ذیل کتب میں ہے﴾

(1) جزء رفع الیدین للبخاری ص 18 (2) التمہید لابن عبد البر ج 9 ص 219

(3) الاستذکار لابن عبدالبر ج 1 ص 411 (4) الوافی بالوفیات ج 17 ص 120

(5) تاریخ الاسلام للذہبی ج 7 ص 400 (6) سیر اعلام النبلاء للذہبی ج 5 ص 293

(7) معرفۃ القراء للذہبی ج 1 ص 48 (8) البدر المنیر لابن الملقن ج 3 ص 479

(9) فتح الباری لابن رجب ج 6 ص 332 (10) التلخیص الحبیر لابن حجر ج 1 ص 543 وغیرہا

تلک عشرۃ کاملۃ

خلاصہ: ترک رفع الیدین بعد الافتتاح پہلی صدی ہجری میں امت محمدیہ صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک سنت متواترہ و متوارثہ تھی سیدنا عبداللہ بن عامر جلیل القدر تابعیؒ نے سنت نبوی کی محبت و حفاظت کے جذبہ سے یہ سندی ہے اور اس دور میں پورے دمشق کے فقہاء محدثین نے اس کا انکار نہیں کیا یہ بات قابل غور ہے۔ وللہ الحمد

﴿اسلام کی ابتدائی دو صدیوں میں اکثر فقہاء و محدثین ترک رفع یدین پر عامل تھے﴾

﴿حدیث نمبر 813 تا 814﴾ وثنا احمد بن یونس قال ثنا ابو بکر بن عیاشؒ قال ما رأیت فقیہا قط یفعلہ یرفع یدیہ فی غیر التکبیرۃ الاولی ۔قال ابو شعیب اسنادہ صحیح علی شرط البخاری و مسلم (سنن الطحاوی ج 1 ص 227 رقم 1367

باب التکبیر للرکوع و التکبیر للسجود و شرح م.. شکل الآثار للطحاوی ج 15 ص 51)

"سیدنا احمد بن یونسؒ نے فرمایا کہ مجھ سے سیدنا ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ نے بیان کیا آپؒ نے فرمایا کہ میں نے کسی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر اولیٰ کے علاوہ رفع الیدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا"

﴿تحقیق السند﴾ اس حدیث کے تمام راویوں کی تعدیل وتوثیق نقل ہو چکی ہے وہ سب ثقہ ہیں اور یہ روایت صحیح علی شرط البخاری ومسلم ہے۔ وللہ الحمد

﴿سیدنا امام ابو بکر بن عیاش الکوفیؒ و93ھ م 193ھ کی حیات میں فقہاء کے نام﴾

(1) امام ابراهیم النخعی الفقیه الکوفیؒ م 96ھ

(2) حماد الفقیه الکوفی م 120ھ

(3) امام ابان بن عثمان الفقیه المدنیؒ م 106ھ

(4) امام سالم بن عبدالله الفقیه المدنیؒ م 106

(5) امام قاسم بن محمد الفقیه المدنیؒ م 108ھ

(6) امام رجاء بن حیوة الفقیه الشافعی م 112ھ

(7) امام حکم بن عتیبة الفقیه الکوفیؒ م 115ھ

(8) امام عبدالله بن زکریا الفقیه الدمشقیؒ م 117ھ

(9) امام میمون بن مهران الفقیه الرقیؒ م 117ھ

(10) امام نافع مولی ابن عمرؓ الفقیهؒ المدنیؒ م 117ھ

(11) امام عبدالرحمن الجمحی الفقیه المکیؒ م 118ھ

(12) امام حبیب بن ابی ثابت الفقیه الکوفیؒ م 119ھ

(13) امام محمد بن ابراهیم الفقیه المدنیؒ م 121ھ

(14) امام بکیر لاشج الفقیه المدنیؒ م 122ھ

(15) امام عبدالرحمن بن القاسم الفقیه المدنیؒ م 126ھ

(16) امام اسحاق الفقیه الانصاری المدنیؒ م 132ھ

(17) امام صفوان بن سلیم الفقیه المدنیؒ م 132ھ

(18) امام ایوب بن موسی الفقیه المکیؒ م 133ھ

(19) امام مغیره بن مقسم الکوفیؒ م 133ھ

(20) امام ربیعة الرائی الفقیه المدنیؒ م 136ھ

(21) امام زید بن اسلم الفقیه المدنیؒ م 136ھ

(22) امام خالد بن یزید الفقیہ المصریؒ م 139ھ
(23) امام داؤد بن ابی ھند الفقیہ البصریؒ م 140ھ
(24) امام موسی بن عقبۃ الفقیہ المدنیؒ م 141ھ
(25) امام یحییٰ بن سعید الفقیہ المدنیؒ م 143ھ
(26) امام عبداللہ بن شبرمۃ الفقیہ الکوفیؒ م 145ھ
(27) امام ھشام بن عروۃ الفقیہ المدنیؒ م 146ھ
(28) امام عمرو بن الحارث الفقیہ المصریؒ م 148ھ
(29) امام محمد بن ابی لیلی الفقیہ الکوفیؒ م 148ھ
(30) امام ابو حنیفۃ الفقیہ الکوفیؒ م 150ھ
(31) امام حسن بن عمارۃ الفقیہ الکوفیؒ م 153ھ
(32) امام ابو عمرو الاوزاعیؒ الدمشقی م 157ھ
(33) امام زفر بن الھذیل الفقیہ البصریؒ م 158ھ
(34) امام حیوۃ بن شریح الفقیہ المصریؒ م 158ھ
(35) امام ابو الحارث محمد الفقیہ المدنیؒ م 159ھ
(36) امام سفیان الثوری الفقیہ الکوفیؒ م 161ھ
(37) امام داؤد الطائی الفقیہ الکوفیؒ م 162ھ
(38) امام یحییٰ بن ایوب الفقیہ المصریؒ م 163ھ
(39) امام عبدالعزیز الماجشون الفقیہ المدنیؒ م 164ھ
(40) امام حسن بن صالح الفقیہ الکوفیؒ م 167ھ
(41)امام ابو عصمۃ الفقیہ مرو م 173ھ
(42) امام لیث بن سعد الفقیہ المصریؒ م 179ھ
(43) امام شریک القاضی الفقیہ الکوفیؒ م 176ھ
(44) امام مالک بن انس الفقیہ المدنیؒ م 179ھ
(45) امام ابو خالد الزنجی الفقیہ المکیؒ م 180ھ
(46) امام عبداللہ بن المبارک الفقیہ المروزیؒ م 181ھ
(47) امام ابراھیم بن محمد الفقیہ الاسلمیؒ م 184ھ
(48) امام ابو محمد عبدالعزیز الدراوردی الفقیہ م 187ھ
(49) امام ابو عبداللہ محمد بن الحسن الشیبانی الکوفیؒ م 189ھ
(50) امام علی بن مسھرا الفیقہ الکوفیؒ م 189ھ
(51) امام ابو یوسف القاضی الکوفیؒ م 182ھ

(52) امام اسد بن عمرو الفقیہ الکوفیؒ م 190ھ

(53) امام عبدالرحمن بن القاسم الفقیہ المصریؒ م 193ھ

(54) امام زیاد بن عبدالرحمن الفقیہ الاندلسیؒ م 191ھ

(55) امام ابو مطیع الفقیہ البلخیؒ م 199ھ

(56) امام شعیب بن اللیث الفقیہ المصریؒ م 199ھ

(57) امام عافیۃ بن یزید الفقیہ الکوفیؒ م 180ھ

(58) امام ابراهیم بن میمون الفقیہ الکوفیؒ م 175ھ

(59) امام حماد بن ابی حنیفۃ الفقیہ الکوفیؒ م 176ھ

(60) امام قاسم بن معن الفیقہ الکوفیؒ م 175ھ

(61) امام یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ الفقیہ الکوفیؒ م 184ھ

(62) امام فضیل بن عیاض الفقیہ الخراسانیؒ م 187ھ

(63) امام عیسی بن یونس الفقیہ الکوفیؒ م 187ھ

(64) امام یوسف بن خالد الفقیہؒ م 189ھ

(65) امام عبداللہ بن ادریس الفقیہ الکوفیؒ م 192ھ

(66) امام یوسف بن ابی ابن یوسف الفقیہؒ م 193ھ

(67) امام علی بن ظبیان الفقیہ الکوفیؒ م 193ھ

(68) امام شقیق الفقیہ البلخیؒ م 194ھ

(69) امام حفص بن غیاث الفقیہ الکوفیؒ م 194

(70) امام وکیع بن الجراح الفقیہ الکوفیؒ م 197ھ

(71) امام سفیان بن عیینۃ الفقیہ الکوفی ثم المکیؒ م 198ھ

(72) امام حفص بن عبدالرحمن الفقیہ البلخیؒ م 199ھ

(73) امام خالد بن سلیمان الفقیہ البلخیؒ م 199ھ

(74) امام حماد بن دلیل الفقیہ المدائنی م ھ

(75) امام حسن بن زیاد اللؤلؤی الفقیہ الکوفیؒ م 204ھ

(76) امام حسن بن ابی مالک الفقیہؒ م 204ھ

(77) امام موسی بن سلیمان الفقیہ الجوزجانیؒ م 200ھ او 211ھ

(78) امام اعصام بن یوسف الفقیہ البلخیؒ م 205ھ

(79) امام حسین بن حفص الفقیہ اصفہانیؒ م 210ھ

(80) امام ابراهیم بن رستم الفقیہ المروزیؒ م 211ھ

(81) امام معلی بن منصور الفقیہ الرازیؒ م 211ھ

(82) امام ابو عاصم النبیل الفقیہ البصریؒ م 212ھ

(83) امام اسماعیل بن حما د بن ابی حنیفۃ الفقیۃؒ م 212ھ

(84) امام بشر بن ابی ازہر الفقیہ الکوفیؒ م 213ھ

(85) امام ابو حفص کبیر الفقیہ البخاریؒ م 218ھ

(86) امام شداد بن حکیم الفقیہ البلخیؒ م 220ھ

(87) امام عیسی بن ابان الفقیہ البغدادیؒ م 221ھ

(88) امام فرخ مولی ابو یوسف الفقیۃؒ م 230ھ

(89) امام محمد بن سماعۃ الفقیہ الکوفیؒ م 233ھ

(90) امام بشر بن الولید الکندی الفقیۃؒ م 238ھ

(91) امام عافیہ بن یزید الفقیہ الکوفیؒ م 180ھ

(92) امام یونس بن عبید الفقیہ الکوفیؒ م 139ھ

(93) امام عبداللہ بن عوف الفقیہ الکوفی م 151ھ

(94) امام عبداللہ ابو الزناد الفقیہ المدنیؒ م 130ھ

(95) امام محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب الفقیہ المدنی الکوفیؒ م 159ھ

(96) امام عبداللہ بن ابی ملیکۃ الفقیہ المکیؒ م 119ھ

(97) امام عمرو بن دینار الفقیہ المکیؒ م 126ھ

(98) امام عبداللہ بن ابی نجیح الفقیہ المکیؒ م 132ھ

(99) امام بشر بن الولیدل الفقیہ الکندریؒ م 197ھ

(100) امام ہلال بن یحییٰ الفقیہ م 245ھ

(101) امام محمد بن عبداللہ الفقیہ الانصاریؒ م 214ھ

(102) امام عبیداللہ بن عبدالمجید الفقیہ الحنفیؒ م 209ھ

(103) امام عثمان الفقیہ البتی البصریؒ م 143ھ

(104) امام جعفر الصادق الفقیۃؒ م 148ھ

(105) امام صالح بن کیسان الفقیہ المدنیؒ م 131ھ

(106) امام عبدالغفار الفقیہ الحرانیؒ م 224ھ

(107) امام عبدالملک بن حبیب الفقیہ المالکیؒ م 238ھ

(108) امام علی بن معبد الفقیہ المصریؒ م 218ھ

(109) امام عمرو بن الحارث الفقیہ المصریؒ م 149ھ

(110) امام محمد بن ابراہیم الفقیہ المدنیؒ م 188ھ

(111) امام محمد بن مسلم الفقیہ الزہری المدنیؒ م 124ھ

(112) امام محمد بن یحییٰ الفقیہ المدنیؒ م 121ھ
(113) امام المعانی بن عمران الفقیہ الموصلیؒ م185ھ
(114) امام یوسف الفارسی الفقیہ المصریؒ م 205ھ
(115) امام بکر بن سوادۃ الفقیہ الجذامیؒ م 128ھ
(116) امام حیان بن علی الفقیہؒ م 171ھ
(117) امام حسین بن الولید الفقیہ النیسابوری م 202ھ
(118) امام خالد بن معدان الفقیہ الکلاعی 104ھ
(119) امام زبیر بن عدی الفقیہ الرای م 131ھ
(120) امام زکریا بن یحییٰ الفقیہ البلخیؒ م 232ھ
(121) امام ضمرۃ بن ربیعۃ الفقیہ الرملیؒ م 202ھ
(122) امام عبداللہ بن لهیعۃ الفقیہ المصریؒ م 174ھ
(123) امام عبیداللہ بن الحسن الفقیہ البصریؒ م 168ھ
(124) امام عبیداللہ بن عمر الفقیہ المدنیؒ م 147ھ
(125) امام محمد بن عجلان الفقیہ المدنیؒ م 148ھ
(126) امام موسیٰ بن ایوب الفقیہ الغافقیؒ م 152ھ
(127) امام ابو مرزوق الفقیہ التجیبیؒ م 109ھ
(128) امام عمرو الناقد الفقیہ البغدادیؒ م 202ھ
(129) امام زید بن انیسۃ الفقیہ الرھاویؒ م 119ھ
(130) امام علی بن بکار الفقیہ البصریؒ م 208ھ
(131) امام ابو عثمان سعید الفقیہ الثغریؒ م 222ھ
(132) امام سعید بن اشوع الفقیہ الکوفیؒ م 120ھ
(133) امام عبدۃ بن ابی لبابۃ الفقیہ الکوفیؒ م 127ھ
(134) امام یحییٰ بن ابی بکیر الفقیہ الکرمانیؒ م 208ھ
(135) اشعث الفقیہ الحمرانی البصریؒ م 146ھ
(136) امام سوار بن عبداللہ الفقیہ البصریؒ م 156ھ
(137) امام معاذ الفقیہ البصریؒ م 195ھ
(138) امام معمر بن عبداللہ الفقیہ البصریؒ م 156ھ

سیدنا ابو بکر بن عیاش الکوفیؒ و 92ھ م 193ھ

کے مشائخ کے نام

(1) ابو اسحاق السبیعیؒ
(2) اسماعیل بن ابی خالدؒ
(2) سلیمان التیمیؒ
(4) سلیمان الاعمشؒ
(5) ھشام بن عروةؒ
(6) حصین بن عبدالرحمن
(7) عثمان بن عاصمؒ
(8) عبدالملک بن عمیرؒ
(9) عاصم بن بھدلةؒ
(10) اسماعیل بن ابراھیم السدیؒ
(11) حبیب بن ابی ثابت
(12) حمید الطویلؒ
(13) سفیان التمارؒ
(14) عبدالعزیز بن رفیعؒ
(15) عبدالملک بن ابی سلیمان
(16) عمرو بن میمون بن مهرانؒ
(17) محمد بن یزید بن ابی زیادؒ
(18) مغیرة بن مقسم الضبیؒ
(19) ھشام بن حسانؒ
(20) یزید بن ابی زیادؒ
(21) ابو اسحاق الشیبانیؒ
(22) محمد بن عمرو بن علقمةؒ
(23) منصور بن المعتمرؒ
(24) یحییٰ بن ھانی المرادیؒ
(25) ابن ابی ذئبؒ
(26) مطرف بن طریفؒ
(27) ابو حمزة الثمالیؒ
(28) ابن وھب بن منبهؒ
(29) محمد بن عجلان المدنیؒ
(30) لیث بن ابی سلیمؒ
(31) ھشام الاستوائیؒ
(32) العلاء بن المسیبؒ
(33) عاصم بن کلیب الجرمیؒ
(34) طلق بن معاویةؒ
(35) خالد بن دینارؒ
(36) یحییٰ بن سعید الانصاریؒ
(37) اسلم المنقریؒ
(38) اسماعیل بن سمیعؒ
(39) صدقة بن سعیدؒ
(40) معاویة بن ھشامؒ
(41) عبدالله بن سعیدؒ
(42) رقبة بن مصقلةؒ
(43) ابو المھلبؒ
(44) محمد بن عمروؒ
(45) اجلح الکندیؒ
(46) ابان بن تغلبؒ
(47) ابان بن صالحؒ
(48) قاسم بن عبدالرحمنؒ
(49) نصیر الاسدی الکوفیؒ
(50) عبدالله بن عثمان وغیرھم کما فی عام کتب الرجال

سیدنا ابو بکر بن عیاشؒ سنی تھا سنت سے پیار تھا اور اس پر شدت سے عامل تھا

(1) قال الامام الحافظ المحدث یعقوب السدوسیؒ م 262ھ کان ابو بکر بن عیاش عجبا فی السنۃ۔ (تاریخ بغداد ج 16 ص542)

سیدنا امام یعقوب نے فرمایا کہ سیدنا ابوبکر بن عیاشؒ سنت پر اصل تھے۔

(2) قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ ابن المبارک المروزیؒ م 181ھ

مارأیت احدا أسرع الی السنۃ من ابی بکر بن عیاشؒ۔

(تاریخ الاسلام للذھبی ج 13 ص496 و سیر اعلام النبلاء ج 8 ص496 و تھذیب لابن حجر ج 12 ص37 و العبر فی خبر من غبر ج 1 ص242 و شذرات الذھب ج 2 ص420 و تذکرۃ الحفاظ ج 1 ص195 وغیرھا)

"سیدنا ابن المبارکؒ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابوبکر بن عیاشؒ سے زیادہ کسی کو سنت پر جلدی عمل کرنے والا نہیں دیکھا"

(3) قال الامام الحافظ المحدث الاحمسیؒ مارأیت احداً احسن صلاۃ من ابی بکر بن عیاش۔(الکامل الابن عدی ج 5 ص45 و سیر اعلام النبلاء ج 7 ص449 و میزان اعتدال ج 4 ص 502 و تھذیب لابن حجر ج 12 ص37)

"سیدنا محمد بن اسماعیل الاحمسیؒ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا ابوبکر بن عیاشؒ سے زیادہ اچھی نماز پڑھنے والا کسی کو نہیں دیکھا" جبکہ یہ ترک رفع الیدین پر عامل تھا۔

(4) قال الاما الحافظ المحدث ابن الجوزیؒ م 597ھ (ابو بکر بن عیاش الکوفیؒ) و کان ثقۃ متشدد فی السنۃ۔ (المنتظم لابن الجوزی ج 9 ص232)

"سیدنا امام ابن الجوزیؒ نے فرمایا کہ سیدنا ابوبکر بن عیاشؒ ثقہ تھے اور سنت پر سختی سے پابند تھے"

خلاصہ: سیدنا ابوبکر بن عیاش رحمہ اللہ نے اپنی حیات میں فقہا و محدثین کو بعد الافتتاح رفع الیدین کرتے نہیں دیکھا اور خود ترک رفع الیدین عند الرکوع والسجود پر عامل تھے اور اس کو امام ابن المبارکؒ و امام یعقوب السدوسیؒ و ابن الجوزیؒ نے سنت پر عامل قرار دیا ہے اور اسی نماز کو امام محمد بن اسماعیل الاحمسیؒ نے احسن صلاۃ اچھی نماز قرار دیا ہے۔ وللہ الحمد

﴿شروع نماز کی رفع الیدین پر اجماع امت ہے﴾

﴿دلیل نمبر 1﴾ قد قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ ابو جعفر احمد بن محمد

الطحاویؒ و 237ھ م 321ھ فاما ما للصلوٰۃ فرفع الیدین عند افتتاح الصلوٰۃ و اما ما للدعاء فرفع الیدین عند الصفاء والمروۃ وبجمع وعرفۃ و عند الجمرتین فھذا متفق علیہ الی ان قال فاما ما ذکرنا فی افتتاح الصلوٰۃ فقد اتفق المسلمو علی ذلک جمیعا۔ (السنن الطحاوی ج 2 ص176 باب رفع الیدین عند رؤیۃ البیت)

"سیدنا امام ابوجعفر طحاویؒ نے فرمایا جہاں تک نماز کیلئے مسلہ ہے شروع نماز میں رفع الیدین کرنا اور دعا کا مسلہ ہے تو رفع الیدین کرنا صفا پر اور مروہ پر اور جمع وقوف اور عرفہ کے وقت اور جمرتین کے وقت کرنا یہ متفق علیہ ہے اور جیسا کہ ہم نے ذکر کر دیا ہے کہ شروع نماز کی رفع الیدین پر تمام مسلمانوں کا تحقیق اجماع واتفاق ہے"

﴿دلیل نمبر 2﴾ وقد قال الامام الحافظ المحدث ابو بکر محمد ابن المنذر النیسا بوریؒ م 318ھ لم یختلف اھل العلم ان النبی صلی اللہ علیہ و سلم کان یرفع یدیہ عند افتتاح الصلاۃ و اختلفوا فی رفع الیدین عند الرکوع و عند رفع الرأس من الرکوع واجمع کل من نحفظ عنہ من اھل العلم علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلاۃ و ان من السنۃ ان یرفع المریدیہ اذا افتتح الصلاۃ (الاوسط لابن المنذر ج 3 ص72 کتاب الاجماع لابن المنذر ج 1 ص 39 رقم 43)

"سیدنا اامام محمد بن المنذرؒ نیسا پوری نے فرمایا کہ اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے دوسرے مقام پر فرمایا کہ تمام اہل علم کا اجماع ہے اس پر کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے تھے اور رکوع (وسجود وغیرہ) کی رفع الیدین میں اختلاف ہے اور بیشک یہ سنت میں ہے کہ آدمی نماز کے شروع میں رفع الیدین کرے"

﴿دلیل نمبر 3﴾ قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ ابو بکر الکاسانیؒ م 587ھ (اذا کبر عند فاتحۃ الصلاۃ رفع یدیہ وعلی ھذا اجماع السلف (بدائع الصنائع ج 1 ص199)

"سیدنا ابوبکر کاسائیؒ نے فرمایا کہ جب تکبیر کہے شروع نماز میں تو رفع الیدین کرے اور اس پر سلف صالحین کا اجماع ہے"

﴿دلیل نمبر 4﴾ قال الامام الحافظ المحدث النوویؒ م 676ھ و اجمعت الامۃ

علی استحباب رفع الیدین فی تکبیرة الاحرام و نقل ابن المنذر وغیرہ الاجماع فیہ۔ واجمعوا علی انہ لا یجب شئی من الرفع (المجموع شرح المھذب للنووی ج 3 ص 305 مسائل تتعلق بالتکبیر و شرح مسلم للنووی ج 4 ص 95)

"سیدنا امام نووی نے فرمایا کہ تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین کے مستحب ہونے پر امت کا اجماع ہے اور ابن المنذر وغیرہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے اور اس پر بھی امت کا اجماع ہے کہ رفع الیدین کسی مقام پر واجب نہیں"

﴿دلیل نمبر 5﴾ قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ ابراھیم بن محمد ابن مفلح الحنبلی م 884ھ ولان رفع الیدین فی تکبیرة الاحرام مجمع علیہ ھکذا قال ابن المنذر قال القاضی فاذا کان مجمعا علیہ فمنکرہ مبتدع لمخالفة الاجماع۔ (النکت والفوائد السنیة علی مشکل المحرر ج 1 ص 53 فرع)

"سیدنا امام ابراھیم بن محمد حنبلی نے فرمایا کہ تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین پر اجماع ہے یہی قول ابن المنذر کا ہے سیدنا امام قاضی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب (شروع نماز کی رفع الیدین) پر اجماع ہے تو اس کا منکر اجماع کی مخالفت کی وجہ سے بدعتی ہوگا"

﴿دلیل نمبر 6﴾ قال الامام الحافظ المحدث ابو عمر بن عبدالبر م 463ھ واختلف العلماء فی رفع الایدی فی الصلاة وعند الرکوع و عند رفع الراس من الرکوع وعند السجود والرفع منہ بعد اجماعھم علی جواز رفع الایدی عند افتتاح الصلاة مع تکبیرة الاحرام (الاستذکار لابن عبدالبر ج 1 ص 408)

"سیدنا امام ابوعمرو بن عبدالبر نے فرمایا کہ تکبیر تحریمہ (شروع نماز) کی رفع الیدین کے جواز پر علماء کا اجماع ہے اور رکوع وسجود وغیرہ کی رفع الیدین میں علماء کا اختلاف ہے"

﴿دلیل نمبر 7﴾ قال الامام الحافظ المحدث عبدالرحمن علی ابن الجوزی م 597ھ۔ وقد وقع الاتفاق علی ان رفع الیدین عند تکبیرة الاحرام مسنون و انما الخلاف فی رفعھما عند الرکوع وعند الرفع منہ (کشف المشکل من حدیث الصحیحین ج 2 ص 44)

"سیدنا امام ابن الجوزی نے فرمایا کہ تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین کے مسنون ہونے پر اتفاق ہے اور رکوع میں جاتے اور اٹھتے وقت کی رفع الیدین میں اختلاف ہے"

﴿دلیل نمبر 8﴾ قال الامام الحافظ المحدث عبدالرحمن بن احمد بن رجب الحنبلیؒ م 795ھ ان رفع الیدین عند افتتاح الصلاۃ مشروع وھذا کالمجمع علیہ قال ابن المنذر لم یختلف اھل العلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ اذا افتتح الصلاۃ الی ان قال والرفع فی افتتاح الصلاۃ سنۃ مسنونۃ ولیس برکن ولافرض عند جمھور العلماء (فتح الباری علی البخاری ج 6 ص 322 باب رفع الیدین فی التکبیرۃ الاولیٰ)

"سیدنا امام عبدالرحمٰن بن رجبؒ نے فرمایا کہ شروع نماز کی رفع الیدین جائز ہے یہ ایسے حکم کی طرح ہے جس پر اجماع ہو چکا ہے امام ابن المنذرؒ نے فرمایا کہ اس بات میں تو کسی کا اختلاف نہیں کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شروع نماز میں رفع الیدین کرتے تھے اور شروع نماز کی رفع الیدین (زیادہ سے زیادہ) سنت مؤکدہ ہے۔ جمہور علماء کے ہاں نہ یہ رکن نہ ہی فرض ہے"

﴿دلیل نمبر 9﴾ قال الامام الحافظ المحدث المحقق ابن تیمیۃ الحنبلیؒ م 728ھ واما رفع الیدین فی کل تکبیرۃ حتیٰ فی السجود فلیست ھی السنۃ التی کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفعلھا ولکن الامۃ متفقۃ علیٰ انہ یرفع الیدین مع تکبیرۃ الافتتاح (الفتاوی الکبریٰ لابن تیمیہ ج 2 ص 104)

"سیدنا امام محقق ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہر تکبیر کی رفع الیدین (چاہے وہ رفع الیدین رکوع وسجدہ کی ہی کیوں نہ ہو) وہ ایسی سنت ہے ہی نہیں کہ جس کو نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ کیا۔ لیکن تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین (کے سنت ہونے پر) امت کا اتفاق ہے"

﴿دلیل نمبر 10﴾ قال الامام الحافظ المحدث محمد بن یوسف الکرمانیؒ م 786ھ اجمعت الامۃ علی استحباب رفع الیدین عند تکبیرۃ الاحرام و اختلفوا فیما سواھا (الکواکب الدراری علی البخاری للکرمانی ج 5 ص 107 باب الی این یرفع یدیہ)

"سیدنا امام محمد بن یوسف الکرمانیؒ نے فرمایا کہ تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین کے استحباب پر امت کا اجماع ہے اس کے علاوہ رفع الیدین (رکوع وسجود وغیرہ) میں اختلاف ہے"

﴿ترک رفع الیدین بعد الافتتاح الصلاۃ پر اجماع اکثری ھے﴾

(1) قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ ابراھیم بن یزید النخعی الکوفیؒ

ماسمعته من احدمنهم انما کانوا یرفعون ایدهیم فی بدء الصلاۃ حین یکبرون۔ (موطا محمد ج 1 ص58 و کتاب الحجۃ ج 1 ص97)

"سیدنا ابراھیمؒ نے فرمایا میں نے کسی (صحابہؓ و تابعیؒ) سے نہ سنا (نہ دیکھا) سوائے اس کے کہ رفع الیدین تو نماز کے ابتداء میں ہے۔ فقط"

(2) قال الامام الحافظ المحدث ابو اسحاق السبیعی الکوفیؒ م 129ھ کان اصحاب عبداللہ و اصحاب علی لایرفعون ایدیهم الافی افتتاح الصلاۃ قال وکیع ثم لایعودون (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص214 رقم 2446)

"سیدنا ابواسحاقؒ نے فرمایا کہ اصحاب ابن مسعود و اصحاب علی رضی اللہ عنہم رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر شروع نماز میں پھر (پوری نماز میں) دوبارہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے"

(3) قال الامام الحافظ المحدث عاصم کلیب بن شهاب الجرمی الکوفیؒ م 137ھ و کان اصحاب ابن مسعودؓ یرفعون فی (التکبیرۃ) الاولی ثم لایعودون۔ (المدونۃ الکبیری الامام مالک بروایۃ ابن القاسم ج 1 ص166 باب رفع الیدین والاحرام)

"امام حافظ محدث عاصم کلیب بن شھاب جرمی کوفی فرماتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب شروع تکبیر کے وقت رفع یدین کرتے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے"

(4) قال الامام الحافظ المحدث ابو عیسی محمد الترمذیؒ و 209ھ م 279ھ و به یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحابه النبی ﷺ و التابعین وهوقول سفیان واهل الکوفۃ۔ (الجامع الصحیح و السنن للترمذی ج 1 ص343 باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیه وسلم لم یرفع الافی اول مرۃ)

"امام حافظ محدث ابوعیسی محمد الترمذی فرماتے ہیں کہ یہی قول بہت سے اہل علم صحابہؓ کا ہے اور یہ قول سفیان اور اہل کوفہ کا بھی ہے"

(5) قال الامام الحافظ المحدث ابو عبداللہ محمد بن نصر المروزی السمرقندیؒ م 294ھ فی کتابه فی رفع الیدین من الکتاب الکبیر لا نعلم مصرا من الامصار ینسب الی اهله العلم قدیماً (یعنی زمن الصحابۃؓ والتابعینؒ وغیرهم) ترکوا باجماعهم رفع الیدین عند الخفض والرفع فی الصلاۃ الااهل الکوفۃ۔ (التمهید شرح الموطا ج 9 ص213 الاستذکار شرح الموطاء ج 1 ص408 وغیرهما)

"سیدنا امام محمد بن نصر المروزیؒ نے فرمایا اپنی رفع الیدین کی بڑی کتاب میں کہ قدیم اہل علم یعنی صحابہؓ و تابعینؒ کے زمانہ میں کوئی شہر ایسا نہیں تھا کہ جس کے رہنے والے بالا رکوع وسجود کی رفع الیدین چھوڑ چکے ہوں مگر اہل کوفہ یعنی اہل کوفہ رکوع وسجود کی رفع الیدین بالاجماع چھوڑ چکے تھے"

(6) قال امام الحافظ المحدث ابو علی الحسن الطوسیؒ م 312ھ وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعين وهو قول سفيان و اهل الكوفة۔ (مختصر الاحكام للطوسی ج 2 ص 104 تحت ابن مسعودؓ رقم 237)

"امام حافظ محدث ابوعلی حسن طوسیؒ فرماتے ہیں کہ یہی قول بہت سے اہل علم صحابہؓ اور تابعینؒ کا ہے اور سفیان اور اہل کوفہ کا بھی یہی قول ہے"

(7) قال الامام الحافظ المحدث ابو عمر يوسف بن عبدالله ابن عبدالبرؒ م 463ھ و اختلف العلماء فی رفع اليدين فی الصلاة فروی ابن القاسم وغيره عن مالك انه كان يری رفع اليدين فی الصلاة ضعيفا الافی تكبيرة الاحرام وحد ها و تعلق بهذه الرواية عن مالك اكثر المالكين وهو قول الكوفيين سفيان الثوری وابی حنيفة و اصحابه والحسن بن حيی و سائر فقهاء الكوفة قديماً يعنی زمن الصحابةؓ والتابعينؒ و حديثا (يعنی الی يومنا هذا) و هو قول ابن مسعودؓ و اصحابه والتابعينؒ بها (التمهيد لابن عبدالبر ج 9 ص 213 والاستذكار لابن عبدالبر ج 1 ص 408)

"سیدنا امام ابن عبدالبرؒ نے فرمایا نماز میں رفع یدین کے مسلہ میں علماء کا اختلاف ہے امام ابن القاسم وغیرہ نے امام مالکؒ سے یہ مذہب نقل کیا ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع و سجود کی رفع الیدین کو ضعیف سمجھتے تھے اکثر مالکیوں کا اس روایت پر عمل ہے اور اہل کوفہ یعنی امام سفیان ثوریؒ، امام اعظمؒ، ابوحنیفہؒ اور اصحاب ابوحنیفہؒ اور امام حسن بن حییؒ اور صحابہؓ و تابعینؒ کے زمانہ سے لے کر میرے زمانہ تک کے تمام فقہاء کوفہ کا یہی قول و مذہب ہے"

(8) قال الامام الحافظ المحدث ابو الحسن علی بن خلف ابن بطالؒ م 449ھ اختلف العلماء فی رفع اليدين فی الصلاة فذهبت طائفة الی رفع اليدين عند تكبيرة الافتتاح خاصة روی ذلك عن عمرؓ و علیؓ و ابن مسعودؓ و ابن عباسؓ وهو قول

الثوری و ابی حنیفة و رواه ابن القاسم عن مالک (شرح البخاری لا بن بطال ج 2 ص 354 باب رفع الیدین فی التکبیرة الاولی)

"سیدنا ابن بطالؒ نے فرمایا کہ نماز کی رفع الیدین میں علماء کا اختلاف ہے ایک جماعت صرف تکبیر تحریمہ میں رفع الیدین کی قائل ہے اور سیدنا عمر و سیدنا علی و سیدنا ابن مسعود و سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یہ مذہب نقل کیا گیا ہے اور یہی قول و مذہب امام سفیان ثوریؒ اور امام ابوحنیفہؒ کا ہے۔ امام ابن القاسمؒ نے امام مالکؒ سے یہی مذہب نقل کیا ہے "

(9) قال الامام الحافظ المحدث محمد بن علی ابن دقیق العیدؒ و 625 د م 702 ه

اختلف الفقهاء فی رفع الیدین فی الصلاة علی مذاهب متعددة۔ و ابو حنیفة لایری الرفع فی غیر الافتتاح وهو المشهور عند اصحاب مالک و المعمول به عند المتاخرین (احکام الاحکام شره عمدة الاحکام ج 1 ص236)

"سیدنا ابن دقیق العیدؒ نے فرمایا نماز کی رفع الیدین میں فقہاء کا اختلاف ہے اور امام ابو حنیفہؒ صرف تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین کے قائل تھے اور اصحاب مالک کے ہاں امام مالکؒ کا یہی مذہب مشہور ہے اور متاخرین مالکیہ کا اس پر عمل ہے"

(10) قال الامام الحافظ المحدث ابو حفص عمر بن علی ابن الملقنؒ م 804 ه

ذهب قوم الی انه لایرفع الاعند الافتتاح ویروی عن الشعبی والنخعی و به قال ابن ابی لیلیؒ والثوریؒ و اصحاب الرأیؒ و عن مالکؒ کالمذهب (البدر المنیر لابن الملقن ج 3 ص 480 الحدیث التاسع)

"سیدنا ابن ملقنؒ نے فرمایا کہ ایک قوم صرف تکبیر تحریمہ کی رفع الیدین کی قائل ہے امام شعبیؒ، امام نخعیؒ سے اسی طرح مروی ہے اور امام ابن ابی لیلیؒ، امام سفیان ثوریؒ اور فقہاء اصحاب الرائےؒ کا یہی مذہب ہے اور امام مالک سے بھی یہ مذہب منقول ہے"

﴿ائمہ مجتہدین فقہاء اور ترک رفع الیدین بعد افتتاح﴾

(1) قال امام الحافظ المحدث الفقیه المجتهد ابراهیم بن یزید ابو عمران النخعی التابعی الکوفیؒ م96 ه لاترفع یدیک فی شئی من الصلاة الافی الافتتاحة الاولیٰ ۔(مصنف ابن ابی شیبة ج 1 ص214 رقم 2447 و اسناده صحیح علی شرط البخاری و مسلم)

"سیدنا ابراھیم النخعی مجتہد فقیہ تابعیؒ نے فرمایا کہ نماز میں کسی جگہ (یعنی رکوع وسجود وغیرہ) میں رفع الیدین نہ کر مگر نماز کی افتتاح (تکبیر) اولی میں"

(2) قال امام الحافظ المحدث الفقیہ المجتہد ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت التابعی الکوفیؒ م 150ھ اذا افتتح الرجل الصلاۃ کبر ورفع یدیہ حذو اذنیہ فی افتتاح الصلاۃ ولم یرفعھما فی شئی من تکبیر الصلاۃ غیر تکبیرۃ الافتتاح۔ واسنادہ صحیح (الحجۃ امام محمد ج 1 ص 94 باب افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ فقیہ ومجتہد نے فرمایا کہ جب آدمی نماز شروع کرے اور رفع الیدین کانوں کے برابر کرے شروع نماز میں اور نماز کی کسی جگہ رکوع وسجود وغیرہ میں رفع الیدین نہ کرے تکبیر افتتاح کے علاوہ"

(3) قال الامام الحافظ المحدث المجتہد ابو عبداللہ سفیان الثوری الکوفیؒ م 161ھ افتتاح الصلاۃ بالتکبیر و یرفع یدیہ الی حذأ اذنیہ مع ھذہ التکبیرۃ ثم لا یرفعھما ابدا مع غیر ھذہ التکبیرۃ۔ (فقہ سفیان الثوری ص 560 وصحیح ترمذی ج 1 ص 59)

"سیدنا امام سفیان ثوری فقیہ مجتہد نے فرمایا نماز کی ابتداء تکبیر کے ساتھ ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کی لو تک اس تکبیر کے ساتھ اٹھائے پھر اپنے دونوں ہاتھ کبھی نہ اٹھائے اس تکبیر کے علاوہ"

(4) قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ المجتہد مالک بن انس المدنیؒ م 179ھ لااعرف رفع الیدین فی شئی من تکبیر الصلاۃ لافی خفض ولافی رفع الافی افتتاح الصلاۃ الی ان قال قال ابن القاسم وکان رفع الیدین عند مالک ضعیفا الافی تکبیر الاحرام (المدونۃ الکبری ج 1 ص 165 والتمھید لابن عبدالبر ج 9 ص 212)

"سیدنا مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا رفع الیدین کو نماز کی کسی تکبیر میں نہ جھکتے ہوئے (یعنی رکوع وسجدہ میں) نہ اٹھتے ہوئے (یعنی رکوع سے سجدہ سے) سوائے شروع نماز کے امام ابن القاسمؒ نے فرمایا کہ رفع الیدین امام مالکؒ کے نزدیک رکوع وسجود وغیرہ ضعیف (ومتروک ومنسوخ) ہے سوائے تکبیر تحریمہ کے"

(5) قد قال الامام الحافظ المحدث الفقیہ المجتہد محمد بن الحسن الشیبانیؒ

هو شيخ ابن معينؒ و الشافعیؒ م 189 ھ السنة ان یکبر الرجل فی صلاۃ کلما خفض و کلما رفع و اذا انحط للسجود کبر و اذا انحط للسجود الثانی کبر فاما رفع الیدین فی الصلاۃ فانه یرفع الیدین حذو الا ذنین فی ابتداء الصلاۃ مرۃ واحدۃ ثم لایرفع فی شئی من الصلاۃ بعد ذلك وھذا کله قول ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ وفی ذلك اثار کثیرۃ (موطا امام محمد ج 90 ص 91 باب افتتاح الصلاۃ)

"محمد بن حسن شیبانیؒ فرماتے ہیں کہ سنت عمل یہ ہے کہ نمازی تکبیر کہے جب جھکے اور اٹھے جب سجدہ کرے تو تکبیر کہے اسی طرح جب دوسرا سجدہ کرے تو تکبیر کہے بہر حال رفع یدین شروع نماز میں ہی ہے ایک مرتبہ پھر اس کے بعد کسی جگہ رفع یدین نہیں ہے یہ تمام امام ابوحنفیہ کا قول ہے اور اس بارے میں بہت سے اثار و احادیث موجود ہیں۔

(6) قد قال الامام الحافظ المحدث الفقیه ابو سلیمان موسی بن سلیمان الجوزجانیؒ م 211 ھ قلت لابی عبدالله محمدؒ) ارایت الرجل اذا صلی ھل یرفع یدیه فی شئی من تکبیر الصلاۃ حین یرکع او حین یسجدا و حین یرفع راسه من الرکوع او حین یرفع راسه من السجود قال لا یرفع یدیه فی شیئی من ذلك الافی التکبیرۃ التی یفتتح بھا الصلاۃ۔ (کتاب الاصل المعروف بالمبسوط لامام محمد ج 1 ص 13 باب افتتاح الصلاۃ)

"سیدنا ابوسلیمان موسیٰ بن سلیمان الجوزجانی محدث وفقیہؒ نے فرمایا کہ میں نے سیدنا محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ آپ ایسے آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ جب وہ نماز پڑھتا ہے کیا وہ رکوع وسجود وغیرہ کی تکبیرات میں رفع الیدین کرے گا؟ امام محمدؒ نے جواب دیا کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی تکبیر میں رفع الیدین نہ کرے"

﴿رکوع و سجود وغیرہ کی رفع الیدین فقہاء و محدثین کے نزدیك متروك و منسوخ ھے﴾

(1) امام فقیہ ومحدث ثقہ ابراھم تابعی کوفیؒ م 96ھ انما کانوا یرفعون فی بدء الصلاۃ حین یکبرون (موطا امام محمد ج 1 ص 58 و کتاب الحجة ج 1 ص 96)

(2) امام فقیہ محدث ثقہ محمد ابن ابی لیلیٰ کوفیؒ م 148ھ لایرفع یدیہ الا فی تکبیرۃ الاحرام خاصۃ (شرح ابی داؤد ج 1 ص 297 وعمدۃ القاری ج 5 ص 272)

(3) امام فقیہ محدث ثقہ ابوحنیفہ تابعی کوفیؒ م 150ھ ولاخر من فعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ اخذ بہ وجعلہ دینہ و لم یرفعھما فی شئی غیر تکبیرۃ الافتتاح ۔ (اخبار ابی حنیفہ للصیمری ص 11 ص 67 و کتاب الحجۃ ج 1 ص 94 و سنن الطحاوی ج 1 ص 224)

(4) امام فقیہ محدث ثقہ ابوعمرو الاوزاعی شامیؒ م 157ھ عند الرکوع والسجود رفع الیدین) قال ذلک الأمر الاول (جزء رفع الیدین للبخاری ص 73 رقم 104)

(5) امام فقیہ محدث ثقہ سفیان ثوری کوفی رحمہ اللہ م 161ھ ثم لایرفعھما ابدا مع غیر ھذہ التکبیرۃ (فقہ سفیان ثوری ص 560 و صحیح ترمذی ج 1 ص 59)

(6) امام فقیہ محدث ثقہ مالک بن انس مدنی رحمہ اللہ م 179ھ المنع من ذلک۔ رفع الیدین ضعیفا الافی الافتتاح۔ (المنتفی شرح الوطا ج 1 ص 142 و التمھید ج 9 ص 222 والمدونۃ الکبیر ج 1 ص 165)

(7) امام فقیہ محدث ثقہ ابو یوسف قاضی کوفیؒ م 182ھ لایرفع یدیہ الافی تکبیرۃ الاحرام (شرح ابی داؤد ج 3 ص 297 وسنن الطحاوی ج 1 ص 224)

(8) امام فقیہ محدث ثقہ عبدالرحمٰن بن قاسم مصریؒ م 191ھ وکان رفع الیدین ضعیفا الافی تکبیرۃ الاحرام (المدونۃ الکبری ج 1 ص 165)

(9) امام فقیہ محدث ثقہ محمد بن حسن شیبانی کوفیؒ م 189ھ لا یرفع یدیہ فی شئی من ذلک الا فی التکبیرۃ التی یفتتح بھا الصلاۃ (کتاب الاصل المعروف المبسوطط ج 1 ص 13)

(10) امام فقیہ محدث ثقہ وکیع بن جراح کوفیؒ م 197ھ لایرفع یدیہ الاعند تکبیرۃ الافتتاح (القند فی ذکر علماء السمرقند ج 2 ص 59 و جزء رفع الیدین للبخاری ص 54)

(11) امام محدث ثقہ عبداللہ بن ابی شیبہ کوفیؒ م 235ھ کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لایعود (مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 213)

(12) امام محدث ثقہ ابوعیسیٰ محمد ترمذی م 279ھ باب ماجاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع الا فی اول مرۃ (صحیح ترمذی ج 1 ص59)

(13) امام محدث فقیہ ابوعبدالرحمٰن احمد نسائی رحمہ اللہ م 303ھ باب ترک ذلک و الرخصۃ فی ترک ذلک ثم لم یعد و مرۃ واحدۃ (صحیح النسائی ج 1 ص158، ص161)

(14) امام فقیہ محدث ثقہ ابوجعفر احمد طحاوی م 321ھ (لایرفع فی الرکوع والسجود) ثم قد ترک ھو الرفع۔ وقد ثبت عندہ نسخ (السنن الطحاوی ج 1 ص225)

(15) امام فقیہ محدث ثقہ حسن بن صالح کوفی رحمہ اللہ م 167ھ و ترکوا الافی الاحرام (التمہید لابن عبدالبر ج 9 ص213 و الاستذکار لابن عبدالبر ج 1 ص408)

(16) امام فقیہ محدث ثقہ ابوبکر الجصاص الرازی رحمہ اللہ م 370ھ فیہ ترک الرفع فی الرکوع۔ فوجب ان ینسخ الرفع عندا لرکوع وان یکون بعضا منسوخا ببعض و نسخ الاول۔ (الفصول فی الاصول للجصاص ج 2 ص309)

(17) امام فقیہ محدث ثقہ ابوالحسن القدوری البغدادی م 428ھ باب لاترفع الایدی عند الرکوع ولا بعد الرفع منہ (التجرید للقدوری ج 2 ص)

(18) امام فقیہ محدث ثقہ ابوالحسن علی بن عمر ابن القصار م 397ھ ھذا الحدیث حجۃ فی النھی عن رفع الایدی فی الصلاۃ علی روایۃ المنع من ذلک جملۃ (اکمال العلم بفوائد مسلم ج 2 ص344)

(19) امام فقیہ محدث ثقہ محمد بن احمد السرخسی م 483ھ بتبیین النسخ۔ فیثبت بعملہ بخلاف الحدیث نسخ الحکم۔ (اصول السرخسی ج 2 ص6 والمبسوط ج 1 ص14)

(20) امام فقیہ محدث ثقہ محمود بن عمر الزمخشری م 538ھ باب لاترفع الایدی عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ وغیرہ (رؤوس المسائل الخلافیۃ ج 1 ص156)

(21) امام فقیہ محدث ثقہ ابوبکر بن مسعود الکاسانی رحمہ اللہ م 587ھ وما رواہ منسوخ۔ کان یرفع ثم ترک ذلک بدلیل ماروی ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ (بدائع الصنائع) ج1 ص208)

(22) امام فقیہ محدث ثقہ ابوالولید محمد بن احمد القرطبی م 520ھ ان الرفع امر قد ترک و ونسخ العمل بہ۔ (البیان والتحصیل ج 1 ص375)

(23) امام فقیہ محدث ثقہ ابومحمد علی بن ابی یحییٰ المنبجی م 686ھ قلت و حدیث

الرفع یحتمل انه منسوخ وکان مشروعا ثم ترک (اللباب فی الجمع بین السنة والکتاب ج 1 ص232، 233)

(24) امام فقیہ محدث ثقہ ابوالعباس احمد بن ادریس القرافی رحمہ اللہ م684ھ ان الرفع منسوخ بما یروی عن جابر بن سمرةؓ الخ (الذخیرة للقرافی ج 1 ص375)

(25) امام فقیہ محدث ثقہ عبداللہ بن احمد النسفیؒ م710ھ والراوی اذافعل بخلاف ماروی تترک روایته۔ (کنز الدقائق مع شرح ج 1 ص120)

(26) امام فقیہ محدث ثقہ عبدالعزیز بن احمد البخاری رحمہ اللہ م730ھ فعمله بخلاف ماروی لایکون الابعد ثبوت نسخه (کشف الاسرار شرح اصول البزدوی ج 3 ص64)

(27) امام فقیہ محدث ثقہ ناقد علی بن عثمان ابن الترکمانیؒ م745ھ ثبوت نسخ الحدیث عنده ۔ (الجوهر النقی ج 2 ص74، ص 79)

(28) امام فقیہ محدث ثقہ ابومحمد عبداللہ بن یوسف الزیلعیؒ م762ھ وقد ثبت عنده نسخ مارأی النبی صلی الله علیه وسلم یفعله ۔ یرفع ثم یترکه (نصب الرایه للزیلعی ج 1 ص409، ص413)

(29) امام فقیہ محدث ثقہ یوسف بن موسی الملطیؒ م803ھ عنده علی نسخ مما یوجب نسخ ذلك فترکه ۔ (المعتصر من المختصر من مشکل الآثار ج 1 ص37)

(30) امام فقیہ محدث ثقہ محمود بن احمد العینیؒ م855ھ احادیث الرفع انها منسوخة ۔ والرفع محمول علی انه کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ۔ والذی یروی من الرفع محمول علی ابتداء ۔ وقد ثبت عنده نسخ (شرح ابی داؤد ج 3 ص303 وعمده القاری ج 5 ص273 و البنایه ج 2 ص252، ص259)

(31) امام فقیہ محدث ثقہ محمد بن محمد ابن الحاجؒ م879ھ هو الناسخ الذی لاجله ترک المروی المفسر ۔ حتی یکون ترکه نسخا۔ (التقریر والتحبیر لابن الحاج ج 2 ص266)

(32) امام فقیہ محدث ثقہ محمد امین بن محمود البخاریؒ م973ھ ترک الصحابیؓ مرویه بعد روایة ترک ابن عمرؓ الرفع الیدین ۔ (تیسیر التحریر لامیر بادشاه ج 3 ص73)

(33) امام فقیہ محدث علی القاری الهرویؒ م1014ھ یوجب ذلك من نسخ ۔ ویفید النسخ (مرقاة علی المشکوٰة ج 2 ص656 و فتح الباب شرح النقایه ج 1 ص 258)

خلاصہ: ائمہ مذکورین نے رکوع وسجود وغیرہ کی رفع الیدین کو منع ومنسوخ ومتروک قرار دیا ہے۔ولله الحمد

پندرہ سو سے زیادہ صحابہؓ تو صرف اہل کوفہ ترک رفع الیدین پر عامل ہیں

(1) قال الامام الحافظ المحدث الفقیه التابعی ابراهیم النخعی الکوفیؒ م 96ھ ماسمعته وما حفظته من احد منهم انما کانوا یرفعون ایدیهم فی بدء الصلاة حین یکبرون۔ (موطا محمد ج1 ص58 و کتاب الحجة امامام محمد ج 1 ص97)

"سیدنا امام ابراھیم کوفیؒ نے فرمایا کہ میں نے کسی ایک صحابہؓ سے نہ سنا نہ (دیکھ کر) یاد کیا کہ (وہ رکوع وسجود کی رفع الیدین کرتے ہوں) وہ سب نماز کی شروع والی تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے"

(2) قال الامام الحافظ المحدث ابو عیسی الترمذیؒ م 279ھ وبه یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین وهو قول سفیان واهل الکوفة (صحیح الترمذی ج 1 ص59)

سیدنا امام ابوعیسیٰ ترمذیؒ نے فرمایا کہ (ترک رفع یدین عند الرکوع والسجود) کا قول و مذہب بے شمار اہل علم اصحاب نبی ﷺ کا ہے اور بے شمار تابعین کا بھی یہی مذہب ہے اور یہی امام سفیان کا قول ہے اور (تمام) اہل کوفہ کا مذہب ہے"

(3) قال الامام الحافظ المحدث محمد بن نصر المروزیؒ م 294ھ لانعلم مصرا من الامصار ینسب الی اهله العلم قدیما ترکوا باجماعهم رفع الیدین عند الخفض والرفع الااهل الکوفة (التمهید لابن عبدالبر ج 9 ص213 و الاستذکار ج 1 ص408)

سیدنا امام محمد بن نصر المروزیؒ نے فرمایا کہ قدیم اہل علم صحابہؓ وتابعینؒ کے زمانہ میں کوئی شہر ایسا نہیں تھا جس کے رہنے والے رکوع وسجود کی رفع الیدین کے بالاجماع تارک ہوں مگر اہل کوفہ بالاجماع اس کے تارک ہیں"

(4) قال الامام الحافظ المحدث الفقیه ابراهیم النخعی الکوفیؒ م 96ھ هبط الکوفة ثلاثمائة من اصحاب الشجرة و سبعون من اهل بدر (الطبقات لابن سعد

ج 6 ص 89 والضوء الامع للسخاوی ج 1 ص 207)
"سیدنا ابراھیم کوفی ؒ نے فرمایا کوفہ میں تین سو صحابہ ؓ تو بیعت شجرہ والوں میں سے اور ستر صحابہ ؓ اہل بدر میں سے موجود تھے"

(5) عن قتادہ ؒ م 117ھ قال نزل الکوفۃ الف و خمسون رجلاً من اصحاب النبی ﷺ واربعہ وعشرون من اھل بدر (الکنی والاسماء للدولابی ج 2 ص 540 رقم 976)
"سیدنا امام قتادہ ؒ نے فرمایا نبی اقدس ﷺ کے صحابہ کرام ؓ میں سے ایک ہزار اور پچاس کوفہ میں نازل ہوئے ہیں اور صحابہ ؓ میں سے چوبیس تو بدری تشریف لائے ہیں"

(6) قال الامام الحافظ المحدث احمد بن عبداللہ العجلی الکوفی ؒ م 261ھ نزل الکوفۃ الف و خمسائۃ من اصحاب النبی ﷺ (الثقات للعجلی ج 2 ص 448 باب فیمن نزل الکوفۃ وغیرھا من الصحابۃ و فتح القدیر لابن الھمام ج 1 ص 104 والبحر الرائق لابن نجیم ج 1 ص 126 و مرقاۃ علی المشکوٰۃ للعلی القاری ج 2 ص 450)
"سیدنا امام احمد العجلی کوفی ؒ نے فرمایا کہ ایک ہزار اور پانچ سو صحابہ کرام ؓ کوفہ میں نازل ہوئے ہیں"

﴿کوفی صحابہؓ میں سے چند کے نام درج ذیل ھیں﴾

(1) اسامہ بن شریک العامری الثعلبی ؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 14 رقم 13)
(2) الاشعث بن قیس الکندی ؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 35 رقم 53)
(3) الاغر المزنی الجھنی ؓ عدادہ فی اھل الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 26 رقم 59)
(4) اھبان بن اوس الاسلمی ابو عقبۃ ؓ عدادہ فی اھل الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 37 رقم 67)
(5) الاخرم ابو عبداللہ الاخرم ؓ عدادہ فی اھل الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 40 رقم 85)
(6) البراء بن عازب الانصاری ؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 42 رقم 103)
(7) بشیر الاسلمی ؓ عدادہ فی اھل الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 46 رقم 122)
(8) ثابت بن ودیعہ الانصاری ؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 54.53 رقم 158)
(9) ثعلبہ بن الحکم اللیثی ؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 55 رقم 169)
(10) جابر بن سمرۃ ؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 58 رقم 185، العبر للذھبی ج 1 ص 47)
(11) جابر بن طارق الاحمسی ؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 59 رقم 188)

(12) جابر بن عوف الاحمسیؓ عدادہ فی اھل الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 59 رقم 191)

(13) جریر بن عبداللہ البجلی ابو عمرؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 60,59 رقم 193، العبر للذھبی ج1 ص 40)

(14) جندب بن عبداللہ البجلیؓ نزل الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 60 رقم 195)

(15) جبلہ بن حارثہؓ اخو زید بن حارثہ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 61 رقم 198)

(16) الحارث بن ضرار الخزاعیؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 70 رقم 248)

(17) الحارث بن قیس الاسدیؓ عدادہ فی اھل الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 71 رقم 256)

(18) الحارث بن معاویہ الکوفیؓ مات بالکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 71 رقم 257)

(19) حارثہ بن وھب الخزاعیؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 72 رقم 265)

(20) حذیفہ بن الیمان العبسیؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 73 رقم 267)

(21) حذیفہ بن اسید الغفاریؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 73 رقم 268)

(22) حبۃ بن خالد الخزاعیؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 78 رقم 300)

(23) حنظلہ بن الربیع التمیمیؓ انتقل الی الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 79 رقم 308)

(24) حبشی بن جنادہ السلولیؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 81 رقم 327)

(25) خالد بن عرفطہؓ حلیف بنی زھرہ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 87 رقم 354)

(26) خالد الخزاعی الازدی الشجریؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 87 رقم 356)

(27) خباب بن الارت السعدیؓ ھو اول من قبرہ با الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 88 رقم 363 ، العبر للذھبی ج1 ص 34)

(28) خارجہ بن جبلۃؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 90 رقم 379)

(29) ضریم بن فاتک الاسدیؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 91 رقم 387)

(30) دکین بن سعید المزنیؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 94 رقم 407)

(31) رشید بن مالک التمیمیؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 100 رقم 435)

(32) زید بن خالد الجھنیؓ مات بالمدینۃ وقیل بالکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 107 رقم 475، العبر للذھبی ج1 ص 48)

(33) زید بن ارقم الخزرجی الانصاریؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 107 رقم 476، العبر للذھبی ج1 ص 48)

(34) زاھر بن الاسود السلمی الشجریؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 109 رقم 490)

(35) زینب الثقفیہ امرأۃ ابن مسعودؓ سکنت الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 111 رقم 501)

(36) سعد بن الاخرم الطائیؓ سکن الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص 113 رقم 512)

(37) سعید بن حریث المخزومیؓ عداده فی اهل الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص116رقم 529)
(38) سلمان الفارسیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص116،117رقم 533)
(39) سالم بن عبید الاشجعیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص117رقم 536)
(40) سلمه بن قیس الاشجعیؓ سکن الشام کوفی (تاریخ صحابه لابن حبان ص 119 رقم 553)
(41) سلمه بن نعیم الاشجعیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص120 رقم557)
(42) سهل بن حنیف البدریؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 121رقم 566العبر للذهبی ج1ص 34)
(43) سمرة بن جنادة السوالی مات بالکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 123رقم 579)
(44) سوید بن مقرن المزنیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 124رقم586)
(45) شکل بن حمید العبی ابو شتیرؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص134 رقم655)
(46) صفوان بن عسال المرادیؓ سکن الکوفة(تاریخ صحابه لابن حبان ص 135رقم663)
(47) الصنابح ابن الاعسر الاحمسیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 138رقم678)
(48) ضرار بن مکثر ابوالولیدؓ قتل بالکوفة فی خلافة عمرؓ(تاریخ صحابه لابن حبان ص 142رقم694)
(49) طارق بن عبدالله المحاربیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 144رقم700)
(50) طارق بن الوشیم الاشجعیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص145 رقم702)
(51) عبدالله بن مسعود ابو عبدالرحمنؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص149 رقم718)
(52) عبدالله بن ابی اوفی الاسلمیؓ هوآخرمن مات بالکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 155 رقم742)
(53) عبدالله بن زید الانصاریؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 155،156رقم745)
(54) عبدالله بن عمر المدنیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 159رقم768)
(55) عبدالرحمن بن سمرةؓ مات بالکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص166 رقم831)
(56) عبدالرحمن بن یعمرالدیلمیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 167رقم834)
(57) عمرو بن حریث المخزومی القرشیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 176رقم899)
(58) عمربن الحارث الخزاعیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص177 رقم902)
(59) عمرالحمق الخزاعیؓ عداده فی اهل الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 178رقم910)
(60) عقبة بن عامرابومسعود الانصاریؓ کان والی علی الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص179 رقم922 العبرللذهبی ج 1ص 35)
(61) عامربن شهر الهمدانی الناعطیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص185 رقم964)
(62) عمارة بن روبیة الثقفیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 186رقم 970)
(63) عوف بن الحارث البجلی ابو حازمؓ عداده فی اهل الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 191 رقم1010)
(64) عطیة القرظیؓ سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 193رقم1020)

(65) عروة بن مضرس الطائی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 195رقم1038)
(66) عروہ بن الجعد البارقی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 196رقم1041)
(67) غالب بن ابجر المزنی عداده فی اهل الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص203 رقم 1086)
(68) فروه الغطیفی عداده فی اهل الکوفیین (تاریخ صحابه لابن حبان ص 206رقم 1096)
(69) الفلتان بن عاصم خالُ کلیب عداده فی اهل الکوفیین (تاریخ صحابه لابن حبان ص 207 رقم1104)
(70) قیس بن عائذ الاحمسی عداده فی اهل الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 213رقم1140)
(71) قیس بن ابی غرزة الغفاری الجهنی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 213رقم1141)
(72) قطبة بن مالك الثعلبی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 216 رقم1158)
(73) قرظه بن کعب الانصاری الخزرجی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص216 رقم1160)
(74) قتیلة بن صیفی الجهینة سکنت الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 217رقم1167)
(75) لبید بن ربیعة الشاعر قدم الکوفة واقام بها (تاریخ صحابه لابن حبان ص222 رقم1204 العبر للذهبی ج1 ص37)
(76) محمد بن حاطب القرشی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 227رقم1219)
(77) محمد بن صیفی الانصاری عداده فی اهل الکوفة(تاریخ صحابه لابن حبان ص227 رقم1220)
(78)مغیرة بن شعبة الثقفی ولی علی الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 230 رقم1237 العبر للذهبی ج1 ص 40)
(79) مالك بن نضلة الجشمی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 232رقم 1250)
(80) معن بن یزید السلمی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 239رقم1306)
(81) معقل بن سنان الاشجعی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 239رقم1311)
(82) مرداس بن مالك الاسلمی الشجری سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 242رقم1327)
(83) النعمان بن مقرن المزنی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص 248رقم1366)
(84) النعمان بن بشیر الانصاری نزل الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص248رقم1367)
(85) نوفل بن فروه الاشجعی عداده فی اهل الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص251 رقم 1387)
(86) بقیط بن شریطه الاشجعی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص251 رقم1392)
(87) وهب بن عبدالله ابو جحیفة السوائی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص262رقم 1448)
(88) الولید بن عقبة القرشی والی الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص263رقم1453)
(89) وابصة بن معبد الاسدی سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص263رقم 1456)
(90) یسار ابو یعلیٰ من الانصار سکن الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص268رقم 1490)
(91) ابراهیم بن ابی موسیٰ الاشعری روی عنه الکوفیون (تاریخ صحابه لابن حبان ص39 رقم82)
(92) الحارث بن الزهلی روی عنه ابو وائل والکوفیون (تاریخ صحابه لابن حبان ص70 رقم 246)
(93) عبدالله بن ربیعه السلمی روی عنه اهل الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص158رقم 758)
(94) عبد الله بن مالك روی عنه اهل الکوفة (تاریخ صحابه لابن حبان ص162 رقم797)

(95) عبد الرحمن بن حسنۃ المریؓ عند اھل الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص170 رقم860)
(96) عبد الرحمن بن ابی عقیلؓ عدادہ فی اھل الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص170رقم864)
(97) مالک بن عبداللہ الخزاعیؓ حدیثہ عند اھل الکوفۃ (تاریخ صحابہ لابن حبان ص233رقم 1253)
(98) نمیر الخزاعی ابو مالکؓ حدیثہ عند اھل الکوفیین (تاریخ صحابہ لابن حبان ص252رقم1394)
(99) علی بن ابی طالبؓ (معرفت علوم الحدیث ص 191)
(100) سعد بن وقاصؓ (معرفت علوم الحدیث ص 191)

خلاصہ: بتصریح امام ابراھیم الکوفیؒ، امام قتادۃ البصریؒ، امام احمد العجلیؒ وغیرھم اسلامی شہروں میں صرف ایک شہر کوفہ میں ایک ہزار 1000 پانچ 500 صحابہؓ جن میں ستر 70 بدری اور تین سو 300 بیعت شجرہ والے صحابی سکونت پذیر تھے یہ قدیما اہل علم ہیں۔ بتصریح امام ابراھیم الکوفیؒ، امام ابوعیسیٰ الترمذیؒ، امام محمد بن نصر المروزیؒ وغیرھم بالاجماع ترک رفع الیدین عندالرکوع والسجود پر عامل تھے اور یہی ان کا مذہب تھا۔ فتدبر۔ وللہ الحمد

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست برائے حروف تہجی

ا

م

ن

و